مکتوباتِ احمد

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی
مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام
کے
خطوط اور مکاتیب

جلد سوم

عرض ناشر

اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے نظارت اشاعت کی طرف سے احباب جماعت کی خدمت میں مکتوبات احمد کی جلد سوم پیش کی جارہی ہے۔ یہ جلد حضرت مولانا شیخ یعقوب علی صاحب عرفانیؓ کی مرتبہ مکتوبات احمدیہ کی جلد پنجم نمبر پنجم اور بعض مزید خطوط پر مشتمل ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اشاعت دین کے لئے مختلف ذرائع اختیار فرمائے۔ چنانچہ آپ نے اپنی کتاب فتح اسلام میں اشاعت اسلام کی چوتھی شاخ ان مکتوبات کو قرار دیا جو حق کے طالبوں یا مخالفوں کی طرف لکھے جاتے ہیں۔ ان قیمتی مکتوبات کی تدوین واشاعت کا اوّلین کام حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانیؓ نے سرانجام دیا۔ انہوں نے اولاً اپنے اخبار الحکم میں شائع کیا اور بعدہٗ مکتوبات احمدیہ کے نام سے ان کو کتابی صورت میں یکجا کردیا۔

مکتوبات احمد کا موجودہ ایڈیشن خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی منصوبہ کا حصہ تھا جس میں حضور علیہ السلام کے خطوط کو از سر نو مرتب کرکے شائع کیا جارہا ہے۔ مکتوبات احمد جلد سوم میں مکتوبات احمدیہ جلد پنجم نمبر پنجم مرتبہ حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانیؓ کے خطوط کے علاوہ مکتوبات احمد جلد اوّل اور دوم میں رہ جانے والے بعض خطوط کو بھی شامل کردیا گیا ہے۔ اسی طرح اس جلد میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اپنے والد ماجد حضرت مرزا غلام مرتضٰی کے نام لکھا گیا ایک خط بھی شامل ہے نیز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تین صحابہ حضرت میر ناصر نواب صاحبؓ، حضرت سید فضل شاہ صاحبؓ اور حضرت پیر افتخار احمد صاحبؓ کے نام مکتوبات بھی اس جلد کی زینت بنائے گئے ہیں۔

مکتوبات احمد جلد اوّل میں مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے نام دو خطوط شامل ہونے سے رہ گئے۔ اسی طرح مکتوبات احمد جلد دوم میں حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحبؓ، حضرت نواب محمد علی خان صاحبؓ، حضرت حاجی سیٹھ اللہ رکھا عبدالرحمٰن مدراسی صاحبؓ اور حضرت منشی رستم علی صاحبؓ کے نام بعض خطوط

شامل ہونے سے رہ گئے تھے، وہ خطوط جلد ھذا میں شامل اشاعت ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ السلام کے جن خطوط کے عکس مہیا ہو سکے ہیں وہ تمام عکس اس کتاب کی زینت بنا دیئے گئے ہیں۔ جن خطوط کے عکس شامل ہیں ان مکتوبات پر ستارے ۞ کا نشان لگا دیا گیا ہے۔

اس جلد کی تیاری میں خاکسار کے ساتھ جن احباب نے انتہائی محنت اور اخلاص کے ساتھ معاونت فرمائی ہے وہ شکریہ کے مستحق ہیں۔ اس جلد کی تدوین میں مکرم منیر احمد صاحب بسمل ایڈیشنل ناظر اشاعت، مکرم محمد محمود طاہر صاحب، مکرم رانا محمود احمد صاحب شاہد اور مکرم ساجد منور صاحب مربیان کرام نے حصہ لیا نیز اس کی کمپوزنگ اور سیٹنگ کا کام مکرم طاہر محمود احمد صاحب اور مکرم کلیم احمد صاحب طاہر نے کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو اور ان سب احباب کو جزائے خیر عطا فرمائے جنہوں نے کسی نہ کسی طور پر اس کتاب کی تدوین و اشاعت میں حصہ لیا ہے۔ **فجزاھم اللّٰہ تعالیٰ احسن الجزاء**

اللہ تعالیٰ اس جلد کی اشاعت کے نیک اور بابرکت ثمرات ظاہر فرمائے اور اسے اشاعتِ دین کا مفید ذریعہ بنا دے۔ آمین۔

خاکسار
خالد مسعود
ناظر اشاعت

یکم دسمبر ۲۰۱۳ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مکتوباتِ احمد جلد سوم

ترتیب

نمبر شمار	خطوط بنام	صفحہ نمبر
۱	حضرت مرزا غلام مرتضیٰ صاحب	۱
۲	حضرت میر ناصر نواب صاحبؓ	۷
۳	حضرت منشی احمد جان صاحبؓ	۱۵
۴	حضرت نواب علی محمد خان صاحبؓ آف جھجر	۳۱
۵	حضرت منشی حبیب الرحمٰن صاحبؓ رئیس حاجی پور	۴۷
۶	حضرت منشی ظفر احمد صاحبؓ	۵۵
۷	حضرت منشی محمد خان صاحبؓ	۶۵
۸	حضرت خان صاحب عبد المجید خاں صاحبؓ	۷۲
۹	حضرت صاحبزادہ پیر سراج الحق صاحب نعمانی سرساویؓ	۸۳
۱۰	حضرت صاحبزادہ پیر افتخار احمد صاحبؓ	۱۳۹
۱۱	حضرت سید محمد عسکری صاحبؓ	۱۴۷

نمبر شمار	خطوط بنام	صفحہ نمبر
۱۲	حضرت مولوی ابوالخیر عبداللہ صاحبؓ	۱۵۷
۱۳	حضرت میر حکیم حسام الدین صاحب سیالکوٹیؓ	۱۶۳
۱۴	حضرت مولوی محمد شادی خان صاحب سیالکوٹیؓ	۱۷۱
۱۵	حضرت مولوی عبداللہ سنوری صاحبؓ	۱۸۵
۱۶	حضرت خان صاحب ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحبؓ	۲۴۹
۱۷	حضرت سیٹھ اسماعیل آدم صاحبؓ	۲۵۹
۱۸	حضرت شیخ فتح محمد صاحبؓ	۲۷۵
۱۹	حضرت مولوی عبدالقادر صاحب لودہانویؓ	۲۸۳
۲۰	حضرت سید امیر علی شاہ صاحبؓ	۲۸۹
۲۱	ایک مدرس کے نام خط	۲۹۶
۲۲	حضرت مولوی الٰہ دتّا صاحب لودھی ننگلؓ	۲۹۹
۲۳	حضرت صوفی سید حافظ تصوّر حسین صاحبؓ	۳۱۳
۲۴	حضرت سیّد ناصر شاہ صاحبؓ	۳۲۳
۲۵	حضرت سیّد فضل شاہ صاحبؓ	۳۳۵
۲۶	حضرت چوہدری الٰہ داد خاں صاحبؓ	۳۴۹
۲۷	حضرت مرزا ایوب بیگ صاحبؓ	۳۶۵
۲۸	حضرت ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحبؓ	۳۷۵
۲۹	حضرت صدیقہ بیگم صاحبہؓ اہلیہ حضرت قریشی محمد عثمان صاحبؓ	۳۸۱

صفحہ نمبر	خطوط بنام	صفحہ نمبر
۳۰	حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحب بھیرویؓ	۳۸۷
۳۱	حضرت خان صاحب نواب محمد علی خان صاحبؓ	۳۹۳
۳۲	حضرت حاجی سیٹھ اللہ رکھا عبدالرحمٰن صاحب مدراسیؓ	۳۹۷
۳۳	حضرت منشی رستم علی صاحبؓ	۴۰۱
۳۴	مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی	۴۰۵

حضرت مرزا غلام مرتضیٰ صاحب
کے نام مکتوب

والد محترم حضرت مرزا غلام مرتضیٰ صاحب کے نام

حضرت اقدس کا ایک عجیب مکتوب

ذیل میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک گرامی قدر مکتوب درج کیا جاتا ہے اس مکتوب کے پڑھنے سے معلوم ہوگا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کس طرح اوّل عمر ہی سے اس دنیا سے متنفّر اور اللہ سے اپنے تعلقات کو مضبوط کرنے کی فکر میں رہتے تھے۔ یہ مکتوب آپ نے اپنے والد ماجد مرزا غلام مرتضیٰ خان صاحب مرحوم کی خدمت میں ایسے وقت میں لکھا تھا جب آپ بدُ وِشباب میں تھے۔ یہ مکتوب ہی آپ کی پاکیزہ فطرتی اور مطہّر سیرت کا ایک جزو ہے۔ (ایڈیٹر بدر)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

حضرت والد مخدوم من سلامت!

مراسم غلامانہ وقواعد فدویانہ بجا آوردہ معروض حضرۃ والا میکند چونکہ درین ایام برای العین می بینم وبچشم سر مشاہدہ میکنم کہ در ہمہ ممالک و بلاد ہر سال چنان وبائے مے افتد کہ دوستان را از دوستان و خویشان را از خویشان جُدا مے کند و ہیچ سالے نہ بینم کہ این نائرہ عظیم وچنین حادثہ الیم در آن سال شور قیامت نیفگند۔ نظر بر آن دل از دنیا سرد شدہ است و رُو از خوفِ جان زرد واکثر این دو مصرعہ شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی بیاد مے آئند واشک حسرت ریختہ میشود۔

مکُن تکیہ بر عمر ناپائیدار
مباش ایمن از بازیٔ روزگار

ونیز این دو مصرعہ ثانی از دیوان فرّخ قادیانی نمک پاش جراحت دل میشود۔

بدنیائے دوں دل مبند اے جوان
کہ وقتِ اجل میرسد ناگہان

لہٰذا مے خواہم کہ بقیہ عمر در گوشۂ تنہائی نشینم و دامن از صحبت مردم بچینم و بیاد او سبحانہٗ مشغول شوم مگر گزشتہ را عذرے و مافات را تدارکے شود۔

عمر بگذشت و نماند است جز ایّامے چند
بہ کہ در یاد کسے صبح کنم شامے چند

کہ دنیا را اساسی محکم نیست و زندگی را اعتبارے نے۔

وَ اَیِسَ مَنْ خَافَ عَلٰی نَفْسِہٖ مِنْ اٰفَۃِ غَیْرِہٖ۔

والسلام☆

(نوٹ:۔ اس خط کو غور سے پڑھنے پر عجیب معرفت ہوتی ہے کہ آپ کو آخری الہام جو اپنی وفات کے متعلق ہوا وہ بھی یہی تھا۔

مکن تکیہ بر عمر ناپائیدار
مباش ایمن از بازیٔ روزگار

اور آپ نے یاد الٰہی میں مصروف ہونے کے لئے جس طرح پر والد مکرم سے اجازت چاہی اس میں بھی اسی سے استدلال فرمایا۔)

(ترجمہ از مرتب:-)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مخدومِ من حضرت والد صاحب

سلامت

مراسم غلامانہ اور قواعد فدویانہ بجالاتے ہوئے حضور والا میں معروض ہوں کہ چونکہ ان ایام میں میں برأی العین دیکھتا ہوں اور بچشم سر مشاہدہ کر رہا ہوں کہ تمام ممالک اور بلاد میں ہر سال کوئی نہ کوئی وباء آجاتی ہے جو دوستوں کو دوستوں سے اور عزیزوں کو عزیزوں سے جدا کر دیتی ہے اور کسی سال بھی میں یہ نہیں دیکھتا کہ یہ بھڑکتی آگ اور یہ دردناک حوادث اس سال شورِ قیامت برپا نہیں کرتے ان حالات کو دیکھتے ہوئے دل دنیا سے سرد ہو چکا ہے اور چہرہ اس کے خوف سے زرد۔ اور اکثر شیخ مصلح الدین

☆ اخبار بدر نمبر ۳۲ جلد ۸ مورخہ ۳؍ جون ۱۹۰۹ء صفحہ ۲

سعدی شیرازی کے یہ دو مصرعے یاد آتے ہیں اور حسرت کے آنسو بہتے چلے جاتے ہیں۔

مکن تکیہ بر عمر نا پائیدار
مباش ایمن از بازیٔ روزگار

عمر ناپائیدار پر تکیہ نہ کر اور روزگار کے اس کھیل سے کبھی اپنے آپ کو امن میں نہ سمجھ۔ اور دوسرے مصرعے فرّخ[1] قادیانی کے دیوان سے دل کے زخموں پر نمک پاشی کرتے ہیں۔

بدنیائے دوں دل مبند اے جوان
کہ وقتِ اجل مے رسد ناگہاں

اے نوجوان اس گھٹیا دنیا سے دل نہ لگا۔ کہ اَجل کا وقت اچانک آ جایا کرتا ہے۔

لہٰذا میں چاہتا ہوں کہ میں بقیہ عمر گوشۂ تنہائی میں بیٹھوں اور لوگوں کی صحبت سے دامن بچاؤں اور اللہ سبحانہٗ کی یاد میں مشغول ہو جاؤں تا گزشتہ پر عذر اور مافات کا تدارک ہو سکے۔

عمر بگذشت و نماند است جز ایّامے چند
بہ کہ در یاد کسے صبح کنم شامے چند

عمر گزر گئی ہے اور صرف چند قدم باقی رہ گئے ہیں بہتر ہے کسی کی یاد میں چند شاموں کو صبح کر دوں۔

دنیا کی بنیاد مضبوط نہیں اور زندگی کا کوئی اعتبار نہیں۔

وَ اَیِسَ مَنْ خَافَ عَلٰی نَفْسِہٖ مِنْ اٰفَۃِ غَیْرِہٖ.

وہ شخص مایوس ہو گیا جو دوسرے کی آفت دیکھ کر اپنے نفس کے بارہ میں خوف زدہ ہو جائے۔

والسلام

* * *

---

[1] اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرّخ تخلّص فرماتے تھے۔ (ناشر)

حضرت
میر ناصر نواب صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ
کے نام مکتوب

مکتوب حضرت امام آخر الزّمان

حضرت میر ناصر نواب صاحب کے نام

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

مکرمی اخویم میر صاحب سلّمہٗ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عنایت نامہ پہنچا انشاء اللہ القدیر تمام مراتب دافع الوساوس کے حصہ دوم میں بتفصیل آجائیں گے۔ حصہ اوّل اب قریب الاختتام ہے صرف ایک خط چھپنا باقی ہے جو پیرزادوں اور سجّادہ نشینوں کی طرف لکھا گیا ہے اور بلحاظ مشایخ عرب کے وہ عربی میں خط ہے اور فارسی میں مولوی عبدالکریم صاحب نے اس کا ترجمہ کیا ہے۔

جو آپ نے اپنے عملی طریق کے لئے دریافت کیا ہے وہ یہی امر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی اتباع کی طرف رغبت کریں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جن اعمال پر نہایت درجہ اپنی محبت ظاہر فرمائی ہے وہ دو ہیں ایک نماز اور ایک جہاد نماز کی نسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ قُرَّۃُ عَیۡنِیۡ فِی الصَّلٰوۃِ یعنی میری آنکھ کی ٹھنڈک نماز میں رکھی گئی ہے اور جہاد کی نسبت فرماتے ہیں کہ میں آرزو رکھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں قتل کیا جاؤں اور پھر زندہ کیا جاؤں اور پھر قتل کیا جاؤں اور پھر زندہ کیا جاؤں اور پھر قتل کیا جاؤں۔

سو اس زمانہ میں جہاد روحانی صورت سے رنگ پکڑ گیا ہے اور اس زمانہ کا جہاد یہی ہے کہ اعلاء کلمۂ اسلام میں کوشش کریں مخالفوں کے الزامات کا جواب دیں۔ دین متین اسلام کی خوبیاں دُنیا میں پھیلا دیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی دنیا پر ظاہر کریں۔ یہی جہاد ہے جب تک خدا تعالیٰ کوئی دوسری صورت دُنیا میں ظاہر کرے۔

اور نماز اپنی اُسی پہلی حالت پر ہی چاہئے کہ نماز میں خدا تعالیٰ سے ہدایت چاہیں اور **اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ** کا تکرار کریں خواہ گنجائش وقت کے ساتھ وہ تکرار سَو مرتبہ تک پہنچ جائے سجدہ میں اکثر **یَاحَیُّ یاقیّوم** ......الخ بتمام تر عجز کہا کریں مگر نماز کی قنوت میں عربی عبارتیں ضروری نہیں۔ قنوت اُن دعاؤں کو کہتے ہیں جو مختلف وقتوں میں مختلف صورتوں میں پیش آتی ہیں سو بہتر ہے کہ ایسی دعائیں اپنی زبان میں کی جائیں۔ قرآن کریم اور ادعیہ ماثورہ اسی طرح پڑھنی چاہئیں جیسا کہ پڑھی جاتی ہیں مگر جدید مشکلات کی قنوت اگر اپنی زبان میں پڑھیں تو بہتر ہے تا اپنی مادری زبان نماز کی برکت سے بے نصیب نہ رہے۔ قنوت کی دعاؤں کا التزام حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے بعض پانچ وقت کے قائل ہیں اور بعض صبح سے مخصوص رکھتے ہیں اور بعض ہمیشہ کے لئے اور بعض کبھی کبھی ترک بھی کر دیتے ہیں مگر اصل بات یہ ہے کہ قنوت مصائب اور حاجات جدیدہ کے وقت یا ناگہانی حوادث کے وقت ہوتا ہے چونکہ مسلمانوں کے لئے یہ دن مصائب اور نوازل کے ہیں اس لئے کم سے کم صبح کی نماز میں قنوت ضروری ہے۔ قنوت کی بعض دعائیں ماثور بھی ہیں مگر مشکلات جدیدہ کے وقت اپنی عبارت میں استعمال کرنی پڑیں گی۔ غرض نماز کو مغز دار بنانا چاہئے جو دعا اور تسبیح تہلیل سے بھری ہوئی ہو۔

اور دعا اور استغفار اور درود شریف کا التزام رکھنا چاہئے اور ہمیشہ خدا تعالیٰ سے نیک کاموں اور نیک خیالوں اور نیک ارادوں کی توفیق مانگنی چاہئے کہ بجز اس کی توفیق کے کچھ نہیں ہوسکتا۔ یہ ہستی سخت ناپایدار اور بے بنیاد ہے غفلت اور غافلانہ آسائش کی جگہ نہیں۔ ہر یک سال اپنے اندر بڑے بڑے انقلاب پوشیدہ رکھتا ہے۔ خدا تعالیٰ سے عافیت مانگنی چاہئے اور ہراساں اور ترساں رہنا چاہئے کہ وہ ڈرنے والوں پر رحم کرتا ہے اگرچہ وہ گنہگار ہی ہوں اور چالاکوں اور خود پسندوں اور ناز کرنے والوں پر اُس کا قہر نازل ہوتا ہے اگرچہ وہ کیسے ہی اپنے تئیں نیک سمجھتے ہوں۔ والسلام

۲۱؍ جنوری ۱۸۹۲ء خاکسار☆

غلام احمد

از قادیان

* * *

☆ البدر نمبر ۳۰ جلد ۲ مورخہ ۱۴؍ اگست ۱۹۰۳ء صفحہ ۲۳۹

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

مکتوبات احمدیہ جلد پنجم ۔ نمبر پنجم

(مختلف احمدی احباب وخدام کے نام)

مکتوبات احمدیہ کی پانچویں جلد کے چوتھے نمبر میں حضرت حجۃ اللہ نواب محمد علی خاں مَدَّ ظِلُّہُ الْعَالِیْ کے نام کے مکتوبات میں نے شائع کئے تھے۔ اس پانچویں جلد میں حضرت کے وہ مکتوبات شریک ہیں جو آپ نے اپنے مخلص خدام کے نام لکھے۔ جن احباب کے نام خطوط کا ایک مخصوص ذخیرہ تھا وہ میں نے جُداگانہ ہر ایک کے نام سے شائع کر دیا۔ اب اس جلد کے پانچویں نمبر میں مختلف احباب کے نام کے خطوط کو جمع کر رہا ہوں اور جتنی جلدیں شائع ہو چکی ہیں اگر اس سلسلہ کے بعض خطوط رہ گئے ہوں وہ بھی اس میں شائع ہو جائیں گے وَبِاللّٰہِ التَّوْفِیْقُ۔ یہ سب تالیفات (جیسا کہ میں متعدد مرتبہ بیان کر چکا ہوں) حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سوانح حیات اور سیرتِ مطہّرہ کی کڑیاں ہیں۔ اس لئے میں نے تالیف کی سہولتوں کو مدنظر رکھ کر مختلف حصص شائع کئے۔ مثلاً سوانح حیات میں حیاتِ احمد کے نام سے متعدد حصص اور سیرت وشمائل کے کئی حصے اور مکتوبات کی کئی جلدیں۔

اللہ تعالیٰ جو عَالِمُ السِّرِّ وَالنِّیَّاتِ ہے جانتا ہے کہ میری غرض اس کی رضا ہے۔ اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسلام کے نام کے بلند کرنے کا آپ وعدہ دیا۔ میں نے چاہا کہ ان

اسباب و ذرائع میں میرا بھی حصہ ہو۔ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے اس نابکار کو موقع دیا کہ الحکم کے ذریعہ آپ کی سیرت وسوانح اور آپ کے ملفوظات اور الہامات اور تاریخ سلسلہ کو محفوظ کرنے کی توفیق روزی ہوئی۔ وہ کام میری جوانی کے آغاز سے شروع ہوا اور اب جبکہ میں اپنی طبعی عمر کو پہنچ چکا یعنی سترؔ سال کا ہوگیا۔ اسی کے فضل اور توفیق سے چاہتا ہوں کہ اسی خدمت میں آخری وقت تک مصروف رہوں تا میری نجات کا یہی ذریعہ ہو جاوے۔ اسی پر میرا بھروسہ ہے اور اسی سے توفیق چاہتا ہوں۔ **هُوَ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَ نِعْمَ النَّصِيْرُ**۔

۱۰/جون ۱۹۴۴ء
خاکسار
یعقوب علی (عرفانی کبیر)
سکندرآباد

* * *

احباب لودہانہ کے نام

لودہانہ کو تاریخ سلسلہ میں بہت بڑی اہمیت ہے اور خدا تعالیٰ کی اس وحی میں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر نازل ہوئی، لودہانہ کا ذکر ہے چنانچہ ۲۰؍فروری ۱۸۸۶ء کو جو اشتہار آپ نے مختلف اخبارات میں اور علیحدہ شائع کیا اور ریاضِ ہند پریس امرتسر میں طبع ہوا۔ اس میں ارشاد ہوتا ہے۔

> **’’میں نے تیری تضرّعات کو سنا اور تیری دعاؤں کو قبولیت کی جگہ دی اور تیرے سفر کو (جو ہوشیار پور اور لودہانہ کا سفر ہے) تیرے لئے مبارک کر دیا‘‘۔**

اور یہی وہ مقام ہے جہاں حضرت اقدس نے باعلام الٰہی سلسلہ بیعت شروع کیا۔ چنانچہ ۴؍مارچ ۱۸۸۹ء کو جو اعلان آپ نے بیعت کرنے والوں کے لئے شائع کیا، اس میں آپ نے تحریر فرمایا کہ تاریخ ھٰذا سے ۲۴؍مارچ ۱۸۸۹ء تک یہ عاجز لودہانہ محلّہ جدید میں مقیم ہے۔ اس عرصہ میں اگر کوئی صاحب آنا چاہیں تو لودہانہ میں ۲۰ تاریخ کے بعد آجاویں۔ یہ مکان جہاں بیعت ہوئی حضرت منشی احمد جان رضی اللہ عنہ کے مکان کا ایک حصہ تھا اور اب وہاں دارالبیعت کے نام سے سلسلہ کی ملکیت میں ایک شاندار عمارت ہے اور ۲۳؍مارچ ۱۹۴۴ء کو حضرت مصلح موعود اَیَّدَہُ اللّٰہُ الْوَدُوْدُ کے دعویٰ کے اعلان واظہار میں جلسہ ہو چکا ہے۔

پھر لودہانہ کو یہ بھی فضیلت ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ براہین احمدیہ کے آغاز میں اسی شہر کے ایک فرد میر عباس علی صاحب کو اللہ تعالیٰ نے اشاعت براہین کے لئے کھڑا کر دیا۔ افسوس ہے کہ ان کا انجام کسی پنہانی معصیّت کی وجہ سے ارتداد پر ہوا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے مسیح موعود ہونے کا اعلان بھی پہلی مرتبہ لودہانہ ہی سے کیا اور لودہانہ ہی میں وہ عظیم الشان مباحثہ ہوا، جو مباحثہ لودہانہ کے نام سے اَلْحَقّ میں شائع ہوا جس میں مولوی محمد حسین بٹالوی کو خطرناک شکست ہوئی اور جس میں اس کی علمی اور اخلاقی پردہ دری ہوئی۔

لودہانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے دعویٰ سے پیشتر لودہانہ والوں کی متواتر درخواستوں اور التجاؤں پر ۱۸۸۳ء میں تشریف لائے اور محلّہ صوفیاں میں ڈپٹی امیر علی صاحب کے

مکان میں حسب تجویز میر عباس علی صاحب قیام فرمایا تھا۔ لودہانہ کے متعلق آپ کے بعض رؤیا اور کشوف بھی ہیں جو اپنے اپنے وقت پر پورے ہوئے۔ ان کی تفصیل کی اس جگہ ضرورت نہیں اپنے موقع پر ان کا مناسب ذکر آئے گا۔ سلسلہ مکتوبات میں جس کے شائع کرنے کی خاکسار کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے توفیق ملی۔ پہلی جلد لودہانہ ہی کے میر عباس علی صاحب کے نام کے مکتوبات ہیں۔

میر صاحب کا معمول اور اعتقاد اس وقت اس حد تک تھا کہ وہ باوضو ہو کر ان مکتوبات کو پڑھتے اور ان کی نقل کرتے تھے۔ میر صاحب کا مختصر تذکرہ میں جلد اوّل میں کر چکا ہوں۔ یہ جلد اوّل نہایت بیش قیمت حقائق و معارف کی دنیا ہے۔

چونکہ وہ قریباً ختم ہو چکی ہے دوسرے ایڈیشن کو اس موجودہ تقطیع ہی پر نہایت احتیاط سے شائع کر دیا جائے گا۔ (انشاء اللہ) اور اس میں مندرجہ پیشگوئیاں جو پوری ہو چکی ہیں ان کی تفصیل بھی دی جاوے گی۔ بہر حال لودہانہ سلسلہ کی تاریخ میں بہت بڑی اہمیت اور امتیاز رکھتا ہے۔ جیسے اوّلاً اسی شہر میں معاونین کی ابتدا ہوئی اسی شہر سے اوّل الکافرین کی ایک خطرناک جماعت بھی پیدا ہوئی اور انہوں نے اس سلسلہ کے مٹانے اور فنا کر دینے کے لئے اپنی تمام طاقتوں اور حیلوں کو استعمال کیا مگر وہ نامراد و ناکام رہے۔ پھر اس زمانے میں یعنی حضرت امیر المؤمنین مصلح موعود کے عہدِ خلافت میں ان کی ذرّیت نے بڑے فرعونی دعاوی کے ساتھ قادیان کی اینٹ سے اینٹ بجا دینے کے اعلان کئے اور خدا تعالیٰ کے مقرر کردہ خلیفہ نے اعلان کیا کہ ان کے پاؤں کے نیچے سے زمین کو نکلتے دیکھتا ہوں اور آخر وہی ہوا جو اس نے باعلام الٰہی کہا تھا اور شیطان کو اس جنگ میں دوبارہ شکست ہوئی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔ اب میں بغیر کسی مزید تمہید و تصریح کے احباب لودہانہ کے نام متفرق خطوط کو جو اس وقت تک مجھے مل سکے ہیں، درج کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ ان کو دنیا کی ہدایت اور میری اس خدمت کو قبول فرمائے۔ آمین

(خاکسار عرفانی کبیر)

حضرت منشی

احمد جان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت منشی احمد جان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کے نام تعارفی نوٹ

حضرت منشی احمد جان رضی اللہ عنہ لودہانہ محلّہ جدید میں ایک صاحب ارشاد بزرگ تھے اوران کے مریدوں کی بہت بڑی تعداد تھی۔ ان کا مفصل تذکرہ کتاب تعارف میں انشاء اللہ العزیز آئے گا۔ خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آپ کے متعلق حضرت حکیم الامۃ خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ کوایک مکتوب مورخہ ۲۳؍جنوری ۱۸۸۸ء میں مختصر تذکرہ لکھا ہے اوراس وقت حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کی شادی کی تجویز حضرت منشی صاحب کی صاحبزادی صغریٰ بیگم صاحبہ مدّ ظلّہا سے ہورہی تھی۔ حضرت نے تحریر فرمایا کہ:۔

’’اب میں تھوڑا سا حال منشی احمد جان صاحب کا سناتا ہوں۔ منشی صاحب مرحوم اصل میں متوطن دہلی کے تھے۔ شاید ایام مفسدہ ۱۸۵۷ء میں لودہانہ آکر آباد ہوئے۔ کئی دفعہ میری ان سے ملاقات ہوئی۔ نہایت بزرگوار، خوبصورت، خوب سیرت، صاف باطن، متقی، باخدا اور متوکّل آدمی تھے۔ مجھ سے اس قدر دوستی اور محبت کرتے تھے کہ اکثر ان کے مریدوں نے اشارتاً اور صراحتاً بھی سمجھایا کہ آپ کی اس میں کسرشان ہے۔ مگرانہوں نے ان کو صاف جواب دیا کہ مجھے کسی شان سے غرض نہیں اور نہ مجھے مریدوں سے کچھ غرض ہے۔ اس پر بعض نالائق خلیفے ان کے منحرف بھی ہوگئے مگر انہوں نے جس اخلاص اور محبت پر قدم مارا تھا اخیر تک نباہا اوراپنی اولاد کو بھی یہی نصیحت کی۔ جب تک زندہ رہے خدمت کرتے رہے اور دوسرے تیسرے مہینے کسی قدر روپے اپنے رزقِ خداداد سے مجھے بھیجتے رہے۔ اور میرے نام کی اشاعت کے لئے بہ دل وجان ساعی رہے۔ اور پھر حج کی تیاری کی۔ اور جیسا کہ انہوں نے اپنے ذمہ مقدر کر رکھا تھا۔ جاتے وقت بھی پچیس ۲۵ روپے بھیجے اور ایک بڑا لمبا اور دردناک خط لکھا۔ جس کے پڑھنے سے رونا آتا تھا۔ اور حج سے آتے وقت

راہ میں ہی بیمار ہوگئے اور گھر آتے ہی فوت ہوگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ منشی صاحب علاوہ اپنی ظاہری علمیت وخوش تقریری ووجاہت کے جو خدا داد انہیں حاصل تھی مومن صادق اور صالح آدمی تھے جو دنیا میں کم پائے جاتے ہیں۔ چونکہ وہ عالی خیال اور صوفی تھے اس لئے ان میں تعصب نہیں تھا۔ میری نسبت وہ خوب جانتے تھے کہ یہ حنفی تقلید پر قائم نہیں ہیں اور نہ اِسے پسند کرتے ہیں پھر بھی یہ خیال انہیں محبت واخلاص سے نہیں روکتا تھا۔

غرض کچھ مختصر حال منشی احمد جان صاحب مرحوم کا یہ ہے اور لڑکی کا بھائی صاحبزادہ افتخار احمد صاحب بھی نوجوان صالح ہے۔ جو اپنے والد مرحوم کے ساتھ حج بھی کر آئے ہیں۔‘‘

حضرت منشی احمد جان صاحب رضی اللہ عنہ کی فراست مومنانہ نے بہت پہلے دیکھ لیا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خدا تعالیٰ کی طرف سے مسیح موعود بن کر مبعوث ہوں گے۔ چنانچہ انہوں نے جو اعلان براہین احمدیہ کی اعانت کے لئے شائع کیا اس میں لکھا۔

تم مسیحا بنو خدا کے لئے

اگرچہ وہ اعلان بیعت سے پہلے فوت ہوگئے مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کو مبائعین میں شریک قرار دیا اور ان کے اخلاص وعقیدت کو انعام میں داخل فرمایا۔ حضرت منشی احمد جان صاحب رضی اللہ عنہ نے اپنی اولاد اور مریدوں کو قبول سلسلہ کی وصیت فرمائی اور خدا کے فضل وکرم سے آپ کا سارا خاندان سلسلہ احمدیہ میں شریک اور صدق ووفا کے اعلیٰ مقام پر ہے اور حضرت موصوف کی صاحبزادی صغریٰ بیگم صاحبہ کو یہ شرف حاصل ہوا کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریک سے اس جلیل القدر انسان کے نکاح میں آئیں جس کی نسبت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔

؎ چہ خوش بودے اگر ہر یک ز اُمت نور دیں بودے
ہمیں بودے اگر ہر دل پُر از نور یقیں بودے

اور جس کے اخلاص وایثار اور قربانی کا یہ ثمرہ اس دنیا میں ہوا کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد آپ کے خلیفہ اوّل منتخب ہوئے اور حضرت منشی احمد جان رضی اللہ عنہ کی نواسی کو یہ شرف

حاصل ہوا کہ ایک وہ خلیفہ کی بیٹی اور دوسرے خلیفہ کی اہلیہ ہوں۔

میں سمجھتا ہوں اس قدر تعارفی نوٹ کافی ہے۔ تفصیل انشاء اللہ کتاب تعارف میں آئے گی جس کی پہلی جلد اللہ تعالیٰ نے توفیق دی تو اس سال شائع ہوگی۔ اب میں ان کے نام کے مکتوبات درج کرتا ہوں۔ وَبِاللّٰہِ التَّوْفِیْقُ۔

فہرست مکتوبات بنام

حضرت منشی احمد جان صاحبؓ

مکتوب نمبر	تاریخ تحریر	صفحہ
۱	۶؍مارچ ۱۸۸۴ء	۲۱
۲	۱۵؍مارچ ۱۸۸۴ء	۲۳
۳	۲۸؍مارچ ۱۸۸۴ء	۲۵
۴	۱۳۰۳ھ	۲۷

مکتوب نمبر۱

حضرت منشی احمد جان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام

مخدومی مکرمی اخویم منشی احمد جان صاحب سلّمہٗ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعد ھٰذا آں مخدوم کے دونوں عنایت نامہ مع اشتہار پہنچ گئے۔ جَزَاکُمُ اللّٰہُ اَحۡسَنَ الۡجَزَاءِ۔ خداوندکریم آپ صاحبوں کی کوشش میں برکت ڈالے اور آپ کو وہ اَجر بخشے جو آپ کے خیال سے باہر ہو۔ آں مخدوم نے جو کچھ اس عاجز کی اپنی نسبت لکھا ہے وہ عاجز کے دل میں ہے۔ مُشتِ خاک کی کیا حقیقت ہے کہ کچھ دعویٰ کرے یا زبان پر لاوے۔ لیکن اگر خداوندکریم نے چاہا اور توفیق بخشی تو حضرت احدیت میں عاجزانہ دعا کروں گا۔ آپ اپنے کام میں جہاں تک ممکن ہو، سرگرمی سے متوجہ ہوں۔ کیونکہ ایسی محبت مستحق ہوتی ہے اور حصہ چہارم کے صفحہ ۵۱۹ میں ایک الہام یہ ہے مَنَّ رَبُّکُمۡ عَلَیۡکُمۡ وَاَحۡسَنَ اِلٰی اَحۡبَابِکُمۡ[۱] یہ الہام اگرچہ بصورت ماضی ہے لیکن اس سے استقبال مراد ہے اور اس کے یہ معنی ہیں کہ خدا تعالیٰ تم پر احسان کرے گا اور تمہارے دوستوں سے نیکی کرے گا اور پھر حصہ چہارم صفحہ ۲۴۲ میں الہام ہوا وَبَشِّرِ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا اَنَّ لَھُمۡ قَدَمَ صِدۡقٍ عِنۡدَ رَبِّھِمۡ[۲] اس کے بھی یہی معنی ہیں کہ جو لوگ ارادت سے رجوع کرتے ہیں ان کا عمل مقبول ہے اور ان کے لئے قدم صدق ہے۔ پھر صفحہ ۲۴۱ میں ایک الہام ہے۔ یَنۡصُرُکَ رِجَالٌ نُّوۡحِیۡۤ اِلَیۡھِمۡ مِّنَ السَّمَآءِ[۳] یعنی تیری مدد وہ کریں گے جن کے دلوں میں ہم آپ ڈالیں گے۔

سو ان سب الہامات سے خوشنودی حضرت احدیت کی نسبت سمجھی جاتی ہے جن کو خدا نے اس طرف رجوع بخشا ہے۔ اس سے زیادہ ذریعہ حصول سعادت اور کوئی نہیں کہ جو مرضی مولا ہے اُس کے موافق کام کیا جائے اور مولا کریم کی ایک نظر عنایت انسان کے لئے کافی ہے۔ میں یقیناً سمجھتا ہوں کہ جو اخوان مومنین اس بات کی توفیق دیئے گئے ہیں جو انہوں نے صدق دل سے

---

[۱] تذکرہ صفحہ ۵۷ مطبوعہ ۲۰۰۴ء [۲] تذکرہ صفحہ ۱۹۷ مطبوعہ ۲۰۰۴ء [۳] تذکرہ صفحہ ۳۹ مطبوعہ ۲۰۰۴ء

اس احقر عباد کا انصار ہونا قبول کیا، ان کے لئے حضرت احدیت کے بڑے بڑے اَجر ہیں اور میں اجمالی طور پر ان کو عجیب نور سے منور دیکھتا ہوں اور میں دیکھ رہا ہوں کہ وہ نہایت سعید ہیں اور دنیا کی روشنی ہیں۔

ایک الہام حصہ چہارم کے صفحہ ۵۵۶ کی آخری سطر میں درج ہے اور وہ یہ ہے۔ **وَجَاعِلُ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ**۔[1]

یہ الہام اس کثرت سے بار بار ہوا تھا جس کی تعداد خدا ہی کو معلوم ہے۔ اس میں انواع اقسام کا وعدہ ہے۔

غرض کریم میزبان تب کسی کو اپنی طرف بُلاتا ہے کہ جب اس کے طعام کا بندوبست کر لیتا ہے اور وہی لوگ اس کے خوانِ نعمت پر بُلائے جاتے ہیں جن کو اُس عالم الغیب نے اپنی نظرِ عنایت سے چن لیا ہے۔

سو جن کو اس نے پسند کر لیا ہے ان کو وہ ردّ نہیں کرے گا اور ان کی خطیئات کو معاف فرمائے گا اور ان پر راضی ہوگا کیونکہ وہ کریم و رحیم اور بڑا وفادار اور نہایت ہی محسن مولیٰ ہے۔ **فَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ**۔

(۶ / مارچ ۱۸۸۴ء مطابق ۷ / جمادی الاوّل ۱۳۰۱ھ)

(نوٹ) اس مکتوب میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرتِ مطہّرہ اور تعلق باللہ کی ایک شان نمایاں ہے اور آپ کی جماعت کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بشارات کے وعدے ہیں جن کو آج ہم پورا ہوتے دیکھتے ہیں۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی ذٰلِكَ**۔

* * *

---

[1] تذکرہ صفحہ ۵۷ مطبوعہ ۲۰۰۴ء

مکتوب نمبر۲

مخدومی مکرمی اخویم منشی احمد جان صاحب سلّمہٗ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعد ھذا کارڈ آں مخدوم پہنچا۔ سوال آپ کی طرف سے یہ ہے کہ اس کار خیر میں کتنے لوگ بصدق دل ساعی ہیں۔ سو واضح ہو کہ آں مخدوم کے سوا چار آدمی ہیں کہ ارادت اور حسن ظن سے ساعی ہیں۔ پٹیالہ میں منشی عبدالحق صاحب اکونٹنٹ دفتر نہر، سرہند۔ ڈیرہ غازی خاں میں منشی الٰہی بخش صاحب اکونٹنٹ۔ پشاور میں مولوی غلام رسول صاحب صدر قانون گو۔ انبالہ میں منشی محمد بخش صاحب، ان چاروں صاحبوں نے سعی میں کچھ فرق نہیں کیا۔ منشی عبدالحق صاحب نے سب سے پہلے اس کارِ خیر کی طرف قدم رکھا اور جانفشانی سے کام کیا اور ان کی کوشش سے لاہور اور انبالہ اور کئی ایک شہروں میں خریداری کتاب کی ہوئی اور اب بھی وہ بدستور سرگرم ہیں۔ کچھ حاجت کہنے کہانے کی نہیں۔ منشی الٰہی بخش صاحب نے سعی اور کوشش میں کچھ دریغ نہیں کیا اور منشی محمد بخش صاحب بھی بدل و جان مصروف ہیں اور ان کی سعی سے بہت مدد پہنچی۔ یہ چاروں صاحب دلی مخلص ہیں اور حتّی الوسع اپنی خدمت ادا کر چکے ہیں۔ مگر پھر سے دوبارہ منشی عبدالحق صاحب و منشی الٰہی بخش صاحب کو لکھا ہے اور میں یقین رکھتا ہوں کہ وہ سعی میں کچھ فرق نہ کریں گے اور نہ کیا ہے۔

اور ان کے سوا دو تین آدمی اور بھی ہیں کہ جنہوں نے حسب مقدار جوش اپنے کچھ خدمت کی ہے۔ مگر بہتر ہے کہ ان کی اسی قدر خدمت پر قناعت کی جائے تا موجب کسی ابتلا کا نہ ہو۔

(۱۵؍ مارچ ۱۸۸۴ء مطابق ۱۶؍ جمادی الاوّل ۱۳۰۱ھ)

(نوٹ) مندرجہ بالا مکتوب کے متعلق مجھے نہایت درد دل کے ساتھ ایک ضروری امر کا اظہار کرنا پڑتا ہے اور یہ مقام خوف ہے۔ جن بزرگوں کا اس مکتوب میں حضرت اقدس نے ذکر فرمایا ہے سوائے مولوی غلام رسول صاحب کے، میں تینوں بزرگوں سے ذاتی

واقفیت رکھتا ہوں۔ یہ لوگ مولوی عبداللہ غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کے ملنے والوں میں سے تھے۔ جہاں تک ظاہر کا تعلق ہے ان کی زندگیاں حتی الوسع شریعت کے مطابق تھیں۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ابتدائی زمانہ میں فدائیوں میں سے تھے اور ہر خدمت کو بجالانا اپنی سعادت اور خوش بختی سمجھتے تھے۔ بعض حالتوں میں طبع کتب کے سلسلے میں یا اور ایسی ہی دینی ضرورتوں کے لئے حضرت اقدس، منشی الٰہی بخش یا عبدالحق سے قرض بھی لے لیا کرتے تھے۔ اس وقت یہ اپنے اخلاص میں بے نظیر تھے۔ لیکن حضرت کے دعوائے مسیحیت کی ابتداء تک ان کی یہی حالت چلی گئی۔ منشی الٰہی بخش صاحب کو الہام ہونے کا دعویٰ تھا لیکن ان کی طبیعت میں خشونت اور ضد بے حد تھی۔ رفتہ رفتہ ان میں تکبّر اور رعونت پیدا ہونے لگی۔ میں اس وقت ساری داستان نہیں لکھ سکتا اگرچہ میں پورے طور سے شاہد عینی کے طور پر اس سے واقف ہوں۔ اس تکبّر اور رعونت نے انہیں حق سے دُور ڈالنا شروع کر دیا۔ آخری مرتبہ وہ منشی عبدالحق کو ساتھ لے کر قادیان آئے اور حضرت اقدس سے ملاقات کی اور اپنے الہام وغیرہ سناتے رہے۔

شام کے وقت بغیر کسی ارادے اور تجویز کے حضرت مخدوم الملۃ مولانا مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے سوال کیا کہ بلعم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مقابلے میں باوجود اپنی نیکی کے کیوں ردّ کر دیا گیا؟

اس پر حضرت اقدس نے ایک تقریر کی لیکن منشی الٰہی بخش نے یہ سمجھا کہ مجھ کو بلعم باعور بنایا گیا۔ اس غصے میں پیچ وتاب کھاتا ہوا آخر وہ یہاں سے چلا گیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے انہی ایام میں ''ضرورۃ الامام'' شائع کی لیکن وہ بھی الٰہی بخش کے زیغ کا علاج نہ کر سکی بلکہ یُضِلُّ بِهٖ كَثِيْرًا کا باعث ہوگئی۔ آخر وہ اس سلسلے سے کٹ گیا اور اس نے مخالفت پر کمر باندھی۔ مگر اس کا جو دردناک انجام ہوا وہ بہت عبرت انگیز ہے۔ اس کا کچھ ذکر میرے مکرم ومحترم مخلص بھائی بابو فضل دین صاحب اوورسیئر نے ایک عینی شاہد کی حیثیت سے لکھا ہے۔ میرا مقصد اس واقعہ کے بیان کرنے سے صرف اس قدر ہے کہ انسان اپنی خدمات پر نہ اِترائے بلکہ مومن کا خاصہ ہے کہ جس قدر اسے نیکی کی توفیق ملتی ہے اُسی قدر

وہ شرمندہ ہوتا ہے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ ان لوگوں نے حضرت کے ابتدائی زمانے میں بڑی خدمات کیں مگر خدا جانے کہ ان کے ساتھ ان کے نفس کی کیسی بُری ملونی تھی کہ ان کا خاتمہ قابل افسوس ہوا۔ منشی عبدالحق کی طبیعت الٰہی بخش سے متغائر واقع ہوئی تھی مگر اسے اس کی دوستی نے تباہ کیا۔ بابو محمد صاحب اخیر وقت تک سلسلے میں رہے گو اُن کو کچھ شکوک سلسلے کے بعض اخراجات کے متعلق پیدا ہو گئے تھے۔ انہوں نے کبھی تعلق کو نہ توڑا اور اخیر وقت تک اسے قائم رکھا۔ پس **مقامِ خوف** ہے۔ انسان اپنی نیکی اور خدمت پر اِترائے نہیں اور ہمیشہ حسنِ خاتمہ کے لئے دعا کرتا رہے۔ اس مقصد سے میں نے اس عبرت انگیز واقعہ کو لکھا۔ (عرفانی)

* * *

مکتوب نمبر ۳

مخدومی مکرمی اخویم منشی احمد جان صاحب سلّمہُ اللہ تعالیٰ۔ وَجَزَاکُمُ اللّٰہُ خَیْرَ الْجَزَاءِ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آں مخدوم کا عنایت نامہ پہنچا۔ خداوند کریم کے احسانات کا شکر ادا نہیں ہو سکتا جس نے اس احقر العباد کے لئے ایسے دلی احباب میسر کیے جن کا وجود اس ناچیز کے لئے موجب عزت وفخر ہے۔ خداوند کریم آپ کو خوش وخرم رکھے اور آپ کو ان دلی توجّہات کا اجر بخشے۔ یہ عاجز سخت ناکارہ اور حقیر ہے اور حضرت ارحم الراحمین کا سراسر منّت اور احسان ہے کہ اس نالائق پر بغیر ایک ذرہ استحقاق کے تفضّلاتِ کثیرہ کی بارش کر رہا ہے۔ قصور پر قصور پاتا ہے اور احسان پر احسان کرتا ہے اور ظلم پر ظلم دیکھتا ہے اور انعام پر انعام کرتا ہے۔ فی الحقیقت وہ نہایت رحیم وکریم ہے۔ ایسی زباں کہاں سے لاؤں جو اس کا شکر ادا کر سکوں۔ یہ عاجز ہیچ اور ذلیل اور بے بضاعت اور سراسر مفلس ہے۔ اس نے خاک میں مجھے پایا اور اُٹھا لیا اور نالائق محض دیکھا اور میری پردہ پوشی کی۔ میرے ضعف پر نظر کر کے

مجھ کو آپ قوت دی اور میری نادانی کو دیکھ کر مجھ کو آپ علم بخشا۔ میرے حال پر وہ عنایتیں کیں جن کو میں گن نہیں سکتا اور اس کی عنایات کا ایک یہ ظہور ہے کہ آپ جیسے بزرگ بھائیوں کے دلوں میں اس احقر کی محبت ڈال دی۔ سو اس کے احسانات سے تعلق ہے کہ اس حُبّ کو ترقی دے گا اور وہ ان سب پر فضل کرے گا جن کو اس سلک میں منسلک کیا ہے۔

اس خط کی تحریر کے بعد یہ شعر کسی بزرگ کا الہام ہوا۔

ہرگز نمیرد آنکہ دِلش زندہ شد بعشق
ثبت است بر جریدۂ عالم دوامِ ما [1]

(۲۸/ مارچ ۱۸۸۴ء مطابق ۲۹/ جمادی الاوّل ۱۳۰۱ھ)

(نوٹ) اس مکتوب سے ظاہر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دل پر محبت وعظمت الٰہی کا بے انتہا غلبہ ہے اور اپنی فروتنی، مسکینی اور خاکساری کا کمال بھی نمایاں ہے۔ انہی تفضّلات اور انعامات پر شکرگزاری کی روح آپ کے اندر بول رہی ہے اور جو عشق ومحبت آپ کو حضرت باری عَزّ اسمہٗ سے ہے اس کی صداقت اس الہام باری سے ہوتی ہے جو اس مکتوب کی تحریر کے بعد آپ کو ہوا۔

ہرگز نمیرد آنکہ دِلش زندہ شد بعشق
ثبت است بر جریدۂ عالم دوامِ ما

یہ الہام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی غیر فانی اور اَبدی زندگی اور دنیا میں شہرت دوام اور اَمِٹ ہونے کی عظیم الشان پیشگوئی کو لئے ہوئے ہے۔ آج ساٹھ برس بعد اس کی شہادت روئے زمین کے بسنے والے ہر ملک اور ہر قوم میں دے رہے ہیں اور دنیا کی ہر زبان میں یہ نام مبارک پہنچ چکا ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ.

* * *

---

[1] تذکرہ صفحہ ۹۷ مطبوعہ ۲۰۰۴ء

مکتوب نمبر۴

از عاجز عائذ باللہ الصمد غلام احمد، باخویم مخدوم ومکرمی منشی احمد جان صاحب سلّمہُ اللہ تعالیٰ

بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عنایت نامہ آں مخدوم پہنچا۔ اس عاجز کی غرض پہلے خط سے حج بیت اللہ کے بارے میں صرف اسی قدر تھی کہ سامان سفر میسر ہونا چاہئے۔ اب چونکہ خدا تعالیٰ نے زادراہ میسر کر دیا اور عزم مصمم ہے اور ہر طرح سامان درست ہے۔ اس لئے اب یہ دعا کرتا ہوں کہ خداوند کریم آپ سے یہ عمل قبول فرمائے اور آپ کا یہ قصد موجب خوشنودی حضرت عزّ اسمہٗ ہو۔ اور آپ خیر وعافیت اور سلامتی سے جاویں اور خیر وعافیت اور سلامتی سے بہ تحصیل مرضات اللہ واپس آویں۔ اٰمین یا ربّ العالمین۔ اور انشاء اللہ یہ عاجز آپ کے لئے بہت دعا کرے گا اور آپ کے پچیس ۲۵ روپے پہنچ گئے ہیں۔ آپ نے اس ناکارہ کی بہت مدد کی ہے اور خالصاً للہ اپنے قول اور فعل اور خدمت سے حمایت اور نصرت کا حق بجا لائے۔ **جَزَاکُمُ اللّٰہُ خَیْرَ الْجَزَاءِ وَاَحْسَنَ اِلَیْکُمْ فِی الدُّنْیَا وَالْعُقْبٰی۔** یہ عاجز یقین رکھتا ہے کہ آپ کا یہ عمل بھی حج سے کم نہیں ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ دل تو آپ کی اس قدر جدائی سے محزون اور مغموم رہے گا لیکن آپ جس دولت اور سعادت کو حاصل کرنے کے لئے جاتے ہیں اس فوزِ عظیم پر نظر کرنے سے انشراح خاطر ہے۔ خدا تعالیٰ آپ کا حافظ اور حامی رہے اور یہ سفر **مِنْ کُلِّ الْوُجُوْہ** مبارک کرے۔ آمین

اس عاجز ناکارہ کی ایک عاجزانہ التماس یاد رکھیں کہ جب آپ کو بیت اللہ کی زیارت بفضلِ اللہ تعالیٰ میسر ہو تو اس مقام محمود مبارک میں اس احقر عباد اللہ کی طرف سے انہیں لفظوں سے مسکنت وغربت کے ہاتھ بحضور دِل اُٹھا کر گزارش کریں کہ:۔

> **’’اے ارحم الرّاحمین! ایک تیرا بندہ عاجز اور ناکارہ، پُرخطا اور نالائق غلام احمد جو تیری زمین ملک ہند میں ہے۔ اس کی یہ عرض ہے کہ اے ارحم الرّاحمین! تُو مجھ سے راضی ہو اور میری خطیئات اور گناہوں کو بخش کہ تُو غفور ورحیم ہے اور مجھ سے وہ کام کرا جس سے تو بہت ہی راضی ہو جائے۔ مجھ میں اور میرے نفس میں مشرق اور مغرب کی دُوری ڈال اور میری**

زندگی اور میری موت اور میری ہر یک قوت اور جو مجھے حاصل ہے اپنی ہی راہ میں کر اور اپنی ہی محبت میں مجھے زندہ رکھ اور اپنی ہی محبت میں مجھے مار۔ اور اپنے ہی کامل **متبعین** میں مجھے اُٹھا۔ اے ارحم الرّاحمین! جس کام کی اشاعت کے لئے تُو نے مجھے مامور کیا ہے اور جس خدمت کے لئے تو نے میرے دل میں جوش ڈالا ہے اس کو اپنے ہی فضل سے انجام تک پہنچا اور اس عاجز کے ہاتھ سے حجت اسلام مخالفین پر اور ان سب پر جو اب تک اسلام کی خوبیوں سے بے خبر ہیں پوری کر اور اس عاجز اور اس عاجز کے تمام دوستوں اور مخلصوں اور ہم مشربوں کو مغفرت اور مہربانی کی نظر سے اپنے ظلِّ حمایت میں رکھ کر دین و دنیا میں آپ ان کا متکفّل اور متولّی ہو جا اور سب کو اپنی دارالرضا میں پہنچا اور اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کی آل اور اصحاب پر زیادہ سے زیادہ درود و سلام و برکات نازل کر۔ **آمِیْنَ یَارَبَّ الْعٰلَمِیْنَ**"۔☆

یہ دعا ہے جس کے لئے آپ پر فرض ہے کہ ان ہی الفاظ سے بلا تبدل و تغیر بیت اللہ میں حضرت ارحم الرّاحمین میں اس عاجز کی طرف سے کریں۔

والسلام
خاکسار
غلام احمد
۱۳۰۳ھ

مکرر کہ خط ہذا بطور یادداشت اپنے پاس رکھیں۔ خط دیکھ کر بتمامتر حضور و رقتِ دل دعا کریں۔

والسلام

(نوٹ) یہ خط آپ نے حضرت منشی احمد جان رضی اللہ عنہ کو جب کہ وہ حج بیت اللہ کے لئے جا رہے تھے اور آپ نے جیسا کہ مکتوب مبارک سے ظاہر ہے، بیت اللہ میں اس دعا کے لئے تاکید کی تھی۔ چنانچہ حضرت صوفی احمد جان رضی اللہ عنہ نے اپنی جماعت کے ساتھ بیت اللہ اور عرفات میں دعا کی۔

اس سال حجِ اکبر ہوا یعنی جمعہ کے دن، حج سے فراغت پا کر بخیر و عافیت جیسا کہ حضرت اقدس نے تحریر فرمایا تھا۔ واپس تشریف لائے اور گیارہ بارہ روز زندہ رہ کر

☆ تاریخ احمدیت جلد اوّل صفحہ ۲۶۵

۱۳۰۳ھ میں لودہانہ میں وفات پائی۔ یہ اس دعا کی قبولیت کا ایک نشان ہے۔ حضرت اقدس نے منشی صاحب کی بخیر وعافیت واپسی کے لئے دعا کی تھی۔ اس دعا کی قبولیت تو ان کی مع الخیر واپسی سے ظاہر ہے اور یہی ثبوت ہے کہ دعا جو اس خط میں درج ہے۔ وہ بھی قبول ہوئی اور بعد کے واقعات اور حالات نے اس کی قبولیت کا مشاہدہ کرا دیا۔

کافی ہے سوچنے کو اگر اہل کوئی ہے

یہ خط حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت میں ایک مبسوط باب کا متن ہے۔ میں قارئین کرام سے باربار درخواست کروں گا کہ وہ اِس کو پڑھیں کہ کیا یہ اس قلب کی تصویر ہو سکتی ہے جس کو کاذب اور مفتری کہا جاتا ہے؟ یا اس ضمیر پُر تنویر کا مرقّع ہے جو غیر فانی جوش اپنے قلب میں رکھتا ہے اور وہ اس شعور سے بول رہا ہے کہ خدا نے اسے کھڑا کیا ہے اور اس کی زندگی کا مقصد صرف ایک ہے کہ **میرا مولیٰ مجھ سے راضی ہو جائے۔** اگر یہ صحیح ہے اور ضرور صحیح ہے تو اس کے بعد اس کی تکذیب سمجھ لو! کیا نتیجہ پیدا کرے گی؟ یہی وہ دعا ہے جن کے لئے خدا تعالیٰ نے اس پر شعر الہام کیا۔

دلم می بلرزد چو یاد آورم
مناجات شوریدہ اندر حرم

(عرفانی کبیر)

* * *

حضرت نواب
علی محمد خان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ
آف جھجر

حضرت نواب علی محمد خان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ آف جھجر کے نام تعارفی نوٹ

حضرت نواب علی محمد خان صاحبؓ آف جھجر (جو فتنہ غدر کے بعد لودہانہ آکر مقیم ہو چکے تھے) جھجر کے حکمران خاندان میں سے تھے۔ ۱۸۵۷ء کے غدر کے بعد جھجر کے خاندان پر بھی الزام آیا اور اس کا نتیجہ اس خاندان کا عزل تھا۔ نواب علی محمد خان صاحب لودہانہ آکر آباد ہوئے اور انہوں نے اپنی رہائش کیلئے ایک عالیشان کوٹھی معہ باغ تعمیر کی اور اس کے ساتھ ہی ایک مسجد عبادت کے لئے اور ایک سرائے تعمیر کی تا کہ وہ آمدنی کا ذریعہ ہو۔ راقم الحروف خاکسار عرفانی کو بفضلہٖ تعالیٰ نواب مرحوم سے سعادت ملاقات وہم نشینی اس وقت سے حاصل ہوئی جب کہ وہ ۱۸۸۹ء میں لودہانہ کے بورڈ سکول کا ایک طالب علم تھا اور روزانہ ظہر کی نماز ان کی مسجد میں پڑھا کرتا تھا اور نواب صاحب باقاعدہ شریک جماعت ہوتے تھے۔ سرائے میں ایک مدرسہ عربیہ بھی قائم تھا جس کی صدر مدرسی حضرت مولوی عبدالقادر صاحب رضی اللہ عنہ کے سپرد تھی۔ اسی عہد کے بعض یاران قدیم، الحمدللہ، سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شریک ہو گئے جیسے حضرت مولوی ابوالبقا محمد ابراہیم صاحب بقاپوری اور ان کے برادر محترم حضرت مولوی محمد اسماعیل صاحب رضی اللہ عنہ۔ حضرت نواب علی محمد خان صاحب ایک نہایت دیندار۔ خدا ترس۔ مخیّر اور شب زندہ دار بزرگ تھے۔ غدر کے حوادث اور انقلابات نے ان کی طبیعت میں دنیا کی بے ثباتی اور دُنیوی شان وشوکت اور مال ومنال کی حقیقت کو نمایاں کر دیا تھا۔ غدر کے مصائب اور انقلابات نے انہیں یقین دلا دیا تھا کہ مسلمانوں کا بقا صرف مسلمان ہو کر رہنے میں ہے۔ اگرچہ جیسا کہ ان کے واقف کاروں نے بتایا کہ وہ ہمیشہ سے ایک پرہیزگار اور متقی انسان تھے مگر اس انقلاب کے بعد ان کی زندگی میں بھی ایک غیر معمولی انقلاب پیدا ہوا اور ان کا

اکثر وقت عبادت، ذکر الٰہی اور مطالعہ کتب دینیہ میں گزرتا تھا اور حمایت اسلام کی اعانت میں اکثر جلسے ان کے ہی مکان پر ہوا کرتے تھے۔ وہ ایک لمبے قد کے خوش رُو انسان تھے اور ان کے چہرہ کو دیکھ کر ہی ان کی متّقیانہ زندگی کا اثر ہوتا تھا۔ داڑھی کو حنا کرتے تھے۔ لباس نہایت سادہ ہوتا تھا اور چلتے پھرتے ذکر الٰہی میں مصروف رہتے تھے۔ چونکہ پرانی طرز کے صوفی تھے اس لئے ہر وقت تسبیح ہاتھ میں رہتی تھی۔ نہایت خوش اخلاق، ملنسار، منکسر المزاج اور خندہ پیشانی رکھتے تھے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے آپ کی ارادت ۸۲۔۱۸۸۳ء میں شروع ہوئی اور یہ براہین احمدیہ کا اثر تھا۔ نواب صاحب خود صاحبِ علم تھے اور علوم عربیہ دینیہ اور تصوّف کے ماہر تھے۔ میر عباس علی صاحب (اللہ تعالیٰ ان کی خطاؤں کو معاف کرے) اس وقت بڑے سرگرم معاونین میں سے تھے اور ان معاونین کی جماعت میں نواب علی محمد خان بھی پیش پیش تھے۔ بلکہ سچ تو یہ ہے کہ اس وقت تک اس پایہ کا کوئی آدمی بھی حضرت اقدس کے ارادت مندوں میں شریک نہ ہوا تھا۔

اس لئے کہ گو اس وقت ان کی وہ خاندانی حکومت کا جاہ وجلال باقی نہ تھا مگر ابھی اس دورِ حکومت کے اثرات باقی تھے اور وہ اپنی خاندانی عظمت کے علاوہ اپنی عملی زندگی اور ہمدردی اسلام کے سچے جوش کی وجہ سے مُشارٌ الیہ تھے۔

چونکہ حضرت قاضی خواجہ علی صاحب کی شکرموں کا اڈا پاس ہی تھا اور وہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے بڑے بے رِیا اور مخلص اور جان نثار اور دلیر انسان تھے۔ اکثر نواب صاحب کے ہاں ان کی نشست و برخاست رہتی اور حضرت اقدس کے حالات اور تازہ واقعات کا تذکرہ رہتا۔ نواب صاحب کو حضرت اقدس کے ساتھ غایت درجہ کا عشق اور محبت تھی۔ اس لئے کہ انہوں نے خود اپنی ذات میں ان نشانات و آیات کا مشاہدہ کیا تھا جو خدا کے مرسلوں کے سوا کسی اور کو نہیں دیئے جاتے۔ حضرت اقدس نے ان نشانات کا اپنی تصانیف میں بھی ذکر فرمایا ہے اور ان خطوط میں بھی جو میں ذیل میں درج کر رہا ہوں، بعض نشانات کا ثبوت ملے گا۔ نواب علی محمد خاں صاحب بیعتِ اولیٰ میں شریک تھے اور سابقین الاوّلین

کی اس جماعت میں ممتاز تھے۔ چونکہ صوفی مشرب تھے اور حضرت صاحبزادہ سراج الحق صاحب جمالی نعمانی کے خاندان سے بھی انہیں ارادت وعقیدت تھی اس لئے صاحبزادہ صاحب جب بھی لودہانہ آتے ان کے ہاں ہی قیام فرماتے۔ ان کے خاندان کے بعض لوگ پیر صاحب کے سلسلے میں مرید بھی تھے۔ اگرچہ اس تعارفی نوٹ کا مقصد سوانح حیات کا بیان نہیں تاہم میں اس نوٹ کو بھی درج کردینا ضروری سمجھتا ہوں جو صاحبزادہ مرحوم نے مغفور نواب صاحب کے متعلق اپنے سفرنامہ میں لکھا ہے تاکہ احباب کو ایسے بزرگ کے لئے جو سلسلہ کی بنیادی اینٹوں میں سے ایک ہیں اور جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اور حضرت اقدس جن سے محبت رکھتے تھے۔ دعا کی خاص تحریک ہو اور میں اُذْکُرُوْا مَوْتَاکُمْ بِالْخَیْرِ کے ارشاد کی تعمیل کا ثواب حاصل کرسکوں۔ وَبِاللّٰہِ التَّوْفِیْقُ۔

نواب صاحب موصوف حکمت اور تصوّف میں اور علوم شرعیہ میں یدِ طُولیٰ رکھتے تھے اور خصوصاً تصوف میں ایسی معرفت رکھتے تھے کہ میں نے سینکڑوں درویش صوفی دیکھے مگر یہ معلومات اور یہ دستگاہ نہیں دیکھی۔ نواب صاحب اہل اللہ کے بڑے معتقد تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق جانباز تھے۔ ہر وقت درود شریف پڑھتے رہتے۔ باوجود اس قدر وسیع معلومات اور تصوّف میں ماہر ہونے کے حضرت اقدس علیہ السلام سے اعلیٰ درجہ کا عشق تھا اور پورا اعتقاد رکھتے تھے۔ نواب صاحب اکثر کہا کرتے تھے کہ جو بات میں نے حضرت میرزا غلام احمد صاحب قادیانی میں دیکھی وہ کسی میں نہیں دیکھی۔ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اگر کوئی شخص ہے تو یہی ہے۔ اس کی تحریر میں نور اور ہدایت، اس کے کلام میں، اس کے چہرہ میں نور ہے۔ ایک روز میں نے نواب صاحب سے اپنا کشف بیان کیا جو آگے آئے گا۔ تو اس کو سن کر نہایت خوش ہوئے اور وہ کشف لوگوں سے بیان کیا اور وہ کشف حضرت اقدس کی تصدیق میں تھا۔

حضرت اقدس علیہ السلام بھی کبھی کبھی نواب صاحب سے ملنے جایا کرتے تھے اور نواب صاحب بھی آپ سے ملنے کے لئے اکثر آیا کرتے تھے۔ نواب صاحب کے انتقال کے وقت حضرت اقدس علیہ السلام لودہانہ میں تشریف رکھتے تھے۔ بوقتِ انتقال

نواب صاحب نے دعا وسلامتی ایمان اور نجات آخرت کے لئے ایک آدمی حضرت اقدس کی خدمت میں بھیجا اور جوں جوں وقت آتا جاتا تھا۔ آدھ آدھ گھنٹہ اور دس۱۰ دس۱۰ منٹ کے بعد آدمی بھیجتے رہے اور کہتے رہے کہ میں بڑا خوش ہوں کہ آپ میرے اخیر وقت میں لودہانہ تشریف رکھتے ہیں اور مجھے دعا کرانے کا موقع ملا۔ پھر بیہوشی طاری ہوگئی لیکن جب ذرا بھی ہوش آتا تو کہتے کہ حضرت مرزا صاحب کی خدمت میں آدمی جائے اور عاقبت بخیر اور اچھے انجام کے لئے عرض کرے۔ اور جب حالت نزع طاری ہوئی تو یہ وصیت کی کہ میرے جنازہ کی نماز حضرت مرزا صاحب پڑھائیں تاکہ میری نجات ہو۔ اِدھر حضرت اقدس بھی نواب صاحب کے لئے بہت دعائیں کرتے رہے اور ہر بار آدمی سے یہی فرماتے رہے کہ ہاں ہاں! تمہارے واسطے دعائیں کیں اور کر رہا ہوں اور یہ وصیت نماز جنازہ بھی حضرت اقدس تک پہنچادی اور نواب صاحب مرحوم کا انتقال ہوگیا۔ جب نواب صاحب کا انتقال ہوا تو نواب صاحب کے اقرباء ان کی اولاد اور بھائی مولویوں کے زیر اثر اور مرعوب تھے اور مولوی محمد اور مولوی عبداللہ اور مولوی عبدالعزیز یہ تینوں حضرت اقدس علیہ السلام کے مکفّر اور مکفّرین اوّلین میں سے تھے۔ تینوں یہود صفت بلکہ ان سے بھی بڑھ چڑھ کر تھے اور اُس وقت سے مکفر اور سخت مخالف تھے کہ جب سے براہین احمدیہ شائع ہوئی تھی۔ تمام مولوی خاموش یا موافق تھے۔ مگر یہ بدقسمت اور ایک بدبخت مولوی غلام دستگیر قصوری مخالف، تکفیر کے علاوہ سبّ وشتم کرنے والے تھے اور ان مولویوں کی یہ عادت تھی کہ جو مولوی درویش لودہانہ میں آیا اور ان سے مل لیا تو خیر اور جو نہ ملا تو بس اُس کو کفر کا نشانہ بنایا۔ یہ تینوں مثلّث مولوی اس آیت کے مصداق تھے کہ اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰى ظِلٍّ ذِىْ ثَلٰثِ شُعَبٍ لَّا ظَلِيْلٍ وَّ لَا يُغْنِىْ مِنَ اللَّهَبِ[1]۔ چلو اُس تین رُخے سایہ کی طرف جس میں نہ سایہ ہے، نہ ٹھنڈک ہے اور نہ گرم لپٹ سے بچاؤ کی کوئی صورت ہے۔ انہوں نے اُس زمانہ میں حضرت اقدس علیہ السلام کی مخالفت میں ایک قیامت برپا کر رکھی تھی۔ ان مولویوں کو بھی خبر نواب صاحب کی وصیت نماز جنازہ پہنچ چکی تھی۔ ان مولویوں

---

[1] المرسلٰت: ۳۱، ۳۲

اور معتقدوں نے نواب صاحب کے اقرباء کو کہلا بھیجا کہ اگر مرزا (امام موعود علیہ السلام) جنازہ پر آیا تو ہم اور کوئی مسلمان جنازہ پر نہ آئیں گے اور تم پر کفر کا فتویٰ لگ جاوے گا اور آئندہ تم میں سے جو مرے گا تو نماز جنازہ کوئی نہ پڑھے گا۔ وہ بیچارے ڈر گئے اور یہ خیال نہ کیا کہ ان یہود صفت مولویوں کی کیا مجال ہے کہ ایسا کر سکیں؟ کیا یہ ہمیشہ زندہ رہیں گے؟ اور کیا اور کوئی بندہ خدا کا نماز جنازہ پڑھانے والا نہ ملے گا؟ اور حضرت اقدس علیہ السلام کے مرید لودہانہ میں نہیں ہیں؟ ان کی کمزوری اور ضعف ایمانی نے ان کو ڈبو دیا۔ وہ مرحوم بھی ان سے متنفر تھا اور جب ان مولویوں کا ذکر کبھی مرحوم کے روبرو کوئی کرتا تو مرحوم کی پیشانی پر بل پڑ جاتے تھے اور وہ اُن کو بدتر سے بدتر خیال کرتا تھا۔ ان اَشَرُّ النَّاس مولویوں کی نماز سے تو بے نماز ہی جنازہ رہتا تو بہتر تھا اس لئے کہ مسیح وقت علیہ السلام خود دعائیں کر چکا اور مرحوم دعائیں کرا چکا اور نماز جنازہ بھی تو ایک دعا ہی ہے۔ ایمان ایک ایسی شے بے بہا ہے کہ کوئی شے اس کو دُور نہیں کر سکتی۔ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے کہ اگر کوئی ایمان پر اس دنیا سے رخصت ہو تو اس کو بول و براز میں پھینک دے تو اس کا کچھ نہیں بگڑتا اور اگر کوئی بے ایمان مرے تو کیسے ہی اُس کو عطر و گلاب میں رکھے تو اس کو کچھ فائدہ نہیں پہنچتا۔ پھر یہ حدیث شریف پڑھتے۔ اَلْقَبْرُ رَوْضَةٌ مِّنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ اَوْ حُفْرَةٌ مِّنْ حُفَرِ النِّيْرَانِ[1]۔

الغرض حضرت اقدس نے نواب صاحب کے جنازہ کی نماز اپنے مکان پر پڑھی اور دعاءِ مغفرت و رحمت بہت کی۔ جنازہ کی نماز جو حضرت اقدس علیہ السلام پڑھاتے تھے۔ سبحان اللہ! کیسی عمدہ اور با قاعدہ موافق سنت پڑھاتے تھے۔ (عرفانی)

---

[1] سنن الترمذی کتاب صفة القيامة والرقاق والورع باب ۲۶ حدیث ۲۴۶۰ صفحہ ۶۶۷۔ الطبعة الاولیٰ۔ مطبع دارالاحیاء التراث العربی بیروت

فہرست مکتوبات بنام
حضرت نواب علی محمد خان صاحبؓ
آف جھجر

مکتوب نمبر	تاریخ تحریر	صفحہ
۱	۱۸؍جنوری ۱۸۸۳ء	۳۹
۲	بلا تاریخ	۴۱
۳	۱۱؍مئی ۱۸۸۴ء	۴۲

مکتوب نمبر۱

مخدومی مکرمی عنایت فرمائے ایں عاجز نواب صاحب علی محمد خان صاحب سلّمہٗ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعد ھٰذا اس عاجز نے ماہ صفر ۱۳۰۰ھ میں آپ کے حق میں بہت سی دعائیں کیں اور میں امید نہیں رکھتا کہ کوئی گدا حضرت کریم میں اس قدر دعائیں کر کے بھی محروم رہے۔ سو اگرچہ تعین نہیں ہو گی مگر امید واثق ہے کہ خداوند کریم آپ کے حال پر جس طرح چاہے گا کسی وقت رحم کرے گا۔ وَھُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ۔

میں نے قریب صبح کے کشف کے عالم میں دیکھا کہ ایک کاغذ میرے سامنے پیش کیا گیا اس پر لکھا ہے کہ **”ایک ارادت مند لدھیانہ میں ہے“**۔ پھر اس کے مکان کا مجھے پتہ بتایا گیا اور نام بھی بتایا گیا جو مجھے یاد نہیں اور پھر اس کی ارادت اور قوت ایمانی کی یہ تعریف اسی کاغذ میں لکھی ہوئی دکھائی۔ **اَصْلُھَا ثَابِتٌ وَّ فَرْعُھَا فِی السَّمَآءِ**[1] مجھے معلوم نہیں کہ وہ کون شخص ہے مگر مجھے شک پڑتا ہے کہ شاید خداوند کریم آپ ہی میں وہ حالت پیدا کرے یا کسی اور میں۔ **وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ**۔

اپنی خیر و عافیت سے اطلاع بخشیں۔ والسلام

۱۸؍جنوری ۱۸۸۳ء الراقم عاجز

غلام احمد

از قادیان ضلع گورداسپور

نوٹ: اس نوٹ میں حضرت حجۃ اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو لودہانہ کے ایک شخص کے اخلاص و ارادت کے متعلق اطلاع دی گئی ہے۔ اگرچہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس کا پتہ، نشان بتا دیا تھا مگر اپنی مشیت خاصہ کے تحت اسے بھلا دیا۔ ایک وقت میں آپ اس کا مصداق میر عباس علی صاحب کو بھی سمجھتے رہے۔ اس وجہ سے کہ وہ خدمتِ دین میں بظاہر کامل اخلاص و ارادت کا اظہار کر رہا تھا لیکن اس کے انجام نے ثابت کر دیا کہ وہ اس کا

---

[1] تذکرہ صفحہ ۴۵، ۴۶ مطبوعہ ۲۰۰۴ء

مصداق نہ تھا اور حضرت اقدس کے اس مکتوب سے پتہ چلتا ہے کہ آپ نے نواب علی محمد خان آف جھجر کو بھی اس کا مصداق سمجھا اور واقعات نے اس کی تصدیق کی کہ وہ آخر وقت تک اخلاص و ارادت کا ایک پیکر بنا رہا۔

حضرت اقدس نے جنوری ۱۸۸۲ء میں ہی ایک مکتوب میر عباس علی صاحب کے نام لکھا تھا جو مکتوبات احمدیہ کی جلد اوّل میں مکتوب نمبر ۳ کے عنوان سے طبع ہوا ہے اس میں فرمایا:

’’خصوص ایک عجیب کشف سے جو مجھ کو ۳۰؍ دسمبر ۱۸۸۲ء بروز شنبہ کو یک دفعہ ہوا۔ آپ کے شہر کی طرف نظر لگی ہوئی تھی اور ایک شخص نا معلوم الاسم کی ارادت صادقہ خدا نے میرے پر ظاہر کی جو باشندہ لودہانہ ہے۔ اس عالم کشف میں اس کا تمام پتہ ونشان سکونت بتلا دیا جواب مجھ کو یاد نہیں رہا صرف اتنا یاد رہا کہ سکونت خاص لودہانہ اور اس کے بعد اس کی صفت میں یہ لکھا ہوا پیش کیا گیا۔ سچا ارادت مند اَصۡلُھَا ثَابِتٌ وَّ فَرۡعُھَا فِی السَّمَآءِ [1] یعنی اس کی ارادت اتنی قوی اور کامل ہے کہ جس میں نہ کچھ تزلزل ہے نہ نقصان۔ بعض لوگ میر عباس علی صاحب کے ارتداد پر اور اب بھی کبھی اعتراض کر دیتے ہیں کہ اس کے متعلق یہ الہام ہوا تھا، یہ غلط ہے۔ لودہانہ کے کسی شخص کے متعلق ہوا تھا اور اس کا نام و پتہ اللہ تعالیٰ نے بتلا کر پھر آپ کے حافظہ سے اسے محو کر دیا اور ۱۸؍ جنوری ۱۸۸۳ء کو جو مکتوب آپ نے نواب علی محمد خان صاحب کے نام لکھا اس میں آپ نے اپنا خیال نواب صاحب میں ہی اس حالت کے پیدا ہو جانے کا ظاہر فرمایا اور واقعات نے بتایا کہ اس کے مصداق نواب علی محمد خان رضی اللہ عنہ ہی تھے۔

اس مکتوب سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ نواب صاحب کے تعلقات حضرت اقدس سے ۱۸۸۲ء سے پہلے قائم ہو چکے تھے اور یہ زمانہ تالیف براہین احمدیہ ہے۔ (عرفانی کبیر)

* * *

---

[1] تذکرہ صفحہ ۴۵ مطبوعہ ۲۰۰۴ء

مکتوب نمبر۲

یہ حصہ مکتوب دراصل میر عباس علی صاحب کے مکتوب کا ایک حصہ تھا مگر چونکہ نواب صاحب کے متعلق تھا اس لئے میں نے اسے علیحدہ نمبر دے کر یہاں درج کر دیا۔ (عرفانی کبیر)

نواب صاحب کے بارے میں جو آپ نے دریافت فرمایا ہے اس کی حقیقت یہ ہے کہ نواب صاحب کے لئے یہ عاجز ایک مدت تک بہت تضرّع سے دعا کرتا رہا ہے۔ ایک مرتبہ خواب میں دیکھا کہ نواب صاحب کی حالت غم سے خوشی کی طرف مبدل ہوگئی ہے اور آسودہ حال اور شکرگزار ہیں اور نہایت عمدگی اور صفائی سے یہ خواب آئی اور یہ خواب بطور کشف تھی۔ چنانچہ اسی صبح نواب صاحب کو اس خواب کی اطلاع دی گئی۔ پھر ایسا اتفاق ہوا کہ ایک صاحب الٰہی بخش نام اکونٹنٹ نے جو اس کتاب کے معاون ہیں کسی اپنی مشکل میں دعا کے لئے درخواست کی اور بطور خدمت پچاس روپے بھیجے اور جس روز خواب آئی اس دن سے دو چار دن پہلے ان کی طرف سے دعا کے لئے اِلحاح ہو چکی تھی۔ دیگر یہ عاجز نواب صاحب کے لئے مشغول تھا۔ اس لئے ان کے لئے دعا کرنے کو کسی اور وقت پر موقوف رکھا۔ جس روز نواب صاحب کے لئے بشارت دی گئی تو اس دن خیال آیا کہ آج منشی الٰہی بخش کے لئے بھی توجہ سے دعا کریں۔ سو بعد نماز عصر وقت صفا پایا اور دعا کا ارادہ کیا گیا تو پھر بھی دل نے یہی چاہا کہ اس دعا میں نواب صاحب کو بھی شامل کر لیا جاوے۔ سو اس وقت نواب صاحب اور منشی الٰہی بخش دونوں کے لئے دعا کی گئی۔ بعد دعا اسی جگہ الہام ہوا کہ نُنَجِّيْهِمَا مِنَ الْغَمِّ[1] یعنی ہم ان دونوں کو غم سے نجات دیں گے۔ چونکہ یہ عاجز اسی دن صبح کے وقت نواب صاحب کی خدمت میں خط روانہ کر چکا تھا اور بذریعہ رؤیائے صادقہ نواب صاحب کو بہت تسلّی دی گئی تھی۔ اسی لئے اسی خط پر کفایت کی گئی اور منشی الٰہی بخش کو اس الہام سے اطلاع دی گئی اور بر وقت صدور اس الہام کے موجود تھے اور اتفاقاً دو ہندو ملاوامل اور شرمپت نامی بھی کہ جو اکثر آیا جایا کرتے ہیں۔ عین اس وقت پر موجود تھے۔ ان کو بھی اسی وقت اطلاع دی گئی اور کئی مہمان آئے ہوئے تھے ان کو بھی خبر دی گئی۔ پھر چند روز کے بعد نواب صاحب کا خط آگیا کہ سرائے

---

[1] تذکرہ صفحہ ۹۸ مطبوعہ ۲۰۰۴ء

کا کام جاری ہو گیا ہے۔ سو چونکہ یہ دعا اسی کام کے لئے کی گئی تھی۔ پھر اطلاع دینا فضول سمجھا گیا۔ مگر خداوند کریم کا بڑا شکر ہے کہ مجمع کثیر میں یہ الہام ہوا اور جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے عین الہام کے صدور کے وقت دو ہندو موجود تھے جن کو اسی وقت مفصل بتایا گیا اور دوسرے نمازیوں کو بھی خبر دی گئی اور منشی الٰہی بخش کو بھی لکھا گیا۔

نواب علی محمد خان صاحب کی ارادت اور محبت اور دلی توجہ اور اخلاص قابل تعریف ہے۔ خدا تعالیٰ ان کو ہر غم سے خلاصی بخشے اور حسن عاقبت عطا فرمائے۔ آپ نواب صاحب کو بھی اطلاع دیں کہ مالیر کوٹلہ سے نواب ابراہیم علی خان صاحب والیٔ مالیر کوٹلہ کے ایک سر رشتہ دار کا خط آیا کہ وہ مبلغ پچاس ۵۰ روپے بطور امداد بھیجیں گے۔ ابھی نہیں آئے۔

* * *

مکتوب نمبر ۳

مخدومی مکرمی حضرت والا شان نواب صاحب بہادر سلّمہٗ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعد ھٰذا والا نامہ آنحضرت عین انتظار میں اس احقر العباد کو پہنچا۔ خداوند کریم کے لطف و احسان کا شکریہ ادا کیا جاوے جس نے اس ناچیز کی دعا کو قبول فرمایا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ثُمَّ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔ آں مخدوم کا منی آرڈر بھی پہنچ گیا۔ جَزَاکُمُ اللّٰہُ اَحْسَنَ الْجَزَاءِ وَ اَحْسَنَ اِلَیْکُمْ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَۃِ۔ آں مخدوم نے اپنے دلی اعتقاد سے بہت کچھ مدد فرمائی۔ خدا تعالیٰ آپ کو خوش وخرم رکھے اور آپ کی عمر و عزت اور عافیت میں برکت اور ترقی بخشے۔ حضرت خداوند کریم کی قبولیت کی ایک یہ نشانی ہے کہ بعض اوقات آپ کی ترقیات کی مجھ کو وہ خبر دیتا رہتا ہے اور پرسوں کے دن بھی ایک عجیب بات ہوئی کہ ابھی آں مخدوم کا منی آرڈر نہیں پہنچا تھا اور نہ خط پہنچا تھا کہ ایک منی آرڈر آپ کی طرف سے برنگ زرد مجھ کو حالتِ کشفی میں دکھایا گیا اور پھر آں مخدوم کے خط سے اس عاجز کو بذریعہ الہام اطلاع دی گئی اور آپ کے مافی الضمیر اور خط کے مضمون سے مطلع کیا گیا جس میں بہ پیرایہ الہامی

عبارت بطور حکایت آں مخدوم کی طرف تھا۔ میرے خیال میں یہ آپ ہی کی توجہ کا اثر ہے۔ چنانچہ یہ خط کا مضمون اور ما فی الضمیر کا منشاء تین ہندوؤں اور بہت سے مسلمانوں کو بھی بتلایا گیا اور زاں بعد آپ کا منی آرڈر اور خط بھی آ گیا۔ سو حضرت خداوند کریم کا پیش از وقوع آپ کے نام اور آپ کے منی آرڈر اور آپ کے خط اور آپ کے مضمون خط اور آپ کے ما فی الضمیر سے مطلع فرمانا اس بات پر دلیل ہے کہ حضرت ارحم الراحمین کی آپ کے حال پر رحمت شامل ہے۔ **فَالْحَمْدُلِلّٰهِ عَلٰی ذٰلِكَ** ۔ آں مخدوم کے لئے یہ عاجز دعا کرے گا اور آپ کے دلی اعتقاد اور ربط بھی قائم مقام دعا کا ہی ہو رہا ہے اور دلی دعا اور ربط کو خاص مدعا میں بہت دخل ہے اور جس سے دلی ربط اور توجہ ہو اگرچہ اس حق میں کسی وقت دعا نہ کرے تب بھی اثر ہو جاتا ہے۔ مجھ کو یاد ہے اور شائد عرصہ تین ماہ یا کچھ کم وبیش ہوا ہے کہ اس عاجز کے فرزند نے ایک خط لکھ کر مجھ کو بھیجا کہ جو میں نے امتحان تحصیلداری کا دیا ہے اس کی نسبت دعا کریں کہ پاس ہو جائے اور بہت کچھ انکسار اور تذلل ظاہر کیا کہ ضرور ہی دعا کریں۔ مجھ کو وہ خط پڑھ کر بجائے دعا کے غصہ آیا کہ اس شخص کو دنیا کے بارے میں کس قدر ہمّ وغم ہے۔ چنانچہ اس عاجز نے وہ خط پڑھتے ہی بہ تمام تر نفرت اور کراہت چاک کر دیا اور دل میں کہا کہ دنیوی غرض اپنے مالک کے پیش کروں۔ اس خط کے چاک کرتے ہی الہام ہوا کہ **”پاس ہو جائے گا“**[1] وہ عجب الہام بھی اکثر لوگوں کو بتایا گیا۔ چنانچہ وہ لڑکا پاس ہو گیا۔ **فَالْحَمْدُلِلّٰهِ**۔ سو خداوند کریم کی عالیشان درگاہ میں نازک آداب ہیں۔ جب کوئی عرض آداب کے مطابق صادر ہوتی ہے تو قبول ہو جاتی ہے اور ربط محبت و اعتقاد کرنا ان معاملات میں بہت کچھ دخل ہے۔ صاحب محبت اور ارادت کے بہت سے ایسے آفات اور مکروہات بباعث عین محبت دور کئے جاتے ہیں کہ اس کی اس کو خبر نہیں ہوتی۔ نواب صاحب مالیرکوٹلہ کا اب تک کچھ روپیہ نہیں آیا۔ مناسب ہے کہ آں مخدوم تاکیدی طور پر ان کو یاد دلائیں۔

والسلام ☆

خاکسار

مرزا غلام احمد

از قادیان

۱۱؍ مئی ۱۸۸۴ء

---

[1] تذکرہ صفحہ ۹۵ مطبوعہ ۲۰۰۴ء ☆ الحکم نمبر ۱۰ جلد ۳۷ مورخہ ۲۱؍ مارچ ۱۹۳۴ء صفحہ ۹

(نوٹ) اس مکتوب میں جس لڑکے کا ذکر آپ نے فرمایا ہے وہ حضرت مرزا سلطان احمد صاحب رضی اللہ عنہ آپ کے سب سے بڑے بیٹے تھے۔ ان ایام میں وہ نائب تحصیلدار تھے۔ اس مکتوب میں آپ نے دعا کی قبولیت کے لئے یہ بھی ایک گُر بتایا ہے کہ تعلقات اور ربط ایک ایسی چیز ہے جس کا قبولیتِ دعا سے بہت بڑا تعلق ہے۔ نواب علی محمد خان مرحوم اس خط کو اپنی نوٹ بک میں رکھتے تھے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت اور آپ کے مقام قرب کے اظہار کے لئے ہر اس شخص کو دکھاتے تھے جن سے وہ حضرت اقدس کا ذکر کرتے تھے۔ وہ آپ کے دلائل صداقت میں اپنے اس ذاتی نشان کا ذکر فرماتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس نشان کا ذکر اپنی کتاب نزول المسیح کے نشان نمبر ۹۳ میں کیا ہے۔ اس کو میں یہاں اس لئے درج کر رہا ہوں تا پڑھنے والے کا ایمان بڑھے اور جس روک کے اُٹھائے جانے کا ذکر ہے۔ مکتوب نمبر ۲ میں اس کے متعلق صاف ذکر موجود ہے۔

''علی محمد خان صاحب نواب جھجر نے لدھیانہ میں ایک غلہ منڈی بنائی تھی۔ کسی شخص کی شرارت کے سبب ان کی منڈی بے رونق ہوگئی اور بہت نقصان ہونے لگا۔ تب انہوں نے دعا کے لئے میری طرف رجوع کیا لیکن پیشتر اس کے کہ نواب صاحب کی طرف سے میرے پاس کوئی خط اس خاص امر کے لئے دعا کے بارے میں آتا، میں نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ خبر پائی کہ اس مضمون کا خط نواب موصوف کی طرف سے آرہے گا۔ چنانچہ میں نے اس واقعہ کی خبر اپنے خط کے ذریعہ سے نواب محمد علی خان[1] مرحوم کو قبل از وقت دے دی اور ایسا اتفاق ہوا کہ اس طرف سے تو میرا خط روانہ ہوا اور اسی دن ان کی طرف سے اسی مضمون کا خط میری طرف روانہ ہوگیا جو میں نے خواب میں دیکھا تھا جس کی روانگی کی میں نے اسی وقت ان کو خبر دے دی تھی کہ گویا ایک ہاتھ سے انہوں نے ڈاک میں چٹھی ڈالی اور دوسرے ہاتھ سے وہی خط میرا ان کو مل گیا جس میں اس روانہ شدہ چٹھی کا مع مضمون اس کے ذکر تھا تب تو نواب محمد علی خان[2] خط کو پڑھ کر ایک عالم سکتہ

[1،2] سہو کاتب ہے اصل نام علی محمد خان ہے۔ (ناشر)

میں آ گئے اور تعجب کیا کہ یہ راز کا خط جس کو میں نے ابھی ڈاک میں روانہ کیا کیونکر اس کا حال ظاہر کیا گیا۔ اس علمِ غیب نے ان کے ایمان کو بہت قوت دی۔ چنانچہ انہوں نے بارہا مجھے جتلایا کہ اس خط سے خدا پر میرا ایمان بہت بڑھ گیا۔ اُس خط کو وہ ہمیشہ اپنی کتاب جیبی میں بطور تبرک رکھا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ انہوں نے خلیفہ محمد حسین کو بھی جو وزیر اعظم پٹیالہ تھے بڑے تعجب سے وہ خط دکھایا اور موت سے ایک دن پہلے پھر اس خط کو مجھے دکھلایا کہ میں نے اپنی جیبی کتاب میں رکھ لیا تھا۔ اور اس نشان کے ساتھ دوسرا نشان یہ ہے کہ جب عالمِ کشف میں ان کا دوسرا خط مجھ کو ملا جس میں بہت بے قراری ظاہر کی گئی تھی تو میں نے اس جواب کے خط کو پڑھ کر ان کے لئے دعا کی اور مجھ کو الہام ہوا کہ **”کچھ عرصہ کے لئے یہ روک اُٹھا دی جاوے گی اور ان کو اس غم سے نجات دی جائے گی“**۔ یہ الہام ان کو اسی خط میں لکھ کر بھیجا گیا تھا جو زیادہ تر تعجب کا موجب ہوا۔ چنانچہ وہ الہام جلد تر پورا ہوا اور تھوڑے دنوں کے بعد ان کی منڈی بہت عمدہ طور پر بارونق ہوگئی اور روک اُٹھ گئی۔ اس نشان میں دو نشان ظاہر ہوئے۔ اوّل قبل از وقت اطلاع دینا کہ ایسا واقعہ پیش آنے والا ہے۔ دوئم قبولیتِ دعا سے اطلاع ہونا کہ منڈی پھر بارونق ہو جائے گی☆۔“[1]

* * *

☆ نواب صاحب نے اس واقعہ کو اپنی نوٹ بک میں درج کیا تھا اور محمد حسین خان صاحب وزیر پٹیالہ کو بھی میرے سامنے اپنی کتاب دکھائی تھی۔ وزیر صاحب کی مجلس میں بیٹھنے والے لوگ اور لدھیانہ کے کئی آدمی اس واقعہ کے گواہ ہیں۔

[1] نزول المسیح روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۵۹۶، ۵۹۷

احباب کپورتھلہ

کے نام تعارفی نوٹ

جماعت کپورتھلہ کے وہ بزرگ (جو جماعت مذکور کے بانیوں میں سے تھے اور جنہوں نے اپنے عشق ووفا کا وہ عملی ثبوت دیا کہ خدا کے برگزیدہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انہیں جنت میں اپنے ساتھ ہونے کا وعدہ دیا۔ گویا یہ وہ لوگ تھے جو عشرہ مبشرہ کے نمونہ کے لوگ تھے) ان کا تذکرہ تو سیرۃ صحابہ میں انشاء اللہ ہوگا اور کسی قدر ہر ایک بزرگ کے متعلق الحکم میں مختلف اوقات میں لکھا بھی گیا ہے۔ یہاں صرف ان مکتوبات کا اندراج مقصود ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے ان مخلصین وصادقین کو لکھے۔ میری تحقیقات میں کپورتھلہ کی جماعت کے آدم حضرت منشی ظفر احمد صاحب رضی اللہ عنہ تھے اور ان کے اخلاص اور عملی زندگی نے دوسروں کو شیدائے مسیح موعود کر دیا اور پھر یہ کہنا مشکل ہو گیا کہ کون پہلے ہے اور کون پیچھے۔ ہر ایک اپنے اپنے رنگ میں بے نظیر اور واجب التقلید تھا۔ اللہ تعالیٰ ان سب پر اپنے رحم وکرم کے بادل برسائے اور جنّتُ الفردوس میں اعلیٰ مقامات دے اور ہمیں ان کی عملی زندگی کی توفیق۔ جماعت کپورتھلہ کے مخلصین کے نام مکتوبات بہت کم ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ عشق ومحبت کے یہ پروانے ذرا فرصت پاتے تو قادیان پہنچ جاتے اور خط وکتابت کی نوبت ہی نہ آتی۔ جہاں حضرت جاتے یہ ساتھ جاتے۔ تاہم جو تبرکات ان سے حاصل ہوئے وہ درج ذیل ہیں۔

(عرفانی کبیر)

حضرت منشی حبیب الرحمٰن صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

رئیس حاجی پور

حضرت منشی حبیب الرحمٰن صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ رئیس حاجی پور

کے نام تعارفی نوٹ

حضرت منشی حبیب الرحمٰن صاحب اور حضرت منشی ظفر احمد صاحب دو قالب و یک جان تھے حضرت منشی صاحب کے بزرگوار حاجی ولی اللہ صاحب براہین کے خریدار تھے اور ان ایّام میں خوش عقیدت بھی تھے۔ ان کی کتاب براہین احمدیہ نے حضرت ظفر المظفر (حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ، منشی ظفر احمد صاحبؓ کو اسی نام سے عام گفتگو میں پکارا کرتے تھے) کو کھینچا اور پھر یہ دونوں بزرگ حضرت اقدس میں ہو کر ایک ہی باپ کے توام بیٹے ہو گئے۔

حاجی پوران ہی حاجی صاحب کا آباد کیا ہوا گاؤں تھا۔ جہاں کے رئیس منشی صاحب مغفور تھے۔

(عرفانی کبیر)

فہرست مکتوبات بنام

حضرت منشی حبیب الرحمٰن صاحبؓ رئیس حاجی پور

مکتوب نمبر	تاریخ تحریر	صفحہ
۱	۴؍جنوری ۱۸۹۲ء	۵۱
۲	۲۵؍جنوری ۱۸۹۲ء	۵۱
۳	۲۷؍مئی ۹۲ء	۵۲
۴	۱۳؍اگست ۹۲ء	۵۲
۵	۱۹؍دسمبر ۱۸۹۲ء	۵۳
۶	۱۹؍اکتوبر ۱۸۹۴ء	۵۳

مکتوب نمبر۱

مشفقی مجبی اخویم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

محبت نامہ پہنچ کر آپ کے تردّدات کا حال دریافت کر کے بہت غم ہوا۔ دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ آپ کو تمام تردّدات سے مخلصی عطا فرماوے۔ آپ نے بہت ثواب کا کام کیا کہ دس رسالے مفت تقسیم کئے۔ **جَزَاکُمُ اللّٰہُ**۔ اب عنقریب انشاء اللہ رسالہ **دافع الوساوس** بھی شائع ہو جائے گا۔ میں یقیناً کہتا ہوں کہ آپ کی خواب نہایت عمدہ ہے۔ منشی ظفر احمد جو موجود تھے اس سے مراد انشاء اللہ ظفر ہے یعنی فتح آپ کو ہے۔ والسلام

۴ رجنوری ۱۸۹۲ء

خاکسار

غلام احمد

مکتوب نمبر۲

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ

مجبی مشفقی اخویم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مدت کے بعد آپ کا عنایت نامہ مجھ کو ملا۔ ایک رسالہ آپ کے نام روانہ ہو گیا ہے۔ دافع الوساوس بعد اس کے شائع ہوگا۔ زیورات کی نسبت جو آپ نے دریافت کیا ہے یہ اختلافی مسئلہ ہے۔ مگر اکثر علماء اس طرف گئے ہیں کہ جو زیور مستعمل ہو اس کی زکوٰۃ نہیں ہے۔ مگر بہتر ہے کہ دوسرے کو عاریتاً کبھی دے دیا کریں مثلاً دو تین روز کے لئے کسی عورت کو اگر عاریتاً پہننے کے لئے دے دیا جائے تو پھر بالاتفاق (زکوٰۃ) ساقط ہو جاتی ہے۔ خواب آپ کی نہایت عمدہ ہے۔ والسلام

۲۵ رجنوری ۱۸۹۲ء

راقم خاکسار

غلام احمد

از قادیان

مکتوب نمبر ۳

مشفقی مجی اخویم منشی حبیب الرحمٰن صاحب سلّمہُ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عنایت نامہ پہنچ کر بدریافت واقعہ ہائلہ حادثہ وفات آپ کی ہمشیرہ کے بہت غم واندوہ ہوا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ۔ خدا تعالیٰ آپ کو صبر بخشے اور اس مرحومہ کو راضیات جنت میں داخل فرمائے۔ آمین ثم آمین۔ باقی بفضلہٖ تعالیٰ سب طرح سے خیریت ہے۔ والسلام

۲۷؍مئی ۹۲ء خاکسار

غلام احمد

* * *

مکتوب نمبر ۴

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ

مجی اخویم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا عنایت نامہ پہنچا۔ ڈیڑھ میل تک شہر میں اپنے گاؤں سے آنا بجز حرج کے متصوّر نہیں۔ چونکہ گاؤں میں مسجد ہے۔ اگر شہر کے نزدیک بھی ہے تب بھی ایک محلّہ کا حکم رکھتا ہے۔ کسی حدیث صحیح میں اس ممانعت کا نام ونشان نہیں۔ بلاشبہ جمعہ جائز ہے۔ خدا تعالیٰ کے دین میں حرج نہیں۔ کتاب دافع الوساوس چھپ رہی ہے۔ والسلام

۱۳؍اگست ۹۲ء خاکسار

غلام احمد

* * *

مکتوب نمبر ۵

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

مجبی اخویم منشی حبیب الرحمٰن صاحب سلّمہٗ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا محبت نامہ پہنچا۔ آپ کی علالت کی خبر سن کر تفکّر ہوا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جلد صحت کامل عطا فرماوے۔ نہایت آرزو ہے کہ آپ ۲۷/دسمبر ۱۸۹۲ء کے جلسہ میں تشریف لاویں۔ اگر آٹھ نو روز تک صحت کامل ہو جاوے تو آپ آ سکتے ہیں۔ امید کہ حالات خیریت آیات سے مطلع فرماتے رہیں گے۔ مرض کی حالت میں قصر نماز نہیں چاہئے۔ اگر طاقت کھڑا ہونے کی نہ ہو تو بیٹھ کر پڑھ سکتے ہیں۔

۱۹/دسمبر ۱۸۹۲ء والسلام☆

خاکسار

مرزا غلام احمد عفی عنہ

مکتوب نمبر ۶ ۞

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ

مجبی عزیزی اخویم منشی حبیب الرحمٰن صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جوتا جو آپ نے بھیجا نہایت عمدہ تھا۔ صرف اس قدر فرق تھا کہ وہ کچھ مردانہ قطع تھی۔ دوسرے جیسا کہ زنانہ جوتیاں ہوا کرتی ہیں نازک ...... کا حصہ انچان کم ہے اور بقدر ایک جَو اس پہلی جوتی کے چھوٹی ہے باقی ...... تھا۔

والسلام

۱۹/اکتوبر ۱۸۹۴ء خاکسار

غلام احمد از قادیان

☆ الحکم نمبر ۱۲/۱۳ جلد ۴۳ مورخہ ۱۴/۲۱ دسمبر ۱۹۴۰ء صفحہ ۴

(نوٹ) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام عموماً لودہانہ کا بنا ہوا نرم نری کا سرخ رنگ کا جوتا پہنا کرتے تھے اور منشی حبیب الرحمٰن مرحوم کی یہ عادت تھی کہ وہ عموماً لودہانہ سے جوتا بنوا کر پیش کیا کرتے تھے۔ ان کے گاؤں میں دیمک کی کثرت تھی۔ اکثر کاغذات اور کتب ان کے تباہ ہو گئے۔ یہ خط بھی ایک دو جگہ سے صاف نہیں پڑھا جاتا۔ البتہ یہ سمجھ میں آتا تھا کہ اس مرتبہ جو جوتا آپ نے پیش کیا اس میں بعض نقائص رہ گئے۔ تاہم حضور نے اَوّلاً اس کی خوبی اور عمدگی کو بیان کیا تا کہ جس اخلاص اور محبت سے تیار کرا کر انہوں نے بھیجا تھا اس کو ٹھیس نہ لگے اور اس میں جو واقعی نقص رہ گیا تھا وہ اس وجہ سے کہ اصل غرض پوری نہ ہو سکتی تھی اس کا بھی ذکر فرما دیا۔

(عرفانی کبیر)

* * *

عکس مکتوب

بنام

حضرت منشی حبیب الرحمٰن صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

عکس مکتوب نمبر ٦

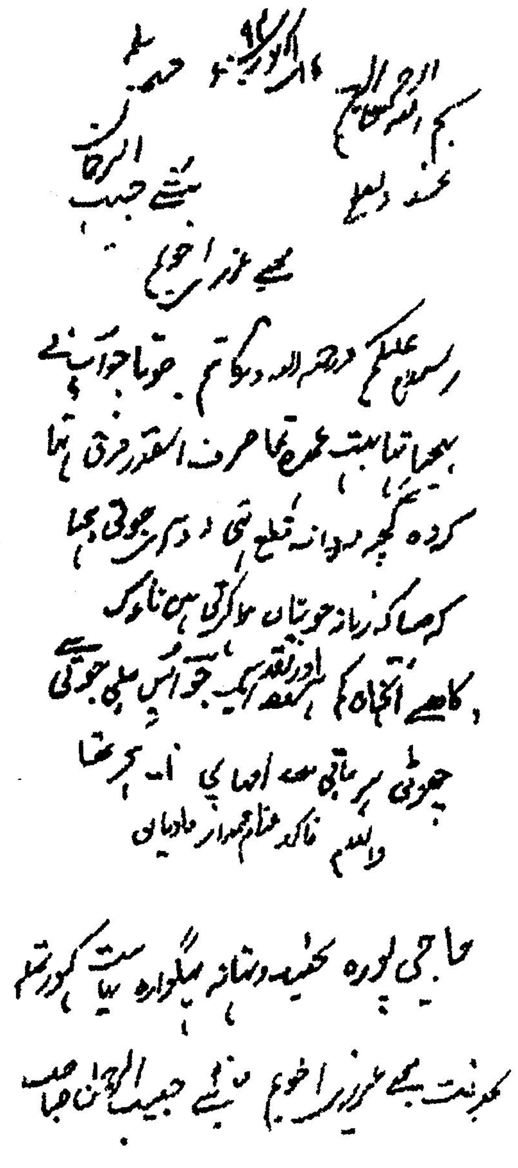

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی
١٤ اکتوبر ٩٦ء
محبی عزیزی اخویم سیٹھی حبیب الرحمن صاحب سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ جو آپ نے
بھیجا تھا بہت عمدہ تھا صرف اس قدر فرق تھا
کہ وہ کچھ میانہ قطع تھی اور ذرہ چھوٹی تھا
کہ جیسا کہ زنانہ جوتیاں ہوا کرتی ہیں تاہم
کام آگیا۔ [illegible] اور بقدر ایک [illegible] جو اس سے بڑی جوتی
چھوٹی نہ ہو جاتی سب اچھا ہی ہے۔ زیادہ خیریت
والسلام خاکسار غلام احمد از قادیان

حاجی پورہ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

بخدمت محبی عزیزی اخویم منشی حبیب الرحمن صاحب

حضرت منشی ظفر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت منشی ظفر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کے نام تعارفی نوٹ

حضرت منشی ظفر احمد صاحب رضی اللہ عنہ میری تحقیقات میں کپورتھلہ کی جماعت کے آدم ہیں۔ عین عنفوانِ شباب میں انہوں نے براہین احمدیہ کو پڑھا اور اس نور سے حصہ لیا۔ ان کا تاریخی نام انظار حسین تھا۔ وہ ضلع مظفرنگر (یو۔ پی) کے اصل باشندے تھے اور ایک شریف معزز اور عالم خاندان کے فرد تھے۔ خاندان میں شرافت کے علاوہ دینداری کا ہمیشہ چرچا رہا اس لئے کہ یہ خاندان عرصہ دراز سے خاندان مغلیہ کے عہد میں مسلمان ہو چکا تھا اور اس عہد کی تاریخوں میں اس خاندان کے تذکرے آتے ہیں۔ یہ قانون گو کہلاتے تھے۔ قرآن کریم کے حفظ کرنے کا بھی شوق اس خاندان میں پایا جاتا ہے۔ چنانچہ خود حضرت منشی صاحب کے والد صاحب۔ دادا صاحب۔ پردادا صاحب سب حافظ قرآن تھے۔ مگر خدا تعالیٰ نے حضرت منشی صاحب کو قرآن مجید کے حقائق و معارف کے ایک چشمہ جاریہ پر لا کر کھڑا کر دیا اور وہ سیراب ہو گئے اور دوسروں کو سیراب کرتے رہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عشاق میں سے تھے اور اہلِ بیت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے محبت ان کے ایمان کا جزوِ اعظم تھا۔ اس جگہ مجھے ان کی زندگی کے واقعات کی تفصیل مطلوب نہیں سرسری تعارف زیرِ نظر ہے۔ بزرگانِ ملّت حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ، حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ اور دوسرے اصحاب کبار آپ کے ساتھ محبت رکھتے تھے جو دراصل خود ان کی اس محبت کا عکس تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آپ کا ذکر ان الفاظ میں فرمایا۔

’’حبی فی اللہ **منشی ظفر احمد صاحب**۔ یہ جوان صالح، کم گو اور خلوص سے بھرا، دقیق فہم آدمی ہے۔ استقامت کے آثار و انوار اس میں ظاہر ہیں۔ وفاداری کی علامات و امارات اس میں پیدا ہیں۔ ثابت شدہ صداقتوں کو خوب سمجھتا ہے اور ان سے لذت اٹھاتا ہے اللہ اور

رسول سے سچی محبت رکھتا ہے اور ادب جس پر تمام مدار حصولِ فیض کا ہے اور حسنِ ظن جو اس راہ کا مُرکّب ہے۔ دونوں سیرتیں ان میں پائی جاتی ہیں۔ **جَزَاھُمُ اللّٰہُ خَیْرَ الْجَزَاءِ**"۔ [1]

۱۹۲۰ بکرمی کے قریب قصبہ باغپت میں پیدا ہوئے اور ۲۰؍ اکتوبر ۱۹۴۱ء کو کپورتھلہ میں فوت ہوئے اور وہاں سے ان کا جنازہ قادیان لایا گیا اور مقبرہ بہشتی میں دفن ہوئے (رضی اللہ عنہ)۔

(خاکسار عرفانی کبیر)

---

[1] ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۵۳۲، ۵۳۳

فہرست مکتوبات بنام

حضرت منشی ظفر احمد صاحبؓ

مکتوب نمبر	تاریخ تحریر	صفحہ
۱	۱۱؍مئی ۱۸۸۹ء	۶۰
۲	بلا تاریخ	۶۲
۳	۱۴؍نومبر ۱۸۹۶ء	۶۳
۴	۳۰؍جنوری ۱۹۰ء	۶۴
۵	بلا تاریخ	۶۵

مکتوب نمبر ۱

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

از عاجز عائذ باللہ الصمد غلام احمد باخویم مکرم منشی ظفر احمد صاحب

بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عنایت نامہ آپ کا پہنچا حرف حرف اس کا پڑھا گیا اور آپ کے لئے دعا کی گئی۔

قبض اور بے مزگی اور بے ذوقی کی حالت میں مجاہداتِ شاقّہ بجا لا کر اپنے مولا کو خوش کرنا چاہئے اور یاد رکھنا چاہئے کہ وہ مجاہدہ جس کے حصول کے لئے قرآن شریف میں ارشاد و ترغیب ہے اور جو مورد کشود کار ہے۔ وہ مشروط بہ بے ذوقی و بے حضوری ہے۔

اور اگر کوئی عملی ذوق اور بسط اور حضور اور لذت سے کیا جائے اس کو مجاہدہ نہیں کہہ سکتے اور نہ اس پر کوئی ثواب مترتّب ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ خود ایک لذت اور نعیم ہے اور تنعُّم اور تلذّذ کے کاموں سے کوئی شخص مستحق اجر نہیں ہوسکتا۔ ایک شخص شربتِ شیریں پی کر اس کے پینے کی مزدوری نہیں مانگ سکتا، سو یہ ایک نکتہ نہایت باریک ہے کہ بے ذوقی اور بے مزگی اور تلخی اور مشقّت کے ختم ہونے سے وہیں ثواب اور اجر ختم ہو جاتا ہے اور عبادات، عبادات نہیں رہتیں بلکہ ایک روحانی غذا کا حکم پیدا کر لیتی ہیں۔ سو حالت قبض جو بے ذوقی اور بے مزگی سے مراد ہے یہی **ایک ایسی مبارک حالت ہے جس کی برکت سے سلسلہ ترقیات کا شروع رہتا ہے۔** ہاں بے مزگی کی حالت میں اعمالِ صالحہ کا بجا لانا نفس پر نہایت گراں ہوتا ہے مگر ادنیٰ خیال سے اس گرانی کو انسان اُٹھا سکتا ہے جیسے ایک مزدور خوب جانتا ہے کہ اگر میں نے آج مشقّت اُٹھا کر مزدوری نہ کی تو پھر رات کو فاقہ ہے اور ایک نوکر یقین رکھتا ہے کہ میں نے تکالیف سے ڈر کر نوکری چھوڑ دی تو پھر گزارہ ہونا مشکل ہے۔ اسی طرح انسان سمجھ سکتا ہے کہ فلاح آخرت بجز اعمالِ صالحہ کے نہیں اور اعمال صالحہ وہ ہوں جو خلافِ نفس ہوں اور مشقّت سے ادا کئے جاویں۔ اور عادت اللہ اسی طرح پر جاری ہے کہ دل سے جس کام کے لئے مصمّم عزم کیا جاوے اس کے انجام کے لئے طاقت مل جاتی ہے۔ سو مصمّم عزم اور عہد واثق سے اعمال کی طرف متوجہ ہونا چاہئے اور نماز میں اس دعا کو پڑھنے میں کہ

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ (الخ) بہت خشوع اور خضوع سے زور لگانا چاہئے اور بار بار پڑھنا چاہئے۔ انسان بغیر عبادت کچھ چیز نہیں بلکہ جمیع جانوروں سے بدتر ہے اور شَرُّ الْبَرِيَّةِ ہے۔ وقت گزر جاتا ہے اور موت درپیش ہے اور جو کچھ عمر کا حصہ ضائع طور پر گزر گیا وہ ناقابل تلافی اور سخت حسرت کا مقام ہے۔ دعا کرتے رہو اور تھکو مت۔ لَا تَايْئَسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ [1]

یہ عاجز آپ کے لئے دعا کرتا رہے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ ہر ایک بات کے لئے ایک وقت ہے۔ صابر اور منتظر رہنا چاہئے ایسا نہ ہو کہ صبر میں کچھ فرق آ جاوے کہ **استعجال سمّ قاتل ہے**۔ اگر فرصت ہو تو کبھی کبھی ضرور ملنا چاہئے۔ غور سے ترجمہ قرآن شریف کا دیکھا کرو۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو آپ نے خواب میں دیکھا ہے یہ بہتر ہے۔ فاروق کی زیارت سے قوت و شجاعتِ دین حاصل ہوتی ہے۔

میری دانست میں فقر کے یہ معنی ہیں کہ اعمال کی ضرورت ہے نہ نسب کی۔ بلکہ یہ پوچھا جائے گا کہ کیا کام کیا؟ یہ نہیں پوچھا جائے گا کہ کس کا بیٹا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے لئے مناسبت و پیروی و محبت اور پھر کثرتِ درود شریف شرط ہے۔ یہ باتیں بالعرض حاصل ہو جاتی ہیں خدا تعالیٰ کے راضی ہو جانے کے بعد اور بآسانی یہ امور طے ہو جاتے ہیں۔

والسلام ☆

۱۱؍مئی ۸۹ء

خاکسار

غلام احمد

از قادیان

نوٹ:۔ اس مکتوب میں حضرت منشی ظفر احمد صاحب کی ایک رؤیا کا ذکر بھی حضرت نے فرمایا ہے جس میں انہوں نے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو خواب میں دیکھا اور حضرت نے اس کی تعبیر عام بھی فرما دی ہے اور اس میں کیا شبہ ہے کہ یہ حقیقی تعبیر ہے۔ لیکن میں اپنے ذوق پر اس کے متعلق یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس میں حضرت منشی صاحب کو قبل از وقت بشارت دی تھی کہ وہ اس عصر سعادت کے فاروق فضل عمر کو دیکھ لیں گے۔

---

[1] یوسف:۸۸ ☆ الحکم نمبر ۳۰ جلد ۲۰ مورخہ ۱۴؍ستمبر ۱۹۱۸ء صفحہ ۸

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات میں ایک یہ بھی ہے کہ:۔

فِیْکَ مَآدَّۃٌ فَارُوْقِیَّۃٌ[1]

اس میں کیا شبہ ہے کہ حضرت بجائے خود بھی فاروق ہی تھے لیکن اس وحی میں یہ ہے **کہ تجھ میں فاروقی مادہ** ہے اور اس کا ظہور آپ کی صلبی اولاد میں سے ایک اولوالعزم مولود کے ذریعہ ہونے والا تھا، جو زبان وحی میں فضلِ عمر کہلایا۔

بہر حال حضرت منشی ظفر احمد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے بتا دیا کہ وہ اس عہد کے فاروق کو دیکھیں گے اور یہ خواب اسی سال کا ہے جب کہ وہ مولود مبشر، موعود عالمِ وجود میں آ چکا تھا۔ یعنی ۱۸۸۹ء۔

پس میرے ذوق میں اس خواب کی تعبیر واقعات کے رنگ میں بھی نمایاں ہے اور میں حضرت ظفر کو مبارک باد دیتا ہوں کہ انہوں نے اس عہد مبارک کو پا لیا اور حضرت فضلِ عمر کو دیکھ لیا۔

(عرفانی کبیر)

* * *

مکتوب نمبر۲

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

مکرمی اخویم منشی ظفر احمد صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

تعدیل ارکان اور اطمینان سے نماز کو ادا کرنا نماز کی شرط ہے جس قدر رکوع سجود آہستگی سے کیا جاوے وہی بہتر ہے۔ اسی طرح پر پڑھنے سے نماز میں لذت شروع ہو جاتی ہے۔ سو یہ بات بہت اچھی اور نہایت بہتر ہے کہ رکوع سجود بلکہ تمام ارکان نماز میں تعدیل و اطمینان اور آہستگی سے

---

[1] تذکرہ صفحہ ۸۲ مطبوعہ ۲۰۰۴ء

رعایت رکھی جاوے اگر نماز تہجد میں تکرار سے یہ دعا کرو اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ۔ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ۔ تو یہ طریق نہایت اقرب دل پر نورانی اثر ڈالنے کے لئے ہے اور یہ عاجز ان دنوں قادیان میں ہی ہے۔ زیادہ خیریت۔

والسلام☆

خاکسار

غلام احمد

از قادیان

❀ ❀ ❀

مکتوب نمبر۳

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

مجی اخویم منشی ظفر احمد صاحب سلّمہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

لڑکا نوزاد مبارک ہو۔ اس کا نام محمد احمد رکھ دیں۔ خدا تعالیٰ باعمر کرے۔ آمین۔

۱۴؍ نومبر ۱۸۹۶ء

والسلام☆☆

خاکسار

غلام احمد عفی عنہ

(پتہ) بمقام کپورتھلہ خاص دارالریاست۔ بخدمت مجی اخویم منشی ظفر احمد صاحب اپیل نویس

❀ ❀ ❀

☆ الحکم نمبر ۳۳ جلد ۲۰ مورخہ ۷؍ اکتوبر ۱۹۱۸ء صفحہ ۷ ☆☆ اصحاب احمد جلد چہارم صفحہ ۶۹

مکتوب نمبر۴

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

محبی!

السلام علیکم

آپ کی رؤیا انشا اللہ القدیر رؤیا صالحہ ہے اور جیسا کہ زمانہ کی موجودہ حالت کی حقیقت ہے گویا اس کو ظاہر کرائی ہے۔ اور نیز آپ کے خاتمہ بالخیر پر دلالت کرتی ہے۔ حافظ احمد اللہ کے واسطے دعا کی گئی ہے۔ استغفار میں مشغول رہیں اگر انہیں طاقت ہو اور ملاقات کریں تو انشاء اللہ القدیر ملاقات کی دعا زیادہ اثر رکھتی ہے۔ اور سب طرح خیریت ہے۔ والسلام☆

۳۰/جنوری ۱۹۰ء

خاکسار

غلام احمد عفی عنہ

* * *

مکتوب نمبر۵

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

اخوی مکرمی معظمی منشی ظفر احمد صاحب سَلَّمَہٗ رَبُّہٗ الۡاَحَد

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط پہنچا جو خواب آپ نے تحریر کی ہے وہ بہت عمدہ اور مبارک ہے جس سے آپ کی نسبت یہ خیال کیا جاتا ہے کہ روحانی ترقی اور برکت کی طرف آپ قدم بڑھا رہے ہیں۔ خداوند کریم مبارک کرے۔ مجھ کو علالتِ طبع کے سبب خود خط تحریر کرنے سے معذوری ہے۔ والسلام☆☆

خاکسار

غلام احمد از قادیان

☆ الحکم نمبر ۳۳ جلد ۲۰ مورخہ ۷/اکتوبر ۱۹۱۸ء صفحہ ۷

☆☆ الحکم نمبر ۳۳ جلد ۲۰ مورخہ ۷/اکتوبر ۱۹۱۸ء صفحہ ۷

حضرت منشی محمد خان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

و

حضرت خان صاحب
عبدالمجید خاں صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت منشی محمد خان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ
و
حضرت خان صاحب عبدالمجید خاں صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ
کے نام تعارفی نوٹ

خان صاحب عبدالمجید خاں صاحب ریٹائرڈ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کپورتھلہ حضرت منشی محمد خاں صاحب رضی اللہ عنہ کے فرزند اکبر ہیں۔ حضرت منشی محمد خاں صاحب کپورتھلہ کی جماعت کے ان عشاق میں سے تھے جو اپنی عقیدت و اخلاص اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ محبت و ایثار میں بہت بلند درجہ رکھتے ہیں۔ منشی محمد خان صاحب کا ذکر میں پہلے اس گشتی مکتوب میں کر آیا ہوں جو بشیر اوّل کی وفات پر حضرت نے لکھا تھا۔ اور تفصیلی تذکرہ کتاب تعارف میں انشاء اللہ مزید آئے گا۔ منشی محمد خان صاحب افسر بگھی خانہ کپورتھلہ تھے جب ان کی وفات ہوئی۔ اس جگہ کے لئے کپورتھلہ کے کئی شخص امیدوار تھے اور حالت یہ تھی کہ حضرت منشی محمد خاں صاحب کی علالت کی طوالت کے باعث حساب کتاب بھی نامکمل تھا اور مختلف قسم کے خطرات درپیش تھے مگر اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بذریعہ وحی بتا دیا تھا کہ اولاد کے ساتھ نرم سلوک کیا جائے گا چنانچہ منشی عبدالمجید خاں صاحب افسر بگھی خانہ مقرر ہوئے اور بالآخر ترقی کرتے کرتے وہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ہوئے اور اسی عہدہ سے پنشن پائی۔ خان صاحب عبدالمجید خان صاحب اپنے اخلاص و ارادت میں اپنے والد مرحوم کے نقشِ قدم پر ہیں اور سلسلہ کی خدمت کے لئے ہمیشہ تیار رہنا اپنی سعادت اور خوش قسمتی یقین کرتے ہیں اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خطوط سے پہلے میں ایک مکتوب مکرمی مفتی فضل الرحمٰن صاحب مرحوم کا درج کرتا ہوں اس لئے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نشان کا ایک شاہد ہے۔ (عرفانی کبیر)

فہرست مکتوبات بنام حضرت منشی محمد خان صاحبؓ

و

حضرت خان صاحب عبدالمجید خاں صاحبؓ

مکتوب نمبر	تاریخ تحریر	صفحہ
۱	۱۴؍مئی ۹۱ء	۷۰
۲	۲۶؍اگست	۷۱
۳	۲۷؍جنوری ۱۸۹۴ء	۷۱
۴	۹؍جولائی ۱۹۰۶ء ❁	۷۲
۵	۱۰؍جولائی ۱۹۰۶ء ❁	۷۳
۶	۱۵؍اگست ۱۹۰۶ء ❁	۷۳
۷	۲۶؍اگست ۱۹۰۶ء ❁	۷۴
۸	۲؍جنوری ۱۹۰۷ء	۷۵
۹	بلا تاریخ	۷۶
۱۰	بلا تاریخ ❁	۷۷
۱۱	۴؍جون ۱۹۰۷ء	۷۸
۱۲	۱۲؍جون ۱۹۰۷ء	۷۸
۱۳	۱۰؍فروری ۱۹۰۸ء	۷۹
۱۴	بلا تاریخ ❁	۸۱
۱۵	بلا تاریخ ❁	۸۲

مفتی صاحب کا خط حضرت منشی اروڑے خاں صاحبؓ کے نام

مکرمی منشی صاحب

السلام علیکم

خاکسار کل ۲ بجے یہاں پہنچا۔ حضور علیہ السلام سے عرض کیا گیا۔ فرمایا مجھے ۲؍جنوری کو ایسی حالت طاری ہوئی تھی جیسے کوئی نہایت عزیز مرجاتا ہے ساتھ ہی الہام ہوا۔

’’اولاد کے ساتھ نرم سلوک کیا جائے گا‘‘☆

اطلاعاً عرض ہے۔ دعا کے واسطے کہا گیا۔ حضور کو بہت سخت رنج ہوا ہے۔ میرے بعد میرے والد صاحب کی دو تاریں آئی تھیں۔ اس لئے آج بھیرہ جاتا ہوں۔ کل سے بارش شروع ہے۔ ۱۳؍تاریخ انشاءاللہ گورداس پور پہنچ جاؤں گا اور خیریت ہے۔ عبدالمجید خاں وغیرہ سب کو السلام علیکم

خاکسار
فضل الرحمٰن

ازقادیان

(نوٹ: اب اس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مکتوبات درج کئے جاتے ہیں۔) عرفانی کبیر

◆ ◆ ◆

☆ تذکرہ صفحہ ۴۱۸ مطبوعہ ۲۰۰۴ء

حضرت منشی محمد خان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مکتوب نمبر ۱

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ

مشفقی اخویم محمد خان صاحب سلّمہٗ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا عنایت نامہ پہنچا۔ اگر مولوی حمید اللہ صاحب حسب شرائط ذیل بحث کرنا چاہیں تو قبول ہے۔

(۱) مسیح ابن مریم کی حیات ووفات کی نسبت بحث ہو کہ قال اللہ وقال الرّسول سے اس کا زندہ ہونا ثابت ہوتا ہے یا فوت ہونا اور ہماری طرف سے یہ عہد ہے کہ اگر ان کا زندہ ہونا ثابت ہو تو مسیح موعود کا دعویٰ ہم چھوڑ دیں گے اور الہام کو ربّانی الہام نہیں سمجھیں گے کیونکہ اگر وہ زندہ ہیں تو پھر مسیح موعود وہی ہیں نہ اور کوئی۔ سو اس بحث میں شرط ضروری یہی ہے کہ صرف مسیح کی وفات وحیات کی نسبت بحث ہو کیونکہ یہی بحث اصل ہے اور باقی سب فرع اور ہمیشہ فرع کا ثبوت یا عدم ثبوت اصل کے ثبوت یا عدم ثبوت کا تابع ہوتا ہے۔

(۲) دوسرے یہ کہ بحث تحریری ہو مجھے بباعث کثرت کار فرصت نہیں۔ صرف دو پرچے کافی ہوں گے۔ پہلے مولوی حمید اللہ صاحب کو مسیح ابن مریم کی حیات کی نسبت لکھنا چاہئے جس قدر چاہیں لکھیں اور دوسرے پرچہ میں میری طرف سے دلائل وفات ہوں گے اور اسی پر بحث ختم ہو جائے گی۔ ناحق کا طول اور تضیع اوقات نہیں ہوگا۔ سو اگر بلا کم وبیش منظور ہے تو بلا توقف تشریف لے آویں۔

والسلام

بخدمت جمیع احباب السلام علیکم۔ اس خط کی بحفاظت نقل رکھ کر بجنسہٖ اس کو مولوی صاحب کی خدمت میں بھیج دیویں۔

خاکسار☆

غلام احمد

از لودیانہ

۱۴؍ مئی ۹۱ء

☆ الفضل نمبر ۳۵ جلد ۱۹/۵۴ مورخہ ۱۳؍ فروری ۱۹۶۵ء صفحہ ۳

مکتوب نمبر ۲

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

عزیزی مخلصی اخویم محمد خان صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا اخلاص نامہ پہنچا۔ ہر ایک صدمہ اور مصیبت پر اللہ جلّ شانہٗ ثواب عطا فرماتا ہے اور اگر مصیبت نہ ہوتی تو مومن کے لئے خدا تعالیٰ کو راضی کرنے کے بارہ میں اور کوئی راہ نہ ملتا جو کچھ وہ پسند کرے وہی بہتر ہے۔ بانشراح دل صبر کرنا چاہیئے۔ تا مولیٰ جلیل راضی ہو اور گناہ بخشے جاویں۔ یہ عاجز ضعیف اور بیمار ہے اس لئے زیادہ نہیں لکھ سکا۔ آپ کی ہمشیرہ مرحومہ کے لئے بھی دعائے مغفرت کی گئی ہے۔ مطمئن رہیں۔ والسلام☆

۲۶؍ اگست

* * *

مکتوب نمبر ۳

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

محبی مخلصی اخویم محمد خان صاحب سلّمہٗ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

زبانی اخویم منشی محمد اروڑا صاحب معلوم ہوا کہ آں محبّ نے اخویم مولوی حکیم نورالدین کی تحریر کو اپنی نسبت خیال کیا ہے مگر حاشا وکلا ایسا نہیں ہے۔ آپ دلی دوست اور مخلص ہیں اور میں آپ کو اور اپنی اس تمام مخلص جماعت کو ایک وفادار اور صادق گروہ یقین رکھتا ہوں اور مجھے آپ سے اور

☆ بدر نمبر ۳۲ جلد ۸ مورخہ ۳؍ جون ۱۹۰۹ء صفحہ ۶

منشی محمد اروڑا صاحب اور دوسرے کپورتھلہ کے دوستوں سے دلی محبت ہے پھر کیونکر ہو کہ ایسی جماعت کی نسبت کوئی ناگوار کلمہ منہ سے نکلے۔ میں امید کرتا ہوں کہ آپ لوگ اس دنیا اور آخرت میں خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے میرے ساتھ ہوں گے اور آپ ان دوستوں میں سے ہیں جو بہت ہی کم ہیں۔ آپ نے دلی محبت سے ساتھ کیا اور ہر ایک موقع پر صدق دکھلایا پھر کیونکر فراموش ہو سکتے ہیں۔ چاہیئے کہ فرصت کے وقتوں میں ہمیشہ ملتے رہیں۔ باقی تمام احباب کو السلام علیکم۔

۲۷؍جنوری ۱۸۹۴ء خاکسار☆

میرزا غلام احمد عفی اللہ عنہ

❋ ❋ ❋

حضرت خان عبدالمجید خاں صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مکتوب نمبر ۴

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ

مجبی اخویم عبدالمجید خان صاحب سلّمہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط پہنچا۔ میں انشاء اللہ القدیر دعا کروں گا۔ خدا تعالیٰ ہر ایک بلا سے محفوظ رکھے۔ اسی طرح بار بار یاد دلاتے رہیں تا دعا کا سلسلہ جاری رہے۔ باقی سب طرح سے خیریت ہے۔

۹؍جولائی ۱۹۰۶ء والسلام

مرزا غلام احمد عفی اللہ عنہ

❋ ❋ ❋

☆ اخبار بدر نمبر ۳۷ جلد ۷ مورخہ یکم اکتوبر ۰۸ء صفحہ ۶

مکتوب نمبر۵

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ

محبی عزیزی اخویم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط مجھ کو ملا۔ بباعث علالتِ طبع میں جلد تر جواب نہیں لکھ سکا۔ آپ کے ...... سے بہت رنج اور افسوس ہوا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو صبر بخشے اور نعم البدل عطا فرماوے۔ دنیا کی بنا انہیں غموم پر ہے اور ہر ایک مصیبت کا ثواب ہے اور خدا تعالیٰ کریم و رحیم ہے۔ آپ کے بھائی خیریت و عافیت سے پہنچ گئے ہیں۔ بخدمت مولوی عبدالرحیم صاحب السلام علیکم۔ باقی سب خیریت ہے۔

۱۰؍جولائی ۱۹۰۶ء والسلام

مرزا غلام احمد عفی عنہ

* * *

مکتوب نمبر۶

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

محبی اخویم میاں عبدالمجید خاں صاحب سلّمہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا۔ میری طبیعت کئی دنوں سے بہت علیل ہو رہی ہے۔ اپنے ہاتھ سے خط لکھنے کی طاقت نہیں۔ لیکن بوجہ آپ کے تردّد کے یہ خط میں نے آپ کہہ کر لکھوایا ہے۔ باقی سب خیریت ہے۔ میری علالت کی وجہ سے جواب لکھنے میں تاخیر ہوگئی۔

مرسلہ ۱۵؍اگست ۱۹۰۶ء مرزا غلام احمد عفی عنہ

* * *

مکتوب نمبر ۷

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ

مجی اخویم میاں عبدالمجید خاں صاحب سلّمکم اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

چاول اور آم مرسلہ آپ کے پہنچ گئے۔ جَزَاکُمُ اللّٰہُ خَیۡرًا۔ ایک گھوڑی نہایت عمدہ نسل کی دہنی گھیپ کے علاقے کی ہے۔ عمدہ قد کی ہے اور خوب چالاک اور ساری خوبیاں اس کے اندر ہیں اور عمر کی جوان بچھیری یعنی نوجوان۔ صرف یہ بات ہے کہ ذرا ڈرتی ہے اور ہمارے بچے کمزور ہیں۔ میں خود اندیشہ کرتا ہوں کہ اس چالاک گھوڑی پر سواری ان کے مناسب نہیں اور ایسٹ انڈیا کمپنی کی پاس شدہ ہے اور اس پر ای۔ آئی کمپنی کا داغ دیا ہوا ہے۔ صرف بہ باعث خوف و ڈر اس کے میرا یہ ارادہ ہے کہ اس کے عوض کوئی اور گھوڑی اصیل جو ڈرتی نہ ہو اور ناخن نہ لیتی ہو اور بدلگام نہ ہو اور چک گیر نہ ہو، چال بہت صاف بغیر ٹھوکر کے ہو، خرید لی جائے اور میرے خیال میں آپ اس کام کو بخوبی انجام دے سکتے ہیں اور آپ کا اختیار ہے کہ اس جگہ اور گھوڑی بدلا کر بھیج دیں یا اس کو بیچ کر اور گھوڑی عمدہ خرید کر بھیج دیں اور ضرور توجہ کر کے اس کام کو انجام دیں نہایت تاکید ہے۔ اور آپ ایک ہوشیار آدمی بھیج کر گھوڑی منگوا لیں اور ہم اس جگہ سے اس کے ہمراہ اپنا ایک آدمی کر دیں گے۔ والسلام

۲۶؍اگست ۱۹۰۶ء مرزا غلام احمد از قادیان

(نوٹ) اس مکتوب سے ظاہر ہے کہ خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اعلیٰ درجے کے شاہسوار تھے۔ جو ہدایات آپ نے گھوڑی کی خرید کے متعلق دی ہیں ان سے اس علم کا بھی پتہ لگتا ہے جو گھوڑوں کی خوبی کے متعلق آپ کو تھا۔ نیز اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور نے بچپن ہی سے صاحبزادوں کی تربیت ایک ایسے رنگ میں فرمائی جو ان کی آئندہ زندگی کے ساتھ ایک خاص تعلق رکھتا ہے، خصوصیت سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہٖ کی تربیت میں آپ کو خاص شغف تھا۔ یہ گھوڑی حضرت امیر المومنین ہی کی سواری کے لئے لی گئی تھی اور حضرت امیر المومنین ایک عمدہ شاہسوار ہیں۔

مکتوب نمبر ۸

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہر ایک خط پہنچنے پر دعا کی گئی ہے۔ انشاء اللہ بعد میں کئی دن دعا میں کوشش کی جائے گی۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک بلا سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

۲؍جنوری ۱۹۰۷ء مرزا غلام احمد

(نوٹ) اس خط سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک خاص عادت کا پتہ ملتا ہے اور میں اس کو ذاتی علم اور بصیرت سے بھی جانتا ہوں۔ حضرت اقدس کا معمول تھا کہ جب ڈاک آتی تو ایک اجمالی دعا سب کے لئے کرتے اور پھر ہر خط کو پڑھتے وقت اور کھولتے وقت صاحب خط کے مقاصد کے لئے دعا فرماتے اور اس کے بعد یہ بھی انتظام تھا کہ دعا کے لئے ایسے تمام ارباب کی ایک فہرست تیار ہو کر حضور کی خدمت میں بھیجی جاتی تھی۔ خاں صاحب عبد المجید خان صاحب کے نام اس خط میں آپ نے ہر بلا سے محفوظ رکھے جانے کی دعا کی ...... اور دورانِ ملازمت میں دشمنوں کی ہر مخالفت اور منصوبے سے جو اُن کو نقصان پہنچانے کا کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو محفوظ رکھا وَلِلّٰہِ الۡحَمۡدُ۔

(عرفانی کبیر)

* * *

مکتوب نمبر ۹

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

مخدومی مکرمی خان صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آج آپ کا خط مجھے ملا جس میں آپ تاکید فرماتے ہیں کہ حضرت کے نام جو آپ کا خط ہو اس کا جواب آپ سوائے حضرت کے اور کسی کے ہاتھ سے نہیں چاہتے۔ ساتھ حضرت نے آج مجھ سے دریافت فرمایا ہے کہ عبدالمجید صاحب کے خطوط کا جواب کیوں نہیں دیا جاتا۔

میں تعجب کرتا ہوں کہ حضرت کے نام آپ کے خطوط کا جواب فوراً دیا جاتا ہے اور عموماً میں خود لکھتا ہوں بلکہ حضرت کی تحریر بھی آپ کو روانہ کرتا ہوں۔ پھر بھی آپ نے حضور کو ایسے الفاظ لکھے ہیں جن سے حضور کو یہ خیال ہوا ہے کہ گویا آپ کو خطوط کا جواب ہی نہیں دیا جاتا۔ آپ کو چاہئے تھا کہ بوضاحت لکھتے کہ میرے خطوط کا جواب حضور کی طرف سے بہ دستخط محمد صادق پہنچتا ہے مگر مجھے اس کی ضرورت نہیں۔

اور اب بھی آپ حضرت کو اطلاع کر دیں اور کھول کر۔ اب رہی یہ بات کہ ہم آپ کے خطوط کا جواب لکھا کریں یا نہ لکھا کریں۔ سو اس کے متعلق یہ گزارش ہے کہ مجھے آپ کا حکم ماننے بھی کبھی تأمّل نہ ہوتا مگر میں حضور علیہ السلام کے حکم سے مجبور ہوں۔ مجھے جب حکم ہوتا ہے کہ میں ایک خط کا جواب لکھوں تو وہ مجھے ضرور لکھنا پڑتا ہے، خواہ کسی کو پسند ہو یا ناپسند۔ اس کا خیال نہیں۔ اطاعتِ حکم سے مطلب ہے۔ آج حضور نے مجھے حکم دیا کہ اس کا جواب لکھو۔ میرے عرض کرنے پر پھر فرمایا کہ اچھا میں بھی لکھوں گا مگر آپ بھی لکھو۔ فرمایئے اب میں کیا کروں۔ اللہ تعالیٰ کا فضل آپ کے شاملِ حال ہو۔

والسلام خادم

محمد صادق عفی اللہ عنہ قادیان

اس واقعہ سے محبت اور اطاعت کے گراں قدر جذبے کام کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔

* * *

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

جناب عالی!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حضور! عاجز کئی ایک عریضہ جات خدمت بابرکت میں گزارش کر چکا ہے۔ مگر اس وقت تک کوئی جواب غلام کو نہیں ملا۔ اس صورت میں طبیعت بے قرار ہو جاتی ہے۔ اس لئے بار بار تکلیف دی جاتی ہے۔ یہاں پلیگ بڑی سخت ہے۔ حضور ہمارے لئے دعا فرماویں، بارگاہِ الٰہی میں محض حضور کے تعلق کو جتا جتا کر دعا کی جاتی ہے ورنہ ہماری روحانی حالت بہت گندی ہے۔ حضور کے جواب کا منتظر۔

از کپورتھلہ ۲۰ ؍ مارچ ۱۹۰۷ء عبد المجید خاں

حضور کا غلام

* * *

برادرم السلام علیکم

بشارت نامہ ارسالِ خدمت ہے۔ خدا تعالیٰ کا فضل آپ کے ساتھ ہو۔

خادم محمد صادق

(نوٹ) اس کے بعد کے خطوط میں خاں صاحب کے اصل خط بھی درج کر دیئے ہیں جن کے جوابات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے دیئے گئے ہیں۔

(عرفانی کبیر)

مکتوب نمبر ۱۰

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جواب لکھ دیں کہ خطوط آپ کے پہنچتے ہیں۔ میں دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ آپ کو مع تمام عزیزوں کے طاعون سے محفوظ رکھے۔ والسلام

* * *

مکتوب نمبر ۱۱

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہر ایک خط کے پہنچنے پر دعا کی گئی۔ اِنۡ شَآءَ اللّٰہُ بعد میں کئی دعائیں کی جائیں گی۔ خدا تعالیٰ ہر ایک بلا سے محفوظ رکھے۔ آمین۔ والسلام

۴؍ جون ۱۹۰۷ء مرزا غلام احمد عفی اللہ

* * *

مکتوب نمبر ۱۲

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

حبی فی اللہ عبد المجید خاں

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا۔ آپ کے واسطے دعا کی جاتی ہے۔ حساب سرکاری میں اللہ تعالیٰ سہولت عطا فرمائے۔ والسلام۔ انشاء اللہ القدیر دعا کروں گا۔ آپ کا قریباً ہر روز خط پہنچتا ہے اور دعا بھی کی ہے۔

۱۲؍ جون ۱۹۰۷ء والسلام

خاکسار

مرزا غلام احمد

(نوٹ) خط نمبر ۱۲ کا ابتدائی حصہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب قبلہ کا قلمی ہے جو ان ایّام میں حضور کے کاتب خطوط تھے یا آجکل کی اصطلاح میں پرائیویٹ سیکرٹری۔ ان کی عادت میں تھا کہ جن خطوط کے جواب کے لئے حضرت کا ارشاد بھی ہوتا تھا۔ خط لکھنے کے بعد حضرت کے حضور اس نیت اور مقصد سے پیش کر دیتے کہ حضرت بھی خود کوئی جملہ یا کم از کم اپنا دستخط ہی کر دیں جس کے خدام طلب گار رہتے تھے۔ ان ایام میں حضرت منشی محمد خاں صاحب رضی اللہ عنہ

کے ایام علالت کا حساب ہو رہا تھا اور حضرت منشی اروڑے خاں صاحب اور حضرت منشی حبیب الرحمٰن صاحب رضی اللہ عنہما یہ کام کر رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے موافق حساب میں سہولت اور اولاد کے لئے نرم سلوک کے انوار ظاہر کر دیئے۔ مرحوم منشی صاحب ہی کا کچھ روپیہ ایصال طلب ثابت ہوا اور حکومت کپورتھلہ نے اسے ادا کر دیا۔ حضرت مرحوم اپنی دیانت، امانت اور تقوٰی و طہارتِ نفس میں ایک بے نظیر آدمی تھے۔ باوجود اتنے بڑے عہدہ پر مامور ہونے کے اپنی زندگی درویشانہ گزارتے تھے۔ جو ملتا تھا اس میں سے صرف قوتِ لایموت رکھ کر سلسلہ کی نذر کر دیتے تھے۔ اللہ! اللہ! کیا لوگ تھے۔ رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ۔ (عرفانی کبیر)

* * *

مکتوب نمبر ۱۳

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط پہنچا۔ میری یہ حالت ہے کہ میں قریباً بیس روز سے بیمار ہوں، کھانسی کی بہت شدت ہے، دوسرے عوارض بھی ہیں۔ اس وقت میں ایسا کمزور ہو گیا ہوں کہ دعا میں پورا مجاہدہ اور کوشش نہیں کر سکتا۔ اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو شخص مذکور کے لئے دعا کروں گا۔ اللہ تعالیٰ رحم فرماوے۔ میں اس قدر کمزور ہو گیا ہوں کہ اس قدر تحریر بھی مشکل سے کی ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کے اختیار میں ہے کہ اگر میری صحت میں خدانخواستہ کچھ زیادہ خلل نہ ہوا تو حتی المقدور دعا کروں گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

۱۰؍فروری ۱۹۰۸ء مرزا غلام احمد

(نوٹ) اس مکتوب سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خطوط کے جواب میں کس قدر محتاط اور مستعد تھے۔ اور آپ انسان کی فطرت کو سمجھتے تھے کہ خطوط

کے جواب کے لئے وہ کسی قدر مضطرب رہتا ہے۔ دوسرے آپ نے دعا کے متعلق بھی قبول ہونے والی دعا کا راز بتایا کہ وہ ایک خاص مجاہدہ اور کوشش کو چاہتی ہے۔ سوم۔ آپ کی طبیعت پر صداقت کس قدر غالب ہے۔ نمائش اور ریا سے آپ پاک ہیں۔ چونکہ بوجہ علالت شدید دعا کے لئے وہ حالات میسر نہیں، صاف اعتراف فرمایا کہ اس وقت دعا نہیں کرسکتا۔ اس مکتوب کے ہر لفظ سے آپ کا توکل علی اللہ نمایاں ہے۔ (عرفانی کبیر)

* * *

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

جناب عالی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حضور کی علالت طبع کا سن کر دل کو صدمہ ہوا۔ خدا تعالیٰ جلد صحت کلّی عطا فرماوے۔ حضور جان ہیں اور کُل جہاں جسم ہے۔ حضور کی بیماری کی خبر سخت بے چینی کا موجب ہوتی ہے۔ حضور بواپسی ڈاک اپنی صحت سے اطلاع بخشیں۔ اس معاملہ میں جس کے لئے حضور نے توجہ فرمائی تھی۔ وہ اب درست ہوتا معلوم ہوتا ہے یعنی صاحب بہادر نے جو استعفیٰ دیا تھا وہ اب واپس لینے کے قریب ہیں۔ حضور کی خدمت میں بطور یاد دہانی بعد عجز التماس ہے کہ حضور دعا فرماویں کہ سری حضور اندر دام اقبالہٗ یعنی مہاراجہ صاحب بہادر کے دل میں نرمی پیدا ہو اور وہ صاحب بہادر کی دلجوئی کر دیں۔ اتنے میں صاحب خوش ہو جائیں گے اور کام بدستور بنا رہے گا۔

صاحب بہادر کی میم، حضور کی خدمت میں بعد عجز دعا کے لئے التماس کرتی ہیں۔ خود حاضر ہونے کو تیار ہیں۔ مگر حالات موجودہ اجازت نہیں دیتے۔ بعد میں وہ اس معاملہ میں کوشش کریں گے۔

۱۴؍فروری ۱۹۰۸ء حضور کے جواب کا منتظر

عاجز غلام
بندہ عبدالمجید نائب مہتمم
از کپورتھلہ

مکتوب نمبر ۱۴

جواب ضرور لکھ دیں۔ ہم دعا میں مشغول ہیں۔ تسلّی رکھیں۔

والسلام
مرزا غلام احمد

برادرم مکرم خان صاحب

السلام علیکم

حضور جب آپ کے واسطے دعا میں مشغول ہیں تو تمام مشکلات خود ہی حل ہو جائیں گے۔ آپ کے مضطربانہ خط پڑھ کر عاجز نے بھی دعا کی ہے۔ مگر حضور اقدس کی دعا کے بعد کسی کی دعا کی ضرورت نہیں۔ مگر حصولِ ثواب کے واسطے اور آپ کی تکلیف کو محسوس کر کے محبت دلی سے بے اختیار دعا ہوتی ہے۔ اپنے حال سے روزانہ اطلاع کیا کریں۔ تازہ الہام ظَفَرَکُمُ اللّٰہُ ظَفْرًا مُّبِیْنًا۔[1]

خادم
محمد صادق عفی اللہ عنہ

* * *

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

جناب عالی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عاجز اپنے چھوٹے بھائی عزیز بشیر احمد کو سہارنپور کے کالج متعلقہ باغات کی اور سیئر کلاس میں داخل کرنا چاہتا ہے مگر بجز حضور کی اجازت حاصل کئے اور اس کے داخلہ کے قبل دعا کرائے بغیر میں ہرگز اس کو وہاں پر بھیج نہیں سکتا۔ اجازت حاصل کرنے کے واسطے ایک عریضہ بذریعہ ڈاک گزارش

---

[1] تذکرہ صفحہ ۶۳۶ مطبوعہ ۲۰۰۴ء

کر چکا ہوں جس کا جواب عاجز کو موصول نہیں ہوا اور اگر حضور اجازت دے دیں تو وقت داخلہ تھوڑا ہے۔ اس لئے میں نے مناسب سمجھا کہ بذریعہ عریضہ دستی اجازت کی درخواست کی جائے اور دعا کے لئے خواستگار ہوں۔ چنانچہ حامل عریضہ ھٰذا کو حضور کی خدمت میں بھیجتا ہوں کہ کالج مذکور میں سہ سالہ پڑھائی ہے اور گورنمنٹ ملازمت دینے کی ذمے دار ہے اور جو تعلیم پوری کر کے ملازمت کریں ان کو گورنمنٹ ابتدائی تنخواہ ساٹھ ٦٠ روپیہ کے قریب دے گی۔ کالج نیا ہے۔ شروع میں وظیفہ بھی پڑھائی کے لئے سرکار سے قریباً کل لڑکوں کو ملتا ہے۔ اگر حضور پسند فرماویں تو اجازت دے دیں اور دعا فرما کر فخر بخشیں تا کہ عزیز بشیر احمد کے داخل کرانے کا جلد انتظام کرایا جاوے ورنہ جیسا حکم ہو کیا جاوے۔ حضور کے جواب باصواب کا منتظر۔

عاجز غلام
بندہ عبدالمجید نائب مہتمم
از کپورتھلہ

۱۶؍ مارچ ۱۹۰۸ء

(حضور میں اپنے آپ کو بڑا خوش قسمت سمجھوں۔ اگر حضور کسی چیز کے لئے حکم کریں جو کہ بیس ٢٠ ماہِ حال کو یعنی جب قادیان حاضر ہوں ہمراہ لیتا آؤں۔ عاجز غلام۔ بندہ عبدالمجید)

مکتوب نمبر ۱۵ ✻

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا ڈاک میں بھی خط پہنچا تھا۔ مجھے چونکہ دورہ کے طور پر بیماری لاحق ہو جاتی ہے اس وقت جواب لکھنے سے معذور ہو جاتا ہوں۔ آج جواب لکھنا چاہتا تھا کہ آج بھی بیمار رہا۔ میرے نزدیک کچھ مضائقہ نہیں تو کلاً علی اللہ داخل کرا دیا جاوے۔ میں انشاء اللہ دعا کروں گا کہ خدا تعالیٰ کامیاب کرے اور بلاؤں سے محفوظ رکھے۔ باقی خیریت ہے۔ محمود احمد اس جگہ نہیں ہے خط اس جگہ رکھ لیا ہے وہ امرتسر گیا ہوا ہے۔ باقی خیریت ہے۔

والسلام
مرزا غلام احمد عفی عنہ

✻ ✻ ✻

عکس مکتوبات

بنام

حضرت خان عبدالمجید خاں صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

عکس مکتوب نمبر ۴

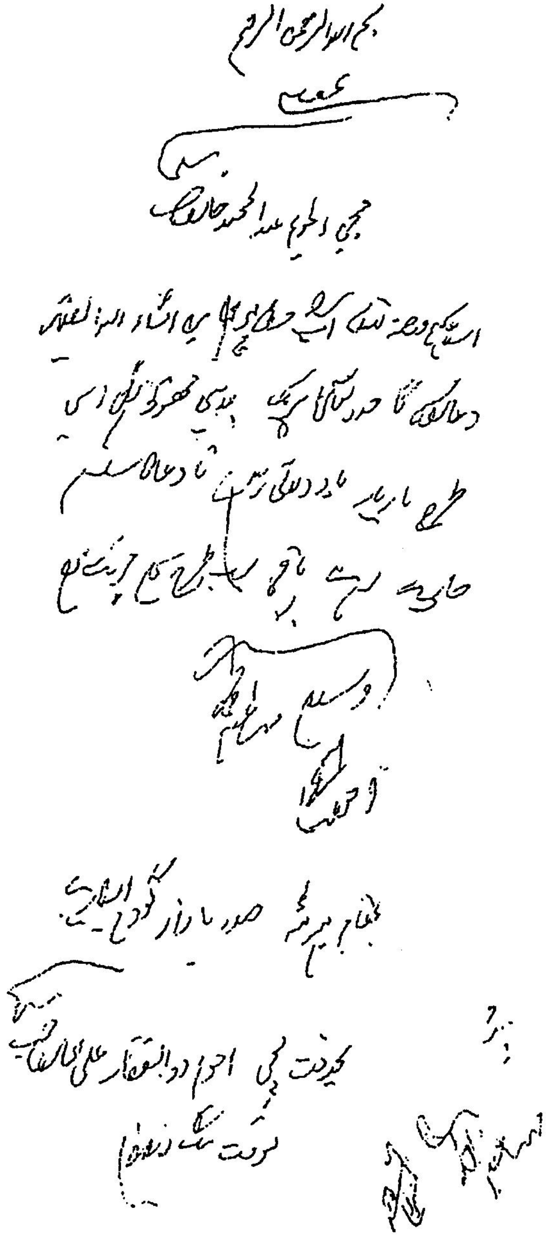

بسم اللہ الرحمن الرحیم

[illegible]

محبی المکرم عبد الحمید خان صاحب سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ آپ کے حالات پہنچے [illegible] ان شاء اللہ العزیز
دعا کروں گا تا حد امکان [illegible] مجھ کو [illegible] اس
طرح یاد رکھیں [illegible] تا دعا کا سلسلہ
جاری رہے [illegible]

والسلام [illegible]
احقر [illegible]

بخدمت [illegible] صدر [illegible]

بخدمت محبی المکرم ذوالفقار علی [illegible] صاحب
[illegible]

عکس مکتوب نمبر۵

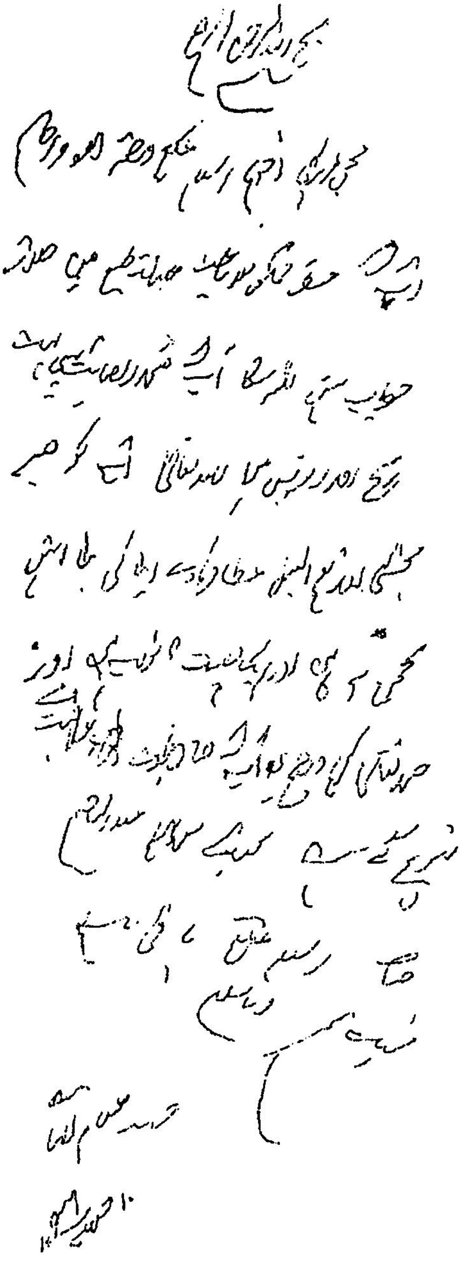

بسم اللہ الرحمن الرحیم

[illegible] السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

والسلام

[illegible]

[illegible]

عکس مکتوب نمبر ۶

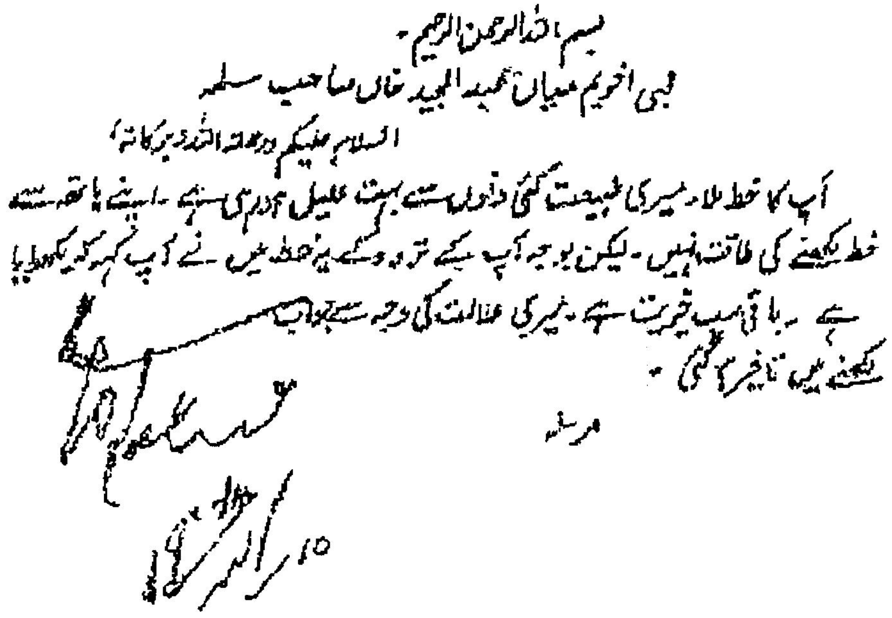

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

محبی اخویم میاں عبد المجید خاں صاحب سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

آپ کا خط ملا۔ میری طبیعت کئی دنوں سے بہت علیل اور کمزوری سی ہے۔ اپنے ہاتھ سے خط لکھنے کی طاقت نہیں۔ لیکن بوجہ آپ کے تردد کے یہ خط میں نے آپ کو لکھوا دیا ہے۔ باقی سب خیریت ہے۔ میری علالت کی وجہ سے جواب لکھنے میں تاخیر ہو گئی۔

مرسلہ

۱۵

عکس مکتوب نمبر ۷

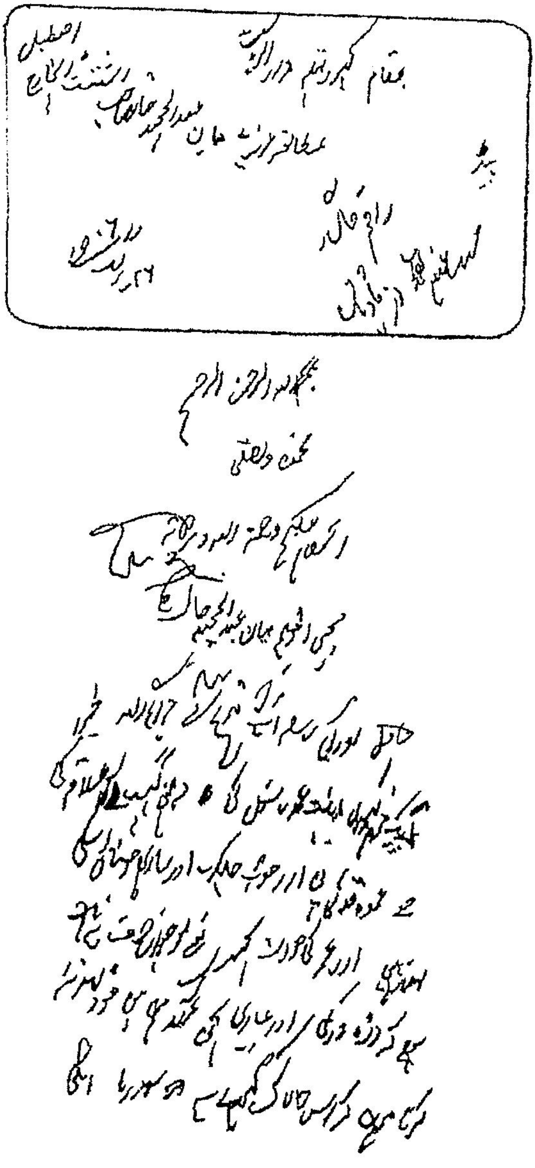

بمقام [illegible]

[illegible] عبدالحمید صاحب

[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

[illegible] میاں عبدالحمید [illegible]

[illegible] جزاک اللہ خیرا

[illegible]

[illegible]
اور [illegible]
[illegible] صورت اور [illegible]

[illegible]

[illegible]

اور حال بہت [illegible]

اور [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] اور [illegible]
و ملاقات [illegible]
[illegible]

[illegible]

عکس مکتوب نمبر ۱۰

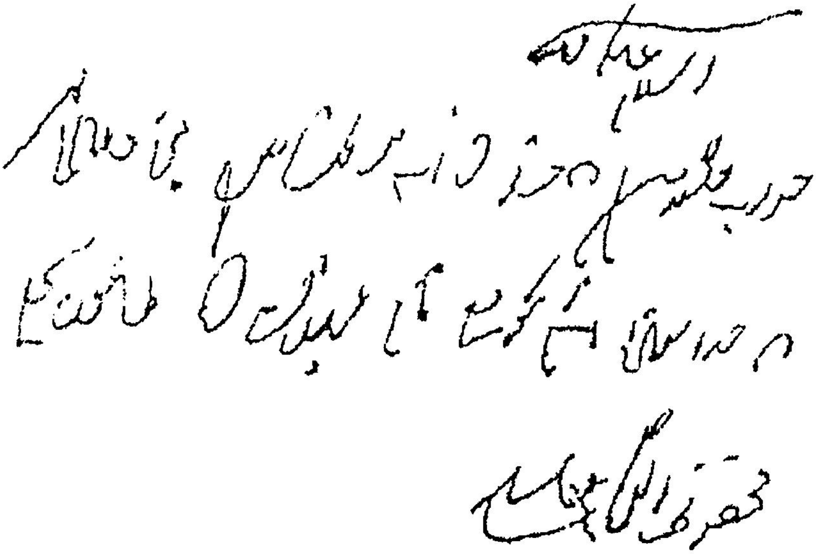

السلام علیکم

[illegible]

[illegible]

محمد ظفر اللہ خان

عکس مکتوب نمبر ۱۴

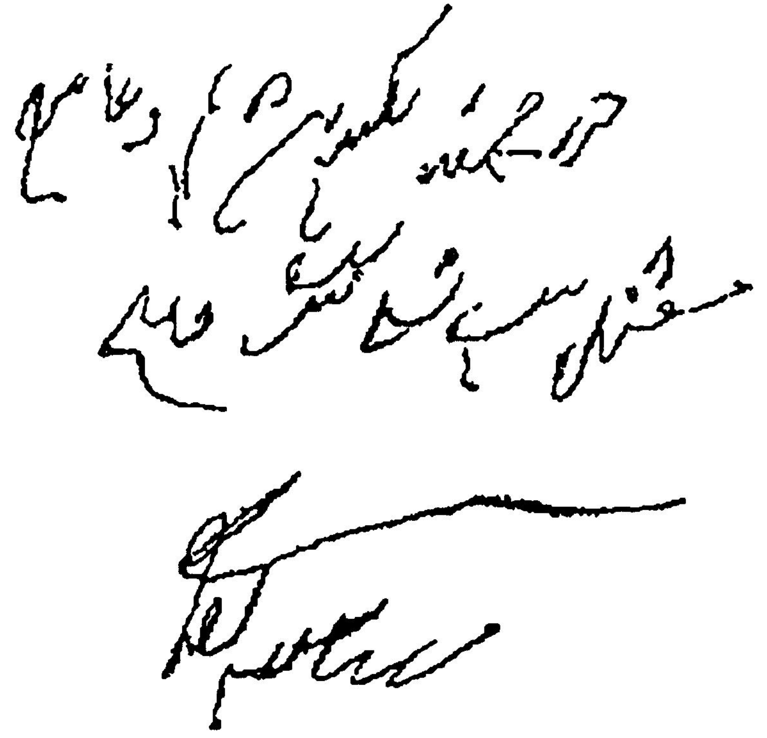

عزیزم [illegible] شکریہ! دعا گو

[illegible]

عکس مکتوب نمبر ۱۵

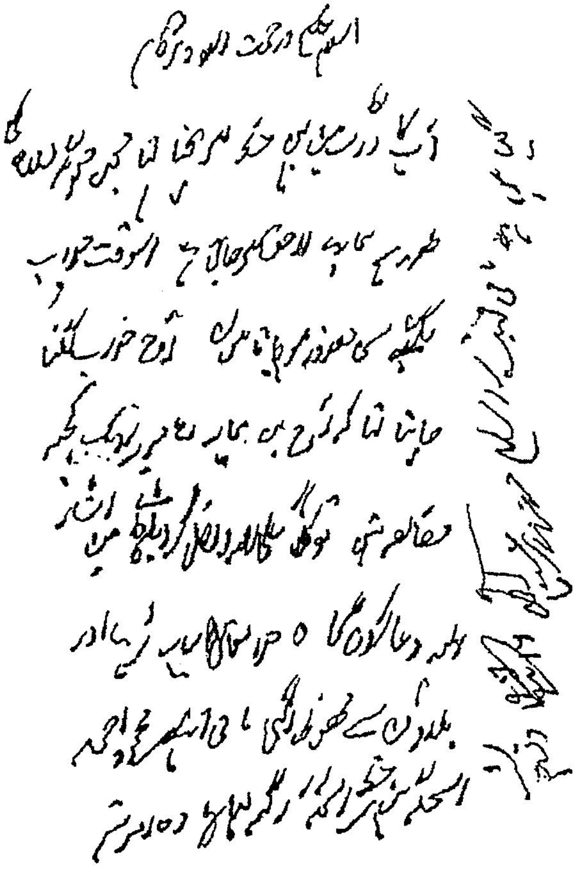

السلام علیکم ورحمت اللہ وبرکاتہ

آپ کا [illegible] درست [illegible] نہیں [illegible]

[illegible] الوقت جواب

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] دعا [illegible]

[illegible] محمد احمد

[illegible]

حضرت صاحبزادہ پیر

سراج الحق صاحب نعمانی سرساوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت صاحبزادہ پیر سراج الحق جمالی نعمانی سرساوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام تعارفی نوٹ

حضرت صاحبزادہ سراج الحق صاحب سَابِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ میں سے ہیں اور اس میں کچھ شبہ نہیں کہ انہوں نے سلسلہ کے لئے بہت بڑی قربانی کی تھی۔ وہ ایک سجادہ نشین خاندان کے رکن تھے اور اپنے مریدوں کا بھی ایک وسیع حلقہ رکھتے تھے لیکن جب ان پر سلسلہ کی صداقت کھل گئی تو انہوں نے اس عظمت و راحت پر لات ماردی اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دروازہ پر دُھونی رمالی۔ میں انشاء اللہ العزیز صاحبزادہ صاحب کی زندگی پر بہت جلد ایک مضمون لکھنے کا عزم رکھتا ہوں۔ ایک شخص جس کی عمر کا بہت بڑا حصہ ناز و نعمت میں گزرا ہو اور جو اپنے خاندان اور اپنے مریدوں میں اکرام واحترام کا مرکز ہو، سلسلہ احمدیہ میں آنے کے بعد اس کی زندگی میں حیرت انگیز تغیر ہوا۔ وہ فی الحقیقت ایک درویش کی زندگی بسر کرتا تھا۔ آخری وقت تک اس نے کوشش کی کہ وہ اپنی محنت سے روٹی کمائے۔ کتابت کے ذریعہ کچھ عرصے تک وہ اپنی قُوْت لَایَمُوْت پیدا کرتے رہے لیکن جب قویٰ نے جواب دے دیا اور اس کام کو نہ نبھا سکے تو حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز خصوصیت سے ان کی ضروریات کا لحاظ رکھتے تھے لیکن اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ان کی زندگی کا آخری دور نہایت عسرت اور امتحان کا دور تھا مگر وہ اس دور میں پورے ثابت قدم رہے اور اس امتحان میں کامیاب ہوئے۔ ان کی زندگی کا آخری کارنامہ یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حالات زندگی لکھ رہے تھے جو انہیں یاد تھے۔ میں ان کی زندگی میں چاہتا تھا کہ اس مسودہ کو دیکھوں۔ انہوں نے

خواہش بھی کی لیکن مجھے اپنے بکھیڑوں سے فرصت نہ ملی ۔ وہ اکثر بیمار رہتے تھے ۔ مگر نہایت صبر وحوصلہ سے اس بیماری کو برداشت کرتے جب ذرا اِفاقہ ہو جاتا تو باہر نکل آتے ۔ آخر عمر میں لوگوں سے مصافحہ کرنے سے گھبراتے تھے ۔ اس لئے کہ لوگ جو محبت سے ہاتھ کو دباتے تو وہ اس شدت کو برداشت نہ کر سکتے تھے ۔ مجھے بعض احباب کے متعلق یہ حسرت رہے گی کہ میں ان کی آخری ساعات میں ان کے پاس نہ تھا ۔ غرض کاغذات میں کچھ مکتوبات مل گئے جن کو میں صاحبزادہ صاحب کی یاد تازہ رکھنے کو ذیل میں درج کرتا ہوں ۔

(عرفانی)

فہرست مکتوبات بنام
حضرت صاحبزادہ پیر سراج الحق صاحب نعمانی سرساویؓ

مکتوب نمبر	تاریخ تحریر	صفحہ		مکتوب نمبر	تاریخ تحریر	صفحہ
۱	۲۲؍اگست ۱۸۸۳ء ۞	۸۹		۱۷	۴؍نومبر ۸۷ء	۱۰۲
۲	۲؍مئی ۱۸۸۴ء ۞	۸۹		۱۸	بلا تاریخ	۱۰۲
۳	۸؍دسمبر ۱۸۸۴ء	۹۰		۱۹	۱۳؍دسمبر ۱۸۸۷ء ۞	۱۰۳
۴	۷؍مارچ ۱۸۸۵ء	۹۱		۲۰	۲۸؍مئی ۱۸۸۸ء ۞	۱۰۴
۵	۹؍جون ۸۵ء	۹۲		۲۱	۱۸؍اگست ۱۸۸۸ء ۞	۱۰۴
۶	۲۱؍جون ۱۸۸۵ء	۹۳		۲۲	۱۹؍اگست ۱۸۸۸ء ۞	۱۰۵
۷	۲۷؍جون ۱۸۸۵ء ۞	۹۴		۲۳	۴؍نومبر ۱۸۸۸ء ۞	۱۰۶
۸	۹؍مارچ ۱۸۸۶ء	۹۵		۲۴	۷؍دسمبر ۱۸۸۹ء ۞	۱۰۶
۹	بلا تاریخ	۹۷		۲۵	۲۵؍جنوری ۱۸۹۰ء	۱۰۷
۱۰	۲۶؍اپریل ۱۸۸۶ء ۞	۹۷		۲۶	بلا تاریخ	۱۰۸
۱۱	۴؍جون ۱۸۸۶ء	۹۸		۲۷	۲۲؍فروری ۹۰ء ۞	۱۰۸
۱۲	۳؍جولائی ۱۸۸۶ء ۞	۹۹		۲۸	۷؍جون ۱۸۹۰ء ۞	۱۰۹
۱۳	۵؍دسمبر ۸۶ء	۹۹		۲۹	۶؍ستمبر ۱۸۹۰ء ۞	۱۰۹
۱۴	۴؍اپریل ۱۸۸۷ء ۞	۱۰۰		۳۰	۲۲؍اکتوبر ۱۸۹۰ء ۞	۱۱۰
۱۵	۳۰؍جولائی ۱۸۸۷ء ۞	۱۰۱		۳۱	۲۵؍اکتوبر ۱۸۹۰ء	۱۱۰
۱۶	۲۲؍اکتوبر ۸۷ء	۱۰۱		۳۲	۷؍نومبر ۹۰ء	۱۱۱

مکتوب نمبر	تاریخ تحریر	صفحہ	مکتوب نمبر	تاریخ تحریر	صفحہ
۳۳	بلا تاریخ❁	۱۱۲	۴۸	۱۶؍اپریل ۱۸۹۲ء❁	۱۲۱
۳۴	۸؍مئی ۹۱ء	۱۱۳	۴۹	۲۸؍اگست ۱۸۹۲ء❁	۱۲۲
۳۵	۱۸؍مئی ۱۸۹۱ء❁	۱۱۴	۵۰	۶؍ستمبر ۱۸۹۲ء	۱۲۲
۳۶	۱۷؍جولائی ۹۰ء❁	۱۱۴	۵۱	۱۱؍اکتوبر ۱۸۹۲ء	۱۲۳
۳۷	۱۸؍اگست ۱۸۹۱ء❁	۱۱۵	۵۲	۲۳؍نومبر ۱۸۹۲ء❁	۱۲۴
۳۸	۱۹؍ستمبر ۹۱ء	۱۱۵	۵۳	۸؍دسمبر ۱۸۹۲ء❁	۱۲۵
۳۹	یکم اکتوبر ۹۱ء❁	۱۱۶	۵۴	۱۱؍جون ۹۴ء	۱۲۵
۴۰	بلا تاریخ❁	۱۱۷	۵۵	بلا تاریخ	۱۲۶
۴۱	۱۳؍نومبر ۱۸۹۱ء❁	۱۱۷	۵۶	بلا تاریخ❁	۱۳۳
۴۲	۲۶؍نومبر ۱۸۹۱ء	۱۱۸	۵۷	۲۴؍ستمبر❁	۱۳۳
۴۳	بلا تاریخ❁	۱۱۹	۵۸	۲۲؍ستمبر ۱۸۹۸ء❁	۱۳۴
۴۴	۱۲؍جنوری ۱۸۹۲ء❁	۱۱۹	۵۹	۲۳؍اپریل ۱۹۰۶ء❁	۱۳۵
۴۵	۱۹؍جنوری ۱۸۹۲ء❁	۱۲۰	۶۰	۸؍مئی ۱۹۰۷ء❁	۱۳۶
۴۶	یکم اپریل ۱۸۹۲ء❁	۱۲۰	۶۱	۱۳؍اگست ۱۹۰۷ء❁	۱۳۷
۴۷	۱۵؍اپریل ۱۸۹۲ء❁	۱۲۱			

مکتوب نمبر۱

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ

از عاجز عائذ باللہ الصمد غلام احمد

بخدمت اخویم مخدوم ومکرم حضرت صاحبزادہ سراج الحق صاحب سلّمہٗ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عنایت نامہ پہنچا موجب مہربانی ہوا۔ اب جس طور سے خدا تعالیٰ نے چاہا معاہدہ ہو چکا۔ آں مخدوم دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مدد ونصرت فرماوے۔ آپ کی ملاقات کو بہت دل چاہتا ہے اور سفر دہلی میں چند موانع کے باعث سے ہنوز توقّف ہے۔ انشاء اللہ القدیر جب اس طرف کا پختہ ارادہ ہوگا اطلاع دوں گا اور بشرط زندگی وتوفیق ایزدی حالات جدیدہ سے اطلاع دیتا رہوں گا۔ والسلام

۲۲؍اگست ۱۸۸۳ء خاکسار

غلام احمد عفی اللہ عنہ

* * *

مکتوب نمبر۲

مخدومی مکرمی اخویم مولوی سراج الحق صاحب سلّمہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعد سلام مسنون آں مخدوم کے پانچ روپیہ اس عاجز کو آج پہنچ گئے اس لئے بطور رسید اطلاع دیتا ہوں۔ باقی سب خیریت ہے۔ والسلام

۲؍مئی ۱۸۸۴ء خاکسار

غلام احمد

از قادیان

* * *

مکتوب نمبر۳

مخدومی مکرمی اخویم صاحبزادہ سراج الحق صاحب سلّمہٗ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آں مخدوم کا عنایت نامہ جو محبت سے بھرا ہوا (تھا پہنچا۔ عرفانی) جَزَاکُمُ اللّٰہُ خَیرَ الْجَزَاءِ وَ اَحۡسَنَ اِلَیۡکُمۡ فِی الدُّنۡیَا وَ الۡعُقۡبٰی۔ یہ عاجز حضرت عزّ اسمہٗ میں شکرگزار ہے کہ ایسے مخلص دوست اسی نے میرے لئے میسر کئے۔ فَالۡحَمۡدُ لِلّٰہِ۔

ہمیشہ حالات خیریت آیات سے مطلع فرماتے رہیں اور اس جگہ بفضلہٖ تعالیٰ سب خیریت سے ہے۔

۸؍دسمبر ۱۸۸۴ء خاکسار

غلام احمد عفی عنہ

(نوٹ) اس مکتوب سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت صاحبزادہ سراج الحق صاحب ۱۸۸۴ء میں حضرت کی خدمت میں پہنچ چکے تھے اور اخلاص وعقیدت کی منزلوں کو طے کر رہے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر تو اللہ تعالیٰ کی حمد وتسبیح کا اثر غالب تھا اور وہ ہر امر کو فعل باری ہی کا نتیجہ یقین کرتے تھے۔ حضور کے مکتوبات کے پڑھنے سے یہ بھی نمایاں ہوتا ہے کہ حضور اپنے خدام اور غلاموں کو کس محبت اور ادب سے خطاب کرتے تھے۔ یہ آپ کے اعلیٰ اخلاق کا ایک نمونہ ہے۔ خدام اور وابستگانِ دامن آپ کی روحانی اولاد تھی اور آپ اَکۡرِمُوۡا اَوۡلَادَکُمۡ کے ماتحت ہر شخص سے بہ محبت واکرام پیش آتے تھے۔

(عرفانی کبیر)

* * *

مکتوب نمبر۴

از عاجز عائذ باللہ الصمد غلام احمد بخدمت اخویم صاحبزادہ سراج الحق صاحب

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

عنایت نامہ آں مخدوم پہنچا، موجب خوشی ہوا۔ خداوند کریم آنمکرم کو خوش و خرم رکھے۔ یہ عاجز کچھ عرصہ بیمار رہا اور اب بھی اس قدر ضعف ہے کہ کوئی کام محنت کا نہیں ہوسکتا۔ اسی باعث سے ابھی کام حصہ پنجم شروع نہیں ہوا۔ بعد درستی و صحت طبیعت انشاء اللہ شروع کیا جائے گا۔ آپ نے جو سورۃ فاتحہ کے پڑھنے کی اجازت چاہی ہے یہ کام صرف اجازت سے نہیں ہوسکتا بلکہ امر ضروری یہ ہے کہ سورۃ فاتحہ کے مضمون سے مناسبت حاصل ہو۔ جب انسان کو ان باتوں پر ایمان اور ثبات حاصل ہو جائے جو سورۃ فاتحہ کا مضمون ہے تو برکات سورۃ فاتحہ سے مستفیض ہوگا۔ آپ کی فطرت بہت عمدہ ہے اور میں بھی امید رکھتا ہوں کہ خداوند کریم جلّ شانہٗ آپ کی جد و جہد پر ثمرات حسنہ مرتب کرے گا۔ وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ۔[1]

۷؍ مارچ ۱۸۸۵ء والسلام☆

خاکسار

غلام احمد

از قادیان

(نوٹ) یہ مکتوب شریف قریباً پچاس سال پہلے کا ہے۔ پیر صاحب چونکہ ایک سجادہ نشین کے بیٹے تھے اور عملیات اور چلہ کشیوں کو ہی معراج سلوک و معرفت یقین کرتے تھے۔ اس لئے انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اس زمانے میں جب کہ ابھی بیعت بھی نہیں لیتے تھے۔ سورۂ فاتحہ کے برکات اور فیوض کو بطور منتر حاصل کرنے کے لئے اجازت چاہی، جیسا کہ آج کل کے مروّجہ پیروں اور سجادہ نشینوں میں یہ طریق جاری ہے۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انہیں حقیقت کی طرف توجہ دلائی کہ جب تک

---

[1] العنکبوت: ۷۰

☆ الحکم نمبر ۱۱ جلد ۲۰ مورخہ ۲۱؍ اپریل ۱۹۱۸ء صفحہ ۴

انسان اس روح کو اپنے اندر پیدا نہ کرلے جو سورۂ فاتحہ میں رکھی گئی ہے محض منتر جنتر کے طور پر پڑھنے سے وہ برکات حاصل نہیں ہو سکتے۔ یہ عجیب نکتہ معرفت ہے اور اس سے آپ کی ایمانی اور عملی قوت کا پتہ لگتا ہے کہ معرفتِ الٰہیّہ کے کس بلند مقام پر آپ پہنچے ہوئے تھے۔

* * *

مکتوب نمبر۵

از عاجز عائذ باللہ الصمد غلام احمد
بخدمت اخویم مخدومی ومکرم محبی صاحبزادہ سراج الحق صاحب سلّمہٗ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اس جگہ بفضلہٖ تعالیٰ ہر ایک طرح سے خیریت ہے۔ خداوند کریم آں محبّ مخلص کو خوش رکھے۔ عنایت نامہ جس وقت آیا دوسرے روز یہاں سے جواب لکھ کر روانہ کیا گیا تھا مگر کل کے عنایت نامہ سے جو وارد ہو کر موجب خوشی ہوا معلوم ہوا کہ وہ پہلا خط اس عاجز کا نہیں پہنچا۔ یہ عاجز آپ کی توجہ کا بہت شکر گزار ہے اور آپ کے ملنے کو دل چاہتا ہے مگر موقوف بر وقت ہے۔ آپ بلا تکلّف کاروبار متعلقہ اس طرف سے مسرور فرمایا کریں۔ حصہ پنجم انشاء اللہ اب عنقریب چھپنے والا ہے اور ایک خبر تازہ خبر یہ ہے کہ اِندرمن مرادآبادی نے جو ایک بڑا مخالف اسلام ہے دعویٰ کیا تھا کہ اگر چوبیس سَو روپیہ میرے لئے سرکار میں جمع کرادیا جائے تو میں ایک سال تک قادیان میں کوئی نشان دیکھنے کے لئے ٹھہروں گا اور اسی غرض سے اس نے اوّل نابھہ سے اور پھر لاہور میں آکر خط لکھا مگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے شکست کھا کر بھاگ گیا یعنی چوبیس (سَو) روپیہ ایک مسلمان نے اُس کے ایک سال کے لئے اس عاجز کو دے دیئے کہ تا حسب منشا اِندرمن سرکار میں جمع کرائے جائیں۔ آخر وہ اس بات کا نام سنتے ہی فراری ہوا۔ فَالْحَمْدُلِلّٰهِ عَلٰى ذٰلِكَ۔

والسلام
۹؍جون ۸۵ء
خاکسار
غلام احمد

* * *

مکتوب نمبر ۶

از عاجز عائذ باللہ الصمد غلام احمد بخدمت اخویم مخدوم ومکرم صاحبزادہ سراج الحق صاحب سلّمہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کل ایک خط خدمت میں روانہ کر چکا ہوں۔ مگر آپ کے سوال کا جواب رہ گیا تھا سو اب لکھتا ہوں۔ علماء اس سوال کے جواب میں اختلاف میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ[1] یعنی اگر تم مریض ہو یا کسی سفر قلیل یا کثیر پر ہو تو اس قدر روزے اور دنوں میں رکھ لو۔ سو اللہ تعالیٰ نے سفر کی کوئی حد مقرر نہیں کی اور نہ احادیثِ نبوی میں حد پائی جاتی ہے۔ بلکہ محاورہ عام میں جس قدر مسافت کا نام سفر رکھتے ہیں وہی سفر ہے۔ ایک منزل جو کم حرکت ہو اس کو سفر نہیں کہا جاتا۔ والسلام☆

۲۱؍جون ۱۸۸۵ء عاجز

غلام احمد عفی عنہ

(نوٹ) سفر میں روزہ کے متعلق بڑی عجیب وغریب بحثیں ہیں اور سفر کے تعیّن اور مقدار میں مختلف آراء ہیں مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک ایسا آسان اور عام فہم اصل تعلیم فرما دیا ہے جس سے ایک عامی بھی فائدہ اُٹھا سکتا ہے اور حقیقت میں اَلدِّیْنُ یُسْرٌ کے یہی معنی ہیں۔ خود سفر اور حالتِ بیماری میں روزہ کو خدا تعالیٰ نے یُسر کے رنگ میں بیان کیا ہے۔ پھر اس میں ایچا پیچی نئے مشکلات پیدا کرنا ہے۔ یہ حضرت کے تَفَقُّہ کا ایک بیّن ثبوت اور امتیاز ہے۔

(عرفانی کبیر)

* * *

---

[1] البقرہ: ۱۸۵

☆ الحکم نمبر ۵ جلد ۳۹ مورخہ ۱۴؍فروری ۱۹۳۶ء صفحہ ۶

مکتوب نمبر ۷ ۞

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

از عاجز عائذ باللہ الصمد غلام احمد

بخدمت اخویم مخدوم مکرم صاحبزادہ سراج الحق صاحب نعمانی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عنایت نامہ پہنچا موجب مسرت ہوا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بہت خوش وخرم رکھے۔ بعد اِتمام کارروائی خطوط رجسٹری شدہ حصہ پنجم چھپنا شروع ہوگا۔ اوّل اس کارروائی کا انجام تک پہنچ جانا از بس ضروری ہے۔ خدا تعالیٰ کوئی ایسی تقریب کرے کہ آپ کی ملاقات ہو جائے۔ ماہ شوال میں اس عاجز کا دہلی جانے کا ارادہ ہے اور شاید سہارنپور بھی جانا ہوگا اگر اس تقریب پر ملاقات ہو تو ممکن ہے۔ بخدمت مولوی عبدالکریم صاحب سلام مسنون پہنچے۔

۲۷؍جون ۱۸۸۵ء

والسلام

خاکسار

غلام احمد عفی عنہ

۞ ۞ ۞

مکتوب نمبر ۸

مکرمی مخدومی اخویم!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عنایت نامہ نیز یک دستار ہدیہ آں مخدوم پہنچا۔ حقیقت میں یہ عمامہ نہایت عمدہ خوبصورت ہے جو آپ کی دلی محبت کا جوش اس سے مترشح ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو خوش رکھے۔ (آمین) اور اب یہ عاجز شاید ہفتہ عشرہ تک اس جگہ ٹھہرے گا۔ زیادہ نہیں۔ والسلام

۹؍مارچ ۱۸۸۶ء خاکسار
غلام احمد عفی عنہ
از ہوشیار پور

(نوٹ) حضرت اقدس کا سفر ہوشیار پور ایک تاریخی سفر ہی نہیں بلکہ اس سفر کے ساتھ بہت سے نشانات وابستہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی ایک تحریک خفی کے ماتحت کچھ عرصے کے لئے ضلع گورداسپور کے پہاڑی علاقہ (سوجان پور) کی طرف جا کر عبادت کرنا چاہتے تھے۔ لیکن پھر خدا تعالیٰ کی صاف صاف وحی نے آپ کو ہوشیار پور جانے کا ایماء فرمایا اور اس شہر کا نام بتایا۔ اس سفر میں تحریر کا ایک خاص کام بھی زیر نظر تھا۔ چنانچہ حضور نے مرحوم چوہدری رستم علی خان صاحب کو لکھا تھا کہ

’’حسبِ ایماء خداوند کریم بقیہ کام رسالہ کے لئے اس شرط سے سفر کا ارادہ کیا ہے کہ شب و روز تنہائی ہی رہے اور کسی کی ملاقات نہ ہو اور خداوند کریم جلّ شانہٗ نے اس شہر کا نام بتا دیا ہے کہ جس میں کچھ مدت بطور خلوت رہنا چاہئے اور وہ شہر ہوشیار پور ہے۔ اِلٰی آخِرِہٖ۔ یہ سفر حضرت نے قادیان سے سیدھا ہوشیار پور کو کیا تھا‘‘۔

چنانچہ ۱۹؍جنوری ۱۸۸۶ء کو حضور معہ حضرت حافظ حامد علی صاحب و حضرت منشی عبداللہ صاحب و میاں فتح خاں (یہ شخص بعد میں مولوی محمد حسین بٹالوی کے اثر میں آ گیا، ضلع ہوشیار پور کا رہنے والا تھا) روانہ ہوئے اور بروز جمعہ ہوشیار پور پہنچ کر طویلہ شیخ مہر علی صاحب

میں فروکش ہوئے تھے۔ اسی سفر میں ماسٹر مرلی دھر سے مباحثہ ہوا جو کتاب سرمہ چشم آریہ کی صورت میں شائع ہوا۔

اس سفر کے برکات عظیم الشان ہیں۔ خدا تعالیٰ نے اپنی وحی میں فرمایا تھا **”تیرے سفر کو جو ہوشیار پور اور لودہانہ کا سفر ہے تیرے لئے مبارک کر دیا۔“**

(اشتہار ۲۰؍فروری ۱۸۸۶ء)

ان عظیم الشان برکات میں سے ایک وہ ہے جو مصلح موعود اور پھر بشیر کے متعلق ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے کہ مکتوبات کی اس جلد کے شائع کرتے وقت حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد اَیَّدَہُ اللّٰہُ الْاَحَدُ نے خدا تعالیٰ کی وحی اور الہام سے مشرف ہو کر مصلح موعود ہونے کا دعویٰ کر دیا ہے اور اس کا اعلان دنیا میں ہو چکا ہے۔ اسی سلسلہ میں ہوشیار پور، لاہور اور دہلی میں کامیاب جلسے ہو چکے ہیں۔ خدا کا فضل اور رحم ہے کہ خاکسار عرفانی کبیر تو عرصہ دراز سے اس موعود کے متعلق ایمان رکھتا تھا جیسا کہ اس کی تحریروں سے ظاہر ہے مگر اب کشفِ غطاء ہو گیا اور منکرین کے لئے کوئی عذر باقی نہیں رہا۔ تاہم ہدایت اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے آتی ہے۔ آنکھ کے اندھوں کے لئے بیّنات اور حقائق کام نہیں آتے۔

(عرفانی کبیر)

* * *

مکتوب نمبر ۹

مخدومی مکرمی اخویم صاحبزادہ صاحب سراج الحق صاحب سلّمہٗ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آج عنایت نامہ پہنچ کر طبیعت کو نہایت بشاشت اور خوشی ہوئی۔ خداوند کریم آپ کے فرزند دلبند کی عمر دراز کرے اور آپ کے لئے مبارک کرے۔ آمین ثم آمین۔ آں مخدوم نے اوّل مجھ کو ہدیہ عمامہ خوب وعطر عمدہ بھیجا اور اب مہندی اور جُوتہ کے لئے آپ نے لکھا ہے۔ چونکہ محض محبت اور اخلاص کی راہ سے آپ لکھتے ہیں اس لئے مجھے منظور ہے۔ یہ تاگا جو خط کے درمیان بھیجتا ہوں اس عاجز کے جوتہ کی نوک تک آتا ہے کل لمبائی جوتہ کی یہی ہے۔ افسوس کہ اشتہار موجود نہیں۔ انشاء اللہ اگر مل گئے تو روانہ کردوں گا۔ زیادہ خیریت۔

والسلام☆
خاکسار
غلام احمد عفی عنہ

مکتوب نمبر ۱۰

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ

مخدومی مکرمی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جَزَاکُمُ اللّٰہُ وَ اَحْسَنَ اِلَیْکُمْ۔ یہ عاجز چوڑے پنجہ کا جوتا پہنتا ہے اور ہر طرح سے خیریت ہے۔

۲۶؍اپریل ۱۸۸۶ء

والسلام
خاکسار
غلام احمد عفی عنہ

❁ ❁ ❁

☆ الحکم نمبر ۱۳ جلد ۳۹ مورخہ ۱۴؍اپریل ۱۹۳۶ء صفحہ ۴

مکتوب نمبر ۱۱

مخدومی مکرمی اخویم سلّمہٗ تعالیٰ

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

مبلغ ۲۵ روپے پہنچ گئے۔ آپ اپنی محبت برادرانہ سے اس عاجز کی تائید میں بہت کوشش کر رہے ہیں۔ اور خلوص و محبت کے آثار بارش کی طرح آپ کے وجود سے ظہور میں آتے جاتے ہیں۔ اللہ جلّ شانہٗ آپ کو خوش رکھے۔

والسلام

خاکسار

غلام احمد

۴؍جون ۱۸۸۶ء

(نوٹ) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام چونکہ شکور خدا کے عبدِ شکور تھے۔ اس لئے اپنے خدام کی ہر خدمت کو نہایت عزت و قدر سے دیکھا کرتے تھے۔ معمولی سے معمولی کام بھی کوئی کرتا تو **جَزَاکُمُ اللّٰہُ اَحْسَنَ الْجَزَاءِ** فرماتے اور اس کو قدر و عزت کی نظر سے دیکھتے۔ اس چیز نے آپ کے صحابہ میں اخلاص کی ایک عملی روح پیدا کر دی تھی اور ہر ایک صادق چاہتا تھا کہ خدمت کے لئے آگے بڑھے۔

صاحبزادہ سراج الحق صاحب اب ہمارے درمیان نہیں۔ وہ خود ایک پیرزادہ تھے اور لوگوں سے نذرانہ لیتے اور ایسی فضاء میں ان کی تربیت اور اُٹھان ہوئی تھی کہ خدمتِ اسلام کے لئے کچھ خرچ کرنے کا موقع نہ تھا لیکن جب خدا تعالیٰ نے انہیں راہِ حق دکھایا تو انہوں نے اپنے اخلاص کا ہر رنگ میں ثبوت دیا۔ **فَجَزَاہُ اللّٰہُ اَحْسَنَ الْجَزَاءِ۔**

(عرفانی کبیر)

* * *

مکتوب نمبر۱۲

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ

مخدومی مکرمی صاحبزادہ سراج الحق صاحب سلّمہٗ تعالیٰ

سلامٌ علیك ورحمة اللّٰه

کوئی تین روز ہوئے پارسل اسٹیشن بٹالہ میں آ گیا ہے لیکن بلٹی آپ کے پاس واپس کی گئی ہے۔ آپ بلٹی بہت جلد واپس کر دیں اس میں جس قدر دیر ہوگی اسٹیشن پر ایک آنہ یومیہ پارسل کا کرایہ دینا پڑے گا۔

۳؍ جولائی ۱۸۸۶ء خاکسار

غلام احمد عفی عنہ

۞ ۞ ۞

مکتوب نمبر۱۳

مخدومی مکرمی اخویم سلّمہٗ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

پہلے آج ہی ایک خط روانہ خدمت ہو چکا ہے۔ اب دوبارہ اس لئے تحریر خدمت کرتا ہوں کہ چونکہ نسخہ جات براہین احمدیہ صرف بیس عدد میرے پاس موجود ہیں اس لئے قرینِ مصلحت یہ ہے کہ اگر کم سے کم ۲۵ روپے فی نسخہ پر خریدار دیں۔ ان حیدرآبادی صاحب کو منظور ہو تو جس قدر خریداری کا پختہ اور قطعی طور پر ارادہ ہو اس سے وعدہ جلد دیں بطور ویلیو پے ایبل[1] بھیجے جائیں۔ یہ مناسب نہیں معلوم ہوتا کہ اُس جگہ جمع رہیں کیونکہ بلحاظ ضخامت کتاب ۲۵ روپے ایک ادنیٰ قیمت ہے اور ممکن ہے کہ ان جلدوں کے روانہ کرنے کے بعد اس طرف بعض عمدہ خریدار پیدا ہو جائیں جو سو روپیہ فی نسخہ پر کتاب لینے کو تیار ہوں تب اگر اس جگہ کوئی کتاب ہی نہ ہو تو کیا کیا جائے اور یہ نہایت صاف انتظام ہے کہ حیدرآباد میں جیسے جیسے کوئی خریدار کم سے کم ۲۵ روپے پر پیدا ہو اس کی وہاں سے اطلاع آ جائے

---

[1] Value Payable (VP) 25/-

اور فی الفور بذریعہ ویلیو پے ایبل وہاں کتاب بھیجی جائے تا کوئی حرج عائد نہ ہو۔ کیونکہ حساب کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ فی الحقیقت دراصل سو روپیہ قیمت کی کتاب ہوگی اور جو کچھ کم قیمت پر کتابیں فروخت ہوتی ہیں ان کا حرج اٹھاتا رہوں گا۔ اوّل میرا خیال تھا کہ شاید صندوق میں کتابیں بہت ہوں گی اور روپیہ کی ضرورت تھی تو اس دھوکہ سے لکھا گیا تھا لیکن اب معلوم ہوا کہ کتابیں تو ختم ہوچکیں۔ آپ مفصل حال دریافت کر کے اطلاع دیں اور اس وقت تک کتابیں روانہ نہیں ہوسکتیں کہ اس میں حرج متصوّر ہے۔ جب تک پختہ بات نہ ہو تب تک ناحق کے جھگڑے کا اندیشہ ہے۔ پہلے کئی جگہ ایسا معاملہ پیش آچکا ہے۔ اور چار جلدیں ایک نسخہ کی ارسالِ خدمت ہیں ان کی رسید سے مطلع فرماویں۔ والسلام

۵/دسمبر ۸۶ء خاکسار

غلام احمد

از مقام صدر انبالہ احاطہ ناگرہنی متصل محلّہ کوہستان بنگلہ شیخ محمد لطیف

* * *

مکتوب نمبر ۱۴

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ

مخدومی مکرمی اخویم صاحبزادہ سراج الحق صاحب سلّمہٗ اللہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ

امرتسر میں آنمکرم کا عنایت نامہ مجھ کو ملا اور آپ کی خیر و عافیت سے خوشی حاصل ہوئی۔ میں نے آپ کے پہلے کارڈ کی بھی ابھی تک تعمیل نہیں کی۔ انشاء اللہ تعالیٰ قادیان میں جا کر یہ کتابیں روانہ کردوں گا۔ تین چار روز تک انشاء اللہ قادیان میں پہنچ جاؤں گا اور آپ کی توجہ اور جدوجہد کا شکرگزار ہوں۔

والسلام

۴/اپریل ۱۸۸۷ء خاکسار

غلام احمد

از قادیان ضلع گورداسپور

مکتوب نمبر۱۵

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

از عاجز عائذ باللہ الصمد غلام احمد

بخدمت اخویم مخدومی مکرمی صاحبزادہ محمد سراج الحق صاحب سلّمہٗ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عنایت نامہ پہنچا موجب اطمینان خاطر وفرحت دل ہوا۔ انشاء اللہ جب اس عاجز کا مصمّم ارادہ سفر دہلی کا ہوگا تو تاریخ سے اطلاع دوں گا اور آپ کے ملنے کا بہت شوق ہے۔

۳۰؍جولائی ۱۸۸۷ء والسلام

خاکسار

غلام احمد عفی عنہ

* * *

مکتوب نمبر۱۶

مخدومی مکرمی اخویم صاحبزادہ سراج الحق صاحب سلّمہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عنایت نامہ پہنچا موجب خوشی ہوا۔ اللہ جلّ شانہٗ آپ کی دلی مراد پوری کرے آمین۔ کچھ تھوڑا عطر کیوڑہ یا جو اس سے بھی عمدہ معلوم ہو، یہ آپ کی مرضی پر موقوف ہے، بمقام لدھیانہ محلّہ صوفیاں پاس میر عباس علی شاہ صاحب ارسال فرماویں کہ یہ عاجز دس روز تک لدھیانہ میں رہنا چاہتا ہے۔ تکلیف دینے کو دل نہیں چاہتا مگر چونکہ آپ نے دوستانہ طور پر بلا تکلّف لکھا ہے اس (لئے) آپ کی اخوت اور محبت کے لحاظ سے تحریر کیا گیا۔ اس جگہ سب طرح سے خیریت ہے اور کل یہ عاجز لدھیانہ کی طرف روانہ ہو جائے گا۔ پتہ یہی لکھا جائے بمقام لدھیانہ محلّہ صوفیاں پاس میر عباس علی شاہ صاحب۔

زیادہ خیریت ہے اور جب تک آپ جے پور میں تشریف رکھیں ضرور کبھی کبھی اپنی خیریت سے مطلع فرماتے رہیں۔

والسلام

۲۲؍اکتوبر ۸۷ء

خاکسار

غلام احمد عفی عنہ

❀ ❀ ❀

مکتوب نمبر ۱۷

مخدومی مکرمی اخویم صاحبزادہ سراج الحق صاحب سلّمہٗ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مدتِ مدید ہوئی کہ حال آں محبّ سے بالکل بے خبر ہوں بلکہ رسالہ سُرمہ چشم آریہ جو آپ کی خدمت میں بھیجا گیا تھا اس کی رسید بھی نہیں آئی۔ میں آج تک اسی جگہ چھاؤنی انبالہ میں ہوں اور میرا پتہ یہ ہے کہ مقام انبالہ چھاؤنی صدر بازار۔ امید کہ آپ اپنی خیریت سے مطلع فرماویں گے اور سب طرح سے خیریت ہے۔

والسلام

۴؍نومبر ۸۷ء

خاکسار

غلام احمد از صدر بازار

❀ ❀ ❀

مکتوب نمبر ۱۸

مخدومی مکرمی اخویم صاحبزادہ سراج الحق صاحب سلّمہٗ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کئی دن کے بعد آج عنایت نامہ آں مخدوم پہنچا۔ خدا تعالیٰ آپ کو ہمیشہ اور ہر جگہ خوش وخرم رکھے۔ فتح خاں سے اشتہار لے کر بلا توقف بھیجا جاتا لیکن فتح خاں مدت تئیس روز سے لاہور گیا ہوا ہے۔ ایک ادنیٰ کام دو تین روز کا ہے۔ نہایت اندیشہ کی بات ہے کہ اب تک واپس نہیں آیا۔ لاہور

امرتسر میں بیماری بکثرت پھیلی ہوئی ہے اور ہیضہ بکثرت ہے ایسا نہ ہو کہ بیمار ہو گیا ہو۔ جب فتح خاں بخیر و عافیت واپس آتا ہے تو اشتہار لے کر ارسال خدمت کروں گا۔ جیند سے اب تک روپیہ تک نہیں آیا اور نہ فروسی سے آیا، شاید کل پرسوں تک آ جائے۔ آں مخدوم نے جو سو جلد کتاب ’’سراجِ منیر‘‘ کی فروخت اپنے ذمہ ڈال لی خدا تعالیٰ آپ کو اس کا اجر بخشے اور آپ کو دنیا و آخرت میں مرادات دلی تک پہنچاوے اور ہمیشہ خیر و عافیت سے مطلع فرمایا کریں اور سب طرح سے خیریت ہے۔ والسلام

خاکسار

غلام احمد

از قادیان ضلع گورداسپور

* * *

مکتوب نمبر ۱۹

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ

مکرمی محبی اخویم صاحبزادہ صاحب سلّمہٗ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

عنایت نامہ پہنچا۔ خدا تعالیٰ آپ کو مخالفوں پر غلبہ بخشے اور ہمیشہ اہل حق کو غلبہ ہی دیتا ہے۔ آپ کی ملاقات کا بہت شوق ہے۔ دیکھیں پھر کب تقریب نکلتی ہے۔ میں نے آج ایک اشتہار چھپنے کے لئے بھیجا ہے۔ آپ مجھے دس دن کے بعد یاد دلا دیں تا میں چند پرچہ آپ کی خدمت میں بھیج دوں۔ دیگر خیریت ہے۔

۱۳؍دسمبر ۱۸۸۷ء والسلام

خاکسار

غلام احمد از قادیان

* * *

مکتوب نمبر۲۰

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ

مخدومی مکرمی اخویم صاحبزادہ سراج الحق صاحب سلّمہُ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مدت مدید کے بعد عنایت نامہ پہنچا موجب خوشی ہوا۔ حال یہ ہے کہ قریباً عرصہ بیس۲۰ روز ہوئے یہ عاجز بباعث علالت طبع بشیر احمد پسر اپنے کے بٹالہ میں آیا ہوا ہے۔ ارادہ یہ تھا کہ دو تین روز تک رہ کر پھر قادیان میں واپس جاؤں گا مگر بشیر احمد کی مرض بہت غلبہ کر گئی۔ ڈاکٹر علاج کرتا ہے۔ اب بفضلہٖ تعالیٰ کچھ تخفیف ہے۔ میرا ارادہ ہے کہ تمام رمضان اسی جگہ رہوں۔ اپنے حالات خیریت آیات سے جلد جلد مطلع فرمایا کریں۔

والسلام

۲۸؍مئی ۱۸۸۸ء

خاکسار

غلام احمد

از بٹالہ

* * *

مکتوب نمبر۲۱

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ

مخدومی مکرمی اخویم سلّمہُ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عنایت نامہ پہنچا۔ جب آپ تحریر فرماویں بارہ۱۲ نسخہ کتاب آپ کی خدمت میں روانہ کر دیئے جائیں گے۔ آپ خود مختار ہیں جو قیمت ان کی سمجھیں تجویز کر لیں۔ آپ کی مخلصانہ کوششیں جو خالصاً للہ آپ کرتے ہیں اللہ جلّ شانہٗ دُنیا و آخرت میں اس کا آپ کو اجر بخشے۔ میرا ارادہ دو ماہ تک انبالہ چھاؤنی میں رہنے کا ہے چنانچہ میں انشاء اللہ تعالیٰ اگست کی ۲۲ یا ۲۳ تک روانہ ہو جاؤں گا اور بارہ۱۲ نسخہ

براہین ساتھ لے جاؤں گا۔ جس وقت آپ تحریر فرمائیں گے اسی جگہ سے بھیج دوں گا۔ آپ پہلے خریداروں سے یہ شرط کر لیں کہ کوئی نسخہ کم سے کم پندرہ ۱۵ روپیہ قیمت پر خریدا جائے کیونکہ دراصل اس قیمت پر بھی آئندہ کی ذمہ داریوں اور مصارف کے لحاظ سے اندیشہ حرج و نقصان ہے۔ لیکن آپ جو کچھ تجویز فرمائیں گے انشاء اللہ بہر صورت بہتر فرمائیں گے۔ انبالہ چھاؤنی میں میرا پتہ یہ ہے۔

بمقام انبالہ چھاؤنی صدر بازار معرفت بابو محمد بخش صاحب کلرک دفتر نہر۔

۱۸؍ اگست ۱۸۸۸ء
والسلام
خاکسار
غلام احمد
از قادیان ضلع گورداسپور

* * *

مکتوب نمبر ۲۲

مخدومی مکرمی اخویم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا عنایت نامہ مدت مدید کے بعد پہنچ کر موجب خوشی و خرمی ہوا۔ اس جگہ بفضلہٖ تعالیٰ سب طرح سے خیریت ہے۔ بشیر احمد سخت بیمار ہو گیا تھا ایسا کہ آثار ظاہری مایوسی کلّی پر دلالت کرتے تھے مگر آٹھ روز سے اللہ جلّ شانہٗ نے دوبارہ زندگی بخشی۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی اِحْسَانِہٖ۔ روپیہ مجھے یاد پڑتا ہے کہ پہنچ گیا تھا۔ دیگر خیریت ہے۔

والسلام
۱۹؍ اگست ۱۸۸۸ء
خاکسار
غلام احمد عفی عنہ

* * *

مکتوب نمبر ۲۳

مکرمی

السلام علیکم

میں باعث علالت طبع اپنے لڑکے کے یعنی بشیر احمد کے سخت غم و ہمّ میں گرفتار رہا ہوں۔ آخر بقضاءِ ایزدی تئیس ۲۳ روز بیمار رہ کر انتقال کر گیا اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ ۔ آج لڑکا فوت ہوا ہے۔

۴؍نومبر ۱۸۸۸ء خاکسار

غلام احمد

از قادیان

* * *

مکتوب نمبر ۲۴

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ

مکرمی اخویم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عنایت نامہ پہنچا۔ یہ عاجز ان دنوں میں اسی جگہ قادیان میں ہے آپ اسی جگہ بتوفیق حضرت باری جلّ شانہٗ تشریف لائیے۔ باقی خیریت ہے۔

والسلام

۷؍دسمبر ۱۸۸۹ء خاکسار

غلام احمد

از قادیان ضلع گورداسپور

* * *

مکتوب نمبر۲۵

از عاجز عائذ باللہ الصمد غلام احمد بخدمت اخویم صاحبزادہ سراج الحق سلّمہٗ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

واقعہ وفات آپ کی والدہ ماجدہ سے حزن واندوہ ہوا اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ۔ خدا تعالیٰ آپ کو صبر بخشے۔ اس میں کیا شک ہے کہ آپ اولیاء کے قائل ہیں اور حقیقت ولایت کو بدلی اعتقاد مانتے ہیں۔ عجیب خیال کے وہ لوگ ہیں کہ قائلین کو منکرین قرار دیں اور تکفیر میں مستعجل ہوں۔ ایک مولوی صاحب نے میری تکفیر کے لئے مکہ معظّمہ تک تکلیف کشی کی۔ کسی کے کافر کہنے سے کب کوئی کافر بن سکتا ہے۔ کافر وہ ہے جو خدا کے نزدیک کافر ہے۔ جو شخص مسلمان کو کافر کہے درحقیقت وہی خدا تعالیٰ کے نزدیک کافر ٹھہرتا ہے۔ ایسے لوگوں کی باتوں سے مضطرب نہیں ہونا چاہئے۔ میرے نزدیک مومن کی یہی نشانی ہے کہ نادان لوگ اس کو کافر کہیں۔ فرعون نے حضرت موسیٰ سے کہا تھا وَفَعَلْتَ فَعْلَتَكَ الَّتِیْ فَعَلْتَ وَاَنْتَ مِنَ الْکٰفِرِیْنَ۔[1] صرف اس مضمون کے چند کلمے شائع کر دیئے جائیں کہ بھائیو! ہم مسلمان ہیں اور اولیاء کے وجود کے قائل ہیں اور حقیقتِ ولایت کے معترف ہیں۔ جو شخص ہم پر الزام لگاتا ہے وہ جھوٹا ہے۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی۔

۲۵؍جنوری ۱۸۹۰ء خاکسار☆

غلام احمد عفی عنہ

* * *

---

[1] الشعرآء:۲۰

☆ الحکم نمبر۱۱ جلد۲۰ مورخہ ۲۱؍اپریل ۱۹۱۸ء صفحہ۴

مکتوب نمبر ۲۶

مکرمی اخویم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کے خواب کی تعبیر یہ ہے کہ امام صاحب کی سیرۃ اور صورت کے مشابہ اوران کے کمالات کا مثیل کوئی امام پیدا ہوگا اور وہ آپ کو یقین اور علم ومعرفت کا سبق پڑھائے گا یعنی آپ کے اطمینان اور دفعِ وساوس کا موجب ہوگا۔ بشیر کی وفات کے متعلق ایک دوست کو میں نے خط لکھا ہے۔ امید ہے کہ ہفتہ عشرہ تک اس کی نقل آپ کی خدمت میں روانہ کروں گا۔ خیروعافیت سے مطلع فرماتے رہیں۔ والسلام☆

خاکسار

غلام احمد از قادیان

مکتوب نمبر ۲۷۞

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ

محبی مکرمی اخویم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا عنایت نامہ معہ گولیاں پہنچا۔ جَزَاکُمُ اللّٰہُ خَیۡرًا۔ مقدمہ معلومہ کے دفع رفع کے لئے بحضرت عزت دعا کی گئی اللہ جلّ شانہٗ اس بلا کو دور فرمادے۔ بِرَحۡمَۃِ الۡخَاصَّۃِ۔ جلد جلد اپنے حالات خیریت آیات سے مجھے مطلع ومطمئن فرماتے رہیں کہ طبیعت گراں ومتردّد ہے۔ دیگر خیریت ہے۔

۲۲ر فروری ۹۰ء والسلام

خاکسار

غلام احمد

از لودیانہ محلّہ اقبال گنج

☆ الحکم نمبر ۱۱ جلد ۲۰ مورخہ ۲۱ر اپریل ۱۹۱۸ء صفحہ ۴

مکتوب نمبر ۲۸

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ
مشفقی مکرمی اخویم صاحبزادہ سراج الحق صاحب سلّمہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کا عنایت نامہ پہنچا۔ میں عرصہ...... ماہ سے بیمار ہوں۔ اب بہ نسبت سابق بہت آرام ہے۔ اُمید کہ انشاء اللہ شفا ہو جاوے گی۔ مجھے یاد ہے کہ باوجود شدت بیماری آپ کے پہلے خط کا جواب لکھا گیا تھا۔ شاید گم ہو گیا ہوگا۔ آپ ہمیشہ اپنی خیر و عافیت سے مطلع و مطمئن فرماتے رہیں اور میں بوجہ ضعف و ناتوانی اپنے ہاتھ سے خط نہیں لکھ سکا۔ زیادہ خیریت ہے۔ والسلام

۷؍جون ۱۸۹۰ء مرزا غلام احمد
از قادیان

مکتوب نمبر ۲۹

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ
مکرمی اخویم صاحبزادہ صاحب سلّمہٗ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مبلغ دو روپیہ مرسلہ آں مکرم پہنچ گئے جَزَاکُمُ اللّٰہُ خَیۡرَ الۡجَزَاءِ ۔ کتاب براہین احمدیہ کی جلد چہارم جو آپ نے طلب فرمائی ہے وہ لودیانہ میں روانہ نہیں ہو سکتی کیونکہ یہ عاجز محض مجردانہ طور پر لودیانہ میں آیا ہے۔ جس وقت میں قادیان جاؤں گا اس وقت بذریعہ اپنے خط کے مطلع فرماویں۔ کتب انشاء اللہ روانہ خدمت کروں گا۔ معلوم نہیں کہ کب آپ کی ملاقات ہو۔ ہمیشہ تادم ملاقات مطلع فرمایا کریں۔

۶؍ستمبر ۱۸۹۰ء والسلام
خاکسار
غلام احمد

مکتوب نمبر ۳۰

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ

مکرمی اخویم صاحبزادہ صاحب سلّمہٗ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عنایت نامہ پہنچا۔ یہ عاجز ان دنوں میں قادیان میں ہے۔ آپ کی ملاقات کا بہت شوق ہے۔ دیکھیں کس وقت یہ تقریب پیش آوے۔ دیگر خیریت ہے۔

۲۲؍ اکتوبر ۱۸۹۰ء والسلام

خاکسار

غلام احمد عفی عنہ

مکتوب نمبر ۳۱

از عاجز عائذ باللہ الصمد غلام احمد بخدمت اخویم مکرم صاحبزادہ سراج الحق صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عنایت نامہ پہنچا جو کچھ آپ نے بطور تحفہ عمامہ و عطر ارسال فرمایا ہے اس ہدیہ دوستانہ کا آپ سے شکر گزار ہوں۔ **جَزَاکُمُ اللّٰہُ خَیۡرَ الۡجَزَاءِ وَاَحۡسَنَ اِلَیۡکُمۡ فِی الدُّنۡیَا وَالۡعُقۡبٰی**۔ خدا تعالیٰ آپ کو بہت خوش رکھے اور مکروہات دنیا و دین سے بچاوے۔ آمین ثم آمین۔ جس ہندو کے بارے میں آپ نے لکھا ہے جنبشِ رحمت اس کے اعتقاد اور اخلاص پر موقوف ہے۔ اللہ جلّ شانہٗ غنی بے نیاز ہے بجز قدم خلوص و نیازمندی اور کوئی حیلہ اس درگاہ میں پیش نہیں جاتا۔ شرط کے طور پر اس کی راہ میں کچھ دینا ایک رشوت کا طریق ہے خدا تعالیٰ رشوت ستاں نہیں ہے۔ ہاں اس کی جناب میں کچھ درخواست کرنے کے لئے کسی متموّل حاجت مند کے لئے یہ طریق ہے کہ اپنے خلوص اور نیازمندی کے اثبات کے لئے اُس کی راہ میں اور اُس کے کام کی امداد میں کوئی نذر حسب حیثیت پیش کرے اور اگرچہ ظاہر کرے تو جو کچھ اُس کے حق میں خیر یا شر مقدر ہے یا جو کچھ اُس کے امر کا انجام کار ہے۔

اُمید قوی ہے کہ ظاہر ہو جائے لیکن یہ جد و جہد کا کام ہے شاید ہفتہ عشرہ اس طرف مشغول اور توجہ کرنی پڑے۔ سو توجہ بھی جو سخت محنت پر موقوف ہے ہر ایک کے لئے نہیں ہو سکتی اور ناحق کی تضیع اوقات معصیت میں داخل ہے۔ ہاں! ایسے شخص سے اگر کوئی دینی امداد پہنچ جائے اور وہ کوئی ہدیہ امدادی فی سبیل اللہ داخل کر سکے تو محنت ہو سکتی ہے ورنہ نہیں۔ سو اُس ہندو کو آپ سمجھا دیں کہ اگر وہ اپنے نفس میں یہ طاقت پاتا ہے اور حسب حیثیت امداد دین میں خدمت بجا لا سکتا ہے تو اُس کے لئے توجہ کر سکتے ہیں۔ اُس توجہ میں اگرچہ غالب امید استجابتِ دعا ہے لیکن اگر ناکامی کے لئے تقدیر مبرم ہے تو پھر مجبوری ہوگی۔ زیادہ خیریت۔

والسلام

۲۵ / اکتوبر ۱۸۹۰ء
راقم خاکسار
غلام احمد
از قادیان ضلع گورداسپور

مکتوب نمبر ۳۲

مشفقی مکرمی محبی صاحبزادہ سراج الحق صاحب سلّمہٗ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سرفراز نامہ سامی صادر ہوا۔ عمامہ و عطر آپ کا پہنچا۔ خداوند کریم آپ کو اس خدمت یا اخلاص کا اجر نیک عطا فرمائے۔ اس ہندو کے بارے میں اطلاع دی جاتی ہے کہ جیسا کہ اس نے خواہش ظاہر کی ہے ویسا کرنے کے واسطے جد و جہد اور دعا و توجہ کی اشد ضرورت ہے اور یہ عاجز اس وقت بسبب بیمار رہنے کے ایک عرصہ تک جد و جہد سے مجبور ہے۔ میرا کوئی ایسا اشتہار نہیں ہے جو موافق خیال ہندو مذکور کے ہو یعنی یہ کہ جو کچھ وہ خواہش کرے اس کی خواہش کے مطابق کوئی خرقِ عادت خداوند کریم ظاہر فرما دے بلکہ اشتہار یہی ہے کہ جیسا خداوند کریم کو منظور ہو کوئی خرقِ عادت ظہور میں آئے گا جو انسانی طاقتوں سے باہر ہو۔ طلب اسلام میں بدیں خرقِ عادت کے اسی خرقِ عادت کا طالب ہونا جس کو مدّعی خود درخواست کرے اور کسی دوسرے امر پر قانع نہ ہو جو خداوند کریم کی مرضی سے ظاہر ہو، ایک قسم کی ہٹ دھرمی ہے۔ اگر اس کو اسلام کی خواہش ہے اور وہ میرے

اشتہار کے مضمون پر بہ تحمل آنا چاہتا ہے تو اس کی تسلّی کے واسطے میں تیار ہوں اور اگر وہ دنیا طلبی کے پیرایہ میں دین کا طالب ہونا چاہتا ہے، یہ امر اگرچہ محالات سے نہیں ہے مگر تاہم مشکلات سے معلوم ہوتا ہے۔ امید ہے کہ آپ نے بھی اشتہار شرطیہ کو دیکھا ہوگا اور اس لئے بھی آپ اس کو اس کا مطلب اچھی طرح پر سمجھا دیں۔ پھر اگر اس کو خواہش سچی ہو تو وہ اپنی تسکین کر سکتا ہے۔

وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی۔ زیادہ زیادہ...... ۔ والسلام

۷؍نومبر ۹۰ء خاکسار

غلام احمد

از قادیان

* * *

مکتوب نمبر ۳۳*

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ

مجی اخویم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میر ناصر نواب صاحب کے گھر سے بہت تاکید کی گئی ہے کہ آپ کی طرف میں لکھوں اور آپ وہ گولیاں بھیج دیں جو اٹھرا کی گولیاں ہیں جس میں مرکب اجزاء وغیرہ پڑتے ہیں۔ اس لئے مکلّف ہوں کہ اگر گولیاں طیار ہوں تو براہ مہربانی ضرور بھیج دیں اور اپنے حالات خیریت سے مطلع فرماویں۔

والسلام

خاکسار

غلام احمد عفی عنہ

* * *

مکتوب نمبر ۳۴

مخلصی محبی اخویم صاحبزادہ سراج الحق صاحب سلّمہٗ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عنایت نامہ پہنچا موجب خوشی اورشکر گزاری ہوا۔ آپ کی استقامت اور حُسنِ ظن اورفراست کی یہ برکت ہے کہ آپ کو ایسے پُر آشوب وقت میں کوئی تزلزل پیش نہیں آیا۔ خدا تعالیٰ آپ کو دن بدن مراتب محبت اوراخلاص میں ترقی بخشے اورآپ کے ساتھ میں آپ کی ملاقات کا بہت مشتاق ہوں اگر رمضان کے بعد ماہ شوال میں آپ کی زیارت ہوتو مجھے بہت خوشی ہوگی۔ میں انشاء اللہ القدیر دو تین ماہ تک ابھی اس جگہ لدھیانہ میں ہوں۔ رسالہ ازالہ اوہام طبع ہو رہا ہے۔ درمیان میں طرح طرح کے حرجوں کے باعث سے اب تک توقف ہوا۔ امید کی جاتی ہے کہ انشاء اللہ القدیر بہت جلد نکل آوے۔ زیادہ خیریت ہے۔

۸؍مئی ۹۱ء روز جمعہ

والسلام
خاکسار
غلام احمد عفی عنہ
از لدھیانہ اقبال گنج

* * *

مکتوب نمبر ۳۵ ✿

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ

میرے پیارے دوست

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا مہربانی نامہ اور مبلغ دو روپیہ اور دوا وغیرہ سب پہنچ گئے۔ اللہ جلّ شانہٗ آپ کو جزائے خیر بخشے۔ یہ عاجز علیل ہے۔ بالفعل آپ کے سوالات کا بوجہ ضعف و نقاہت جواب نہیں دے سکتا۔ انشاء اللہ کسی دوسرے وقت میں دوں گا۔ خدا جانے اب آپ کی ملاقات کب ہوگی۔ شاید یہ عاجز تین ماہ تک لودیانہ میں رہے۔

والسلام

مرسلہ ۱۸؍ مئی ۱۸۹۱ء

خاکسار

غلام احمد

ازلودیانہ اقبال گنج

مکتوب نمبر ۳۶ ✿

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ

مشفقی اخویم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

عنایت نامہ لودیانہ میں مجھ کو ملا۔ یہ عاجز دو ماہ تک اسی جگہ رہنا چاہتا ہے۔ آئندہ ہر یک امر خدا تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔ کتاب تصدیق براہین کی مجھے اطلاع نہیں۔ معلوم نہیں کہ وہ پورے طور پر طبع ہوگئی ہے یا نہیں۔ سنا ہے کہ وہ سیالکوٹ میں چھپتی ہے اور ایک حصہ چھپ گیا ہے۔ مولوی حکیم نوردین صاحب کو اس کی اطلاع ہوگی۔ زیادہ خیریت ہے۔ والسلام

موصولہ ۱۷؍ جولائی ۹۰ء

خاکسار

غلام احمد عفی عنہ

مکتوب نمبر ۳۷

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ

مکرمی محبی اخویم صاحبزادہ سراج الحق صاحب سلّمہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عنایت نامہ پہنچا۔ چنانچہ خط کو پڑھ کر طبیعت کو نہایت خوشی ہوئی۔ **جَزَاکُمُ اللّٰہُ خَیۡرًا۔** اُمید ہے انشاء اللہ القدیر یہ خط درج کتاب کروں گا۔ یہ بھی فرمائیں کہ آپ کی ملاقات کب ہوگی۔ مدت مدید آپ کی ملاقات پر گزر گئی۔ میں خداوند کریم کا شکر کرتا ہوں کہ ایسے مخلص اور جان نثار دوست اس نے مجھے عطا کئے ہیں۔

۱۸؍ اگست ۱۸۹۱ء

والسلام

خاکسار

غلام احمد

از قادیان ضلع گورداسپور

⁂

مکتوب نمبر ۳۸

اخوی مکرم معظم صاحبزادہ سراج الحق صاحب سلّمہٗ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عرض خدمت ہے کہ آپ کا عنایت نامہ معہ خط مولوی رشید احمد صاحب پہنچا۔ حال مندرجہ معلوم ہوا۔ لوگوں کے ولولہ اور شور وغل سے ڈرنا نہ چاہئے۔ دینِ انور کی اشاعت میں کسی قسم کا رنج اور مصیبت پیش آجائے تو عین راحت ہے۔ مولوی رشید احمد کے خط کا جواب روانہ کر دیا۔ نقل واسطے ملاحظہ بلف ھٰذا روانہ خدمت ہے۔ یہاں مرض ہیضہ چند روز سے کچھ زیادتی پر ہے۔ اس عاجز کی

بڑی لڑکی عصمت نام اسی مرض سے پرسوں فوت ہوگئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ۔

۱۹؍ستمبر ۱۸۹۱ء راقم

غلام احمد

بقلم عباس علی

* * *

مکتوب نمبر ۳۹

بخدمت مکرمی اخویم صاحبزادہ سراج الحق صاحب جمالی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

میں اس وقت دہلی میں ہوں اور بازار بلیماراں کوٹھی نواب لوہارو میں فروکش ہوں۔ آپ جلد اپنی خیر و عافیت سے اطلاع دیں۔ میں تین ہفتہ تک انشاء اللہ اسی جگہ ہوں۔

یکم اکتوبر ۱۸۹۱ء والسلام

راقم خاکسار

غلام احمد

از دہلی بازار بلیماراں

پتہ دہلی بازار بلیماراں کوٹھی نواب لوہارو

* * *

مکتوب نمبر۴۰

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ

مکرمی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں دہلی میں ہوں۔ تجویز بحث ہو رہی ہے۔ آپ اگر پہنچ سکتے ہیں تو تشریف لاویں لیکن ۱۷/اکتوبر ۱۸۹۱ء تک آنا چاہیئے۔

والسلام

خاکسار

غلام احمد

از دہلی بازار بلیماراں کوٹھی نواب لوہارو

⁂

مکتوب نمبر۴۱

مکرمی اخویم صاحبزادہ صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

میں بخیریت قادیان میں پہنچ گیا ہوں اور ہر طرح سے خیر و عافیت ہے۔ آپ کی جدائی سے بہت رنج ہے لیکن ہر ایک امر اپنے وقت سے وابستہ ہے اگر خدائے تعالیٰ چاہے گا تو پھر ملاقات ہو جاوے گی۔ اُمید کہ تا وقت ملاقات ہمیشہ حالات خیریت آیات سے مطلع و مسرور الوقت فرماتے رہیں۔

۱۳/نومبر ۱۸۹۱ء

الراقم خاکسار

غلام احمد

از قادیان

⁂

مکتوب نمبر۴۲

مکرمی مجبی اخویم صاحبزادہ سراج الحق صاحب سلّمہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عنایت نامہ مجھ کو قادیان میں ملا۔ مجھے یقین ہے کہ آپ اس نواح میں اشاعتِ حق کے لئے بڑی سرگرمی سے کام کرتے ہوں گے لیکن ترتّب اثر وقت پر موقوف ہے۔ آپ نے جو ایک انسپکٹر کے نام جیند میں کتاب روانہ کرائی تھی۔ وہ شخص بڑی کراہت کے ساتھ کتاب لینے سے انکار کر گیا اور کتاب واپس آئی۔ آئندہ آپ کو اگر کوئی شخص خریداری کتاب کا شوق ظاہر کرے تو اوّل خوب آزما لینا چاہئے کہ آیا فی الواقع سچے دل سے خریدنے کے لئے مستعد ہے یا صرف لاف وگذاف کے طور پر بات کرتا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ آج کل لوگوں کے دلوں میں سخت کینہ پیدا ہو رہا ہے اور بجائے اخلاص کے بغض وعداوت میں ترقی کر رہے ہیں۔

آپ کی ملاقات کا بہت شوق ہے۔ دیکھئے کب میسر آتی ہے۔ امید ہے کہ تا دم ملاقات اپنی خیر وعافیت سے مطمئن ومسرور فرماتے رہیں گے۔ باقی خیریت ہے۔

۲۶ رنومبر ۱۸۹۱ء

والسلام
الراقم
خاکسار
غلام احمد
از قادیان ضلع گورداسپور

* * *

مکتوب نمبر۴۳

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ

مکرمی اخویم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حسب مشورہ جلسہ ۲۷؍دسمبر ۱۸۹۱ء اشتہار چھپنے کے لئے بھیجا گیا ہے۔ انشاء اللہ القدیر بروقت چھپ جانے کے ارسال خدمت ہوگا۔ وہ رسالہ ہے صرف اشتہار نہیں ہے۔ انشاء اللہ القدیر چند رسالے خدمت شریف میں پہنچ جائیں گے۔ آپ کی تقریروں کا کسی پر اثر پڑا یا نہیں۔ والسلام

خاکسار

غلام احمد

از قادیان ضلع گورداسپور

* * *

مکتوب نمبر۴۴

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ

مکرمی اخویم صاحبزادہ صاحب سلّمہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عنایت نامہ اور کاغذات مباحثہ پہنچے۔ ان کے پڑھنے سے بہت خوشی ہوئی۔ خدا تعالیٰ ہر یک کام میں آپ کی مدد کرے۔ اشتہارات جدیدہ جو چھپ رہے ہیں اب تک چھپ کر نہیں آئے جب چھپ کر آئیں گے ارسال خدمت کروں گا۔ حالات خیریت آیات سے مطلع فرماتے رہیں۔

۱۲؍جنوری ۱۸۹۲ء

والسلام

خاکسار

غلام احمد از قادیان

مکتوب نمبر۴۵

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ

مکرمی اخویم صاحبزادہ سراج الحق صاحب سلّمہٗ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عنایت نامہ پہنچا۔ خدا تعالیٰ آپ کے مباحثات میں اثر اور برکت بخشے۔ یہ عاجز ۲۱؍جنوری ۱۸۹۲ء کو لاہور جانے کو طیار ہے۔ شاید اس جگہ ایک ماہ تک رہوں۔ رسالہ جدیدہ جو اشتہار رہے اب تک طبع ہو کر نہیں آیا۔ ہمیشہ اپنے حالات خیریت آیات سے مطلع و مسرور الوقت فرماتے رہیں۔

۱۹؍جنوری ۱۸۹۲ء والسلام

خاکسار

غلام احمد

* * *

مکتوب نمبر۴۶

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ

مکرمی اخویم صاحبزادہ صاحب سلّمہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عنایت نامہ پہنچا۔ افسوس کہ ’’فیصلہ آسمانی‘‘ سب ختم ہو چکی ہیں چونکہ مفت دیئے گئے اس لئے لوگوں نے ہر طرف سے لے لئے۔ اُمید ہے کہ اپنے حالات خیریت آیات سے ہمیشہ شاد و خرم و خورسند فرماتے رہیں۔ زیادہ خیریت ہے۔ والسلام

یکم اپریل ۱۸۹۲ء خاکسار

غلام احمد

از لودھیانہ محلّہ اقبال گنج

مکتوب نمبر۴۷

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی

مکرمی اخویم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عنایت نامہ پہنچا۔ آپ کی ملاقات کو دل بہت چاہتا ہے اور عرصہ بہت ہوگیا ہے اور اتفاقاً میں اس وقت لدھیانہ میں ہوں۔ اگر تکلیف فرما کر تشریف لاویں تو بہت مہربانی ہوگی۔ الباقی عندالتلاقی۔

۱۵/اپریل ۱۸۹۲ء والسلام

خاکسار

غلام احمد

ازلدھیانہ محلّہ اقبال گنج

* * *

مکتوب نمبر۴۸

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ

مکرمی اخویم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عنایت نامہ پہنچ کر باعث خوشی وخرمی ہوا۔ یہ عاجز انشاء اللہ القدیر ماہ رمضان کے اخیر تک لدھیانہ میں ہے اور شاید زیادہ بھی رہوں بہرحال یہ مہینہ رمضان کا تو انشاء اللہ اسی جگہ ہوں۔ ملاقات کا بہت شوق ہے۔ اُمید کہ اپنی ملاقات سے مسرورالوقت فرمائیں گے۔ زیادہ خیریت ہے۔

۱۶/اپریل ۱۸۹۲ء والسلام

خاکسار

غلام احمد ازلدھیانہ محلّہ اقبال گنج

مکتوب نمبر ۴۹ ۞

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ

مکرمی اخویم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

محبت نامہ اور نیز عمار روپیہ پہنچے میں افسوس کرتا ہوں کہ اب رسالہ ’’نشانِ آسمانی‘‘ بالکل باقی نہیں ہے۔ دست بدست لوگ وہ لے گئے۔ جو روپیہ آپ نے قیمت کا بھیجا ہے اگر آپ چاہیں تو اس کے عوض میں رسالہ ’’دافع الوساوس‘‘ خرید لیں کیونکہ انشاء اللہ القدیر دو ماہ تک وہ رسالہ طیار ہو جائے گا۔ زیادہ خیریت ہے۔   والسلام

از طرف احقر العباد حامد علی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ پہنچے۔   خاکسار

۲۸ ؍ اگست ۱۸۹۲ء   غلام احمد عفی عنہ

۞ ۞ ۞

مکتوب نمبر ۵۰

(یہ مکتوب ناقص ہے کچھ حصہ کاغذات میں مل گیا ہے۔ عرفانی)

آپ کی تشریف آوری کا انتظار ہے خدا تعالیٰ آپ کی ملاقات نصیب کرے۔ مولوی عبدالکریم صاحب اور عرب صاحب اس جگہ ہیں اور آپ کے منتظر ہیں۔ منشی محمد اعظم صاحب کا خط بھی میں نے پڑھ لیا اور ان کے حق میں دعا کی گئی۔ ان کو اطلاع دیں اور کہہ دیں کہ استغفار بہت پڑھیں اور ہر نماز کے بعد کم از کم گیارہ دفعہ لاحول پڑھا کریں۔   والسلام

۶ ؍ ستمبر ۱۸۹۲ء   خاکسار

غلام احمد

از قادیان

مکتوب نمبر ۵۱

مکرمی اخویم صاحبزادہ صاحب سلّمہٗ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک بڑی بھاری بحث مولوی نذیر حسین صاحب سے پیش ہے۔ اگر آپ اس بحث پر تین چار روز تک پہنچ سکیں تو عین خوشی اور تمنا ہے مگر آنے میں توقف نہیں چاہئے۔ آپ کے آنے سے بہت مدد ملے گی۔

والسلام

۱۱/ اکتوبر ۱۸۹۲ء

خاکسار

غلام احمد عفی عنہ

مقام دہلی بازار بلیماراں

کوٹھی نواب لوہارو

(نوٹ) صاحبزادہ سراج الحق صاحب نے اپنے سفرنامہ میں دہلی آنے اور مباحثہ کے متعلق بعض حالات کا تذکرہ لکھا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے خدام کو شریک ثواب ہونے کا ہر موقعہ دیا کرتے تھے۔ صاحبزادہ کو اس موقعہ پر اس خدمت میں شریک ہونے کا موقع ملا۔ دہلی کے علماء نے یہ فیصلہ کیا کہ حضرت اقدس کو اگر کسی کتاب کی ضرورت پڑے تو نہ دی جائے۔ حق پوشی کے اس مظاہرے سے انہوں نے اپنی جگہ یہ سمجھا تھا کہ وہ حق کا مقابلہ کر سکیں گے لیکن خدا تعالیٰ نے غیب سے کتابوں کے میسر آنے کے سامان تو پیدا کر دیئے مگر ان دشمنانِ حق کو باوجود اپنے ہر قسم کے ساز و سامان کے مقابلہ میں آنے کی جرأت نہ ہوئی اور سید نذیر حسین استاذ الکل کہلانے کے باوجود مقابلہ سے فرار کر گیا۔

یہ واقعات بجائے خود بہت دلچسپ ہیں اور انشاء اللہ سوانح حیات میں آجائیں گے۔ اسی سلسلہ میں سیّد نذیر حسین صاحب کے ایک واقعہ کا ذکر کئے بغیر نہیں رہ سکتا اور وہ

یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دوسری شادی جو اللہ تعالیٰ کے عظیم الشان نشانوں کے ماتحت دہلی میں ہوئی تو یہی نذیر حسین حضور کا نکاح پڑھنے کے لئے آئے تھے اور انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نکاح بڑے فخر کے ساتھ پڑھا تھا۔ اس تقریب پر دستور کے موافق پانچ روپے بھی اور ایک جانماز ان کو دیئے گئے تھے۔

(عرفانی کبیر)

* * *

مکتوب نمبر۵۲

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ

مکرمی اخویم

السلام علیکم

ایک خط اس عاجز کا تمام مقامات میں گھومتا ہوا آخر پھر میرے پاس واپس آیا۔ افسوس کہ آپ کو نہ پہنچ سکا۔ اب ایک کارڈ آپ کا ملا چونکہ جلسہ سالانہ جو ۲۷؍دسمبر ۱۸۹۲ء کو ہونا ہے بہت نزدیک ہے اور یقین کہ ہماری جماعت کے تمام احباب اس جلسہ پر تشریف لائیں گے۔ اُمید کہ آپ ابھی بلاتوقف اس طرف کا قصد فرمائیں۔ خداتعالیٰ اپنے فضل وکرم سے یہ کارڈ آپ تک پہنچا دیوے۔ زیادہ خیریت ہے۔

۲۳؍نومبر ۱۸۹۲ء

والسلام

خاکسار

غلام احمد

از قادیان

* * *

مکتوب نمبر ۵۳

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ

محبی مکرمی اخویم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کی علالت طبع سے بہت تردّد ہوا۔ نہایت اشتیاق ہے کہ آپ جس طرح ہو سکے تشریف لاویں۔ خدا تعالیٰ صحت کامل بخشے۔

لکھا جاتا ہے۔ ۲۶؍دسمبر ۱۸۹۲ء تک آ جانا چاہیئے۔ والسلام
غلام احمد از قادیان خاکسار
۸؍دسمبر ۱۸۹۲ء غلام احمد
از قادیان

* * *

مکتوب نمبر ۵۴

محبی مکرمی اخویم صاحبزادہ سراج الحق صاحب سلّمہٗ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مدت دراز کے بعد عنایت نامہ پہنچا۔ اب یہ عاجز قادیان میں ہے اور انشاء اللہ القدیر ابھی رہائش قادیان میں ہی ہے۔ یہ عاجز آپ کے اخلاص اور محبت کا نہایت شکر گزار ہے اور خدا تعالیٰ سے بھی امید رکھتا ہے کہ آپ سے ہر ایک ابتلا میں اوّل درجہ استقلال اور ثابت قدمی ظہور میں آتی رہے گی۔ آپ کے نواح کی طرف اگر کسی نے یہ خبر مشہور کی ہے کہ گویا اس عاجز نے دعویٰ مسیح موعود سے توبہ کی ہے تو کچھ تعجب کی بات نہیں کیونکہ آج ہمارے مخالفوں کا دن رات افتراؤں پر گزارہ ہے۔ یہ مخالف لوگ اگر انصاف پر ہوں تو خود ان کو حضرت مسیح کے دعویٰ حیات سے جو قرآن کریم اور

احادیث صحیح سے برخلاف ہے، توبہ کرنا چاہئے نہ کہ ایسے ایسے افترا کریں۔ جس قدر آپ محض لِلّٰہِ کوشش اور مباحثہ کر رہے ہیں خدا تعالیٰ اس کا آپ کو اجر بخشے۔ آپ کی ملاقات کو بہت عرصہ گزر گیا ہے کبھی ملاقات بھی چاہئے۔ اس وقت میں نے ایک رسالہ طبع کرانا چاہا ہے جس کا نام **نشانِ آسمانی** ہے وہ رسالہ طبع ہو رہا ہے۔ شاید دو ہفتہ تک طبع ہو کر میرے پاس آ جائے۔ دو ہفتہ کے بعد آپ مجھ کو ضرور یاد دلائیں تا وہ رسالہ آپ کی خدمت میں بھی بھیج دوں۔ زیادہ خیریت ہے۔ والسلام

خاکسار
غلام احمد
۱۱؍ جون ۹۴ء

* * *

مکتوب نمبر ۵۵

مخدوم مکرم معظم مولوی رشید احمد صاحب سلّمہٗ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللّٰہ وبرکاتہ

بعد ھٰذا عرض خدمت ہے کہ صاحبزادہ سراج الحق نے آپ کا خط بجنسہٖ میرے پاس بھیج دیا حرف بحرف ملاحظہ کیا گیا۔ آپ جو اس عاجز کو واسطے بحث کے سہارنپور بلاتے ہیں، مجھ کو کچھ عذر نہیں مگر اتنی بات خدمت میں عرض کرنی ہے کہ امن قائم کرنے کے واسطے آپ نے کیا بندوبست کیا ہے؟ ڈپٹی کمشنر صاحب کی تحریری اجازت ہونی ضروریات سے ہے اور مجالس بحث میں سپرنٹنڈنٹ یا اور کسی حاکم با اختیار کا ہونا بھی امر ضروری ہے۔ بنا بریں اس قسم کی تسلّی بخش تحریر ہمارے پاس بھیج دیں تو بندہ واسطے بحث کے حاضرِ خدمت ہو جائے گا۔ اگر لاہور آپ تشریف لے چلیں تو تسلّی بخش تحریر امن قائم کرنے کی آپ کے پاس ہم بھیج دیں۔ پس اس تحریر کے جواب میں جیسا آپ مناسب سمجھیں اطلاع دیں۔

راقم
غلام احمد
بقلم عباس علی

مولوی رشید احمد گنگوہی سے مباحثہ کی تحریک اور آخر اس کا انکار

میں (پیر سراج الحق) نے ایک بار حضرت اقدس علیہ السلام سے عرض کیا کہ یہ مولوی رہ گئے اور سب کی نظر مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کی طرف لگ رہی ہے۔ اگر حکم ہو تو مولوی رشید احمد صاحب کو لکھوں کہ وہ مباحثہ کے لئے آمادہ ہوں۔ فرمایا اگر تمہارے لکھنے سے مولوی صاحب مباحثہ کے لئے آمادہ ہوں تو ضرور لکھ دو اور یہ لکھ دو کہ

> ”مرزا غلام احمد قادیانی آج کل لودھیانہ میں ہیں۔ انہوں نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہے اور کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ہوگئی، وہ اب نہیں آویں گے اور جس عیسیٰ کے اس اُمت میں آنے کی خبر تھی۔ وہ میں ہوں۔ اور مولوی تو مباحثہ نہیں کرتے ہیں۔ چونکہ آپ بہت سے مولویوں اور گروہ اہل سنت والجماعۃ کے پیشوا اور مقتدا مانے گئے ہیں اور کثیر جماعت کی آپ پر نظر ہے آپ مرزا صاحب سے اس بارہ میں مباحثہ کرلیں چونکہ آپ کو محدّث اور صوفی ہونے کا بھی دعویٰ ہے اور ماسوا اس کے آپ مدعی الہام بھی ہیں۔ مدعی الہام اس واسطہ کر کے کہ مولوی شاہ دین اور مولوی مشتاق احمد اور مولوی عبدالقادر صاحب نے گنگوہ مولوی رشید احمد صاحب متوفی کے پاس جا کر حضرت اقدس علیہ السلام کے الہامات جو براہین احمدیہ میں درج ہیں، سنائے تھے۔ مولوی رشید احمد صاحب نے چند الہام سن کر جواب دیا تھا کہ الہام کا ہونا کیا بڑی بات ہے۔ ایسے ایسے الہام تو ہمارے مریدوں کو بھی ہوتے ہیں اور اس پر حضرت اقدس علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ آپ کے مریدوں کو اگر ایسے الہام ہوتے ہیں تو وہ الہام ہمارے سامنے پیش کرنے چاہئیں تا کہ ان الہاموں کا یا آپ کے الہاموں کا، کیونکہ مریدوں کو جب الہام ہوں تو مرشد کو تو ان سے اعلیٰ الہام ہوتے ہوں گے، موازنہ اور مقابلہ کریں اور لَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ[1] کی وعید سے ڈریں۔ مولوی صاحب نے کہنے کو کہہ دیا مگر کوئی الہام اپنا یا کسی اپنے مرید کا پیش نہیں کیا کہ یہ الہام ہمارے ہیں اور یہ ہمارے مریدوں کے ہیں۔ غرض کہ اب آپ کا حق ہے کہ اس بحث میں پڑیں اور مباحثہ کریں اور کسی طرح سے پہلوتہی نہ کریں۔

---

[1] الحآقّة: ۴۵

کس لئے؟ کہ اِدھر تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کا زور شور سے بیان کرنا، وفات کا دلیلوں یعنی نصوصِ صریحہ قرآنیہ اور حدیثیہ سے ثابت کرنا اور علماء اور ائمہ سلف کی شہادت پیش کرنا اور پھر مدعی مسیحیت کا کھڑا ہونا اور لوگوں کا رجوع کرنا اور آپ جیسے اور آپ سے بڑھ کر علماء[1] کے مرید ہونے سے دنیا میں ہل چل مچ رہی ہے اور بحث اصل مسئلہ میں ہونی چاہئے یعنی عیسیٰ علیہ السلام کی حیات و وفات میں''۔

بس میں نے یہ خط لکھا اور حضرت اقدس علیہ السلام کو ملاحظہ کرا کے روانہ کر دیا۔

اور آپ نے اس پر دستخط کر دیئے اور راقم سراج الحق نعمانی و جمالی سرساوی لکھا گیا۔ مجھے یہ خط مولوی رشید احمد صاحب کو لکھنا اس واسطے ضروری ہوا تھا کہ میں اور مولوی صاحب ہم زُلف ہیں اور باوجود اس رشتہ ہم زُلف ہونے کے تعارف اور ملاقات بھی تھی اور قصبہ سرساوہ اور قصبہ گنگوہ ضلع سہارنپور میں ہیں اور ان دونوں قصبوں میں پندرہ کوس کا فاصلہ ہے اور ویسے برادرانہ تعلق بھی ہیں اور میری خوشدامن اور سسرال کے لوگ ان سے بعض مرید بھی ہیں۔ بس یہ میرا خط مولوی صاحب کے پاس گنگوہ جانا تھا اور مولوی صاحب اور ان کے معتقدین اور شاگردوں میں ایک شور برپا ہونا تھا اور لوگوں کو ٹال دینا تو آسان تھا لیکن اس خاکسار کو کیسے ٹالتے اور کیا بات بتاتے بجز اس کے کہ مباحثہ کو قبول کرتے۔

مولوی رشید احمد صاحب نے اس خط کے جواب میں لکھا کہ مخدوم مکرم پیر سراج الحق صاحب پہلے میں اس بات کا افسوس کرتا ہوں کہ تم مرزا کے پاس کہاں پھنس گئے۔ تمہارے خاندان گھرانے میں کس چیز کی کمی تھی اور میں بحث کو مرزا سے منظور کرتا ہوں۔ لیکن تقریری اور صرف زبانی۔ تحریری

---

[1] حضرت اقدس علیہ السلام نے فرمایا کہ صاحبزادہ صاحب تم جانتے ہو کہ حکماء کا رجوع کرنا اور ہمارے ساتھ ہونا غلط نہیں ہے۔ ایک تو حضرت مولانا مولوی نورالدّین صاحب ہیں جو اُن سے کم نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑھ کر ہی ہیں۔ اور ایسا ہی مولانا مولوی سیّد محمد احسن صاحب ہیں جنہوں نے رسالہ اعلامُ النّاس چھپوا کر ہمارے دعویٰ کی تصدیق میں بھیجا ہے حالانکہ ان کی اور ہماری ابھی تک ملاقات بھی نہیں ہوئی ہے۔ اور یہ کیسا عجیب رسالہ کہ اس میں ہمارا مافی الضمیر دیا ہے اور اس میں ہمارا اور مولوی صاحب کا توارد ہو گیا ہے اور دو ایک اور مولویوں بھی لئے تھے جو مجھے اس وقت یاد نہیں ہے۔ ہیں سیّد☆

☆ نقل بمطابق اصل

مجھ کو ہرگز منظور نہیں ہے اور عام جلسہ میں بحث ہوگی۔ اور وفات وحیات مسیح میں کہ یہ فرع ہے، بحث نہیں ہوگی بلکہ بحث نزول مسیح میں ہوگی جو اصل ہے۔ کتبہ رشید احمد گنگوہی۔

یہ خط مولوی صاحب کا حضرت اقدس علیہ السلام کو دکھلایا۔ فرمایا خیر شکر ہے کہ اتنا تو تمہارے لکھنے سے اقرار کیا کہ مباحثہ کے لئے تیار ہوں، گو تقریری سہی ورنہ اتنا بھی نہیں کرتے تھے۔ اب اس کے جواب میں یہ لکھ دو کہ مباحثہ میں خلط مبحث کرنا درست نہیں۔ بحث تحریری ہونی چاہئے تا کہ غائبین کو بھی سوائے حاضرین کے پورا پورا حال معلوم ہو جاوے اور تحریر میں خلط مبحث نہیں ہوتا اور زبانی تقریر میں ہو جاتا ہے۔ تقریر کا کوئی اعتبار نہیں ہوتا اور نہ اس کا اثر کسی پر پڑتا ہے اور نہ پورے طور سے یاد رہ سکتی ہے اور تقریر میں ایسا ہونا ممکن ہے کہ ایک بات کہہ کر اور زبان سے نکال کر پھر جانے اور مکر جانے کا موقع مل سکتا ہے اور بعد بحث کے کوئی فیصلہ نہیں ہوسکتا اور ہر ایک کے معتقد کچھ کا کچھ بنا لیتے ہیں کہ جس سے حق و باطل میں التباس ہو جاتا ہے۔ اور تحریر میں یہ فائدہ ہے کہ اس میں کسی کو کمی بیشی کرنے یا غلط بات مشہور کرنے کی گنجائش نہیں رہتی ہے۔ اور آپ جو فرماتے ہیں کہ مباحثہ اصل میں جو نزول مسیح ہے ہونا چاہئے، سو اس میں یہ التماس ہے کہ مسیحؑ اصل کیوں کر ہے؟ اور وفات وحیات مسیحؑ فرع کس طرح سے ہوئی؟ اصل مسئلہ تو وفات حیاتِ مسیحؑ ہے۔ اگر حیات مسیح کی ثابت ہوگئی تو نزول بھی ثابت ہو گیا اور جو وفات ثابت ہوگئی تو نزول خود بخود باطل ہو گیا۔ جب ایک عہدہ خالی ہو تو دوسرا اس عہدہ پر مامور ہو۔ ہمارے دعوے کی بناء ہی وفات مسیحؑ پر ہے۔ اگر مسیحؑ کی زندگی ثابت ہو جاوے تو ہمارے دعوے میں کلام کرنا فضول ہے۔ مہربانی فرما کر آپ سوچیں اور مباحثہ کے لئے تیار ہو جاویں کہ بہت لوگوں اور نیز مولویوں کی آپ کی طرف نظر لگ رہی ہے

حضرت اقدس علیہ السلام نے اس پر دستخط کر دیئے اور میں نے اپنے نام سے یہ خط مولوی صاحب کے پاس گنگوہ بھیج دیا۔

مولوی رشید احمد صاحب نے اس خط کے جواب میں یہ لکھا کہ افسوس ہے مرزا صاحب اصل کو فرع اور فرع کو اصل قرار دیتے ہیں اور مباحثہ بجائے تقریری کے تحریری مباحثہ میں نہیں کرتا اور ہمیں کیا غرض ہے کہ ہم اس مباحثہ میں پڑیں۔ یہ خط بھی میں نے حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سنا دیا۔ آپ نے یہ فرمایا کہ ہمیں افسوس کرنا چاہیے نہ مولوی صاحب کو، کیونکہ ہم نے تو ان کے گھر یعنی

عقائد میں ہاتھ مارا ہے اور ان کی جائیداد دبالی ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو جن پر ان کی بڑی بڑی امیدیں وابستہ تھیں اور ان کے آسمان سے اُترنے کی آرزو رکھتے تھے، مار ڈالا ہے۔ جس کو وہ آسمان میں بٹھائے ہوئے تھے اس کو ہم نے زمین میں دفن کر دیا ہے اور ان کی امیدوں پر پانی پھیر دیا ہے اور بقول ان مولویوں کے اسلام میں رخنہ ڈال دیا ہے اور لوگوں کو گھیر گھار کر اپنی طرف کر لیا ہے۔ جس کا نقصان ہوتا ہے وہی روتا اور چلّاتا ہے۔ یہ مولوی حامیانِ دین اور محافظِ اسلام کہلا کر اتنا نہیں سمجھتے کہ اگر کوئی ان کی جائیداد دبالے اور مکان اور اسباب پر قبضہ کر لے تو یہ لوگ عدالت میں جا کھڑے ہوں اور لڑنے مرنے سے بھی نہ ہٹیں اور نہ ٹلیں جب تک کہ عدالت فیصلہ نہ کرے اور آپ یہ بہانے بناتے ہیں کہ ہمیں کیا غرض ہے۔ گویا یوں سمجھو کہ ان کو دین اسلام اور ایمان سے کچھ غرض نہیں رہی۔ اور اب یہ حیلہ و بہانہ کرتے ہیں کہ ہمیں کیا غرض ہے۔ اگر ان کے پاس کوئی دلیل نہیں اور ان کے ہاتھ پلے کچھ نہیں ہے اور در حقیقت کچھ نہیں ہے۔ ان کے باطل اعتقاد کا خرمن جل کر راکھ ہو گیا۔ یہ اگر اس بحث میں پڑیں تو ان کی مولویت کو بٹہ لگتا ہے اور ان کے علم و فضل کو سیاہ دھبہ لگتا ہے۔ ان کی پیری پر آفت آتی ہے۔ ان کو لکھو کہ مولوی صاحب آپ تو علم لدنی اور باطنی کے بھی مدعی ہیں۔ اگر ظاہری علم آپ کا آپ کو مدد نہ دے، باطنی اور لدنّی علم سے ہی کام لیں یہ کس دن کے واسطے رکھا ہوا ہے۔

پس میں نے یہ تقریر حضرت اقدس علیہ السلام کی اور کچھ اور تیز الفاظ نمک مرچ لگا کر قلم بند کر کے مولوی صاحب کے پاس بھیج دی۔

اس کے جواب میں مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی نے یہ لکھا۔ میں تقریری بحث کرنے کو تیار ہوں اور اگر مرزا صاحب تحریری بحث کرنا چاہیں تو ان کا اختیار ہے۔ میں تحریری بحث نہیں کرتا۔ لاہور سے بھی بہت لوگوں کی طرف سے ایک خط مباحثہ کے لئے آیا ہے۔ مرزا چاہے تقریری بحث کرے۔ جب کسی طرح مولوی صاحب کو مفر کی جگہ نہ رہی اور سراج الحق سے مخلصی نہ ہوئی اور لاہور کی ایک بڑی جماعت کا خط پہنچا اور ادھر حضرت اقدس کی خدمت میں بھی اس لاہور کی جماعت کی طرف سے مولوی رشید احمد کے مباحثہ کے لئے درخواست آ گئی اور اس جماعت نے یہ بھی لکھا کہ مکان مباحثہ کے لئے اور خورونوش کا سامان ہمارے ذمہ ہے اور میں نے بھی مولوی صاحب کو یہ لکھا کہ اگر آپ مباحثہ نہ کریں گے اور ٹال مٹال بتائیں گے اور کچے پکے عذروں سے جان چھڑاویں

گے تو تمام اخبارات میں آپ کے اور ہمارے خط چھپ کر شائع ہو جاویں گے۔ پڑھنے والے آپ نتیجہ نکال کر کے مطلب و مقصد اصلی حاصل کر لیں گے۔

پھر دوسرے موقعہ پر حضرت اقدس نے فرمایا مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کو ضرور لکھو اور حجت پوری کرو اور یہ لکھو کہ اچھا ہم بطریق تنزّل تقریری مباحثہ ہی منظور کرتے ہیں مگر اس شرط سے کہ آپ تقریر کرتے جاویں اور دوسرا شخص آپ کی تقریر کو لکھتا جاوے اور جب ہم تقریر کریں تو ہماری جوابی تقریر کو بھی دوسرا شخص لکھتا جاوے اور جب تک ایک کی تقریر ختم نہ ہووے تو دوسرا فریق بالمقابل یا اور کوئی دوران تقریر میں نہ بولے۔ پھر وہ دونوں تقریریں چھپ کر شائع ہو جاویں۔ لیکن بحث مقام لاہور ہونی چاہئے۔ کیونکہ لاہور دارالعلوم ہے اور ہر علم کا آدمی وہاں پر موجود ہے۔

میں نے یہی تقریر حضرت اقدس امام ہمام علیہ السلام کی مولوی صاحب کے پاس بھیج دی۔ مولوی صاحب نے لکھا کہ تقریر صرف زبانی ہوگی، لکھنے یا کوئی جملہ نوٹ کرنے کی کسی کو اجازت نہ ہوگی اور جو جس کے جی میں آوے گا حاضرین میں سے رفع اعتراض و شک کے لئے بولے گا۔ میں لاہور نہیں جاتا۔ مرزا ہی سہارنپور آ جاوے اور میں بھی سہارنپور آ جاؤں گا۔ حضرت اقدس علیہ السلام نے فرمایا کہ کیا بودا پن ہے اور کیسی پست ہمتی ہے کہ اپنی تحریر نہ دی جاوے۔ تحریر میں بڑے بڑے فائدے ہیں کہ حاضرین و غائبین اور نزدیک و دُور کے آدمی بھی فائدہ اُٹھا سکتے ہیں اور فیصلہ کر سکتے ہیں۔ زبانی تقریر محدود ہوتی ہے جو حاضرین اور سامعین تک رہ جاتی ہے۔ حاضرین و سامعین بھی زبانی تقریر سے پورا فائدہ اور کامل فیصلہ نہیں کر سکتے۔ مولوی صاحب کیوں تحریر دینے سے ڈرتے ہیں۔ ہم بھی تو اپنی تحریر دیتے ہیں۔ گویا ان کا منشا یہ ہے کہ بات بیچ بیچ میں خلط مبحث ہو کر رہ جاوے۔ اگر گڑ بڑ پڑ جائے۔ اور سہارنپور میں مباحثہ ہونا مناسب نہیں ہے، سہارنپور والوں میں فیصلہ کرنے یا حق و باطل کی سمجھ نہیں ہے۔ لاہور آج دارالعلوم اور مخزن علم ہے اور ہر ایک ملک اور شہر کے لوگ اور ہر مذہب و ملّت کے اشخاص وہاں موجود ہیں۔ آپ لاہور چلیں اور میں بھی لاہور چلا چلتا ہوں اور آپ کا خرچ آمد و رفت اور قیام لاہور ایامِ بحث تک اور مکان کا کرایہ اور خرچ میرے ذمہ ہوگا۔ سہارنپور اہل علم کی بستی نہیں ہے۔ سہارنپور میں سوائے شور و شر اور فساد کے کچھ نہیں ہے۔ یہ مضمون میں نے لکھ کر اور حضرت اقدس علیہ السلام کے دستخط کرا کر گنگوہ بھیج دیا۔

مولوی رشید احمد صاحب نے اس کے جواب میں پھر یہی لکھا کہ میں لاہور نہیں جاتا صرف سہارنپور تک آ سکتا ہوں اور بحث تحریری مجھے منظور نہیں۔ نہ میں خود لکھوں اور نہ کسی دوسرے شخص کو لکھنے کی اجازت بھی دے سکتا ہوں۔

حضرت اقدس نے اس خط کو پڑھ کر فرمایا کہ ان لوگوں میں کیوں قوتِ فیصلہ اور حق و باطل کی تمیز نہیں رہی اور ان کی سمجھ بوجھ جاتی رہی۔ یہ حدیث پڑھاتے ہیں اور محدّث کہلاتے ہیں مگر فہم وفراست سے ان کو کچھ حصہ نہیں ملا۔ صاحبزادہ صاحب! ان کو یہ لکھ دو کہ ہم مباحثہ کے لئے سہارنپور ہی آ جاویں گے۔ آپ سرکاری انتظام کر لیں جس میں کوئی یورپین افسر ہو اور ہندوستانیوں پر پورا اطمینان نہیں ہے۔ بعد انتظام سرکاری ہمیں لکھ بھیجیں اور کاغذ سرکاری بھیج دیں۔ میں تاریخ مقرر پر آ جاؤں گا اور ایک اشتہار اس مباحثہ کی اطلاع کے لئے شائع کر دیا جاوے گا تا کہ لاہور وغیرہ مقامات سے صاحب علم اور مباحثہ سے دلچسپی رکھنے والے صاحب سہارنپور آ جاویں گے۔

ورنہ ہم لاہور میں سرکاری انتظام کر سکتے ہیں اور پورے طور سے کر سکتے ہیں۔ رہا تقریری اور تحریری مباحثہ وہ اُس وقت پر رکھیں تو بہتر ہے، جیسی حاضرین جلسہ کی رائے ہوگی۔ کثرت رائے پر ہم تم کاربند ہوں، خواہ تحریری خواہ تقریری جو مناسب سمجھا جاوے گا وہ ہو جاوے گا۔ آپ مباحثہ ضرور کریں کہ لوگوں کی نظریں آپ کی طرف لگ رہی ہیں۔

یہ تقریر میں نے مولوی صاحب کو لکھ بھیجی۔ مولوی صاحب نے کچھ جواب نہ دیا۔ صرف اس قدر لکھا کہ انتظام کا میں ذمہ دار نہیں ہو سکتا ہوں۔ پھر میں نے دو تین خط بھیجے جواب ندارد۔

مکتوب نمبر ۵۶

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ

مخدومی مکرمی اخویم سلّمہٗ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عنایت نامہ پہنچا۔ چونکہ اب رسالہ ’’سراج منیر‘‘ بہت جلد چھپنے والا ہے اور اس کی لاگت کا تخمینہ چودہ سو روپیہ بتلایا گیا ہے اور سرمایہ نہیں اور رسالہ سرمہ چشم آریہ کے لئے پانچ سو روپیہ نقد قرضہ لیا گیا تھا اس میں سے بھی ابھی ایک صد ادا نہیں ہوا۔ خیر یہ تو سب کچھ اللہ جلّ شانہٗ آسان کر دے گا لیکن اگر بجد وجہد مخلصین یہ رسالہ بہت جلد فروخت ہو جائے تو کسی قدر فراہمی سرمایہ اس سے ہو سکتی ہے۔

بخدمت مولوی سلطان الدین صاحب سلام مسنون۔ والسلام

* * *

مکتوب نمبر ۵۷

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

مخدومی مکرمی اخویم مولوی سراج الحق صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عنایت نامہ مرسلہ آپ کا پہنچا۔ بدریافت خیریت مزاج آں صاحب تسلّی حاصل ہوئی۔ ٹھنڈی سیاہی کی بابت جو یہ تحریر فرمایا ہے کہ بسبب قیام سرساوہ وکارنول وغیرہ کے جے پور پہنچنے میں توقف ہوا۔ اس لئے سیاہی مذکور نہیں بھیجی سو اس کا کچھ مضائقہ نہیں جس وقت آپ جے پور میں پہنچیں روانہ فرماویں اور حسب تحریر آپ کے جو اشتہار جدید یا کتاب طبع ہوا کرے گی انشاء اللہ تعالیٰ پہلے آپ کو اطلاع دی جایا کرے گی۔ ہر طرح خیال رہے گا اطمینان رکھیں۔

اور یہ جو تحریر فرمایا کہ سو جلد ’’سراجِ منیر‘‘ کی ہماری معرفت فروخت ہو جائے گی اس کے لئے

مشکوری ہوئی۔ اللہ تعالیٰ آپ کی سعی کا اجر بخشے۔ جَزَاکُمُ اللّٰہُ خَیْرَ الْجَزَاءِ۔ یہ آپ کی دوستانہ و مخلصانہ ہمدردی ہے اور پانچ جلد ''شحنۂ حق'' کی قیمت اور ایک جلد ''سُرمہ چشم آریہ'' کی معرفت سخی اللہ صاحب وایضاً قیمت یک جلد ''سُرمہ چشم آریہ'' معرفت اسماعیل خان اب تک میرے پاس نہیں پہنچی۔ شاید اُنہوں نے ابھی روانہ کرنے میں توقف کیا ہوگا۔ مولوی صاحب کو سلام مسنون فرماویں اور صحت یابی سے مطلع کریں۔

خاکسار

مورخہ ۲۴ ؍ستمبر

میرزا غلام احمد عفی عنہ

بقلم عاجز عبدالحق غفرلہ

* * *

مکتوب نمبر ۵۸

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ

مکرمی اخویم صاحبزادہ صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

محبت نامہ پہنچا۔ انشاء اللہ القدیر سیّد صاحب کے لئے انشاء اللہ دعا کروں گا۔ سیّد حشمت علی صاحب کو مطمئن کر دیں اور آپ کی ملاقات کا بہت اشتیاق ہے۔ اُمید ہے آپ جلد اس طرف توجہ فرمائیں گے اور ایک روپیہ کا عطر عمدہ اگر ملے تو ضرور خرید کر لے آنا مگر آپ کا آنا ازبس ضروری ہے اس جگہ کتاب ''دافع الوساوس'' کا کام شروع ہے۔ شاید چند جزو کے قریب کتاب طبع ہو چکی ہے۔

۲۲ ؍ستمبر ۱۸۹۸ء

والسلام

خاکسار

غلام احمد عفی عنہ

از قادیان

* * *

مکتوب نمبر ۵۹ ۞

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا عنایت نامہ پہنچا۔ آپ ضرور اس شخص نان بائی کو ساتھ لے آویں جو کرایہ ہوگا اس جگہ دیا جائے گا اور مبلغ عــہ۲۰ روپیہ کا تنور بھی ساتھ خرید کر لے آویں اور اگر روپیہ نہ ہو تو بواپسی ڈاک مجھ کو اطلاع دیں کہ تا یہاں سے مبلغ بیس عــہ۲۰ روپیہ اور کرایہ بھیج دیا جائے مگر جلد اطلاع دیں لیکن یہ بات اس کو سنا دینی چاہئے کہ اکثر دو وقت ایک سَو ۱۰۰ کے قریب مہمانوں کی روٹی پکانی پڑتی ہے۔ ایسا نہ ہو کہ صرف دس ۱۰ بیس ۲۰ آدمی کی روٹی پکا سکتا ہو۔ یہ تنخواہ تو ہمیں منظور ہے اور تنور خریدنے کے لئے آپ کو کہہ دیا ہے۔ مگر یہ امر فیصلہ طلب ہے کہ آیا اس میں یہ طاقت ہے کہ ساٹھ، ستّر یا ایک سو آدمی کی تنور میں ہر روز وہ روٹی طیار کر دے گا اور دلّی کے نان بائیوں کی طرح عمدہ اور صاف روٹی ہوگی۔ اگر وہ اپنی باتوں میں سچا ہے تو بہتر ہے اور بہت خوب ہے۔ صرف یہ خیال ہے کہ ان لوگوں میں سے نہ ہو جو صرف دس بیس روٹیاں پکا سکتے ہیں۔ مگر یہاں لنگر خانہ میں بعض اوقات دو دو سو ۲۰۰ آدمی مہمان جمع ہو جاتے ہیں جیسا کہ آپ کو معلوم ہے۔ غرض اگر ہر طرح پر قابل ہو تو میری طرف سے اجازت ہے کہ عــہ۲۰ روپیہ کا تنور خرید دیں اور اپنی طرف سے کرایہ دے کر لائیں اور اگر بطور قرضہ دو چار دن کے لئے روپیہ مل جائے یعنی جس صورت میں آپ کے پاس نہ ہو تو قرضہ لے کر تنور لے لیں اور اگر روپیہ نہ ہو اور نہ ملے تو اطلاع دیں تا فی الفور بھیج دیئے جاویں۔   والسلام

۲۳؍ اپریل ۱۹۰۶ء   خاکسار

مرزا غلام احمد

آپ کے گھر میں سب خیر و عافیت سے ہیں اور لڑکا ہر طرح اچھا ہے۔

مکتوب نمبر۶۰ ✵

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

مخدومی مکرمی پیر صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کے خطوط حضرت کی خدمت میں پہنچے۔ حضرت دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا فضل آپ پر ہو اور مقدمہ کی مشکلات سے جلد مخلصی ہو کر آپ کو دارالامان میں واپس آنے کا موقع مل جائے۔ فی الواقع یہ دوری اور مہجوری آپ کے واسطے بہت تکلیف کو سامنا۔ جس شخص کی اتنی مدت سے قادیان میں رہائش مستقل ہو اُس کے واسطے تو اتنی مدت باہر رہنا نہایت مشکل بلکہ ایک ایک دن بمنزلہ سال کے ہوگا۔ اچھا خدا کا فضل کرے اور آپ کو بخیریت فتح کے ساتھ واپس لائے۔

۸؍مئی ۱۹۰۷ء والسلام

خادم محمد صادق عفی عنہ

✵ ✵ ✵

مکتوب نمبر ۶۱٭

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا عنایت نامہ جو غم اور مصیبت کے صدمہ سے بھرا ہوا تھا مجھ کو ملا اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ چونکہ خدا تعالیٰ جبکہ کوئی مصیبت نازل کرتا ہے تو بعد اس کے کوئی راحت بھی پہنچاتا ہے۔ اس لئے اس کے رحم اور کرم سے کسی حالت میں نومید نہیں ہونا چاہئے اور ساتھ ہی توبہ اور استغفار بہت کرنا چاہئے کیونکہ بعض مصائب بعض گناہوں کے سبب سے بھی ظہور میں آتے ہیں اور اللہ تعالیٰ تو ہر چیز پر قادر ہے۔ چاہے تو ایک بیٹے کی جگہ دس۱۰ بیٹے دے دے وہ سب کچھ کر سکتا ہے۔

آپ کی نومیدی کی عمر نہیں ہے۔ ہم نے بچشم خود دیکھا ہے کہ نوّے۹۰ برس تک جن کی عمر تھی ان کے لڑکے پیدا ہوگئے اور ساتھ ہی پینسٹھ برس تک عورتوں کی بھی اولاد ہوسکتی ہے۔ ہاں جب یہ خیال آتا ہے کہ کس قدر فرقان الرحمٰن کی پرورش کے لئے آپ نے محنت اٹھائی تھی اور کیا کچھ امنگ اور آرزوئیں تھیں تو دل پر صدمہ پہنچتا ہے لیکن ایسی مصیبتیں ہر یک کے ساتھ لگی ہوئی ہیں۔ خدا تعالیٰ پر توکّل کرنے والے آخر اپنی مراد کو پالیتے ہیں۔ میرے ہمیشہ خیال میں رہا ہے کہ یہ سفر ہی منحوس تھا۔ آپ کو ایسے لوگوں سے تعلقات کرنے پڑے جو سچائی اور راستبازی کے دشمن ہیں اور ہر یک مکر اور فریب کو حلال سمجھتے ہیں۔ انسان کا قاعدہ ہے کہ تعلق ہونے کے بعد کئی ٹھوکروں میں مبتلا ہو جاتا ہے سو میں اسی لئے ڈرتا ہوں کہ یہ خدا کی طرف سے ایک سرزنش نہ ہو۔ پاکوں اور مقدسوں کو بھی کبھی مصیبت آجاتی ہے جیسا کہ لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گیارہ لڑکے مر گئے مگر ساتھ اس کے صبر جمیل تھا، کوئی جزع فزع نہ تھا۔ اسی واسطے لکھا ہے کہ مصیبت دو قسم کی ہے (۱) ایک ترقی درجات کی مصیبت جو نبیوں اور تمام راستبازوں پر آتی ہے (۲) اور دوسری **جزاء السیئات** کی مصیبت جو انسان پر گناہ اور غفلت کی حالت میں آتی ہے اور غم کے ساتھ دیوانہ بنا دیتی ہے۔ بہرحال توبہ اور استغفار کے ساتھ وہ مصیبت جاتی رہتی ہے اور خدا تعالیٰ نعم البدل عطا کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ توبہ کرنے والوں سے پیار کرتا ہے۔ بجز خدا کی طرف جھکنے کے کوئی چارہ نہیں۔ دُنیا کی

زندگی ہر قسم کی تلخیوں سے بھری ہوئی ہے مگر جو شخص سچی توبہ کرتا ہے اور مکر اور فریب کی تمام شاخیں اپنے اندر سے باہر نکال دیتا ہے خدا کی رحمت کا اس پر سایہ ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ آگ میں سے اس کو نکال لیتا ہے۔ بجز خدا کے کوئی کسی کا ساتھی نہیں۔ جو خدا کی طرف آتے ہیں وہ اس کی رحمتوں کے امیدوار ہو جاتے ہیں۔ اس کی دلوں پر نظر ہے نہ زبانوں پر۔ ہمیں آپ کے فرزند کی وفات کی خبر پڑھ کر بہت صدمہ ہوا ہے۔ خدا تعالیٰ اس کا بدل عطا کرے۔ آمین۔ گھر میں بیوی اور ان کی والدہ بھی یہ خبر سن کر نہایت غمگین ہوئیں اور ان کو بہت صدمہ پہنچا اور روتی رہیں مگر قضاء وقدر الٰہی سے کیا چارہ ہے۔ ہمارا تو یہی تجربہ ہے کہ کچھ اپنا ہی گناہ ہوتا ہے جب فوق الطاقت قہر الٰہی نازل ہو جاتا ہے ورنہ وہ تو بڑا کریم ورحیم ہے۔ اس کی رحمتیں بے انتہاء ہیں۔ وہ جو اس کی طرف سچے دل سے جھکتے ہیں وہ فوق الطاقت صدموں سے انہیں بچا لیتا ہے۔ والسلام

۱۳/اگست ۱۹۰۷ء خاکسار

غلام احمد

از قادیان

* * *

عکس مکتوبات

بنام

حضرت صاحبزادہ

پیر سراج الحق صاحب نعمانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

عکس مکتوب نمبرا

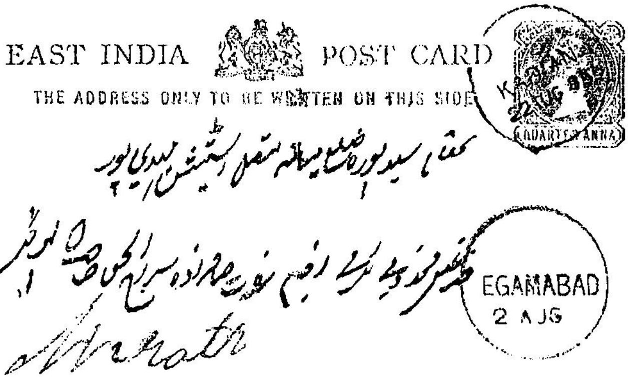

EAST INDIA POST CARD

THE ADDRESS ONLY TO BE WRITTEN ON THIS SIDE

QUARTER ANNA

مقام سید پور ضلع [illegible] متصل اسٹیشن [illegible]

بخدمت مخدومی مکرمی [illegible] صاحبزادہ سراج الحق صاحب [illegible]

EGAMABAD

2 AUG

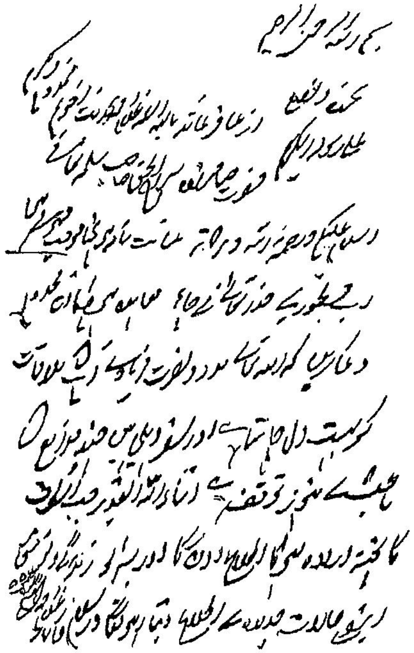

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مخدومی مکرمی [illegible]

[illegible] حضرت صاحبزادہ سراج الحق صاحب سلمہ [illegible]

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ عنایت نامہ [illegible] موصول ہوا

[illegible] چند روز [illegible]

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ [illegible] آپ [illegible] ملاقات

کو بہت دل چاہتا ہے اور [illegible] دہلی میں چند [illegible]

[illegible] ابھی توقف ہے ان شاء اللہ القدیر [illegible]

[illegible] الحمدللہ [illegible]

[illegible] حالات جدیدہ سے [illegible] دیتا رہوں گا والسلام [illegible]

عکس مکتوب نمبر۲

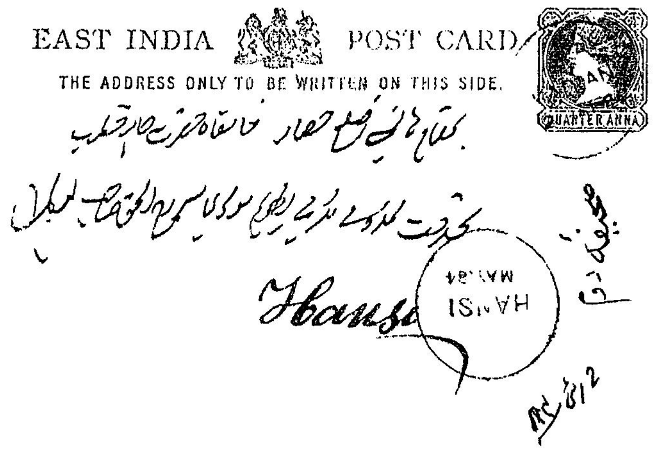

EAST INDIA POST CARD

THE ADDRESS ONLY TO BE WRITTEN ON THIS SIDE.

QUARTER ANNA

بمقام ہانسی ضلع حصار خانقاہ حضرت صاحب قطب

Hansi

HANSI

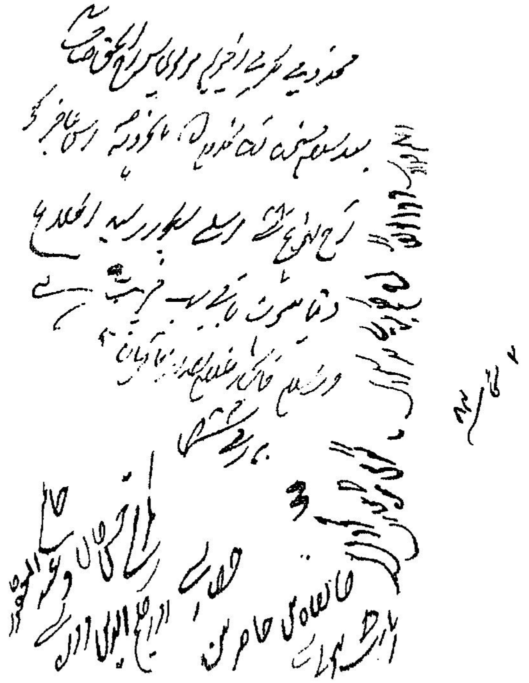

عکس مکتوب نمبر ۷

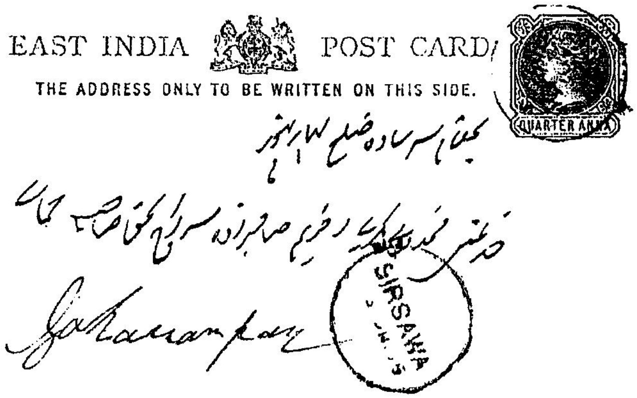
EAST INDIA POST CARD

THE ADDRESS ONLY TO BE WRITTEN ON THIS SIDE.

QUARTER ANNA

بمقام سرساوہ ضلع سہارنپور

Saharanpur

SIRSAWA

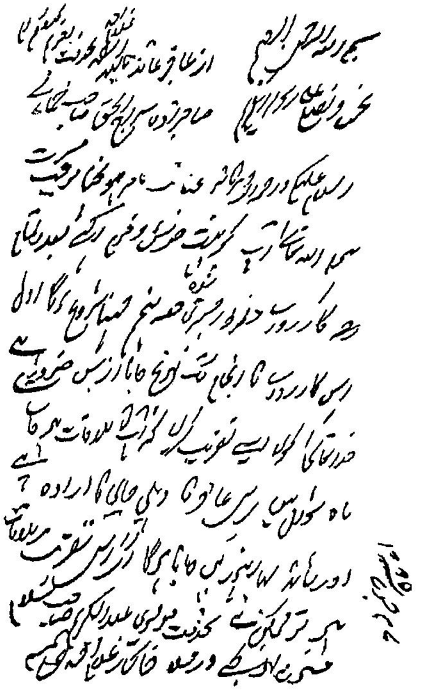
بسم اللہ الرحمن الرحیم

عکس مکتوب نمبر ۱۰

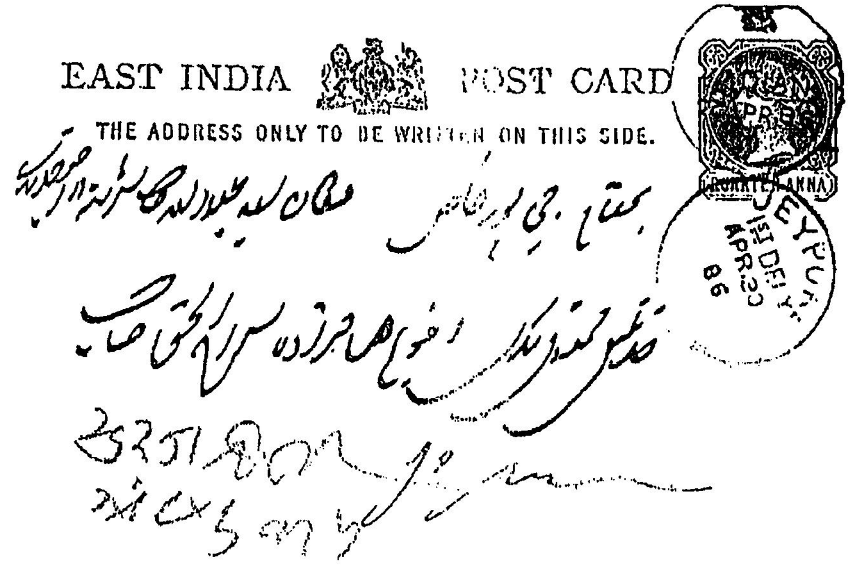

EAST INDIA POST CARD

THE ADDRESS ONLY TO BE WRITTEN ON THIS SIDE.

QUARTER ANNA

JEYPUR 1st DELY APR.20 86

بمقام جی پور [illegible] مکان سید عبد اللہ [illegible]

بخدمت [illegible] صاحبزادہ سراج الحق صاحب

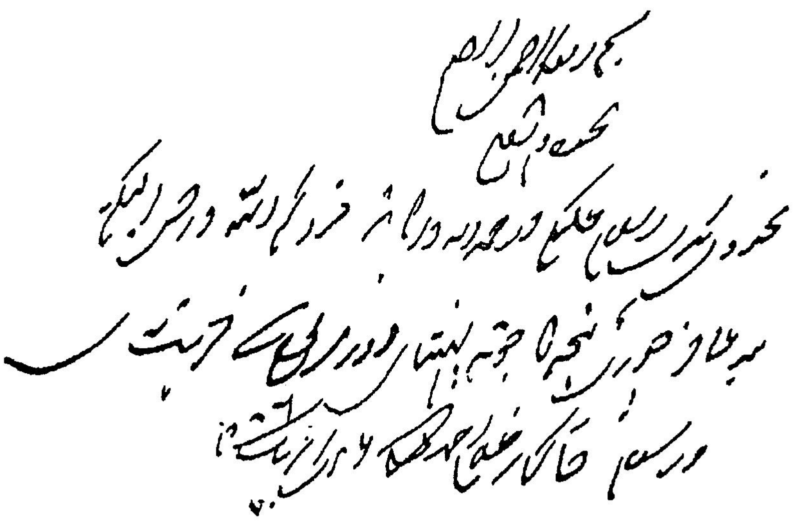

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی

مخدومی [illegible] السلام علیکم [illegible]

[illegible]

[illegible] خاکسار غلام احمد [illegible]

عکس مکتوب نمبر۱۲

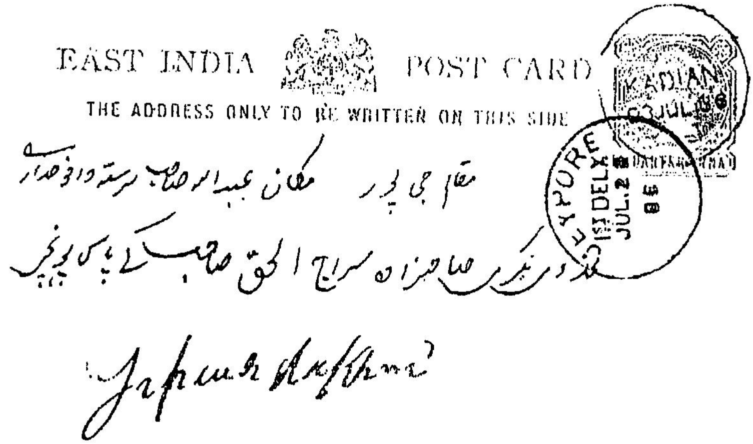

EAST INDIA POST CARD

THE ADDRESS ONLY TO BE WRITTEN ON THIS SIDE

KADIAN 3 JUL 86

JEYPORE 1ST DELY JUL. 2 86

مقام جی پور مکان عبداللہ صاحب سررشتہ دار فوجداری

مخدومی مکرمی صاحبزادہ سراج الحق صاحب کے پاس پہنچے

Jeypur Rajputana

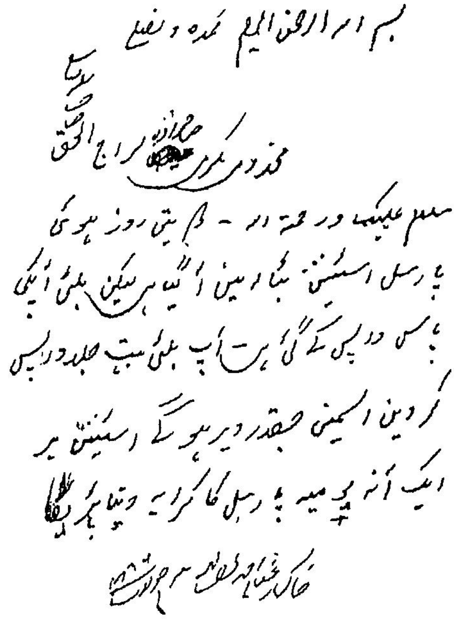

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی

مخدومی مکرمی صاحبزادہ سراج الحق صاحب سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ کئی روز ہوئے
پارسل اسٹیشن بٹالہ میں آ گیا ہے لیکن بلٹی آپکی
پاس واپس کی گئی ہے آپ بلٹی بہت جلد واپس
کر دیں اس میں جسقدر دیر ہوگی اسٹیشن پر
ایک آنہ یومیہ پارسل کا کرایہ دینا پڑیگا

خاکسار غلام احمد عفی عنہ ۳ جولائی ۸۶ء

عکس مکتوب نمبر ۱۴

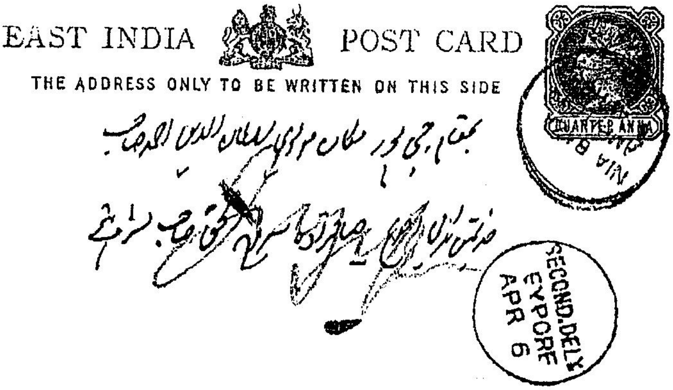

EAST INDIA POST CARD

THE ADDRESS ONLY TO BE WRITTEN ON THIS SIDE

QUARTER ANNA

بمقام جے پور مکان مولوی سلطان الدین احمد صاحب

خدمت مخدومی اخویم صاحبزادہ سراج الحق صاحب پہنچے

SECOND.DELY
EYPORE
APR 6

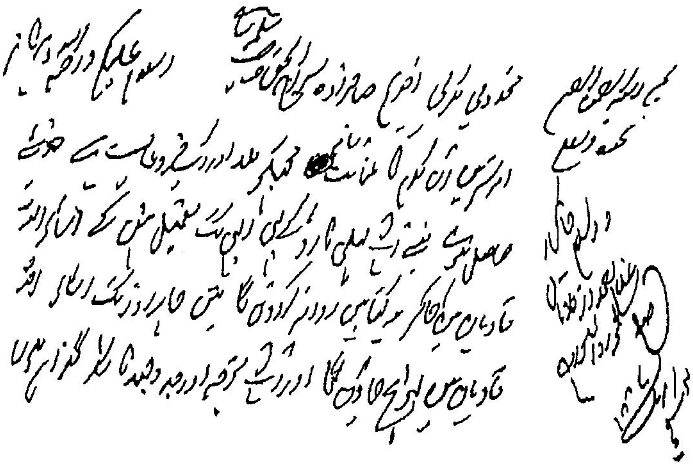

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی

مخدومی مکرمی اخویم صاحبزادہ سراج الحق صاحب سلمہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

[illegible]

والسلام
خاکسار
غلام احمد از قادیان

عکس مکتوب نمبر ۱۵

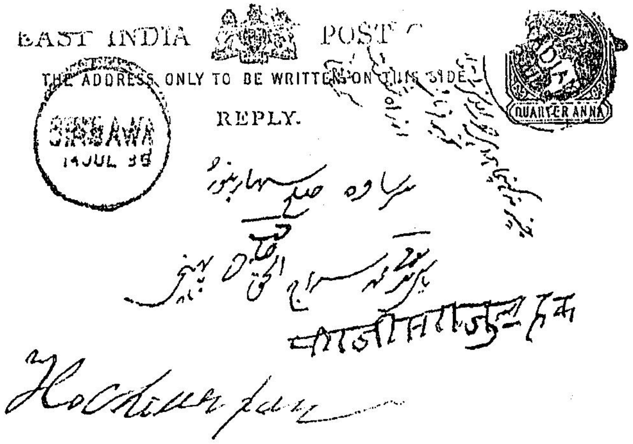

EAST INDIA POST C

THE ADDRESS ONLY TO BE WRITTEN ON THIS SIDE

REPLY.

SIRSAWA
14 JUL 95

INDIA
QUARTER ANNA

سرساوہ ضلع سہارنپور

بخدمت محمد سراج الحق صاحب پہنچے

[illegible]

Hoshiarpur

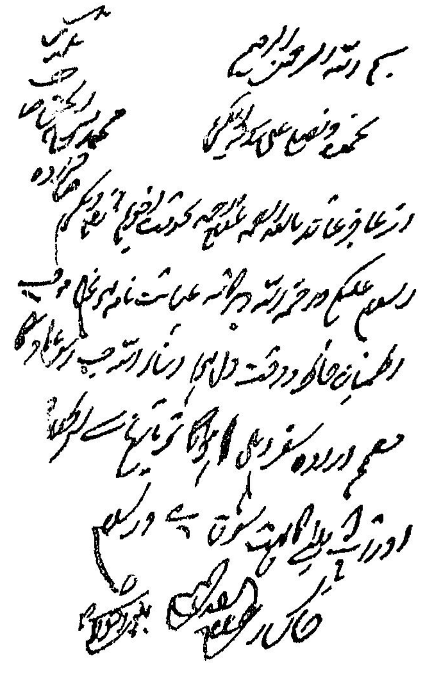

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

از عاجز عائذ باللہ الصمد [illegible] بخدمت اخویم [illegible]

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عنایت نامہ [illegible]

[illegible] انشاء اللہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

خاکسار غلام احمد

مکرمی اخویم محمد سراج الحق صاحب صاحبزادہ

عکس مکتوب نمبر ۱۹

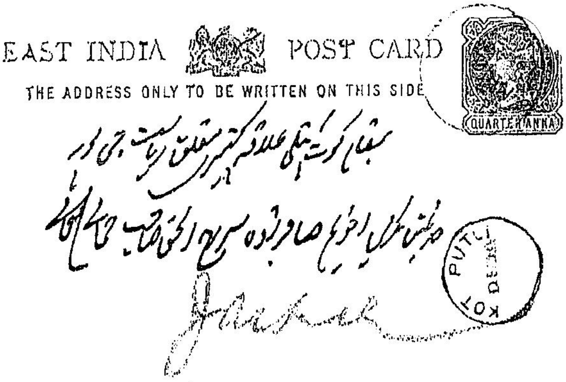

EAST INDIA POST CARD

THE ADDRESS ONLY TO BE WRITTEN ON THIS SIDE

QUARTER ANNA

KOT PUTLI

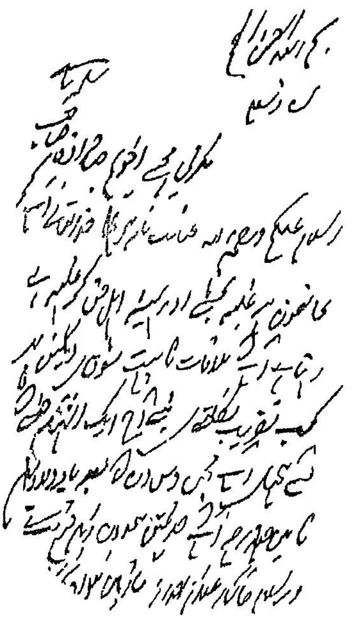

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی

مکرمی مجبی اخویم صاحبزادہ صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

عکس مکتوب نمبر ۲۰

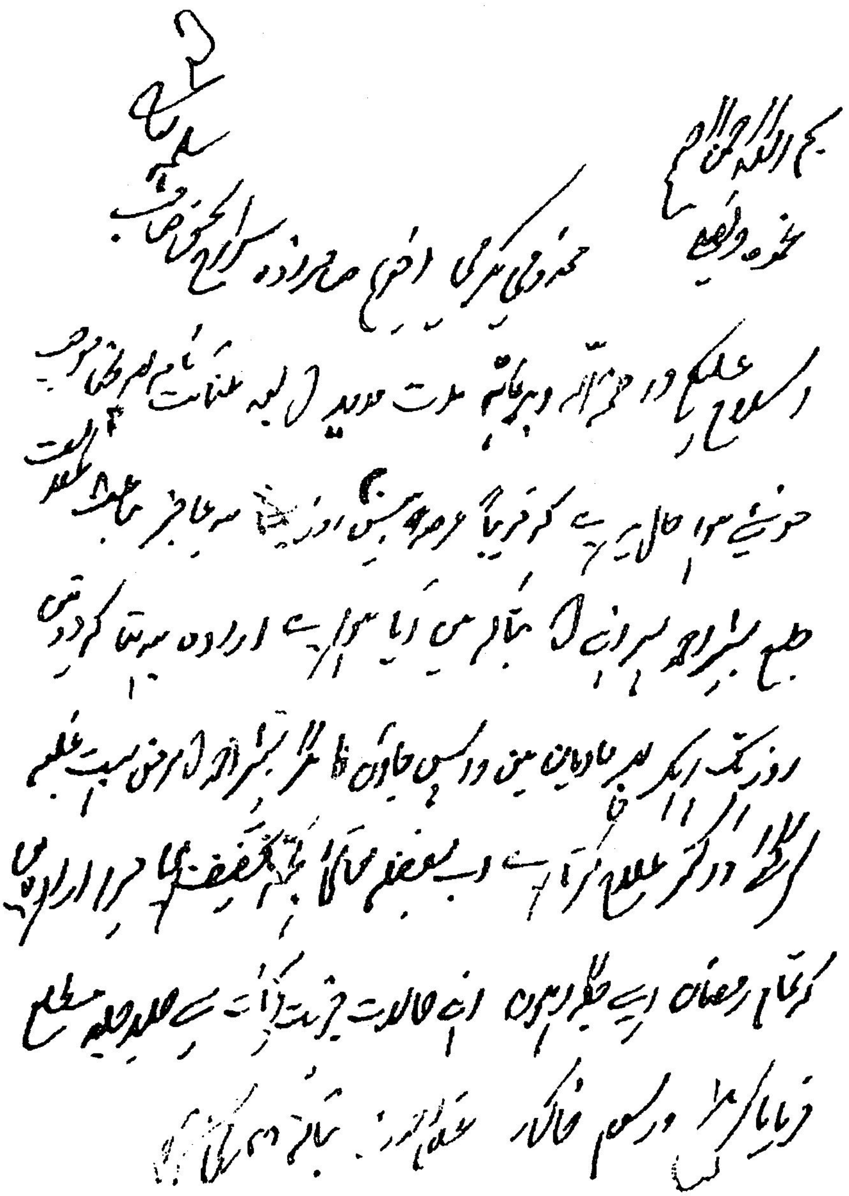

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی
مخدومی مکرمی اخی صاحبزادہ سراج الحق صاحب سلمہ ربہ
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مدت مدید کے بعد عنایت نامہ صادر ہوا موجب
خوشی ہوا حال یہ ہے کہ قریباً عرصہ بیس روز [illegible] سے [illegible]
ضلع [illegible] اپنے [illegible] میں آیا ہوا ہے ارادہ ہے کہ دو تین
روز تک [illegible] میں واپس جاؤں گا مگر [illegible] سبب علالت
رک گیا ڈاکٹر علاج کرتا ہے [illegible] ارادہ ہے
کہ تمام رمضان اسی جگہ رہوں اپنے حالات خیریت آیات سے جلد جلد مطلع
فرمایا کریں والسلام خاکسار [illegible]

عکس مکتوب نمبر ۲۱

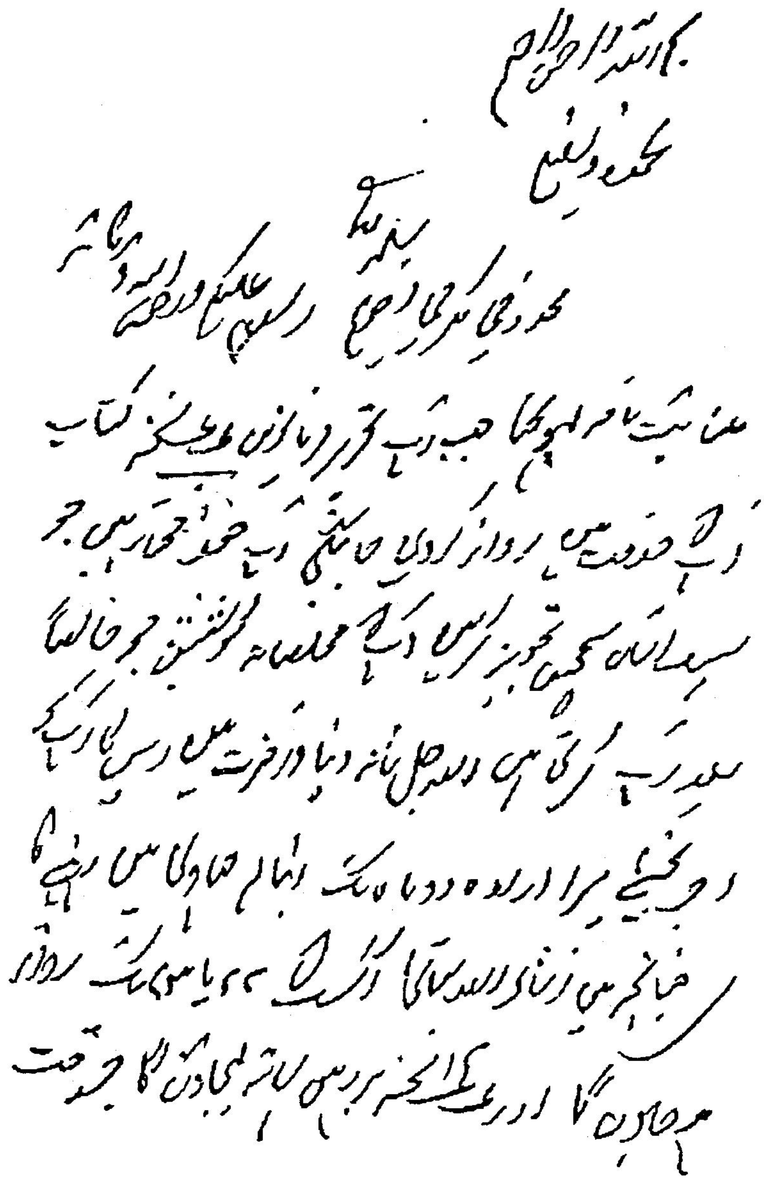

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی

مخدومی مکرمی [illegible] سلمہ [illegible] السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عنایت نامہ پہنچا [illegible] آپ تحریر فرما [illegible] کتاب

آپ [illegible] روانہ کر دی جا چکی [illegible] آپ خود مختار ہیں جو

مناسب سمجھیں تجویز کر لیں [illegible]

[illegible] اللہ جل شانہ دنیا و آخرت میں [illegible]

[illegible] میرا ارادہ [illegible]

[illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] روانہ

ہو جاؤں گا اور [illegible]

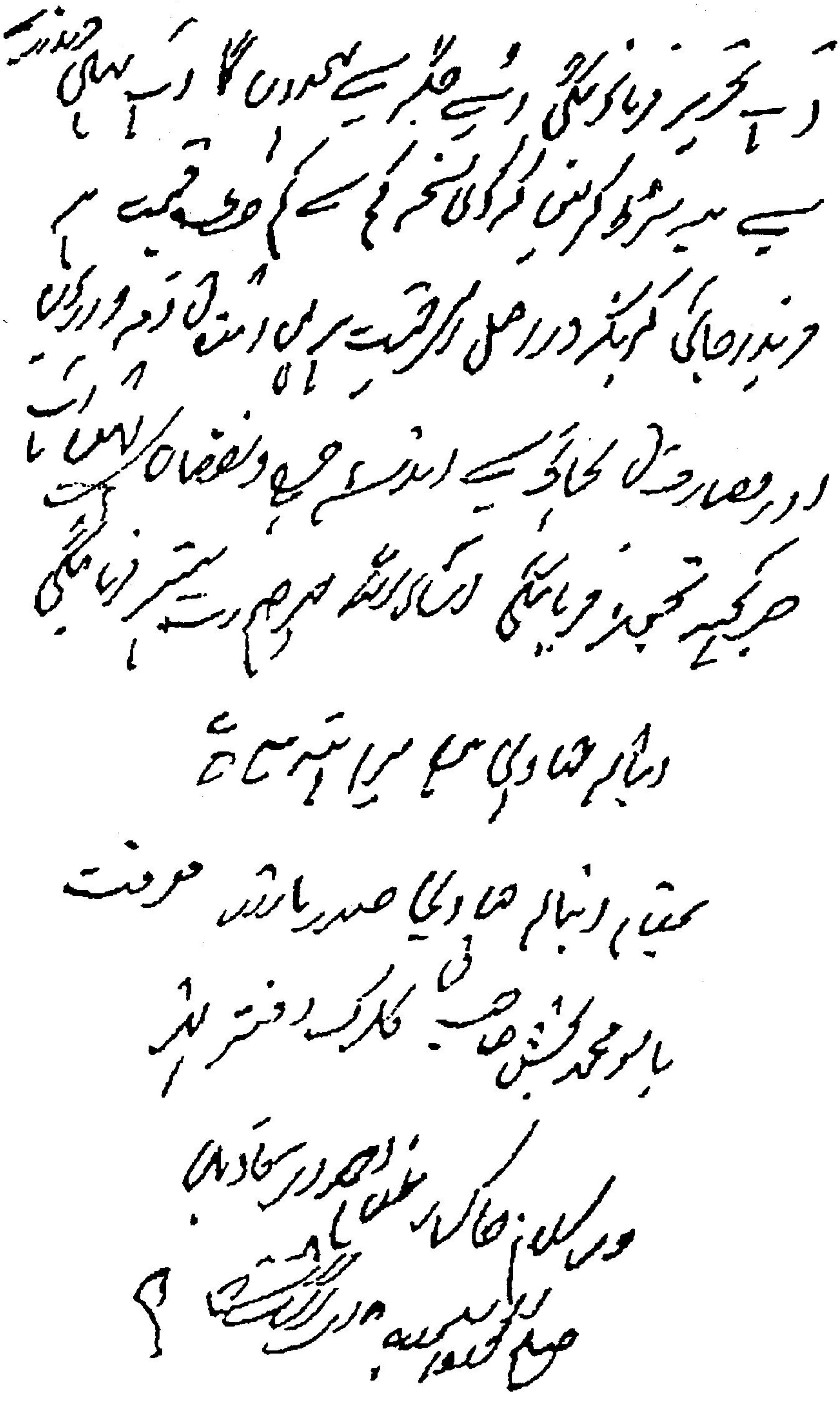

آپ تحریر فرماویں گی کس جگہ سے بھیجدوں گا آپ پہلی چندہ

سے ہی یہ سر دست کریں کہ کوئی نسخہ کم سے کم حصہ قیمت ہم

خریدار جاوے مگر بکثرت در اصل اس قیمت سے پیدا ہو اشتہار تقسیم فرما کریں

اور ہر صورت میں لحاظ سے [illegible] حصہ و نقصان [illegible]

حسب تحریر فرمایا کی [illegible] انشاء اللہ [illegible] بہتر فرماویں گی

در انبالہ چھاؤنی [illegible] میرا [illegible]

مقام انبالہ چھاؤنی صدر بازار معرفت

بابو محمد بخش صاحب کلرک دفتر نہر

مرسلہ خاکسار غلام احمد از قادیان

ضلع گورداسپورہ [illegible]

عکس مکتوب نمبر۲۲

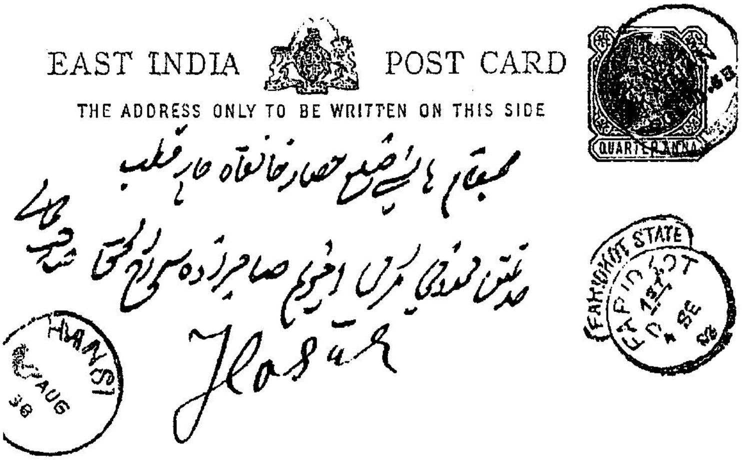

EAST INDIA POST CARD

THE ADDRESS ONLY TO BE WRITTEN ON THIS SIDE

QUARTER ANNA

مقام ہانسی ضلع حصار خانقاہ حاجی قطب

خدمت مخدومی مکرمی اخویم صاحبزادہ سراج الحق صاحب جمالی

HANSI

AUG

FARIDKOT STATE

FARIDKOT

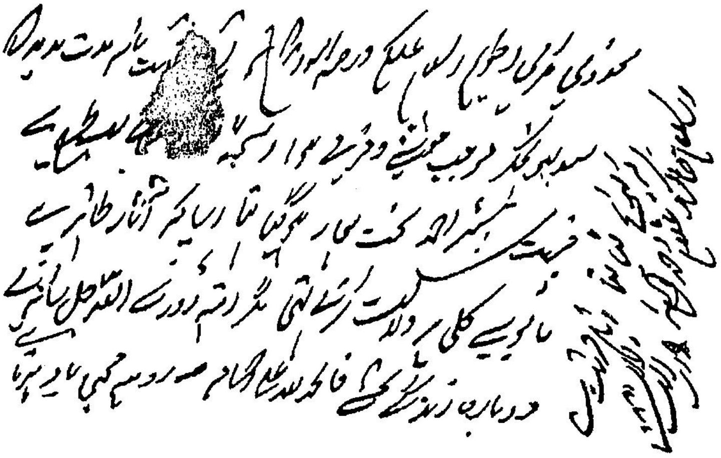

عکس مکتوب نمبر ۲۳

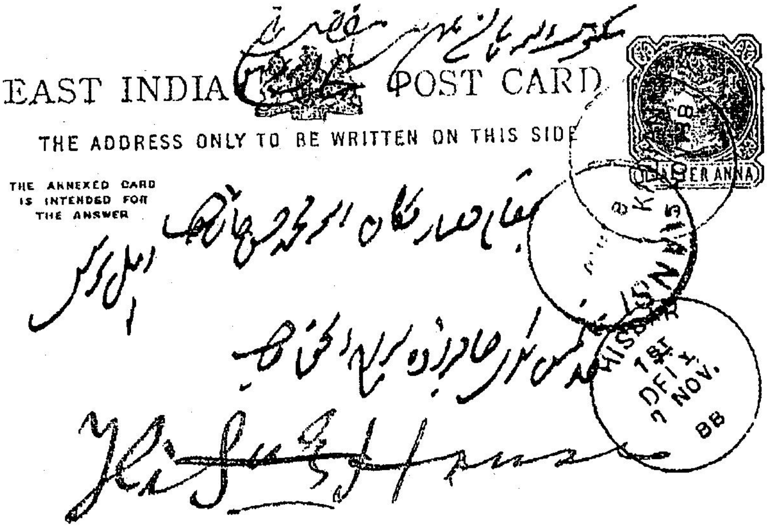

مکتوب [illegible] [illegible]

EAST INDIA POST CARD

THE ADDRESS ONLY TO BE WRITTEN ON THIS SIDE

THE ANNEXED CARD
IS INTENDED FOR
THE ANSWER

QUARTER ANNA

بمقام حصار مکان [illegible] محمد حسن صاحب
اپیل نویس

بخدمت [illegible] صاحبزادہ [illegible] عبدالرحمن صاحب

HISSAR
7 NOV.
88

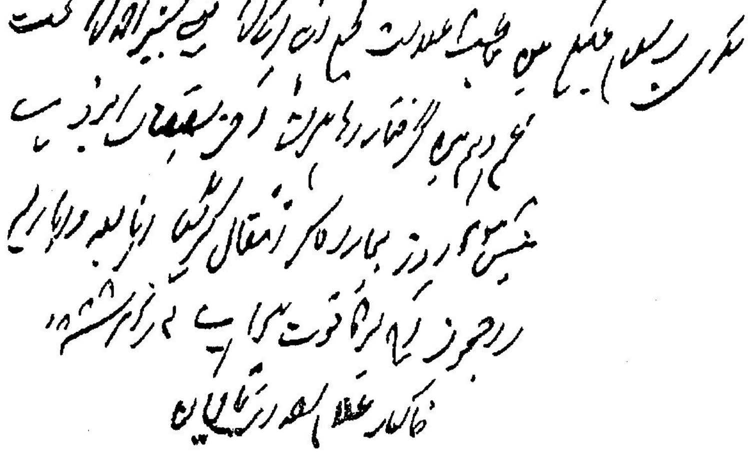

مکرمی السلام علیکم [illegible] بجہت علالت طبع [illegible] بشیر احمد [illegible]
[illegible] گرفتار رہا [illegible]
[illegible] روز بیمار رہ کر انتقال کر گیا انا للہ و انا الیہ
راجعون [illegible] قوت [illegible]
خاکسار عطاء اللہ [illegible]

عکس مکتوب نمبر ۲۴

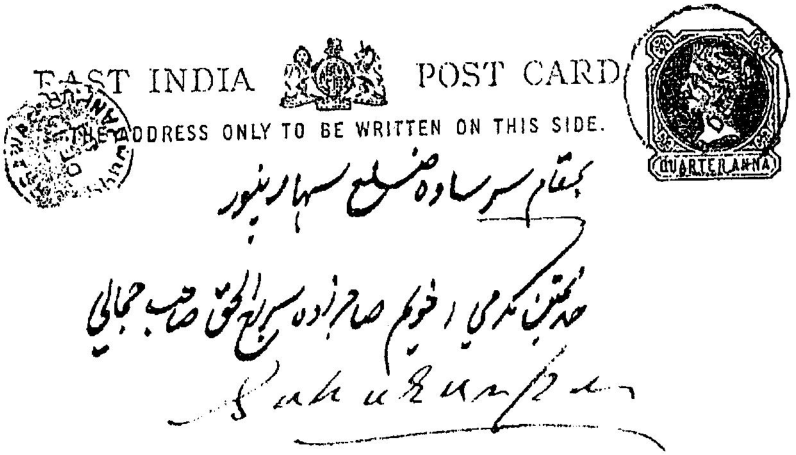

EAST INDIA POST CARD

THE ADDRESS ONLY TO BE WRITTEN ON THIS SIDE.

QUARTER ANNA

بمقام سرساوہ ضلع سہارنپور

خدمت مکرمی اخویم صاحبزادہ سراج الحق صاحب جمالی

Saharanpur

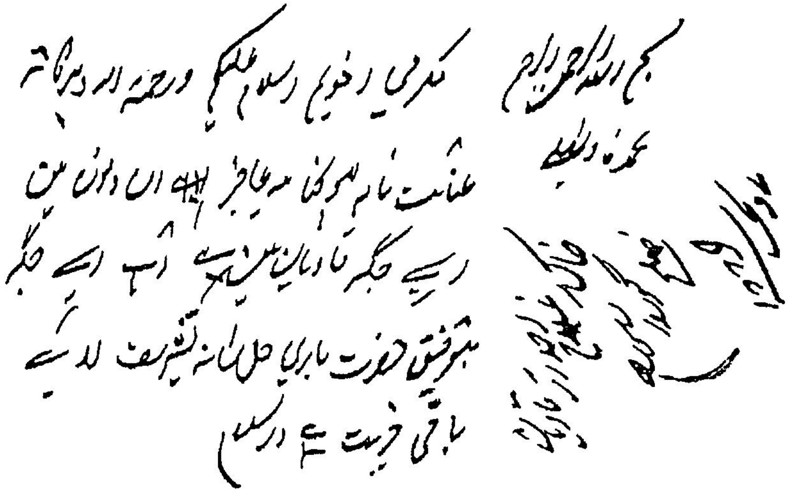

بسم اللہ الرحمن الرحیم مکرمی اخویم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

نحمدہ ونصلی

عنایت نامہ پہنچا یہ عاجز انشاءاللہ ان دنوں میں

رہے گا جگہ قادیان میں ہے آپ اسی جگہ

بتوفیق حضرت باری جل شانہ تشریف لاویں

باقی خیریت ہے والسلام

خاکسار غلام احمد از قادیان

[illegible]

عکس مکتوب نمبر ۲۷

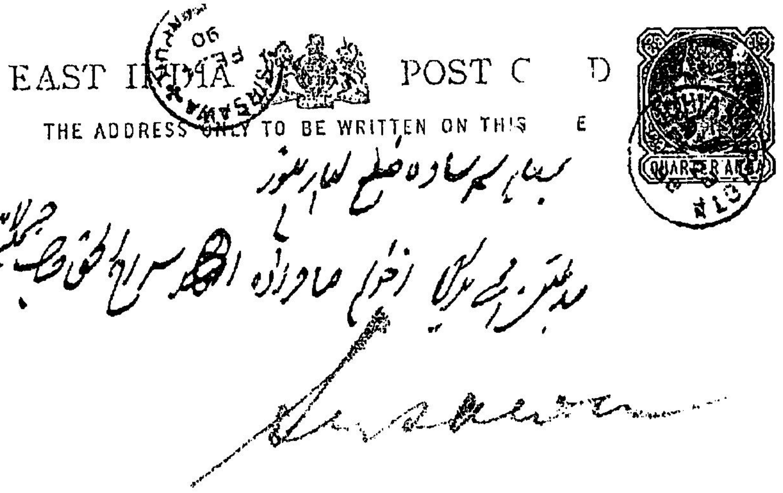

EAST INDIA POST C D

THE ADDRESS ONLY TO BE WRITTEN ON THIS E

QUARTER ANNA

SIRSAWA

بمقام سرساوہ ضلع سہارنپور

[illegible] صاحبزادہ [illegible] سراج الحق صاحب جمالی نعمانی

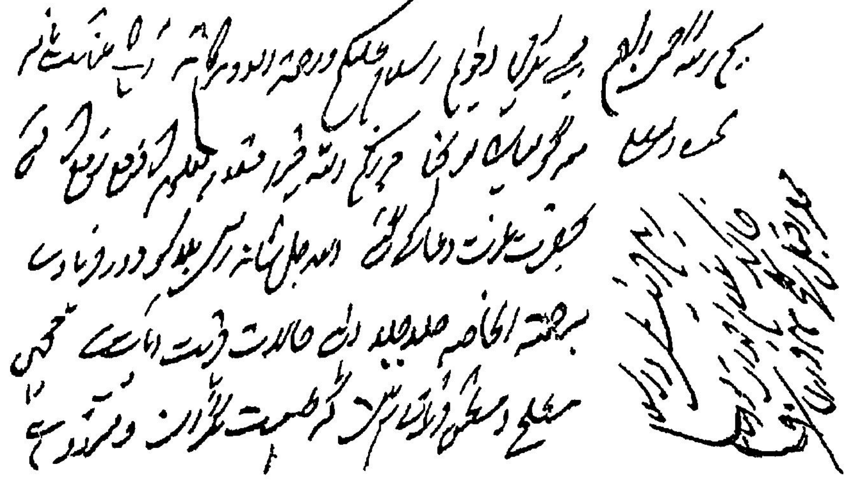

بسم اللہ الرحمن الرحیم محبی عزیزی اخویم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ آپ کا عنایت نامہ

[illegible]

[illegible] دعا کرتا ہوں اللہ جل شانہ آپ کی بلاؤں کو دور فرما دے

[illegible] جلد جلد [illegible]

[illegible]

خاکسار [illegible]

عکس مکتوب نمبر ۲۸

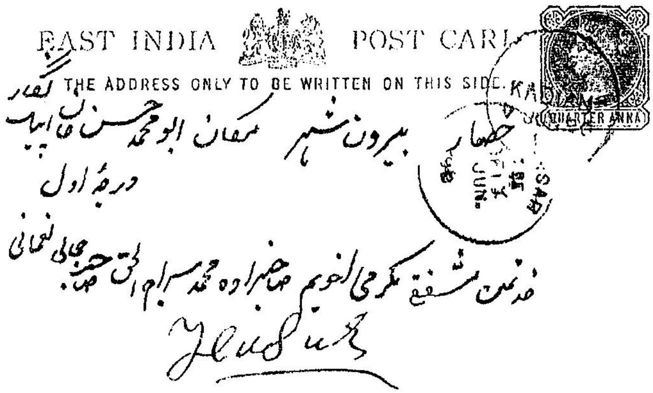

EAST INDIA POST CARD
THE ADDRESS ONLY TO BE WRITTEN ON THIS SIDE.
QUARTER ANNA
KADIAN
JUN.
HISSAR

حصار بیرون شہر مکان ابو محمد حسن خان صاحب اپیل نگار
درجۂ اول

خدمت مشفقی مکرمی اخویم صاحبزادہ محمد سراج الحق صاحب جمالی نعمانی

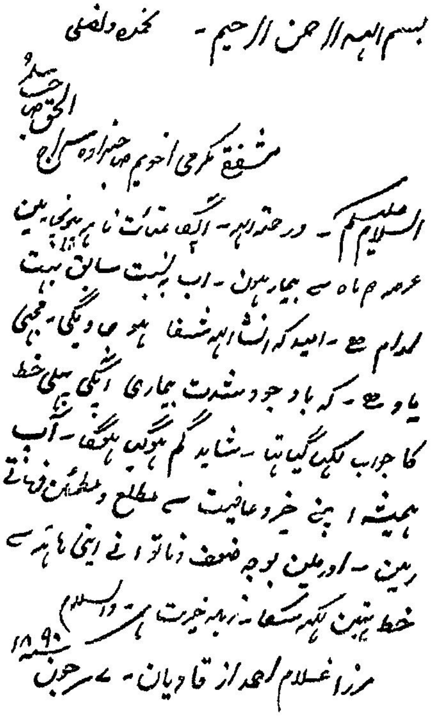

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی

مشفقی مکرمی اخویم صاحبزادہ سراج الحق صاحب سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ۔ آپکا عنایتنامہ پہنچا ۔ میں عرصہ ۴ ماہ سے بیمار ہوں ۔ اب بہ نسبت سابق بہت آرام ہے ۔ امید کہ انشاء اللہ شفا ہو جاویگی ۔ مجھکو یاد ہے ۔ کہ باوجود شدت بیماری آپکے پہلے خط کا جواب لکھا گیا تھا ۔ شاید گم ہو گیا ہوگا ۔ آپ ہمیشہ اپنی خیر و عافیت سے مطلع و مطمئن فرماتے رہیں ۔ اور میں بوجہ ضعف و ناتوانی اپنے ہاتھ سے خط نہیں لکھ سکا ۔ زیادہ خیریت ہے والسلام

مرزا غلام احمد از قادیان ۔ ۷ رجب سنہ ۱۸۹۰

عکس مکتوب نمبر ۲۹

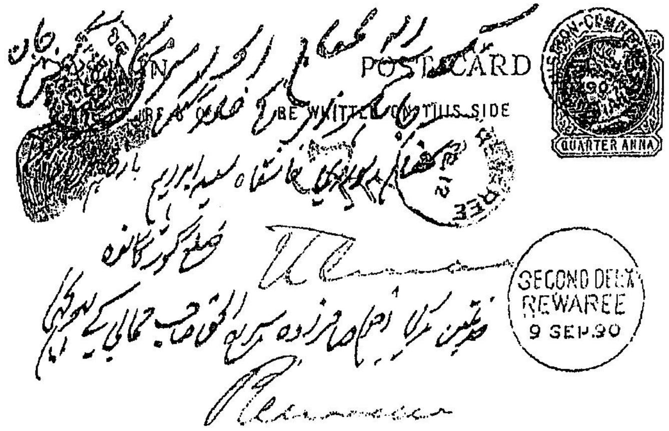

POST CARD

THE ADDRESS ONLY TO BE WRITTEN ON THIS SIDE

QUARTER ANNA

SECOND DELY
REWAREE
9 SEP 90

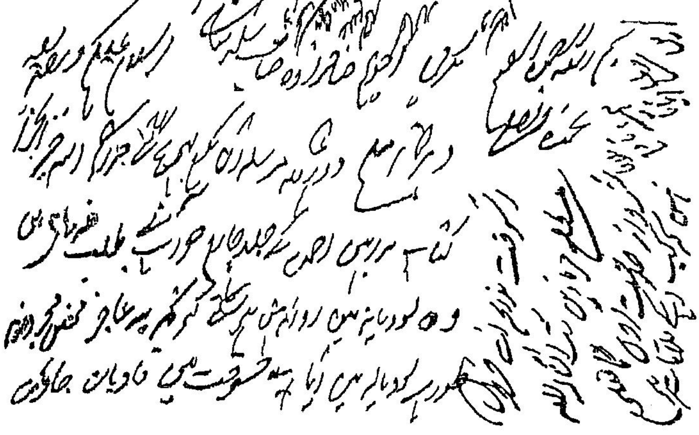

عکس مکتوب نمبر ۳۰

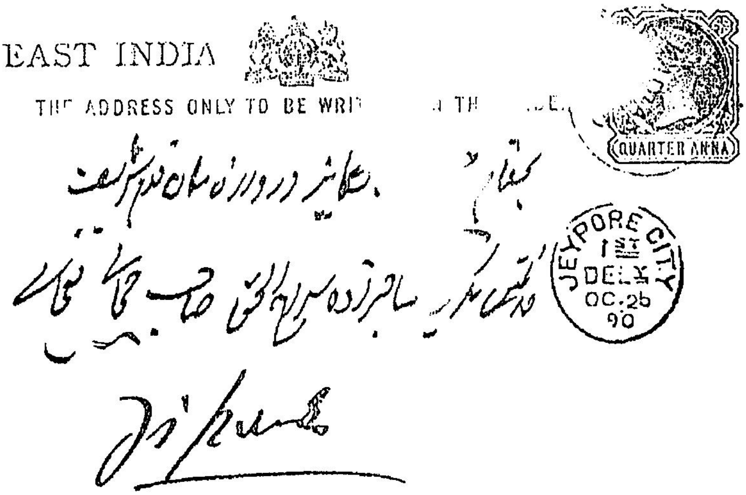

EAST INDIA

THE ADDRESS ONLY TO BE WRI[illegible] TH[illegible]

QUARTER ANNA

JEYPORE CITY
1st DEL.
OC.25
90

بمقام جے پور سانگانیر دروازہ مکان قدم شریف

مخدومی مکرمی صاحبزادہ سراج الحق صاحب جمالی نعمانی

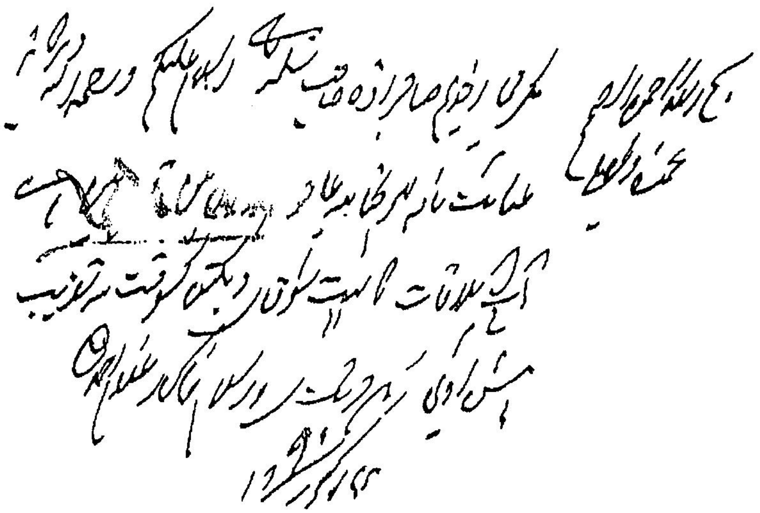

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی
مکرمی اخویم صاحبزادہ صاحب سلمہ تعالیٰ السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ
عنایت نامہ پہنچا بعد عاجز [illegible]
آپ کی ملاقات کا بہت شوق ہے لیکن کسی وقت پر تقریب
پیش آوے گی زیادہ خیریت والسلام خاکسار غلام احمد عفی عنہ
[illegible] اکتوبر ۹۰

عکس مکتوب نمبر ۳۳

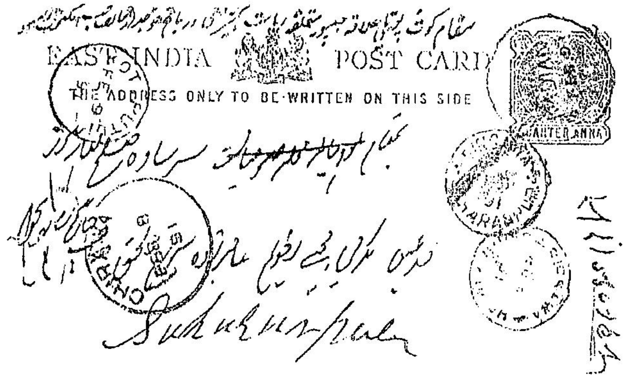

EAST INDIA POST CARD

THE ADDRESS ONLY TO BE WRITTEN ON THIS SIDE

QUARTER ANNA

Saharanpur

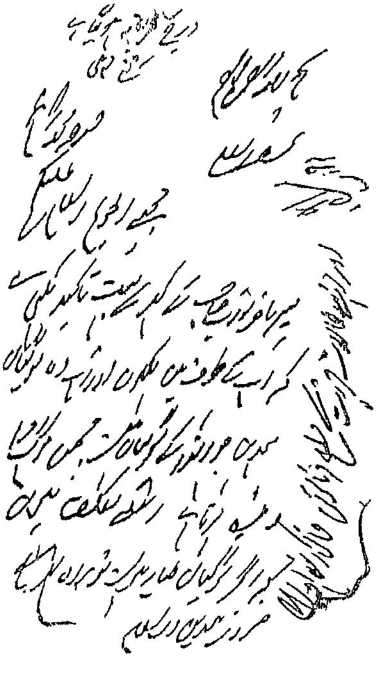

عکس مکتوب نمبر ۳۵

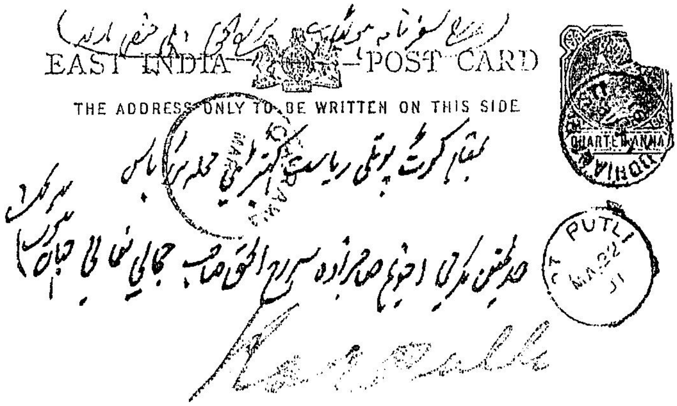

[illegible]

EAST INDIA POST CARD

THE ADDRESS ONLY TO BE WRITTEN ON THIS SIDE

QUARTER ANNA

INDIA

PUTLI

MA 22

01

بمقام کوٹ پتلی ریاست کھیتڑی محلہ [illegible] بازار

بخدمت مکرمی اخویم صاحبزادہ سراج الحق صاحب جمالی نعمانی [illegible]

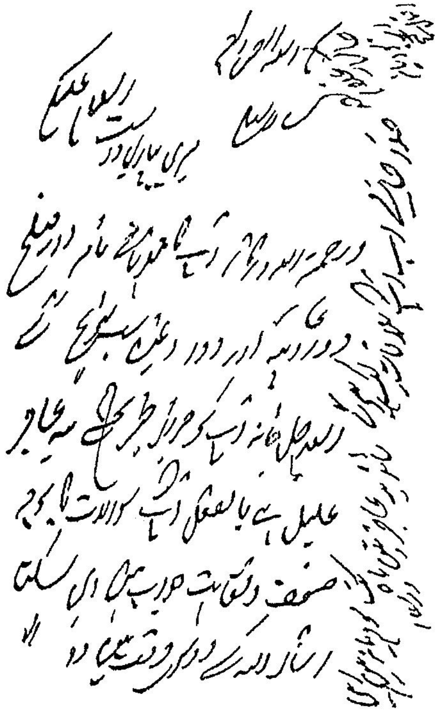

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی

[illegible] السلام علیکم

ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کا عنایت نامہ [illegible]

دوران سر اور [illegible]

اللہ جل شانہ آپ کو جلد تر صحت بخشے یہ عاجز

علیل ہے بالفعل آپ کے سوالات کا جواب

ضعف و نقاہت کی وجہ سے محال ہے اس لئے

انشاء اللہ دوسرے وقت میں دیا جاوے گا

[illegible]

عکس مکتوب نمبر ۳۶

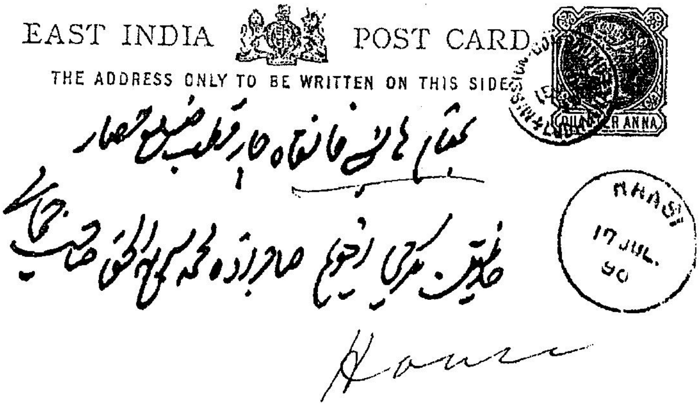

EAST INDIA POST CARD

THE ADDRESS ONLY TO BE WRITTEN ON THIS SIDE

بمقام ہانسی خانقاہ جناب قطب ضلع حصار

خدمت مکرمی اخویم صاحبزادہ محمد سراج الحق صاحب جمالی

Hansi

HANSI
17 JUL.
90

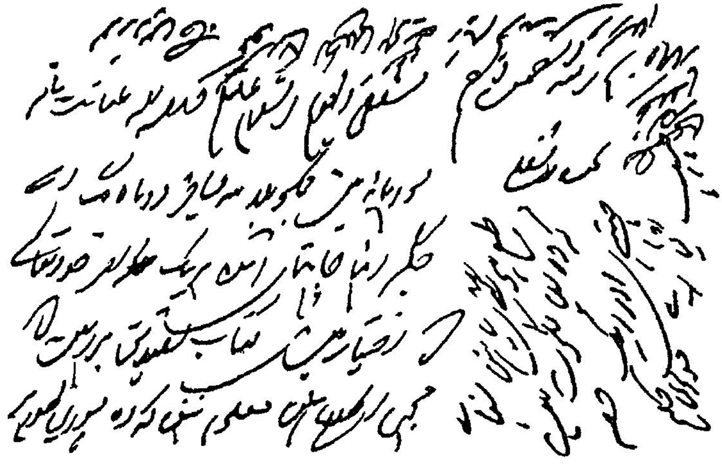

عکس مکتوب نمبر ۳۷

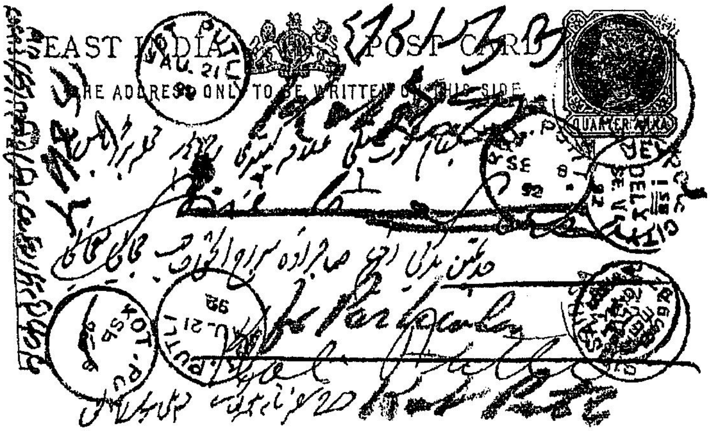

EAST INDIA POST CARD

THE ADDRESS ONLY TO BE WRITTEN ON THIS SIDE

QUARTER ANNA

KOT PUTLI AU 21 92

DELHI SE 8 92

صاحبزادہ سراج الحق صاحب جمالی نعمانی

[illegible]

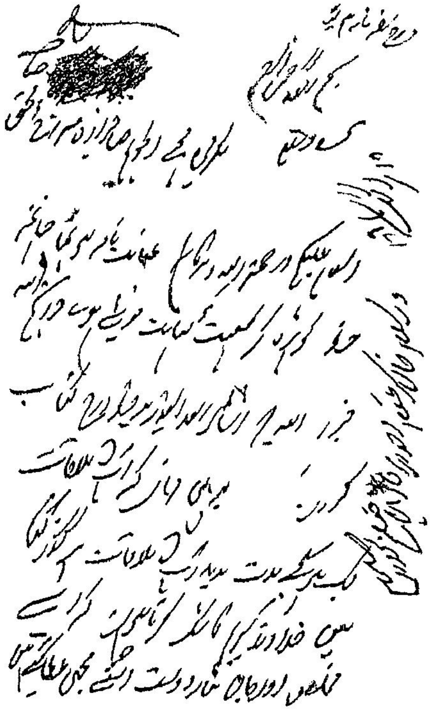

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی

مکرمی محبی اخویم صاحبزادہ سراج الحق صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

[illegible]

عکس مکتوب نمبر ۳۹

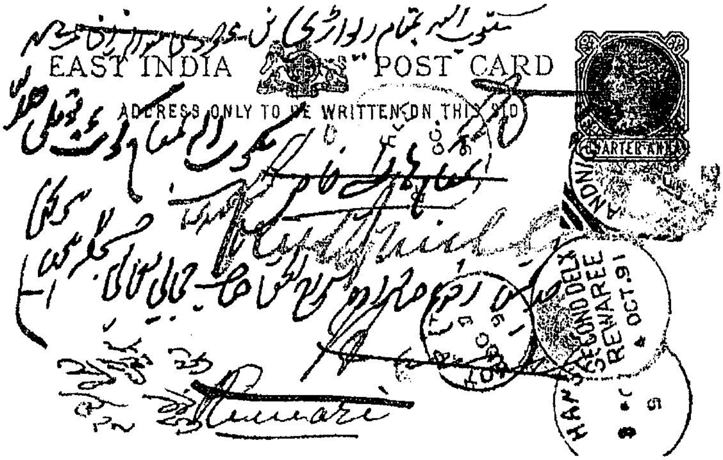

EAST INDIA POST CARD

ADDRESS ONLY TO BE WRITTEN ON THIS SIDE

QUARTER ANNA

SECOND DELY REWAREE 4 OCT.91

Rewaree

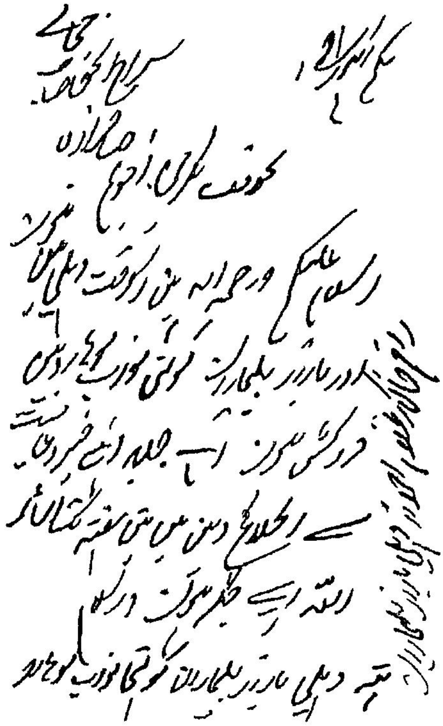

مکرمی اخویم [illegible] سراج الحق صاحب [illegible]

السلام علیکم ورحمۃ اللہ [illegible] دہلی میں آیا [illegible] در بازار بلیماران کوٹھی نواب لوہارو [illegible] آپ جلد اپنی خیریت [illegible] سے اطلاع دیں [illegible] والسلام

پتہ دہلی بازار بلیماران کوٹھی نواب لوہارو

عکس مکتوب نمبر ۴۰

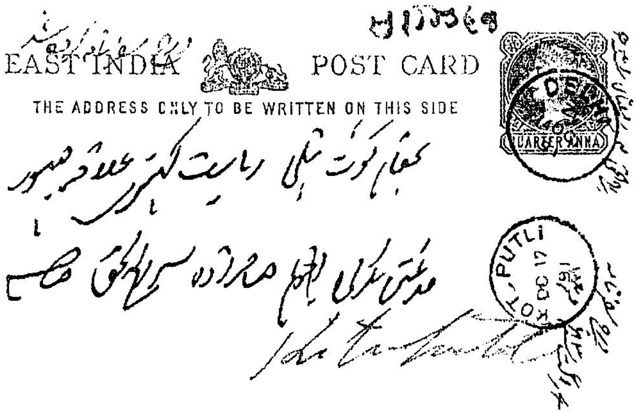

EAST INDIA POST CARD

THE ADDRESS ONLY TO BE WRITTEN ON THIS SIDE

QUARTER ANNA

DELHI

KOT PUTLI DEC 17

بمقام کوٹ پتلی ریاست کھیتری علاقہ جے پور

مدرسہ مکرمی الحاج [illegible] سراج الحق صاحب

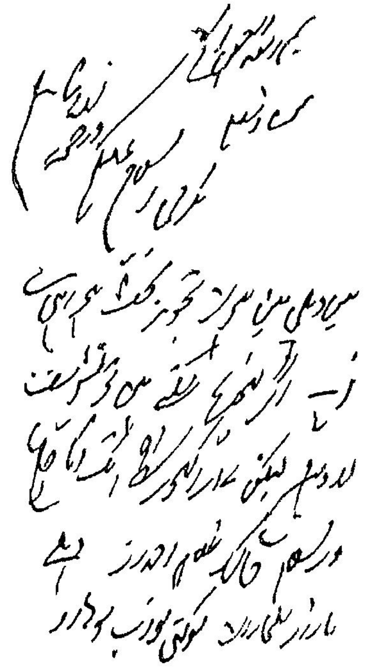

بسم اللہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

عکس مکتوب نمبر ۴۱

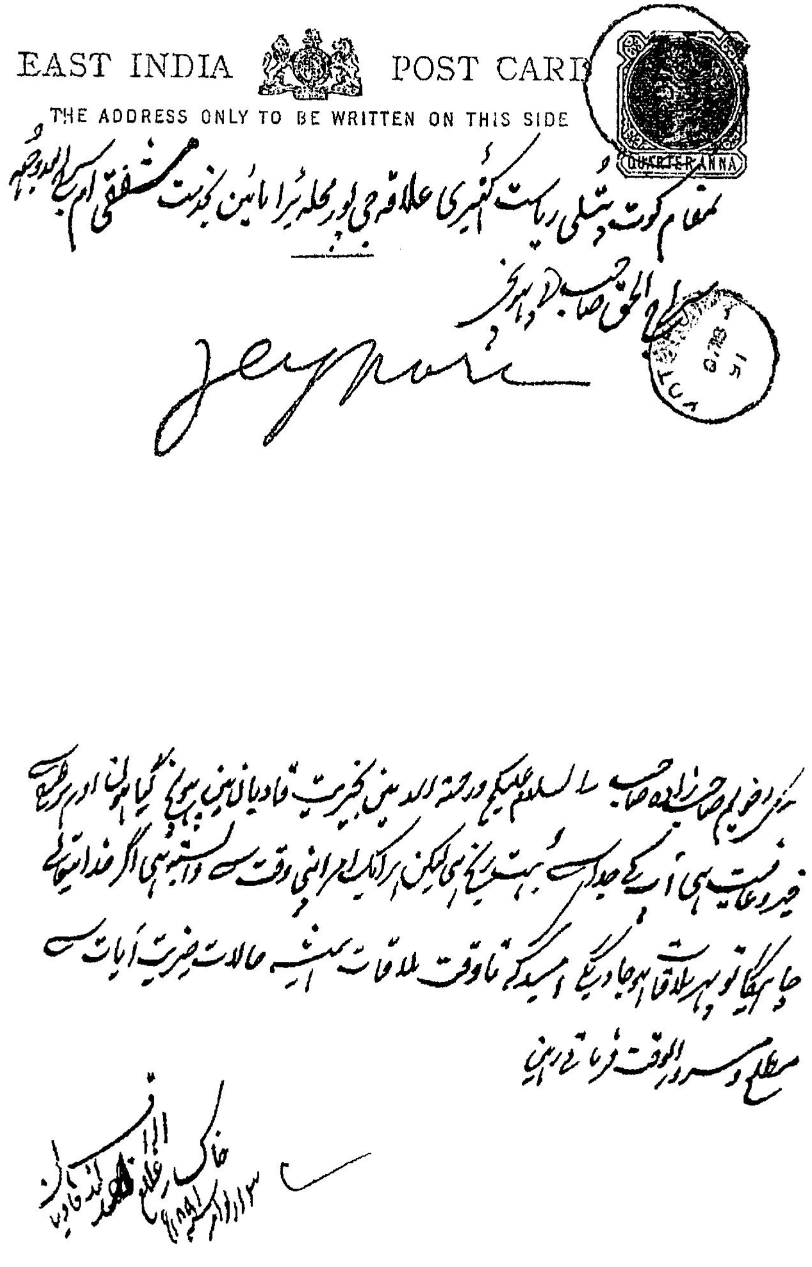

EAST INDIA POST CARD

THE ADDRESS ONLY TO BE WRITTEN ON THIS SIDE

QUARTER ANNA

بمقام کوٹ دہنگلی ریاست کشمیر علاقہ جی پور محلہ [illegible] بخدمت مشفقی اخویم [illegible]

سراج الحق صاحب [illegible]

Jeypore

مخدومی مکرمی صاحبزادہ صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ میں بخیریت قادیان میں پہنچ گیا ہوں اور ہر طرح خیروعافیت ہے۔ آپ کی جدائی سے بہت رنج ہے لیکن ہر ایک امر اپنی وقت سے وابستہ ہے اگر خدا تعالیٰ نے چاہا تو پھر ملاقات ہو جاوے گی امید کہ تا وقت ملاقات ہمیشہ حالات خیریت آیات سے مطلع و مسرور الوقت فرماتے رہیں

خاکسار غلام احمد از قادیان

۱۳/۱۰/۱۸۹۱ء

عکس مکتوب نمبر ۴۳

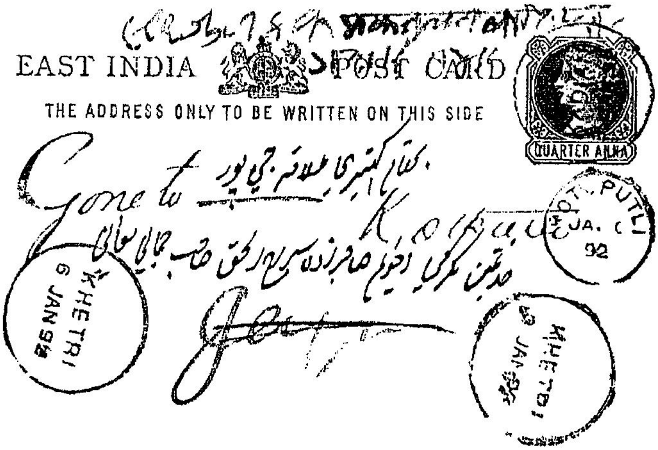

EAST INDIA POST CARD

THE ADDRESS ONLY TO BE WRITTEN ON THIS SIDE

QUARTER ANNA

بمقام کھیتری علاقہ جے پور

خدمت مکرمی اخویم صاحبزادہ سراج الحق صاحب جمالی نعمانی

Gone to

KHETRI 6 JAN 92

PUTLI JA. 92

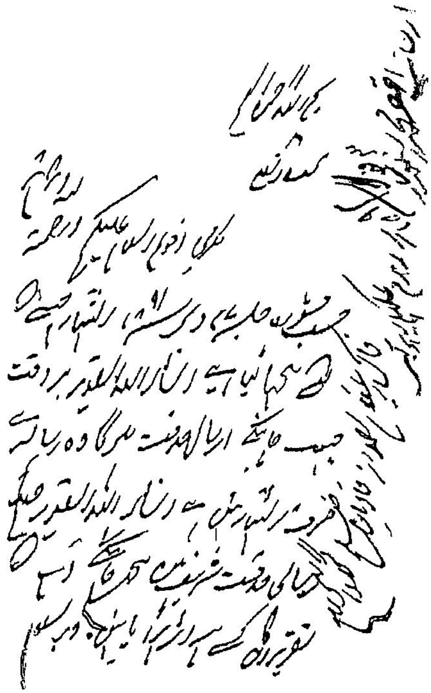

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی

مکرمی اخویم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عکس مکتوب نمبر ۴۴

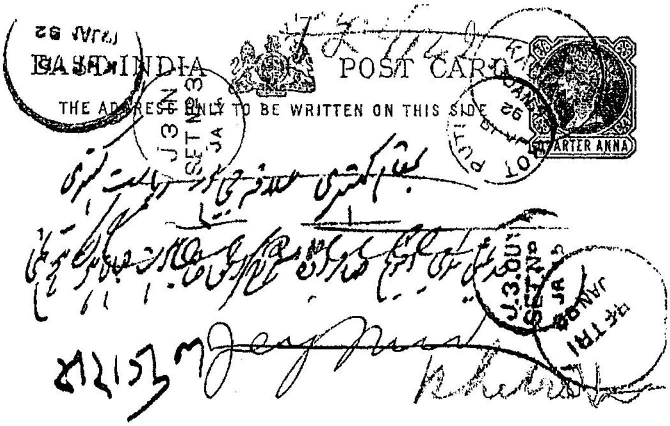

EAST INDIA POST CARD

THE ADDRESS ONLY TO BE WRITTEN ON THIS SIDE

QUARTER ANNA

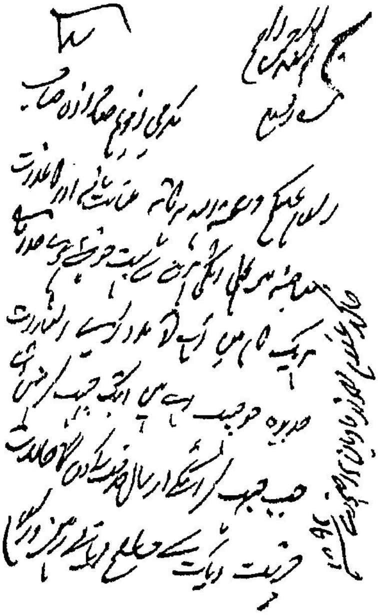

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عکس مکتوب نمبر ۴۵

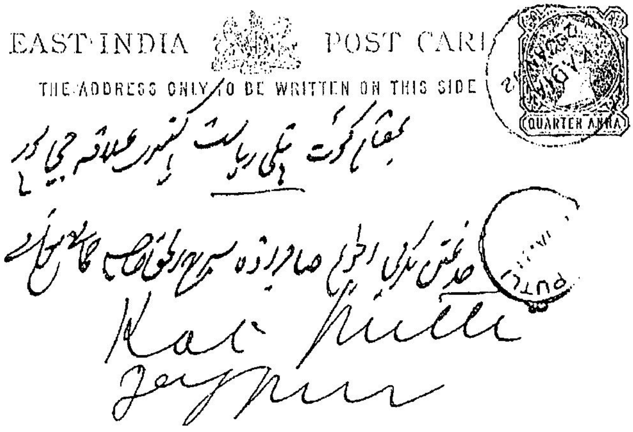

EAST INDIA POST CARD

THE ADDRESS ONLY TO BE WRITTEN ON THIS SIDE

QUARTER ANNA

بمقام کوٹ پتلی ریاست کھیتڑی علاقہ جے پور

خدمت مکرمی المکرم صاحبزادہ سمیع الحق صاحب کے ملاحظہ سے گذرے

Kot Putli
Jeypur

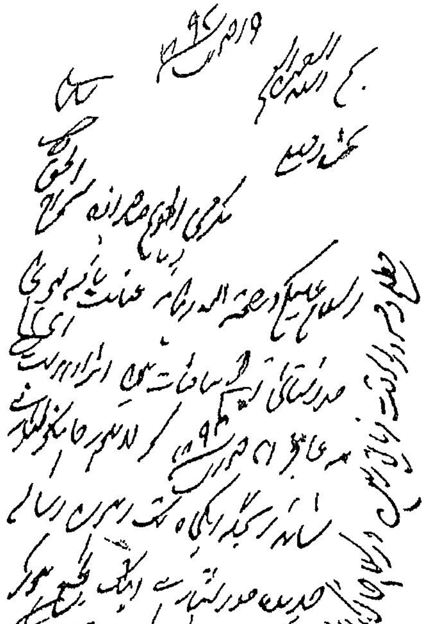

۱۹ اکتوبر ۹۶ء

بسم اللہ [illegible]

نحمدہ ونصلی

مکرمی المکرم صاحبزادہ سمیع الحق

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ عنایت نامہ [illegible]

[illegible]

عکس مکتوب نمبر ۴۶

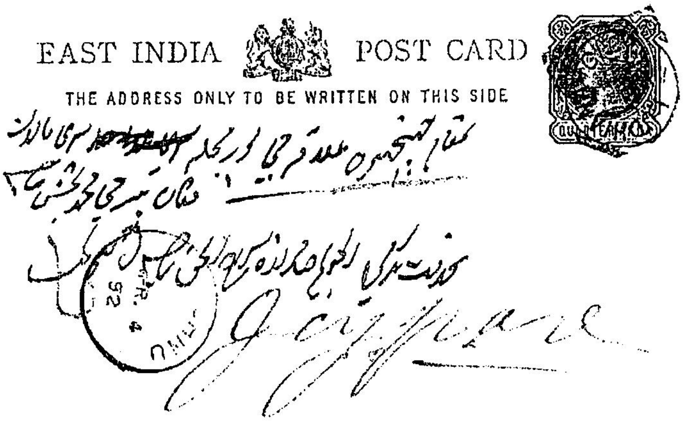

EAST INDIA POST CARD

THE ADDRESS ONLY TO BE WRITTEN ON THIS SIDE

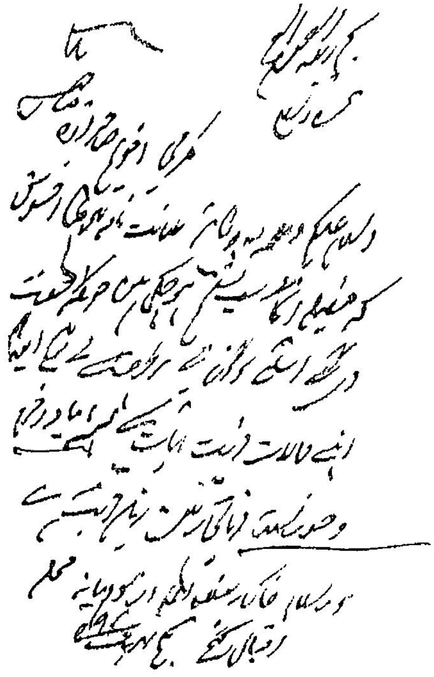

عکس مکتوب نمبر ۴۷

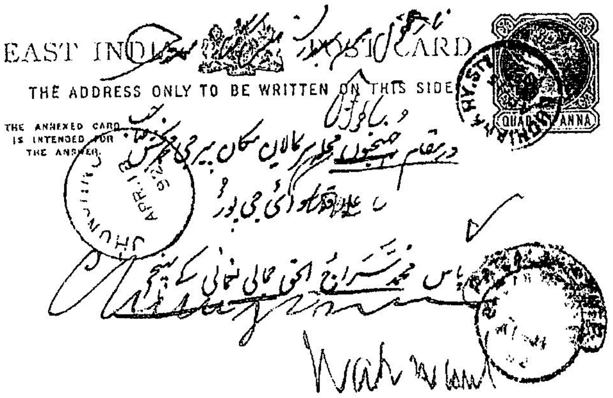

EAST INDIA POST CARD

THE ADDRESS ONLY TO BE WRITTEN ON THIS SIDE

THE ANNEXED CARD IS INTENDED FOR THE ANSWER.

QUARTER ANNA

در مقام جھنجنوں محلہ سرکالان مکان پیرجی [illegible] صاحب

پاس محمد سراج الحق جمالی نعمانی کے پہنچے

JHUNJHUNU APR

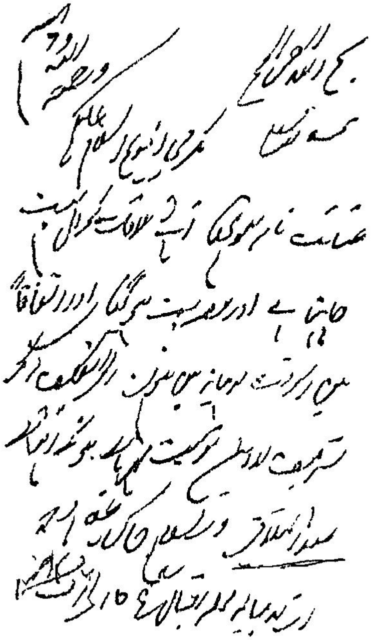

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی

مکرمی السلام علیکم ورحمۃ اللہ

بشاشت نامہ ہوگیا آپ سے ملاقات کو دل بہت

چاہتا ہے اور [illegible] بہت ہوگیا اور اتفاقاً

[illegible] الحمدللہ

[illegible]

والسلام [illegible]

[illegible] محمد اقبال [illegible]

عکس مکتوب نمبر ۴۸

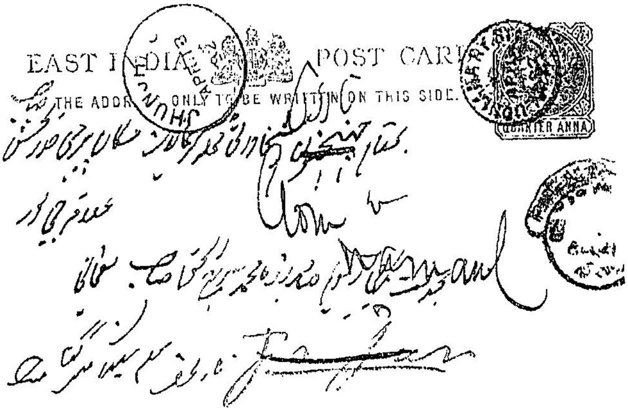

EAST INDIA POST CARD

THE ADDRESS ONLY TO BE WRITTEN ON THIS SIDE.

QUARTER ANNA

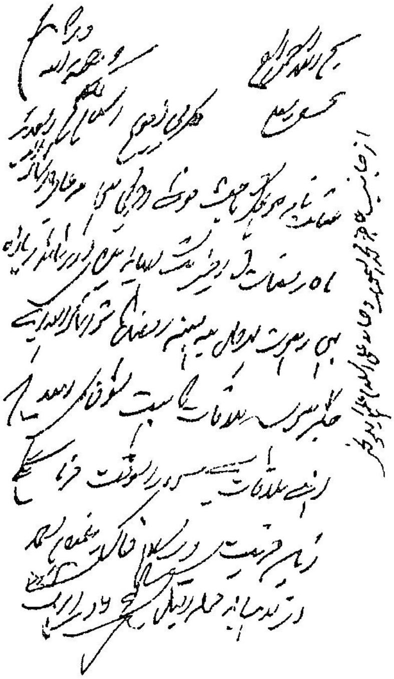

عکس مکتوب نمبر ۴۹

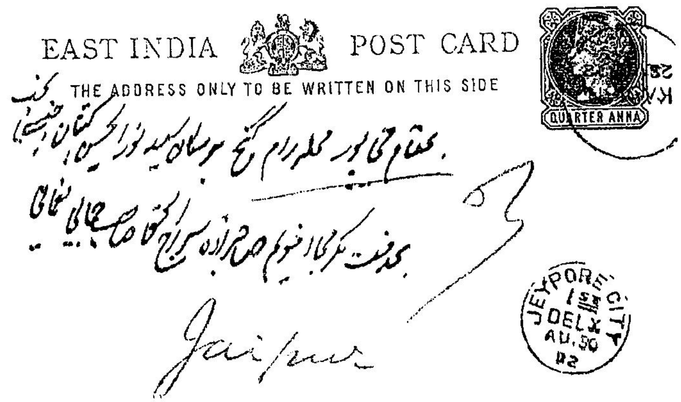

EAST INDIA POST CARD

THE ADDRESS ONLY TO BE WRITTEN ON THIS SIDE

QUARTER ANNA

بمقام جے پور محلہ رام گنج موسالاں سید نور الحسین

بخدمت مکرم اخویم صاحبزادہ سراج الحق صاحب جمالی نعمانی

Jaipur

JEYPORE CITY 1st DEL. AU. 30 92

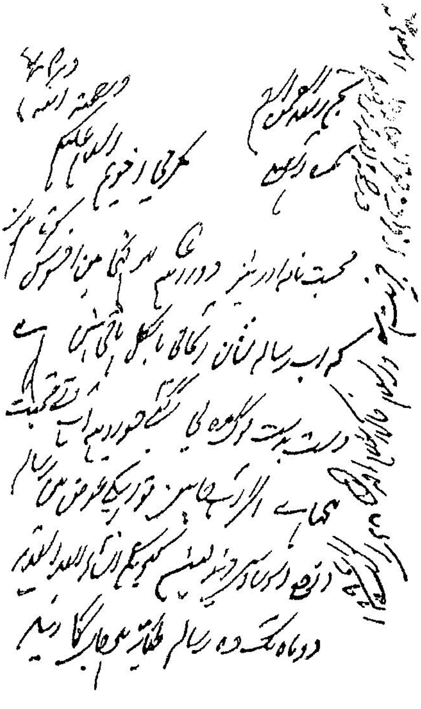

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی

مکرمی اخویم السلام علیکم ورحمۃ اللہ

عکس مکتوب نمبر ۵۲

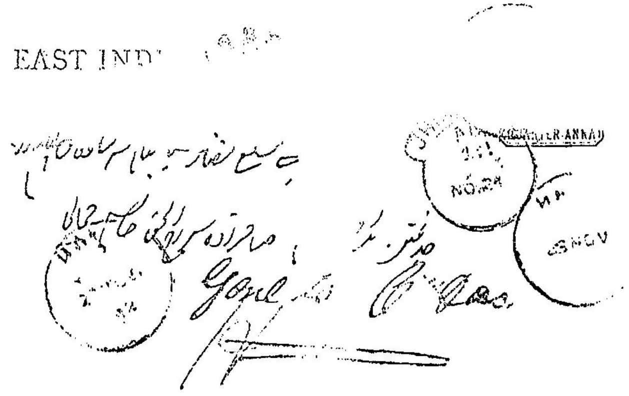

EAST IND

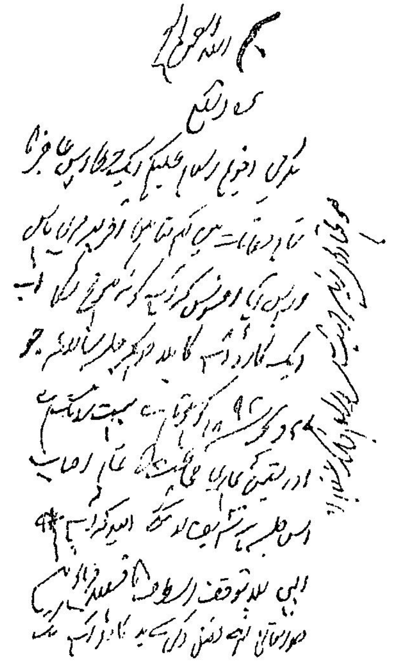

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی

مکرمی اخویم السلام علیکم

عکس مکتوب نمبر ۵۳

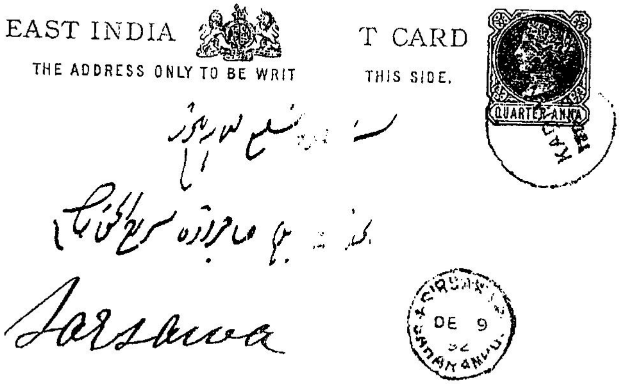

EAST INDIA T CARD
THE ADDRESS ONLY TO BE WRIT THIS SIDE.
QUARTER ANNA

[illegible] ضلع سہارنپور

بخدمت [illegible] صاحبزادہ سراج الحق صاحب

Sarsawa

DE 9 92

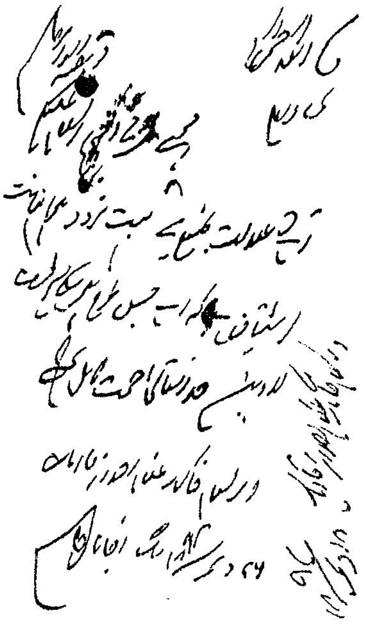

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی
محبی عزیزی اخویم [illegible] السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
آپ کی علالت طبع سے بہت تردد ہوا [illegible]
[illegible]
[illegible] خداتعالیٰ صحت کامل بخشے
والسلام خاکسار غلام احمد از قادیان
۲۶ دسمبر ۱۸۹۲ء
[illegible]

عکس مکتوب نمبر ۵۶

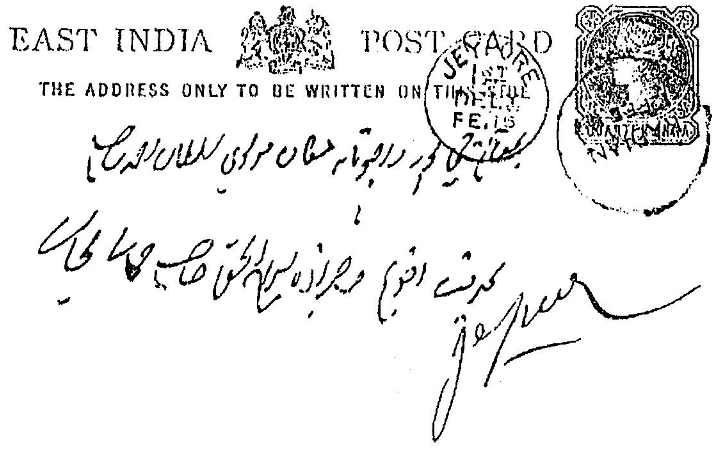

EAST INDIA POST CARD

THE ADDRESS ONLY TO BE WRITTEN ON THIS SIDE

JEYPORE
FE. 15

بمقام جےپور راجپوتانہ مکان مولوی سلطان الدین صاحب

محبی اخویم صاحبزادہ سراج الحق صاحب جمالی نعمانی

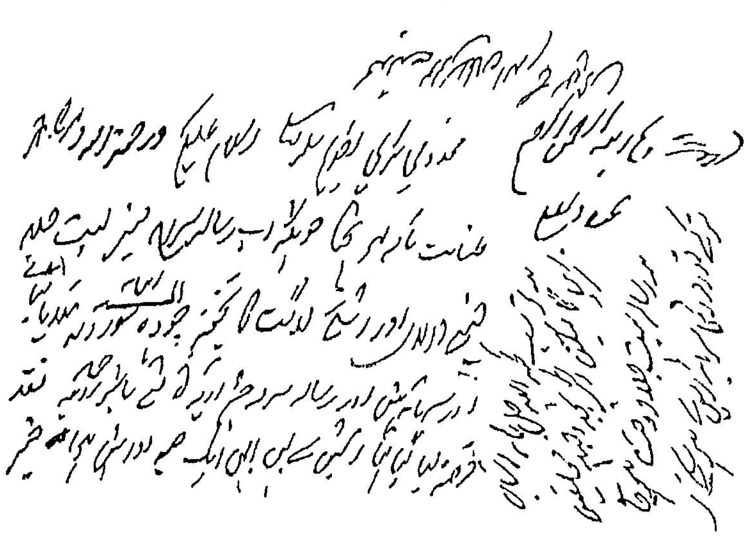

عکس مکتوب نمبر ۵۷

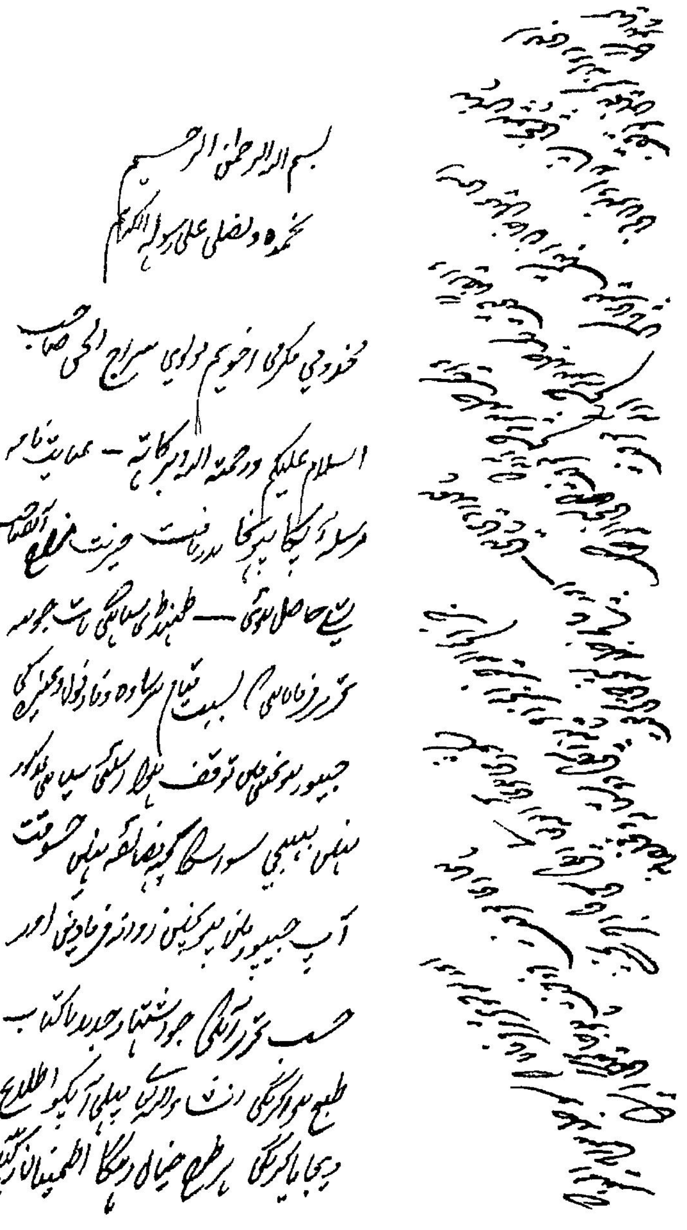

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

مخدومی مکرمی اخویم مولوی سراج الحق صاحب
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ — عنایت نامہ
مرسلہ آپکا پہنچا بدریافت خیریت مزاج آنصاحب
بیحد حاصل ہوئی — خط بندی سیاہی کی بابت جو بعد
تحریر فرمایا ہے بسبب تمام ہو جانے سادہ و دانہ تولہ وغیرہ کی
جیسو ربوبحش میں توقف ہوا آپکی سیاہی ہی کور
نہیں بھیجی سو اسکا کچھ مضائقہ نہیں جس وقت
آپ جیسے ولی ہی کریں روانہ فرمادیں اور
حسب تحریر آپکی جو اشتہار جدید یا کتاب
طبع ہوا کریگی رنت ہوا کریگی پہلے آپکو اطلاع
دیجایا کریگی ہر طرح خیال رہیگا اطمینان رکھیں

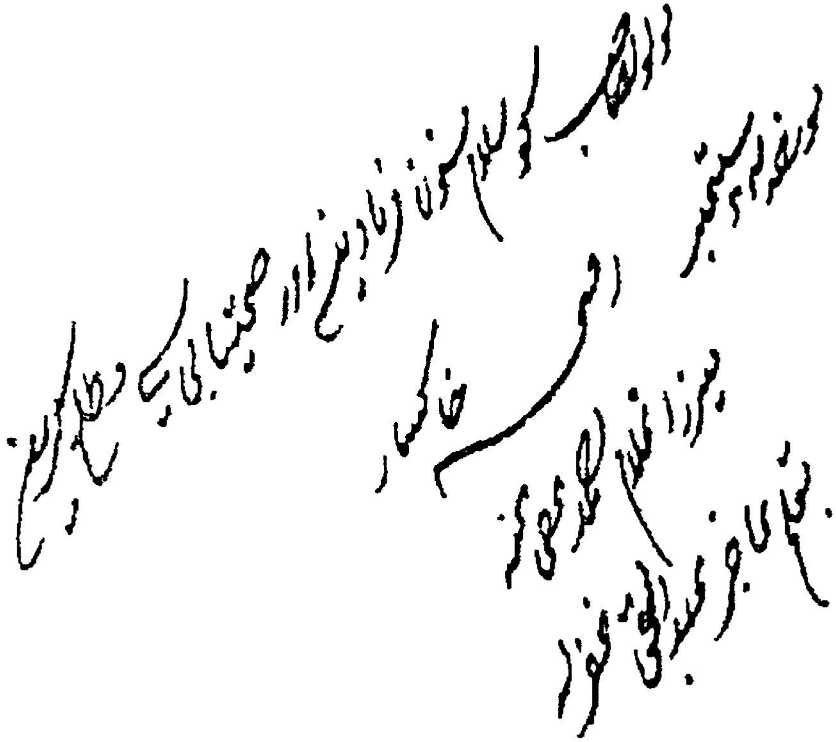

مولوی صاحب کو سلام مسنون [illegible]

مورخہ ۲ ستمبر

خاکسار

میرزا [illegible]

عکس مکتوب نمبر ۵۸

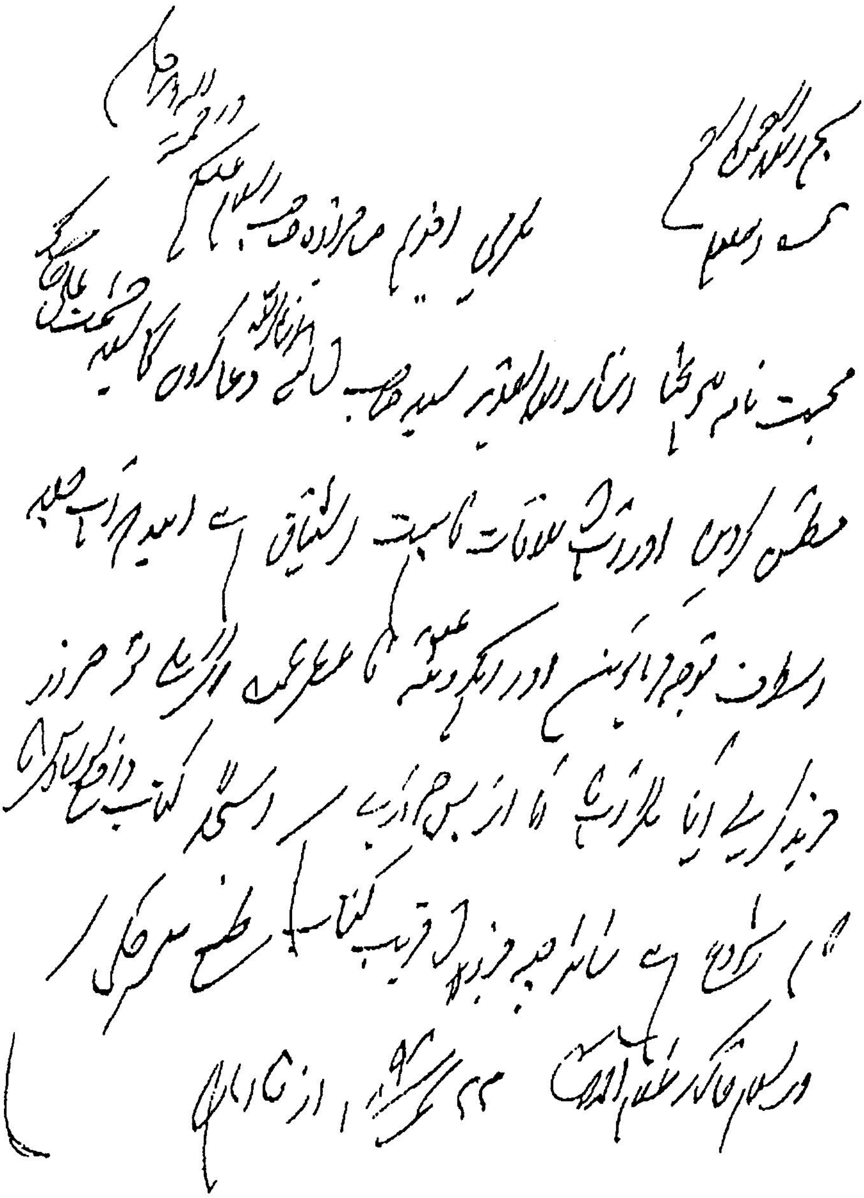

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی [illegible]

مکرمی و محترمی صاحبزادہ صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

محبت نامہ ملا۔ [illegible] [illegible] سعید صاحب کے لئے دعا کروں گا [illegible] انشاء اللہ [illegible]

مطمئن کر دیں اور آپ کی ملاقات کا سبب [illegible] اشتیاق ہے امید ہے آپ [illegible]

اس طرف توجہ [illegible] اور [illegible] [illegible] اگر ملے تو ضرور

خرید لیجئے اپنا [illegible] [illegible] [illegible] کتاب [illegible]

[illegible] [illegible] قریب [illegible] [illegible]

والسلام خاکسار [illegible] [illegible] ۲۲ [illegible] ۹۶ [illegible]

عکس مکتوب نمبر ۵۹

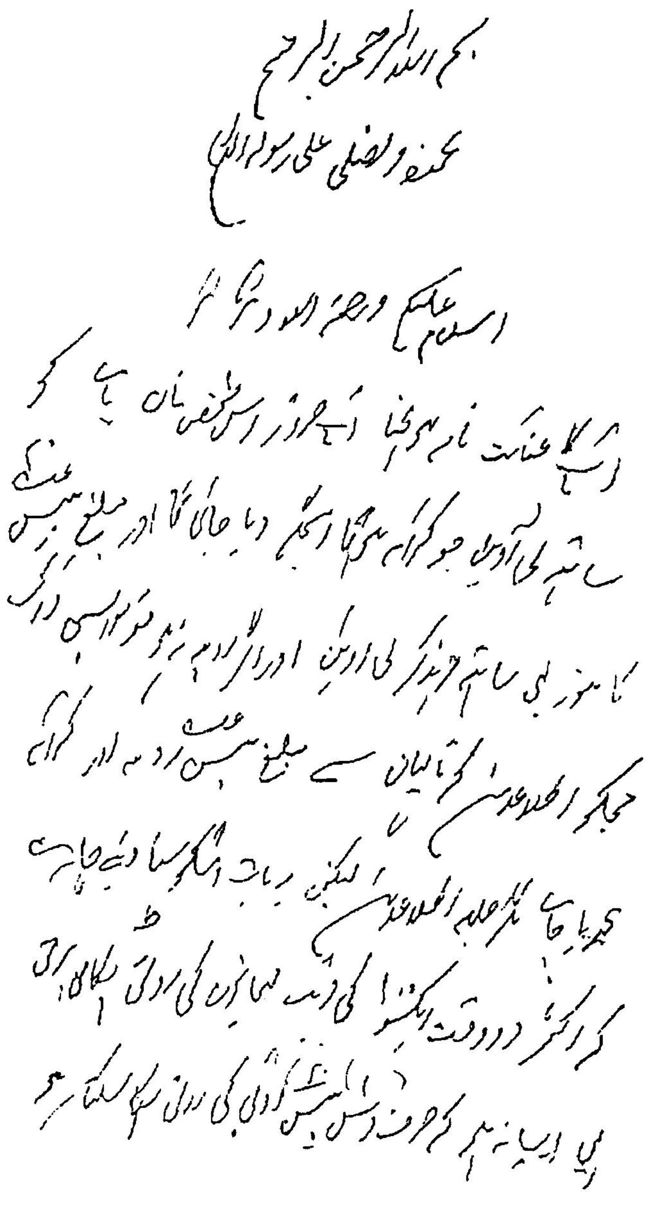

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

آپ کا عنایت نامہ پہنچا آپ نے جو ذکر اس شخص کا بیان کیا ہے کہ

[illegible] آدمی جو گمراہ ہوگا اسکو دیا جاتا [illegible] اور مبلغ عیسائیت

[illegible] ساتھ ہی ذکر کی [illegible] اور اگر [illegible]

[illegible] سے مبلغ عیسائیت [illegible] اور [illegible]

[illegible] علیہ الصلوٰۃ [illegible] لیکن یہ بات انکو سنا دینے چاہئے

[illegible] کی [illegible]

[illegible] کی [illegible] سکتا ہے

یہ متحرک شعر تعین منظور ہے اور مشہور جدیدی کی آپ کا

کہہ دیا ہے مگر یہ درحقیقت مطلب ہے کہ اردو کا الحسن پیالات

پیا اور

میں کہا تھا بستر یا ایک ادبی کا تحریر [illegible] دوراں کی طعام

کسر دیتا اور دنیا کی شان با جرأت کی طرح عمل اور اماں

ردی ہو گیا گر دے اپنی ناچیزی میں کالم تو تو ہے

اور رشتہ خوشبو ہوا حرف یہ خیال ہے کہ [illegible] ان لوگوں میں

ہے نہ ہر جو ترس [illegible] سے دوستان دکھاتے ہیں گر بدلا پیلا جاتا ہو

میں لفظ یا دونات دودو لشو لکان مثال اسے جمع ہو جاتا ہے حاکم

آپ کو جلسہ معرفت اگر لگی کہ قابل ہے ترتیب کلمات آپ جمعہ

احابت کر مجلس عشق لگادے تا مشہور جدید ذہن اور ایسے

گرچہ دیگر لوگ بھی اور دو سطر پر تبصرہ دو چار [illegible]

دوسرے ملک کی ~~[illegible]~~ بھی جس صورت میں [illegible] شائع [illegible] تو بہتر

سو تبصرہ [illegible] اور اگر [illegible] تو بہتر [illegible]

[illegible]

مسعود احمد

۱۱/۱۲/۹۳

اس کتاب میں [illegible]

بدیع [illegible]

عکس مکتوب نمبر ۶۰

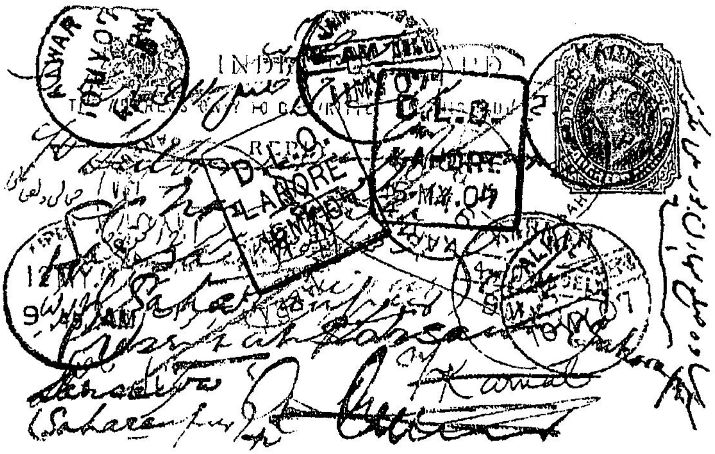

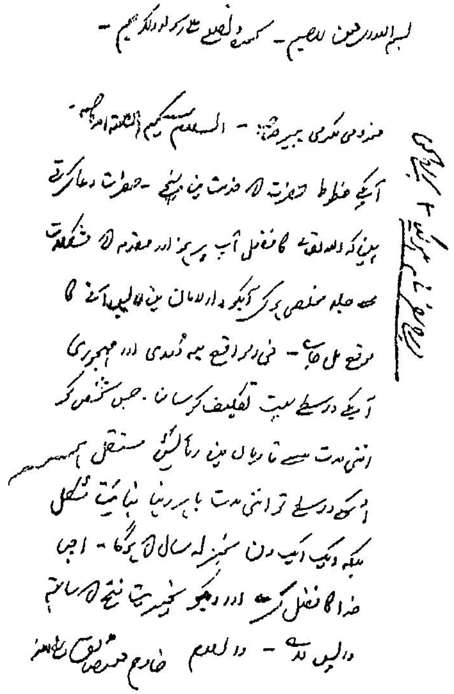

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم ۔

قادیان ۳ مئی ۱۹۰۷

مخدومی مکرمی میر صاحب ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ ۔
آپکے خطوط حضرت کی خدمت میں پہنچے ۔ حضرت دعا کرتے
ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا فضل آپ پر ہو اور مقدمہ کی مشکلات
سے جلد مخلصی ہو کر آپکو دارالامان میں مع اہلبیت آنے کا
موقع مل جائے ۔ فی الواقع یہ زمینداری اور ممبری
آپکے واسطے بہت تکلیف کا سامان ۔ جس شخص کو
اتنی مدت سے قادیان میں رہائش مستقل ہے
اسکے واسطے تو اتنی مدت باہر رہنا نہایت مشکل
بلکہ ایک ایک دن بمنزلہ سال کا ہوگا ۔ اچھا
خدا کا فضل کرے اور دیکھو خیریت نتیجہ کے ساتھ
واپس لاوے ۔ والسلام خادم محمد صادق عفی اللہ عنہ

عکس مکتوب نمبر ۶۱

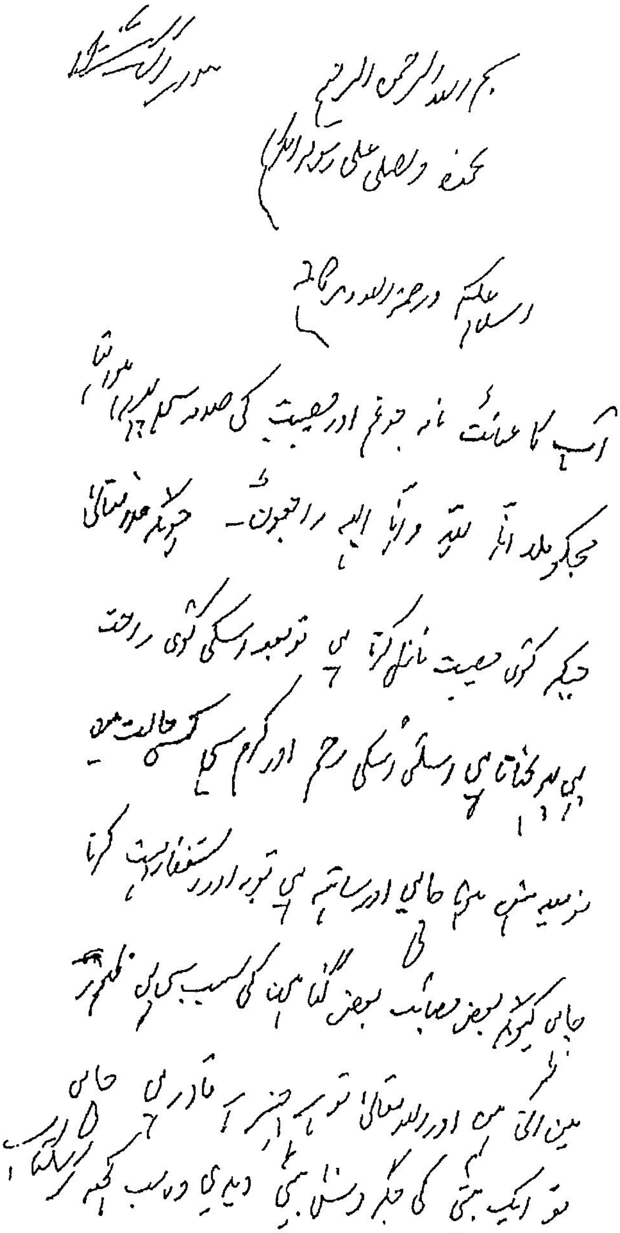

[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

آپ کا عنایت نامہ جو غم اور مصیبت کی صدمہ سے لکھا ہے ملا پڑھ کر

مجھکو ملال ہوا انا للہ و انا الیہ راجعون ۔ جو بندہ خدا تعالیٰ

جبکہ کوئی مصیبت نازل کرتا ہے تو بعد اسکے کوئی راحت

بھی عطا کرتا ہے یہ اسکی رحم اور کرم کیلئے کسی حالت میں

نا امید نہیں ہونا چاہیئے اور ساتھ ہی توبہ اور استغفار بہت کرنا

چاہیئے کیونکہ بعض مصائب بعض گناہوں کی سبب سے بھی نازل ہوتی

ہیں الٰہی مدد اور اللہ تعالیٰ تو ہر ایک چیز پر قادر ہیں جس

نے ایک بیٹی کی جگہ دوسری بیٹی دیدیا وہ سب کچھ کرسکتا ہے

۴۰

آپ کے مریدوں کی تحریروں میں اپنی بچی خود دیکھا ہے کہ لڑکوں میں

تک جنکی عمریں انکی لڑکی سے ہوگی اور ساتھ ہی بیس بیس برس تک

عمر بڑی ہیں اولاد ہوسکتی ایسی عورتیں جس سے خیال آتا ہے کہ کس قدر

قربان ان کی پرورش کی گئی ہے یہ محنت اٹھائی ہے اور

کیا کچھ ارمان اور آرزوئیں ہیں شرافت سے صدمہ ہوتا ہے لیکن

ایسی مصیبتیں ہر ایک کی ساتھ لگی ہوئی ہیں جو ان کی خاطر کو برداشت کرنا

پڑتی ہیں اپنی مراد کر الٹی ہے میرا بیشتر خیال ہوتا ہے کہ

کہ یہ سفر بڑا بھروسہ تھا آپ کو ایسے لوگوں سے متعلقات رکھنا

جو سچائی اور راستبازی کی دشمن ہے اور ہر ایک مکر اور فریب کو

حلال سمجھتے ہیں انسان کا تو یہ حق ہے کہ تعلق ہوسکے

بعد کی بھی کوئی مشتبہ ہو جاتا ہے سوچنے کی بات ہے

ڈرتا ہے کہ یہ خدا کی طرف سے ایک سبق قرآن نے ہم

پاکیزہ اور مقدس صورت لوگوں کی صحبت اٹھائی ہے جیسا کہ

لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کیا رسالت ترک کی ہر کسی

مگر ساتھ رہنے کی جو جبلی تھا کوئی فرق نہ تھا اسی

وسیلے لکھا ہے کہ صحبت دو قسم کی ہے (۱) ایک

شرعی درجات کی صحبت جو بزرگوں اور علما اور سالکین

سے اٹھائی ہے - (۲) اور دوسری جو انسانیت کی

صحبت جو انسان سے گناہ اور غفلت کی حالت میں اٹھائی

ہے اور غم کی ساتھ دیرینہ نہ دیتی ہے لیکن حال شبہ

اور پیشوا رکی ساتھ وہ صحبت جاتا رہتی ہے اور

حد نفسانی تنبع اللہ کی عطا کرتا ہے حد رستگاری توبہ کرنے والوں کی

پیار کرتا ہوں بجز حضور کی ذات جس کی کوئی جائداد ملک

دنیا کی رنگینی کی تمام رنگینیاں میرے لئے ہیچ ہیں مگر جو کشش مجھ کو تیرے

گھر میں ہے اور مدینہ اور مدینہ کی تمام شان آپ کی اندر کی ساری مثال دنیا کی

حضور کی رحمت کا عکس سامنے ہوتا ہے اور حضور صلعم کی آنکھ میں مستی

رشک ملال لئے ہوئے بجز حضور کی کوئی کشش کا ساتھی

نہیں جو حضور کی ذات اقدس میں دو رشکی رحمتوں کی اسوہ دار

مرجع ہیں میری رشکی دلوں کی تشنگیوں کی منزل ہیں جو ہم مسکین

آپ کی زندگی وفات کی خبر سن کر آپ صلعم مبارک

حضور صلعم کی رسالت کی دلیل عطا کرنا ہے کہ میں بھی ادراک کی

کی دلالت ہے یہ خبر مسلم ثابت عطا کئے ہیں اور رشکی

صحبت صدر پیش اور مولوی صاحب مگر قصہ دو قدر اللہ کی

کیا جانوں کی عالم شرح میں تجربہ میں کر کے اپنا ہی سیاہ

صلعم وہ جو اسکی طرف بھی دل کو کھینچتے ہیں وہ حقوق الملاقات حد میں کا انہوں کہا لیتا ہے [illegible] عظیم

ہوتا ہے جب حقوق الملاقات عبد الملک نازل ہو جاتا ہے ورنہ وہ تو بڑا رنج و غم ہے اسکی رنگینی ہی انتہا ہے ھھ

حضرت صاحبزادہ

پیر افتخار احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

فہرست مکتوبات بنام

حضرت صاحبزادہ پیر افتخار احمد صاحبؓ

مکتوب نمبر	تاریخ تحریر	صفحہ
۱	بلا تاریخ ۞	۱۴۲
۲	۲۴؍اکتوبر ۱۸۹۴ء ۞	۱۴۲
۳	۳۱؍اکتوبر ۱۸۹۴ء ۞	۱۴۳
۴	بلا تاریخ ۞	۱۴۴
۵	بلا تاریخ ۞	۱۴۴
۶	بلا تاریخ ۞	۱۴۵

مکتوب نمبر ۱

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ

مکرمی اخویم صاحبزادہ افتخار احمد صاحب سلّمہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مدت مدید کے بعد آنمکرم کا خط پہنچا۔ رسالہ ’’نشانِ آسمانی‘‘ ارسال خدمت ہے۔ نیز فرماویں آپ کی ملاقات اب کب ہوگی کیونکہ ایک مدت مدید گزر گئی ہے یہ عاجز قادیان میں ہے اور جوش مخالفوں کا بدستور۔

والسلام
خاکسار
غلام احمد عفی عنہ
از قادیان

❀ ❀ ❀

مکتوب نمبر ۲

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ

مجبی اخویم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا عنایت نامہ پہنچا۔ خدا تعالیٰ سب کو شفا بخشے مگر آپ بھی بعد ایام رخصت ہر طرح آجانا۔ ایسا نہ ہو کہ رفتہ رفتہ آنا ہی موقوف رکھیں۔

۲۴؍اکتوبر۱۸۹۴ء

والسلام
خاکسار
غلام احمد

❀ ❀ ❀

مکتوب نمبر ۳٭

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ

محبی اخویم صاحبزادہ افتخار احمد صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا کارڈ پہنچ کر دختر معصومہ محمودہ بیگم کی خبر وفات سن کر والدہ محمود کو بہت ہی رنج اور غم ہوا جو اس خط میں آ نہیں سکتا اور سخت قلق اور اندوہ جو خیال میں نہیں تھا انہوں نے ظاہر کیا۔ آخر ان کو نصیحت اور صبر کے وعظ ...... سے شکیب کے لئے کہا گیا کیونکہ یہ امر قضاء وقدر ہے کسی کے اختیار میں نہیں۔ چاہئے کہ آپ بھی اسی طرح صبر کریں اور ان کی طرف سے آپ کے گھر کے لوگوں کو السلام علیکم پہنچے اور نیز یہ کہ ہم کو آپ سے اس حادثہ سے کچھ کم رنج نہیں پہنچا۔ مگر خدا تعالیٰ کی تقدیر میں بجز صبر وشکیب کے اور کچھ چارہ نہیں اور نیز کہا ہے کہ لڑکا چھوٹا اب تک بیمار رہے۔ تپ آتا ہے بہت دُبلا کمزور ہو گیا ہے۔ اس لئے نہیں آ سکی ورنہ میں ضرور لاتی اور ان کی والدہ صاحبہ نے سخت افسوس کیا۔ باقی خیریت۔ والسلام

۳۱؍ اکتوبر ۱۸۹۴ء خاکسار

غلام احمد

اور واضح ہو کہ میں نے آپ کے گھر کے لوگوں کو بار بار کہا تھا کہ ایسے وقت میں مت جاؤ اور بچوں پر ظلم مت کرو مگر انہوں نے ایک نہ مانی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس جگہ کی ہوا بہت عمدہ تھی گویا بہشت سے دوزخ میں جا پڑے اور والدہ محمود کہتی ہے کہ اس سے پہلے دو لڑکیاں میریاں لدیانہ کی نذر ہو چکی تھیں اب تیسری بھی ان کی نافہمی سے یعنی آپ کے گھر کے لوگوں کی کوتہ اندیشی سے انہی لڑکیوں کے ساتھ جا ملی۔ بہتیرا سمجھایا مگر کچھ نہ مانا۔ ان کا کیا گیا لڑکی ہماری گئی۔ اگرچہ تقدیر ہر یک جگہ آ جاتی ہے مگر رعایت اسباب بھی خدا تعالیٰ کا حکم ہے اور تاکیدًا لکھا ہے کہ جس جگہ وبا ہو یا ہوا اچھی نہ ہو اس جگہ مت جاؤ۔ اس جگہ جانے میں خیر نہیں۔

* * *

مکتوب نمبر۴

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ نَحۡمَدُهٗ وَنُصَلِّیۡ

محبی اخویم صاحبزادہ صاحب سلّمہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کی والدہ صاحبہ بخیر و عافیت پہنچ گئی۔ مناسب ہے آپ اپنی نوکری پر ضرور آجائیں شاید ترقی ہوجائے اور آپ نے بہت ہی نامناسب کیا ہے کہ زیور اور پارچات بھیج کر ہمارا غم تازہ کیا۔ کیا ہم نے بھاگ بھری کو اس لئے بھیجا تھا کہ زیور لاکر اور بھی ہمیں رنج میں ڈالے۔ یہ پیغام میرے گھر کے لوگوں نے دیا ہے۔ آپ ضرور اس کو پہنچادیں۔

والسلام
غلام احمد

* * *

مکتوب نمبر۵

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ نَحۡمَدُهٗ وَنُصَلِّیۡ

محبی اخویم صاحبزادہ صاحب سلّمہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کی رخصت گزرنے پر ہے۔ آپ کو ضرور آنا چاہئے۔ موسمی بیماریاں ہیں۔ کچھ مضائقہ نہیں اور گھر میں کہا ہے کہ محمودہ بیگم کی وفات سے اگرچہ بہت رنج ہوا مگر ہم دوسری لڑکی کو بجائے محمودہ بیگم کے سمجھ لیں گے۔ وہ...... اور کہتے ہیں کہ بہتر ہے کہ آب و ہوا کی تبدیلی کے لئے اپنے گھر کے لوگوں کو لے آویں اور ضرور آویں۔

والسلام
خاکسار
غلام احمد

* * *

مکتوب نمبر ۶

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ

مجبی اخویم صاحبزادہ صاحب سلّمہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خط پہونچا۔ میرے نزدیک مناسب ہے کہ آپ ضرور آ جاؤ بلکہ کچھ مضائقہ نہیں کہ آب و ہوا کی تبدیلی کے لئے اپنے گھر کے لوگوں کو ساتھ لے آویں اور ضرور آ جاؤ۔ موسمی اور معمولی بیماری ہے اور آپ نے پارچات اور زیورکیوں واپس کر دیا۔ محمودہ کی جگہ سعیدہ جو بہن تھی ہم اسی کو محمودہ سمجھ لیں گے اگر اس کی والدہ کی مرضی ہو یعنی مظہر قیوم کی والدہ اور جلد آنا چاہیے۔

والسلام

خاکسار

غلام احمد

* * *

عکس مکتوبات

بنام

حضرت صاحبزادہ

پیر افتخار احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

عکس مکتوب نمبر ا

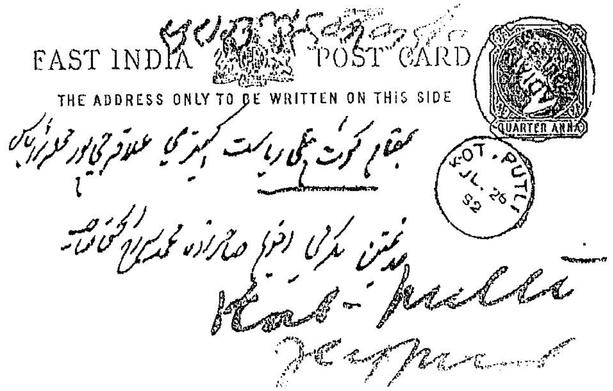

EAST INDIA POST CARD

THE ADDRESS ONLY TO BE WRITTEN ON THIS SIDE

QUARTER ANNA

KOT-PUTLI JL. 26 92

بمقام کوٹ پتلی ریاست کھیتڑی علاقہ جے پور [illegible]

بخدمت مکرمی رفیقی صاحبزادہ محمد سراج الحق صاحب

Kot-Putli

Jeypur

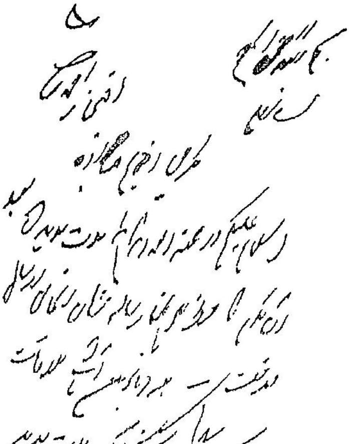

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی

[illegible]

مکرمی رفیقی صاحبزادہ

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ [illegible]

[illegible]

عکس مکتوب نمبر۲

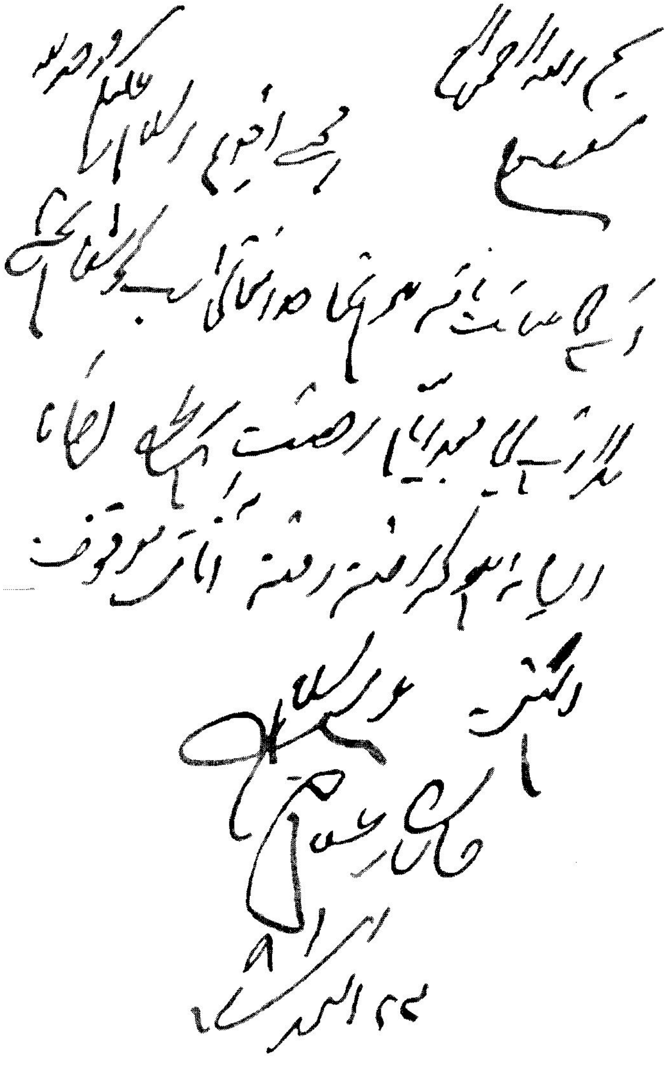

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
مکرمی اخویم [illegible] السلام علیکم ورحمۃ اللہ
آج [illegible] سب کو [illegible]
مگر آپ کا [illegible] رخصت [illegible]
رہا ہوں کہ گزشتہ رقعہ [illegible] موقوف
رکھیں۔ والسلام
خاکسار محمود احمد
۲۴ [illegible]

عکس مکتوب نمبر۳

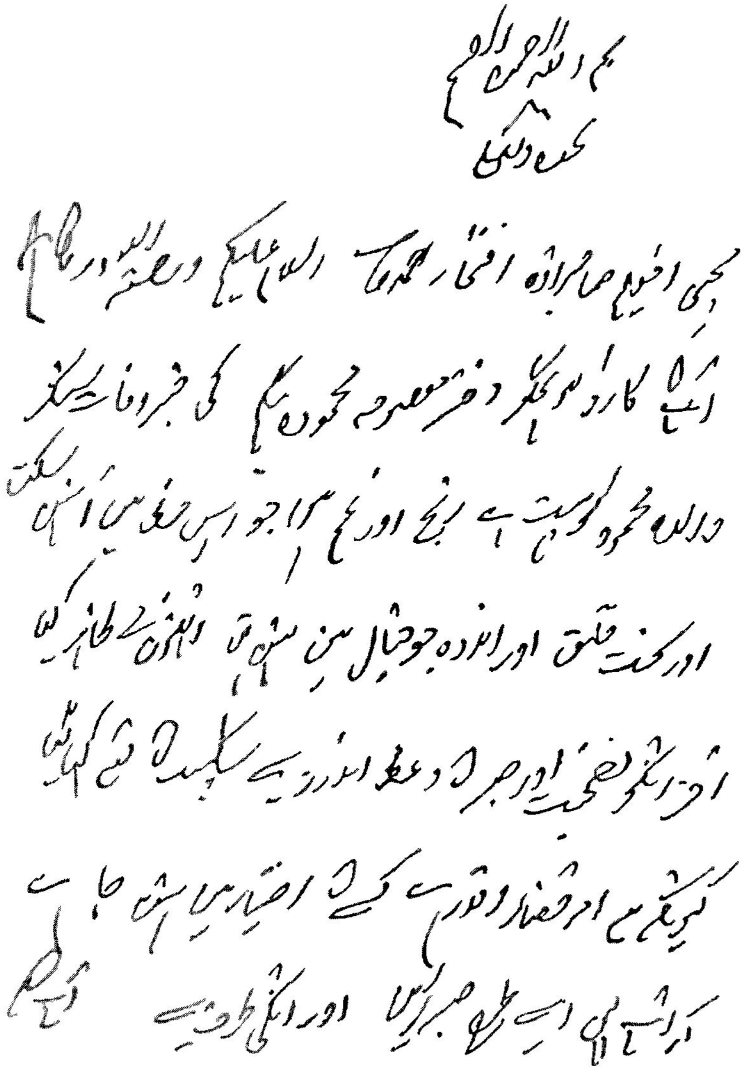

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی

محبی اخویم صاحبزادہ افتخار احمد صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا کارڈ پڑھ کر دختر مرحومہ محمودہ بیگم کی خبر وفات سنکر

والدہ محمودہ کو بہت ہی رنج اور ہم کو ہوا جو اس [illegible] میں انکے [illegible]

اور [illegible] متعلق اور اولاد جو خیال میں آتی ہیں تو [illegible]

اور انکو صحت اور صبر کی دعا اللہ سے [illegible]

کہ یہ بھی امر خداوند قدرت ہے کسی کے اختیار میں نہیں ہے

دعا ہے اللہ آپ کو صبر دے اور انکی مغفرت کرے

گھر کی موٹروں کو السلام علیکم کہنا اور شیز سے کہ جا کر اُسے کہے

[illegible] چار دن سے مجھے ہے کہ پنج شنبہ کو [illegible] حیدر شاہ آغا کی تقید [illegible]

بجز صبر و شکیب کے اور کچھ چارہ نہیں اور شیز کہتا ہے

کہ رہا تھا لیکن بیمار ہے شب کھانا نہیں کھایا سبب اللہ کو در

عزیز کیا ہے اس کے بیش از بیش ورنہ میں خود آتا اور ان کی

والدہ صاحبہ کا کیا [illegible] افسوس ہوا ناحق [illegible] والسلام

خاکسار حنیف احمد

۳۱ اکتوبر ۱۹۴۲

اور دو تین صبح ہم گھر پہنچے اب ہم گھر کی کوٹھی کو بار بار لکھ چکا کر

اس وقت میں حفاظت جاؤ اور کچھ [illegible] طلع حفاظت کرو مگر

اٹھنے کی ایک دعائی اللہ تعالیٰ کا فضل ہے دیکھ کر کا میرا

سب عمل تھا گویا بہشت سے دوزخ میں جا پڑا اور والد

محمود کہتے ہے کہ اس سے پہلی دو لڑکیاں پیدا ہو کر جاتیں

نذر [redacted] ہو چکی تھیں اب بیٹی میں ان کی ناخوشی ہے بیٹے

آپ کی کیا کرے گر کر کو کو تہ شدے ہے انھوں نے کہہ کر کے ساتھ
لے رکھی

جا ملی [redacted] بیٹی سمجھا گیا کہ سمجھا تھا اس کا کیا گیا اور کہا بھی رکھی

الغرض تقدیر ایک جملہ رکھا ہے مگر عاقبت العاقبت میں

صرف اللہ کا حکم ہے اور ناشکرا نہیں ہے کہ جس جگہ رہا ہوں یا

سہرا لیں نہ ہم دیکھ کر صبر جاؤ دیکھ کر جاتی ہوں خیر واللہ اعلم

عکس مکتوب نمبر۴

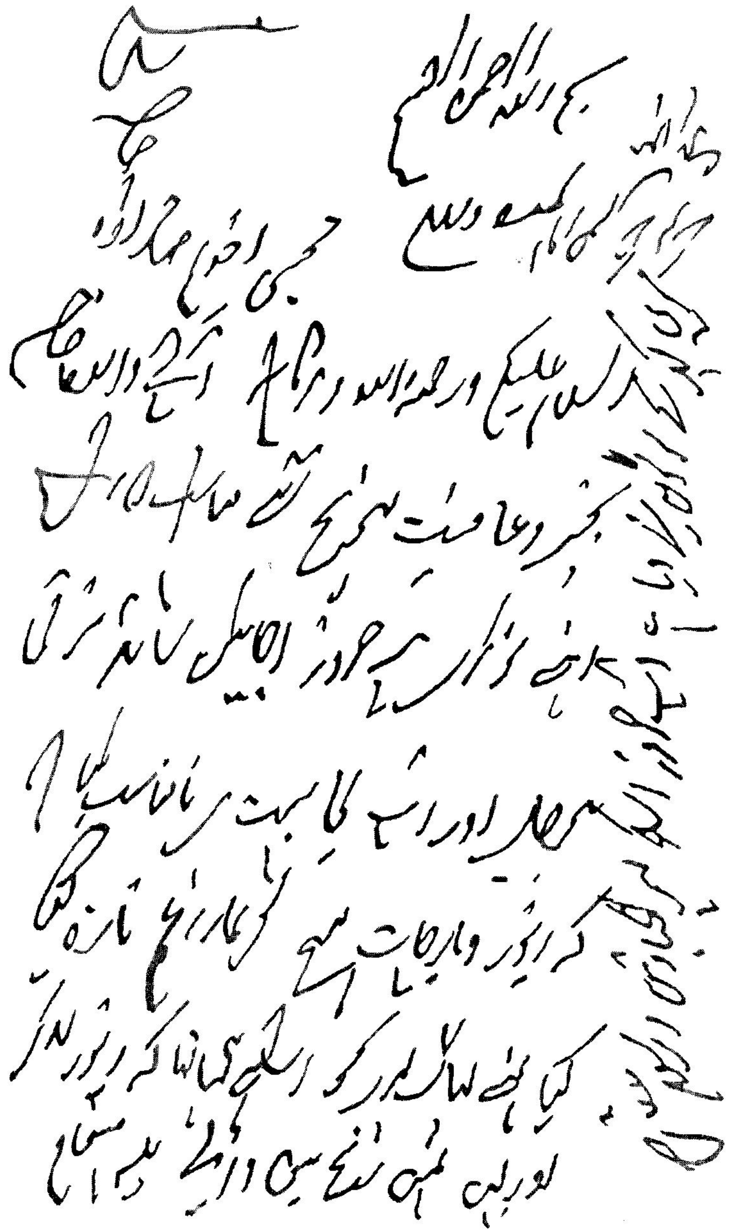

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی

محبی [illegible]

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ آپ کے [illegible]

بخیر و عافیت پہنچے [illegible]

[illegible]

[illegible] اور آپ کا بہت [illegible]

کہ [illegible]

کیا ہے [illegible]

[illegible]

عکس مکتوب نمبر ۵

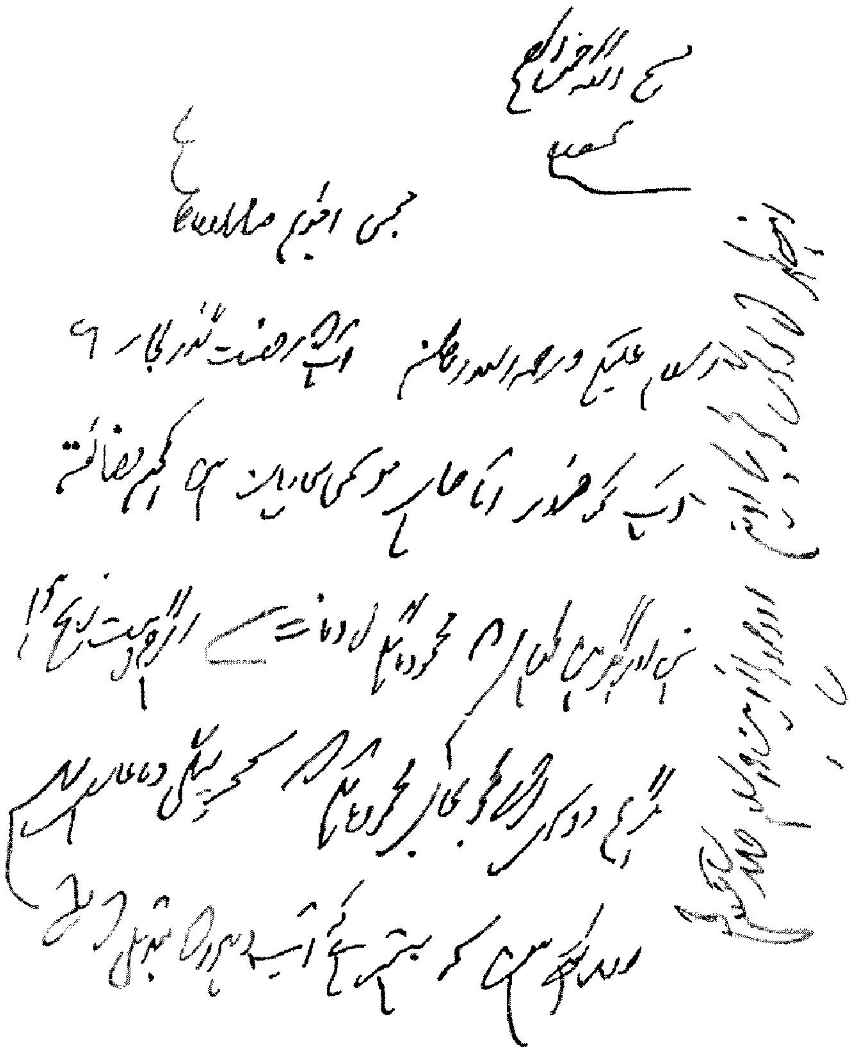

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ

[illegible] اخویم [illegible]

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ آپ [illegible] ۲۶

[illegible] ۹۳ [illegible]

[illegible] محمود [illegible] اگر [illegible]

[illegible] محمود [illegible] دعا [illegible]

[illegible] بہتر [illegible] امید [illegible]

عکس مکتوب نمبر ۶

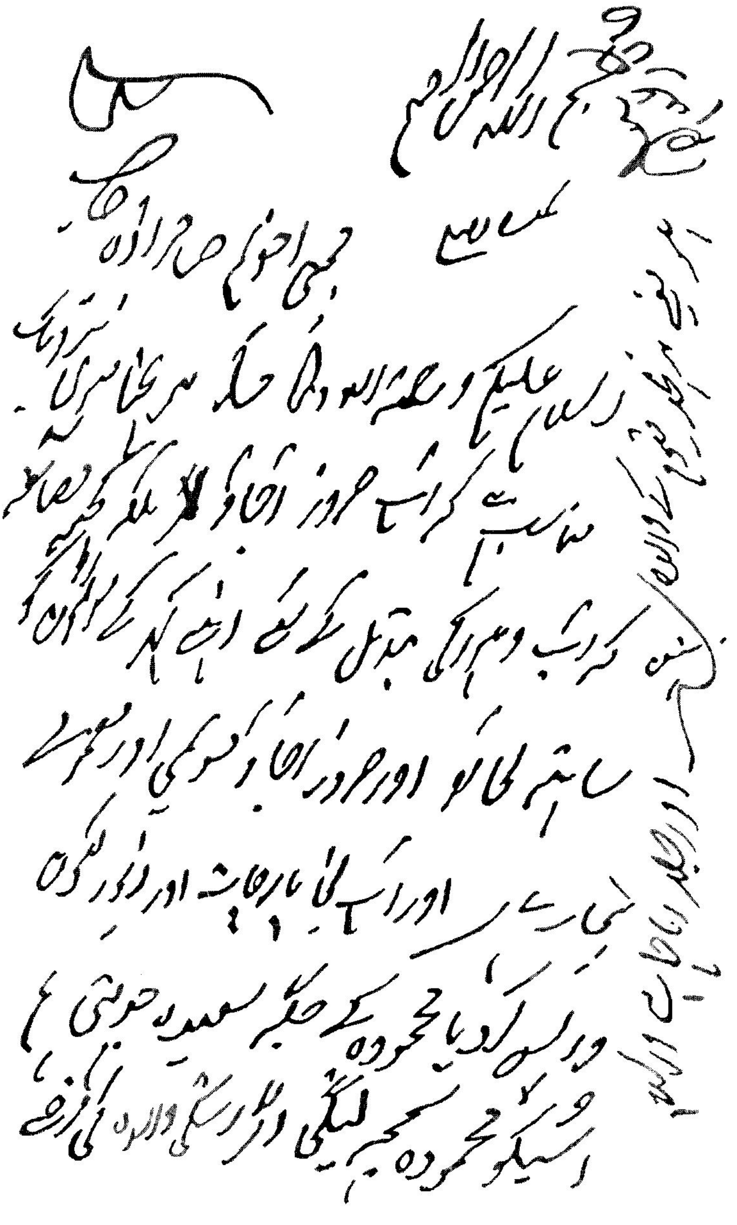

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی

[illegible] محبی اخویم صاحبزادہ صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ [illegible]

مناسب ہے کہ آپ [illegible] ہر روز [illegible]

کہ آپ [illegible] [illegible] [illegible]

ساتھ [illegible] اور ہر روز [illegible] اور [illegible]

[illegible] اور آپ [illegible] اور [illegible]

[illegible] کر دیا محمودہ کے [illegible] سعیدہ [illegible]

اس کو محمودہ [illegible] [illegible]

[illegible] والسلام

حضرت سیّد محمد عسکری صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سیّد محمد عسکری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کے نام تعارفی نوٹ

حضرت سیّد محمد عسکری رضی اللہ عنہ سلسلہ کے سابقین الاوّلین کی جماعت میں سے ایک نہایت مخلص اور وفادار بزرگ تھے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو آپ کے اخلاص و وفا کی وجہ سے آپ سے خاص محبت تھی۔ سید صاحب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنے پاس آنے کی دعوت دے رہے تھے مگر آپ نے اس وقت ان کی دعوت کو دینی امور میں انہماک اور مصروفیت کی وجہ سے منظور نہ فرمایا۔ یہ ایسے زمانے (۱۸۸۷ء) کا واقعہ ہے جب کہ ابھی آپ بیعت نہ لیتے تھے۔ اس مکتوب میں حضور نے اپنی زندگی کا مقصد بیان کیا ہے۔ احباب متعدد مرتبہ اس مکتوب کو پڑھیں جن سے انہیں حضرت اقدس کی سیرۃ مبارک کے مختلف پہلوؤں کا اندازہ ہوگا۔ (عرفانی کبیر)

فہرست مکتوبات بنام

حضرت سیّد محمد عسکری صاحب ؓ

مکتوب نمبر	تاریخ تحریر	صفحہ
۱	۸؍جون ۱۸۸۶ء	۱۵۱
۲	۷؍فروری ۱۸۸۷ء	۱۵۳
۳	بلا تاریخ	۱۵۴

مکتوب نمبر۱

مقلّدین اور غیر مقلّدین کے متعلق ایک اہم مکتوب

مخدومی مکرمی اخویم سلّمہٗ

بعد سلام مسنون

مقلّدین و غیر مقلّدین کے بارے میں جو آپ نے خط لکھا تھا اس میں کس فریق کی زیادتی ہے۔ سو اس عاجز کی دانست میں مقلّدین و غیر مقلّدین کے عوام افراط و تفریط میں مبتلا ہو رہے ہیں اور اگر وہ صراطِ مستقیم کی طرف رجوع کریں حقیقت میں ایک ہی ہیں۔ دین اسلام کا مغز اور لب لباب توحید ہے۔ اسی توحید کے پھیلانے کی غرض سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کی طرف سے آئے اور قرآن شریف نازل ہوا۔

سو توحید صرف اس بات کا نام نہیں جو خدا تعالیٰ کو زبان سے وحدہٗ لاشریک کہیں اور دوسری چیزوں کو خدا تعالیٰ کی طرح سمجھ کر ان سے مرادیں مانگیں۔ اور نہ توحید اس بات کا نام ہے کہ گو بظاہر تقدیری اور تشریعی امور کا مبدء اسی کو سمجھیں مگر اس کی تقدیر اور تشریع میں دوسروں کا اس قدر دخل روا رکھیں گویا وہ اس کے بھائی بند ہیں۔ مگر افسوس کہ عوام مقلّدین (حنفی) ان دونوں قسموں کی آفتوں میں مبتلا پائے جاتے ہیں۔ ان کے عقائد میں بہت کچھ شرک کی باتوں کو دخل ہے اور اولیاء کی حیثیت کو اُنہوں نے ایسا حد سے بڑھا دیا ہے کہ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ تک نوبت پہنچ گئی ہے۔ دوسری طرف امور تشریعی میں ائمہ مجتہدین کی حیثیت کو ایسا بڑھایا ہے کہ گویا وہ بھی ایک چھوٹے چھوٹے نبی مانے گئے ہیں حالانکہ جیسا امور قضا و قدر میں وحدت ہے۔ ایسا ہی تبلیغ کے کام میں بھی وحدت ہے۔

مقلّد لوگ تب ہی راستی پر آسکتے ہیں اور اسی حالت میں ان کا ایمان درست ہو سکتا ہے جب صاف صاف یہ اقرار کر دیں کہ ہم ائمہ مجتہدین کی خطا کو ہرگز تسلیم نہیں کریں گے۔ غضب کی بات ہے کہ غیر معصوم کو معصوم کی طرح مانا جائے۔ ہاں بے شک چاروں امام قابلِ تعظیم اور شکر گزاری ہیں۔ ان سے دنیا کو بہت فوائد پہنچے ہیں مگر ان کو پیغمبر کے درجے پر سمجھنا، صفاتِ نبوی ان میں قائم کرنا

اگر کفر نہیں ہے تو قریب قریب اس کے ضرور ہے۔

اگر ائمہ اربعہ سے خطا ممکن نہ تھا تو پھر باہم ان میں صدہا اختلاف کیوں پیدا ہو گئے اور اگر ان سے اپنے اجتہادات میں خطا ہوئی تو پھر ان خطاؤں کو ثواب کی طرح کیوں مانا جائے۔ یہ بُری عادت مقلّدین میں نہایت شدت سے پائی جاتی ہے۔ ہر ایک دیانت دار عالم پر واجب ہے کہ ایسا ہی ان پر شدت توجہ سے حملہ کرے اور خدائے جلّ شانہٗ پر بھروسہ کر کے زید و عمر کی ملامت سے نہ ڈرے اور وہ لوگ جو موحّدین کہلاتے ہیں۔ اکثر عوامُ النّاس ان میں سے اولیاء کی حالت اور مقام کے منکر پائے جاتے ہیں۔ ان میں خشکی بھری ہوئی ہے اور جن مراتب تک انسان بفضلہٖ تعالیٰ ہو سکتا ہے اس سے وہ منکر ہیں۔ بعض جاہل ان میں سے ائمہ مجتہدین رضی اللہ عنہم سے ہنسی بے جا کرتے ہیں۔

سو ان حرکات بے جا سے وہ کافر نعمت ہیں اور طریق فقر و توحید حقیقی و ذوق و شوق و الٰہی محبت سے بالکل دُور و مہجور پائے جاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ دونوں فریقوں کو راہِ راست بخشے۔

۸؍جون ۱۸۸۶ء

* * *

مکتوب نمبر۲

مخدومی مکرمی اخویم سیّد محمد عسکری سلّمہٗ ربّہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عنایت نامہ پہنچا موجب تسلّی ہوا۔ میں آپ کے واسطے غائبانہ بہت دعا کرتا ہوں اور آپ کے اخلاص سے خوش ہوں۔ اللہ جلّ شانہٗ آپ کے تردّدات دور کرے۔ اس وقت میں آپ کو تکلیف دینا نہیں چاہتا۔ اپریل یا مئی کے مہینے میں انشاء اللہ القدیر آپ کی یاد دہانی پر بشرط خیریت وعدم موانع آپ کو اطلاع دوں گا اور شاید ان مہینوں میں کسی ایسے مقام میں میرا قیام ہو جس میں بآسانی ملاقات ہو جائے۔ مجھے اس وقت تالیف رسالہ ’’سراجِ منیر‘‘ کے لئے نہایت مصروفیت اور خلوت ہے اور میری زندگی صرف احیاء دین کے لئے ہے۔ اور میرا اصول دنیا کی بابت یہی ہے کہ جب تک اس سے بکلّی منہ نہ پھیر لیں، ایمان کا بچاؤ نہیں۔ راحت ورنج گزرنے والی چیزیں ہیں۔ اگر ہم دنیا کے چند دم مصیبت ورنج میں کاٹیں گے تو اس کے عوض جاودانی راحت پائیں گے۔ بہشت انہیں کی وراثت ہے کہ جو دنیا کے دوزخ کو اپنے لئے قبول کرتے ہیں اور لذّات عیش و عشرت دنیوی کے لئے مرے نہیں جاتے۔ دنیا کیا حقیقت رکھتی ہے اور اس کے رنج وراحت کیا چیز ہیں؟ آخری خوش حالی کی خواہش ہے اس کے لئے یہی بہتر ہے کہ تکالیف دنیوی کو بانشراح صدر اٹھائے اور اس نابکار گھر کی عزت اور ذلت کچھ چیز نہ سمجھے۔ یہ دنیا بڑا دھوکہ دینے والا مقام ہے جس کو آخرت پر ایمان ہے وہ کبھی اس کے غم سے غمگین نہیں ہوتا اور نہ اس کی خوشی سے خوش ہوتا ہے۔

والسلام☆

۷؍فروری ۱۸۸۷ء

* * *

☆ الحکم نمبر ۲۷ جلد ۳۷ مورخہ ۲۸؍جولائی ۱۹۳۴ء صفحہ ۴

مکتوب نمبر ۳

مقلدوں اور غیر مقلدوں کی نسبت حضرت امام الائمہ حکم وعدل کا فیصلہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

ازطرف عائذ باللہ الصمد غلام احمد عافاہ اللہ وایّدہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا عنایت نامہ پہنچا چونکہ حق میں تلخی کا ہونا ایک لازمی امر ہے۔ مجھے امید نہیں کہ میرے اس جواب پر ہر ایک راضی ہو سکے۔ اس میں کیا شک ہے کہ مدار نجات ورضامندی حضرت باری عزّ اسمہٗ اتباع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قُلۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ تُحِبُّوۡنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوۡنِیۡ یُحۡبِبۡکُمُ اللّٰہُ الخ [1] لیکن اس دوسری بات میں بھی کچھ شک نہیں کہ آج کل جو دو گروہ اس ملک میں پائے جاتے ہیں جن میں سے ایک گروہ اہل حدیث یا موحّد کہلاتے ہیں اور دوسرے گروہ اکثر حنفی یا شافعی وغیرہ ہیں اور دونوں گروہ اپنے تئیں اہل سنت سے موسوم کرتے ہیں ان میں سے ایک گروہ نے تفریط کی راہ لی اور دوسرے گروہ نے افراط کی اور اصل منشاءِ نبوی کو یہ دونوں گروہ اس تفریط وافراط اور غلو کی وجہ سے چھوڑ بیٹھے ہیں۔

تفریط کا طریق موحّدین نے اختیار کیا ہے۔ اس گروہ نے ہر ایک طبقہ کے مسلمان اور ہر ایک مرتبہ کی عقل کو اسقدر آزادی دے دی ہے جس سے دین کو بہت نقصان پہنچ رہا ہے اور درحقیقت اسی آزادی سے فرقہ نیچریہ بھی پیدا ہو گیا ہے جن کے دلوں میں کچھ بھی عظمت سیّدنا نبی علیہ السلام اور خدا کے پاک کلام کی باقی نہیں رہی۔ جس حالت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لَا یَمَسُّہٗۤ اِلَّا الۡمُطَہَّرُوۡنَ [2] اور ایسا ہی حدیث نبوی میں بھی ہے کہ تم دیکھ لیا کرو کہ اپنے دین کو کس سے لیتے ہو پس یہ کیونکر ہو سکے کہ ہر ایک شخص جس کو ایک کامل حصہ تقویٰ کا بھی حاصل نہیں اور نہ وہ بصیرت اس کو عطا کی گئی ہے جو پاک لوگوں کو دی جاتی ہے۔ وہ جس طرح چاہے قرآن کے معنی کرے اور جس طرح چاہے حدیث کے معنی کرے بلکہ وہ بلاشبہ ضَلُّوۡا وَ اَضَلُّوۡا کا مصداق ہوگا۔ اگر یہی خدا تعالیٰ کا بھی منشا تھا کہ تمام لوگوں کو

---

[1] ال عمران:۳۲ [2] الواقعۃ:۸۰

اس قدر آزادی دی جائے تو پھر انبیاء علیہم السلام کے بھیجنے کی کچھ بھی ضرورت نہیں تھی بلکہ خدا تعالیٰ کی قدرت کاملہ سے صرف آسمان سے بغیر توسط کسی انسان کے قرآن شریف نازل ہو سکتا تھا۔ پس جبکہ یہ سلسلہ ہدایت الٰہی کا انسانی توسط سے ہی شروع ہوا ہے اور توسط ان لوگوں کا جو خدا سے آنکھیں پاتے ہیں اور خدا سے دل پاتے ہیں اور خدا سے ہدایت پاتے ہیں۔ پس اس سے سمجھ سکتے ہیں کہ یہی طریق قیامت تک جاری رہے گا اسی کی طرف اشارہ وہ حدیث کرتی ہے جس میں فرمایا گیا ہے کہ ہر ایک صدی کے سر پر مجدد مبعوث ہو گا اور اس کی طرف یہ آیہ کریمہ اشارہ فرماتی ہے۔ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ [1] یعنی خدا فرماتا ہے کہ میں نے اس دین کی محافظت اپنے ذمہ لی ہے۔ پس جبکہ خدا کے ذمہ اس دین کی محافظت ہے تو اس سے سمجھا جاتا ہے کہ محافظت کے بارے میں جو قدیم قانون خدا کا ہے اسی طریق اور منہاج سے وہ دین اسلام کی محافظت کرے گا۔ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا [2] اور وہ طریق مجددین و مصلحین ہے۔ غرض موحدین نے تو حد سے زیادہ بے قیدی اور آزادی کا راستہ کھول دیا ہے بغل میں مشکوٰۃ یا بخاری یا مسلم چاہئے اور عربی خوانی کی استعداد۔ پھر ایسے شخص کو حسب رائے موحدین کسی امام کی ضرورت نہیں۔

اور فرقہ مقلدین اس قدر تقلید میں غرق ہیں کہ وہ تقلید اب بت پرستی کے رنگ میں ہو گئی ہے۔ غیر معصوم لوگوں کے اقوال حضرت سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کے برابر سمجھے جاتے ہیں۔ صدہا بدعات کو دین میں داخل کر لیا ہے۔ قراءۃ فاتحہ خلف الامام اور آمین بالجہر پر یوں چڑتے ہیں جس طرح ہمارے ملک کے ہندو بانگ نماز پر۔ خوب جانتے ہیں کہ لَا صَلٰوةَ اِلَّا بِالْفَاتِحَةِ حدیث صحیح ہے اور قرآن کریم فاتحہ سے ہی شروع ہوا ہے مگر پھر اپنی ضد کو نہیں چھوڑتے۔ پس اس تنازع میں فیصلہ یہ ہے کہ اہل بصیرت اور معرفت اور تقویٰ اور طہارت کے قول اور فعل کی اس حد تک تقلید ضروری ہے جب تک کہ بداہت معلوم نہ ہوں اس شخص نے عمداً یا سہواً قرآن اور احادیث صحیحہ نبویہ کو چھوڑ دیا ہے کیونکہ ہر ایک نظر دقائق دین تک پہنچ نہیں سکتی۔ لَا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ. مُطَهَّرْ کا دامن پکڑنا ضروری ہے مگر ساتھ ہی یہ شرط ہے کہ وہ شخص جس کی ان شرطوں کے ساتھ تقلید کی جاوے زندہ ہو تا معضلات دین جو حالات موجودہ زمانہ کے موافق پیش آویں اس سے حل کر

---

[1] الحجر:۱۰ [2] الاحزاب:۶۳

سکیں اسی کی طرف اشارہ حدیث **مَـنْ لَّمْ يَعْرِفْ اِمَـامَ زَمَانِهِ الخ** کرتی ہے ہاں جس قدر آئمہ اربعہ رضی اللّٰہ عنہم یا ان کے شاگردوں نے دین میں کوشش کی ہے حتی المقدور ان کوششوں سے فائدہ اٹھانا چاہیئے اور ان بزرگوں کے اجتہادات کو نیک ظن کے ساتھ دیکھنا چاہیئے۔ ان کا شکر کرنا چاہیئے اور تعظیم اور نیکی کے ساتھ ان کو یاد کرنا چاہیئے اور ان کی عزت اور قبولیت کو رد نہیں کرنا چاہیئے۔

وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی۔ فقط☆

❀ ❀ ❀

☆ الحکم نمبر ۳۵ جلد ۵ مورخہ ۲۴ ستمبر ۱۹۰۱ء صفحہ ۱۲

حضرت مولوی

ابوالخیر عبداللہ صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت مولوی ابوالخیر عبداللہ صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام تعارفی نوٹ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک زمانہ دراز تک لوگوں کی بیعت نہیں لی اور جب کبھی کوئی شخص بیعت کے لئے عرض کرتا تو آپ یہی فرماتے تھے کہ مجھے حکم نہیں یا میں مامور نہیں لیکن جب خدا تعالیٰ نے آپ کو بیعت لینے پر مامور فرمایا تو آپ نے ۲۳/ مارچ ۱۸۸۹ء مطابق ۲۰ رجب ۱۳۰۶ھ کو لودہانہ میں بیعت لی۔ یہ بیعت حضرت منشی احمد جان صاحب مرحوم ومغفور کے ایک مکان میں ہوئی جو اس وقت دارالبیعت کے نام سے جماعت لودہانہ کے قبضہ میں ہے۔ اس بیعت کے بعد سب سے پہلا آدمی جس کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیعت کی اجازت دی وہ مولوی ابوالخیر عبداللہ صاحب ولد ابوعبداللہ احمد قوم افغان سکنہ تنگی تحصیل چارسدہ ضلع پشاور ہیں۔ افسوس ہے کہ آج ان کے تفصیلی حالات سے ہم واقف نہیں۔ تاہم میں اس کوشش اور فکر میں ہوں کہ ان کے حالات معلوم ہو سکیں۔ مکرمی صاحبزادہ سراج الحق صاحب بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے مولوی ابوالخیر صاحب کو دیکھا تھا۔ تیس پینتیس سال کے خوش رو نوجوان تھے۔ میانہ قد تھا، ذی علم اور متقی انسان تھے۔ ان کے چہرہ سے رُشد اور سعادت کے آثار نمایاں تھے۔ حضرت مسیح علیہ السلام نے جو اجازت نامہ مولانا ابوالخیر عبداللہ صاحب کو لکھ کر دیا تھا وہ تاریخ بیعت سے پورے ایک ماہ چھ دن بعد لکھا یعنی ۲۹/ اپریل ۱۸۸۹ء مطابق ۲۸ شعبان ۱۳۰۶ھ۔

اس اجازت نامہ کے پڑھنے سے معلوم ہوگا کہ آپ کن لوگوں سے بیعت لینا چاہتے تھے اور بیعت لینے والے کے فرائض کیا یقین کرتے تھے؟ اس سے اس روح کا پتہ لگتا ہے جو آپ کے اندر اپنے خدام کے لئے تھی یعنی آپ اپنے خادموں کے لئے بہت دعائیں کرتے تھے تا کہ ان میں وہ تبدیلی پیدا ہو جائے جو خدا تعالیٰ تک پہنچانے کا ذریعہ ہوتی ہے۔

مولوی ابوالخیر عبداللہ صاحب سابقون الاوّلون میں سے ہیں۔ انہوں نے

۱۹؍ رجب ۱۳۰۶ھ کو بمقام لودہانہ بیعت کی تھی اور بیعت کرنے والوں میں ان کا نمبر پانچواں تھا جیسا کہ سیرۃ المہدی (جلد اوّل) حصہ سوم کے صفحہ ۵۰۰ (جدید ایڈیشن) سے ظاہر ہوتا ہے چونکہ پہلے آٹھ نمبر کے احباب کے نام قیاس اور دوسری روایات کی بنا پر لکھے ہیں اس لئے مولوی صاحب کی سکونت کے متعلق بھی محض قیاس سے چارسدہ یا خوست لکھ دیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ تنگی تحصیل چارسدہ ضلع پشاور کے رہنے والے تھے اور سلسلہ میں پہلے آدمی تھے جن کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیعت کی اجازت دی۔ چنانچہ جو اجازت نامہ ان کو لکھ کر دیا گیا اسے میں نے مکتوبات ہی کے سلسلہ میں درج کر دیا ہے۔ (عرفانی کبیر)

مکتوب نمبر ۱

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُلِلّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیۡنَ اصۡطَفٰی

امابعد از عاجز عائذ باللہ الصمد غلام احمد
بخدمت اخویم مولوی ابوالخیر عبداللہ پشاوری

بعد از سلامٌ علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

واضح باد کہ چونکہ اکثر حق کے طالب کہ جو اس عاجز سے بیعت کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں بوجہ ناداری وسفر و دُور دراز یا بوجہ کم فرصتی ومزاحمت تعلقات قادیان میں بیعت کے لئے پہنچ نہیں سکتے اس لئے باتباعِ سنّت حضرت مولانا وسیّدنا محمد مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم یہ قرینِ مصلحت معلوم ہوا کہ ایسے معذور ومجبور لوگوں کی بیعت ان سعید لوگوں کے ذریعہ سے لی جائے کہ جو اس عاجز کے ہاتھ پر بیعت کر چکے ہیں۔ سو چونکہ آپ بھی شرف اس بیعت سے مشرف ہیں اور جہاں تک فراست حکم دیتی ہے، رُشد اور دیانت رکھتے ہیں۔ اس لئے وکالتًا اخذ بیعت کے لئے آپ کو یہ اجازت نامہ دیا جاتا ہے۔ آپ میری طرف سے وکیل ہو کر اپنے ہاتھ سے بندگانِ خدا سے جو طالبِ حق ہوں بیعت لیں مگر انہیں کو اس سلسلۂ بیعت میں داخل کریں کہ جو سچے دل سے اپنے معاصی سے توبہ کرنے والے اور

اتباعِ طریقہ نبویہ کے لئے مستعد ہوں اور ان کے لئے دلی تضرّع سے دعا کریں اور پھر نام ان کے بقید ولدیت وسکونت و پیشہ وغیرہ۔ اس تصریح سے اصل سکونت کہاں ہے اور کس محلّہ میں اور عارضی طور پر کہاں رہ رہے ہیں، بھیج دیں۔ تا یہ عاجز ان کے لئے دعا کرنے کا موقع پاتا رہے اور پورے تعارف سے وہ یاد رہیں۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی۔

اٹھائیس شعبان ۱۳۰۶ھ مطابق ۲۹/اپریل ۱۸۸۹ء
روز دوشنبہ

راقم
احقر عباد اللہ عبد اللہ الصمد
غلام احمد
از قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

نشان مُہر اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ

مکرمی اخویم ڈاکٹر فیض محمد خان صاحب کو السلام علیکم پہنچا دیں اور ہر ایک صاحب جو بیعت کریں مناسب ہے کہ وہ براہِ راست بھی اپنا اطلاعی خط بھیج دیں۔

* * *

حضرت میر حکیم

حسام الدین صاحب سیالکوٹی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

احباب سیالکوٹ
کے نام تمہیدی نوٹ

سیالکوٹ کو بھی سلسلہ کی تاریخ میں بہت بڑی اہمیت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے عہد شباب کے آغاز میں کئی سال سیالکوٹ میں گزارے۔ اس زمانہ کی یاد آپ ہمیشہ رکھتے۔ چنانچہ جب ۱۹۰۴ء میں آپ سیالکوٹ تشریف لے گئے تو آپ نے ایک لیکچر کے دوران میں اپنی صداقت کے نشانات کو بیان کرتے ہوئے فرمایا۔

''اور اگر میری نسبت نصرتِ الٰہی کو تلاش کرنا چاہے تو یاد رہے کہ اب تک ہزارہا نشان ظاہر ہو چکے ہیں۔ منجملہ ان کے وہ نشان ہے۔ جو آج سے چوبیس برس پہلے براہین احمدیہ میں لکھا گیا اور اس وقت لکھا گیا جب کہ ایک فرد بشر بھی مجھ سے تعلق بیعت نہیں رکھتا تھا اور نہ میرے پاس کوئی سفر کر کے آتا تھا۔ اور وہ نشان یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ یَاْتِیْکَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ ۔ یَاْتُوْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ[1] یعنی وہ وقت آتا ہے کہ مالی تائید ہر ایک طرف سے تجھے پہنچے گی اور ہزارہا مخلوق تیرے پاس آئے گی اور پھر فرماتا ہے۔ وَلَا تُصَعِّرْ لِخَلْقِ اللّٰہِ وَلَا تَسْئَمْ مِّنَ النَّاسِ ۔[2] یعنی اس قدر مخلوق آئے گی کہ تو ان کی کثرت سے حیران ہو جائے گا۔ پس چاہئے کہ تو ان سے بداخلاقی نہ کرے اور نہ ان کی ملاقاتوں سے تھکے۔ پس اے عزیزو! اگرچہ آپ کو یہ تو خبر نہیں کہ قادیان میں میرے پاس کس قدر لوگ آئے اور کیسی وضاحت سے پیشگوئی پوری ہوئی۔ لیکن اسی شہر میں آپ نے ملاحظہ کیا ہوگا کہ میرے آنے پر میرے دیکھنے کے لئے ہزارہا مخلوقات اس شہر کے ہی اسٹیشن پر جمع ہو گئی تھی اور صدہا مردوں اور عورتوں نے اسی شہر میں بیعت کی۔ اور میں وہی شخص ہوں جو براہین احمدیہ کے زمانے سے تخمیناً سات آٹھ سال پہلے اسی شہر میں قریباً سات برس رہ چکا تھا اور کسی کو مجھ سے تعلق نہ تھا اور نہ کوئی میرے حال سے واقف تھا۔ پس اب سوچو اور غور کرو

---

[1] تذکرہ صفحہ ۳۹ مطبوعہ ۲۰۰۴ء [2] تذکرہ صفحہ ۴۰ مطبوعہ ۲۰۰۴ء

کہ میری کتاب براہین احمدیہ میں اس شہرت اور رجوع خلائق کی چوبیس[۲۴] سال پہلے میری نسبت ایسے وقت میں پیشگوئی کی گئی ہے کہ جب کہ میں لوگوں کی نظر میں کسی حساب میں نہ تھا۔ اگرچہ میں جیسا کہ میں نے بیان کیا، براہین کی تالیف کے زمانے کے قریب اسی شہر میں قریباً سات سال رہ چکا تھا تاہم آپ صاحبوں میں ایسے لوگ کم ہوں گے جو مجھ سے واقفیت رکھتے ہوں۔ کیونکہ میں اس وقت ایک گمنام آدمی تھا اور اَحَدٌ مِّنَ النَّاسِ تھا اور میری کوئی عظمت اور عزت لوگوں کی نگاہ میں نہ تھی مگر وہ زمانہ میرے لئے نہایت شیریں تھا کہ انجمن میں خلوت تھی اور کثرت میں وحدت تھی اور شہر میں ایسا رہتا تھا جیسا کہ ایک شخص جنگل میں۔ مجھے اس زمین سے ایسی ہی محبت ہے جیسا کہ قادیان سے۔ کیونکہ میں اپنے اوائل زمانہ کی عمر میں سے ایک حصہ اس میں گزار چکا ہوں اور اس شہر کی گلیوں میں بہت سا پھر چکا ہوں۔ میرے اس زمانے کے دوست اور مخلص اس شہر میں ایک بزرگ ہیں یعنی حکیم حسام الدین صاحب جن کو اس وقت بھی مجھ سے بہت محبت رہی ہے۔ وہ شہادت دے سکتے ہیں کہ وہ کیسا زمانہ تھا اور کیسی گمنامی کے گڑھے میں میرا وجود تھا۔ اب میں آپ لوگوں سے پوچھتا ہوں کہ ایسے زمانے میں ایسی عظیم الشان پیشگوئی کرنا کہ ایسے گمنام کا آخرکار یہ عروج ہوگا کہ لاکھوں لوگ اس کے تابع اور مرید ہو جائیں گے اور فوج درفوج لوگ بیعت کریں گے اور باوجود دشمنوں کی سخت مخالفت کے رجوعِ خلائق میں فرق نہیں آئے گا بلکہ اس قدر لوگوں کی کثرت ہوگی کہ قریب ہوگا کہ وہ لوگ تھکا دیں۔ کیا یہ انسان کے اختیار میں ہے اور کیا ایسی پیشگوئی کوئی مکار کرسکتا ہے کہ چوبیس سال پہلے تنہائی اور بے کسی کے زمانے میں اس عروج اور مرجع خلائق ہونے کی خبر دے؟ کتاب براہین احمدیہ جس میں یہ پیشگوئی ہے، کوئی گمنام کتاب نہیں بلکہ وہ اس ملک میں مسلمانوں، عیسائیوں اور آریہ صاحبوں کے پاس بھی موجود ہے اور گورنمنٹ میں بھی موجود ہے۔ اگر کوئی اس عظیم الشان نشان میں شک کرے تو اس کو دنیا میں اس کی نظیر دکھلانا چاہیئے‘‘۔

سیالکوٹ میں کئی نشانات آپ کی صداقت کے اس زمانے میں ظاہر ہوئے اور سیالکوٹ کے مولوی فضل احمد صاحب مرحوم کو یہ عزت اور سعادت حاصل تھی کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ طالب علمی میں کچھ عرصہ قادیان میں حضرت اقدس کی تعلیم پر مامور رہے اور جب آپ نے ماموریت کا دعوٰی کیا تو سیالکوٹ میں جن لوگوں نے دعوت کو قبول کیا انہوں نے اپنی بے نظیر وفاداری، ایثار اور قربانی سے اپنا مقام بہت بلند رکھا۔ ان ایّام میں جماعت سیالکوٹ تمام جماعتوں میں ممتاز اور سر بلند تھی اور اس جماعت نے حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ اور حضرت میر حامد شاہ صاحب رضی اللہ عنہ اور حضرت خصیلت علی شاہ صاحب رضی اللہ عنہ جیسے مخلص پیدا کئے۔ حضرت میر حکیم حسام الدین صاحب رضی اللہ عنہ کے نام کا خط آگے آ رہا ہے اور جن احباب کے مکتوب مل سکے ہیں وہ درج ہیں۔

حضرت میر حکیم حسام الدین صاحب سیالکوٹی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام تعارفی نوٹ

حضرت میر حکیم حسام الدین صاحب رضی اللہ عنہ سیالکوٹ کے رئیس اور حضرت میر حامد شاہ صاحب رضی اللہ عنہ کے والد بزرگوار تھے۔ حضرت حکیم صاحب کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے شرفِ تلمذ بھی حاصل تھا۔ آپ نے طب کی بعض ابتدائی کتابیں حضور سے پڑھی تھیں۔ حکیم صاحب مرحوم نے حضرت اقدس کو عین عنفوان شباب میں دیکھا تھا اور حضور کی متّقیانہ زندگی کا اُن پر خاص اثر تھا۔ حضرت کی نیم شبی دعاؤں اور قرآن مجید کے ساتھ عشق ومحبت کے نظارے ان کے دل کو تسخیر کر چکے تھے اور یہی وجہ ہے کہ جب حضرت اقدس نے خدا کی طرف سے ماموراور مرسل ہونے کا دعویٰ کیا تو حضرت حکیم صاحب کو ایک لحظہ کے لئے بھی شک وشبہ نہیں ہوا۔ حضرت اقدس بھی حکیم صاحب سے بہت محبت رکھتے تھے۔ حکیم صاحب مرحوم تیز طبیعت واقع ہوئے تھے لیکن حضرت اقدس کے سامنے وہ بہت مؤدّب اور محتاط ہوتے تھے۔ حضور کو حکیم صاحب کی دلجوئی اور خاطر داری ہمیشہ ملحوظ رہتی تھی۔ منارۃ المسیح کی تعمیر کا کام جب شروع ہوا تو حکیم صاحب مرحوم ہی کو اس کا اہتمام دیا گیا اور اُنہوں نے اپنے صاحبزادے میر عبدالرشید صاحب مرحوم کو اس کام پر مامور کیا۔ غرض حضرت اقدس کے ساتھ حکیم صاحب کا اخلاص ومحبت قابلِ رشک تھی اور حضور بھی ان کا احترام کرتے تھے۔

حضرت حکیم صاحب کے ساتھ حضرت میر خصیلت علی شاہ صاحب رضی اللہ عنہ کو تعلقات دامادی کی عزت حاصل تھی اور خود سیّد خصیلت علی شاہ صاحب بھی اپنے ایمانی جوش اور اخلاص و وفا کے اعلیٰ مقام پر تھے۔ سیرۃ صحابہ کے سلسلہ میں ان بزرگوں کا انشاءاللہ تفصیلی ذکر آئے گا۔

حضرت سیّد خصیلت علی شاہ صاحب کے انتقال پر حضرت اقدس نے حکیم صاحب مرحوم کو تعزیت کا ایک خط لکھا تھا اور یہی وہ مکتوب ہے جسے میں آج درج کر رہا ہوں۔ اس کے پڑھنے سے معلوم ہوگا کہ سیّد صاحب مرحوم کے اخلاص و محبت کی حضرت اقدس کے دل میں کیا قدر تھی اور انہوں نے سلسلہ میں داخل ہو کر کیسی پاک تبدیلی کی تھی۔ اللہ تعالیٰ اُن کے مدارج کو بلند کرے اور ہمیں توفیق دے کہ وہی حقیقت اور روح اپنے اعمال میں پیدا کریں۔

(عرفانی کبیر)

مکتوب نمبر ۱

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ   نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

مجی مکرمی اخویم حکیم سیّد حسام الدین صاحب سلّمہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اس وقت یک دفعہ دردناک مصیبت واقعہ وفات اخویم سیّد خصیلت علی شاہ صاحب مرحوم کی خبر سن کر وہ صدمہ دل پر ہے جو تحریر اور تقریر سے باہر ہے۔ طبیعت اس غم سے بے قرار ہوئی جاتی ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ۔

سیّد خصیلت علی شاہ صاحب کو جس قدر خدا تعالیٰ نے اخلاص بخشا تھا اور جس قدر انہوں نے ایک پاک تبدیلی اپنے اندر پیدا کی تھی اور جیسے انہوں نے اپنی سعادت مندی اور نیک چلنی اور صدق و محبت کا عمدہ نمونہ دکھایا تھا یہ باتیں عمر بھر کبھی بھولنے کی نہیں۔ ہمیں کیا خبر تھی، اب دوسرے سال پر ملاقات نہیں ہوگی۔ دنیا کی اسی ناپائیداری کو دیکھ کر کئی بادشاہ بھی اپنے تختوں سے الگ ہو گئے۔ آپ کے دل پر بھی جس قدر ہجوم غم کا ہوگا اس کا کون اندازہ کر سکتا ہے۔ اس ناگہانی واقعہ کا غم درحقیقت ایک جانکاہ امر ہے لیکن چونکہ یہ خدا تعالیٰ کا فعل ہے اس لئے ایسی بھاری مصیبت پر جس قدر صبر کیا جائے اسی قدر امید ثواب ہے۔ لہٰذا امید رکھتا ہوں کہ آپ مرضی مولا پر راضی ہو کر صبر فرماویں گے اور مردانہ ہمت اور استقامت سے متعلقین کو تسلّی دیں گے۔ میں نے ایک جگہ دیکھا ہے کہ بعض

خدا کے بندے جب دنیا سے انقطاع کر کے خدا تعالیٰ سے ملیں گے تو ان کے نامۂ اعمال میں مصیبتوں کے وقت صبر کرنا بھی ایک بڑا عمل پایا جائے گا۔ تو اسی عمل کے لئے بخشے جائیں گے۔ بخدمت محبی اخویم سیّد حامد شاہ صاحب السلام علیکم و مضمون واحد۔

خاکسار
غلام احمد
از قادیان

خط کے پہنچتے ہی دعائے مغفرت بہت کی گئی اور کرتا ہوں مگر یہ تجویز ٹھہری ہے کہ جنازہ جمعہ کے روز پڑھا جاوے۔

نوٹ۔ چنانچہ مولانا مولوی عبدالکریم صاحب کے کارڈ سے معلوم ہوا کہ قبل از نماز جمعہ حضور مقدس نے نماز جنازہ پڑھائی اور بہت دیر تک چپ چاپ کھڑے دعائیں مانگتے رہے۔

* * *

حضرت مولوی

محمد شادی خان صاحب سیالکوٹی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت مولوی محمد شادی خان صاحب سیالکوٹی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام تعارفی نوٹ

حضرت مولوی محمد شادی خاں صاحب سیالکوٹ کے باشندے تھے۔ ابتدائے سنِ شعور سے ان کو اسلام کی عملی زندگی کا شوق تھا اور وہ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ اور حضرت حکیم الامۃ مولانا نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ کے خاص احباب اور مخلصین میں داخل تھے جب وہ بزرگ اہل حدیث تھے۔ مولوی محمد شادی خاں صاحب پر بھی یہ رنگ غالب تھا اور جب وہ احمدی ہوئے تو یہ احمدی ہو گئے۔ ایک عرصہ تک وہ راجہ امر سنگھ آنجہانی (جموں وکشمیر) کے خاص ملازموں میں رہے۔ ان کی دیانت امانت مسلّم تھی۔ جب حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ ریاست جموں وکشمیر کی خدمت سے فارغ ہو گئے یہ بھی نوکری چھوڑ آئے اور کچھ عرصہ تک لکڑی کی تجارت کرتے رہے بالآخر سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر قادیان ہجرت کر آئے اور اللہ تعالیٰ نے ان کو اور ان کی والدہ صاحبہ مرحومہ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت کا بہت بڑا موقع دیا اور ان کے بعد ان کی اولاد بھی سلسلہ کی خادم رہی اور ان کی صاحبزادیاں اپنے علم وفضل کے لحاظ سے ممتاز اور خدمت سلسلہ میں مصروف ہیں۔ خاکسار عرفانی کبیر کو یہ عزت اور فخر حاصل ہے کہ کچھ عرصہ تک ہجرت کے ابتدائی ایام میں مولوی محمد شادی خاں صاحب کو الحکم کی خدمت کی سعادت نصیب ہوئی اور پھر ان کے صاحبزادہ مرحوم عبدالرحمٰن کو بھی موقع ملا۔ مولوی شادی خاں کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عشق تھا اور وہ ایک وفادار اور جان نثار احمدی تھے۔ سلسلہ کی تحریکوں پر ایسے کام کر گزرتے تھے کہ لوگ حیران رہ جاتے تھے۔ منارۃ المسیح کے چندہ میں سب کچھ دے دیا حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سو آدمیوں کا ایک خاص گروہ تجویز فرمایا تھا کہ جو ایک ایک سو روپیہ دے دے، ان میں حضرت محمد شادی خاں بھی تھے انہوں نے گھر کا ساز وسامان فروخت کر کے دو سو روپیہ دے دیا۔

ابھی وہ اعلان شائع نہ ہوا تھا ان کو علم ہوا اور انہوں نے روپیہ بھیج دیا۔ حضرت اقدس نے اس اشتہار میں ان کی نسبت تحریر فرمایا کہ۔

’’دوسرے مخلص جنہوں نے اس وقت بڑی مردانگی دکھائی ہے۔ میاں شادی خاں لکڑی فروش ساکن سیالکوٹ ہیں۔ ابھی وہ ایک کام میں ڈیڑھ سو روپیہ چندہ دے چکے ہیں اور اب اس کام کے لئے دو سو روپیہ چندہ بھیج دیا ہے۔ اور یہ وہ متوکل شخص ہے کہ اگر اس کے گھر کا تمام اسباب دیکھا جائے تو شاید تمام جائیداد پچاس روپیہ سے زیادہ نہ ہو۔ انہوں نے اپنے خط میں لکھا ہے۔ چونکہ ایّام قحط ہیں اور دنیوی تجارت میں صاف تباہی نظر آتی ہے تو بہتر ہے کہ ہم دینی تجارت کرلیں۔ اس لئے جو کچھ اپنے پاس تھا، سب بھیج دیا اور درحقیقت وہ کام کیا جو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کیا تھا‘‘ (اشتہار خاص گروہ)

یہ صرف تعارفی نوٹ ہے ان کے حالات زندگی اللہ تعالیٰ نے چاہا تو کتاب تعارف میں تفصیل سے لکھنے کا عزم رکھتا ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کے اخلاص اور صدق و وفا کو دیکھ کر انہیں وہ شرف بخشا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا مثیل قرار دیا۔

خاکسار عرفانی کبیر سے ان کو للہ محبت تھی اور میں تو ان کے مقام کو بہت عزت واحترام سے دیکھتا ہوں مگر اپنے اخلاص کی وجہ سے وہ خاکسار عرفانی کا احترام کرتے تھے اور یہ ان کی اپنی خوبی تھی ورنہ من آنم کہ من دانم۔ اب میں ان کے نام کے مکتوبات درج کرتا ہوں۔ وَ بِاللّٰہِ التَّوْفِیْقُ۔

میں یہ بھی ذکر کردینا ضروری سمجھتا ہوں کہ یہ مکتوبات عزیز مکرم میاں فضل حسین مہاجر کی کوشش کا نتیجہ ہیں۔

(عرفانی کبیر)

فہرست مکتوبات بنام

حضرت مولوی محمد شادی خان صاحب سیالکوٹیؓ

مکتوب نمبر	تاریخ تحریر	صفحہ
۱	۲۹؍جون ۹۸ء	۱۷۶
۲	بلا تاریخ	۱۷۷
۳	۳؍اگست ۹۹ء	۱۷۸
۴	۱۷؍جون ۱۹۰۰ء	۱۷۹
۵	۱۸؍جولائی ۱۹۰۰ء	۱۸۰
۶	بلا تاریخ	۱۸۰
۷	۲۸؍اگست ۱۹۰۰ء	۱۸۱
۸	بلا تاریخ	۱۸۳

مکتوب نمبر ۱

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

مجی مشفق اخویم میاں شادی خاں صاحب سلّمہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجی اخویم حکیم فضل دین صاحب باوجود دو شادیوں کے اب تک بے اولاد ہیں اور اب کئی وجوہ سے ان دو بیویوں کا ہونا نہ ہونا برابر ہے اور حکیم صاحب موصوف مدت سے چاہتے ہیں کہ اگر کسی شریف آدمی کے ساتھ جو اپنی جماعت میں سے ہو۔ یہ تعلق پیدا ہو جائے تو عین مراد ہے۔ اس عرصہ میں کئی جگہ ان کے لئے پیدا ہوئیں اور اب بھی ہیں مگر ان کی طبیعت نے کراہت کی۔ چنانچہ ایک ان میں سے اب تک بار بار خط بھیجتا ہے کہ میں اپنی لڑکی آپ کو دیتا ہوں مگر وہ اس سے کراہت کرتے ہیں۔ اب دلی توجہ سے آپ کی طرف طبیعت ان کی راغب ہوئی ہے۔ آپ کو معلوم ہے کہ کس قدر وہ شریف اور صالح ہیں اور متقی، حافظ قرآن اور علم دین میں خوب ماہر ہیں اور واقعی مولوی ہیں۔ علاوہ ان تمام امور کے دنیوی جمعیت رکھتے ہیں، صاحبِ املاک و جائیداد ہیں۔ امید ہے آپ اپنی منشا سے اطلاع بخشیں گے اور بعد استخارہ مسنونہ جس طرح آپ کی رائے ہو بلا تکلّف اس سے مطلع فرمائیں۔ زیادہ خیریت۔

والسلام

خاکسار

مرزا غلام احمد عفا اللہ عنہ

۲۹ / جون ۹۸ء

* * *

مکتوب نمبر۲

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ

مجبی اخویم میاں شادی خاں صاحب سلّمہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

یہ خط اس وقت آپ کی والدہ صاحبہ[۱] مجھ سے لکھوا رہی ہیں۔ ان کو اس بات کے سننے سے بہت ہی فکر اور غم لاحق حال ہوا ہے کہ آپ کو سخت تپ آتا ہے اور انہوں نے ارادہ کیا تھا کہ ایسے وقت سیالکوٹ کی طرف روانہ ہو جائیں۔ لیکن میں نے روکا کہ موسمی تپ ہے خیر ہو جائے گی۔ چنانچہ میں رات کے پچھلے حصّے میں آپ کے لئے بہت دعا کرتا رہا۔ امید ہے کہ خدا تعالیٰ صحت بخشے گا۔ اگر تپ میں قے آوے تو ہوا سے پرہیز رکھیں اور مناسب ہے کہ چار تولہ کیسٹر آئیل سے بلاتوقف جلاب لے لیں اور بعد اس کے کونین تین یا چار رتی معہ کافور بقدر ایک چاول کے تین چار روز تک برابر کھاویں مگر قبض نہ ہونے پائے اور بواپسی ڈاک اپنے حالات سے اطلاع دیں۔ باقی سب طرح سے خیریت ہے اور کونین کے بعد دودھ پی لیا کریں۔ سب کو ان کی طرف سے السلام علیکم۔

والسلام

خاکسار

مرزا غلام احمد

* * *

---

[۱] یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خادمہ جو دادی کے نام سے مشہور تھیں۔ (مرتب)

مکتوب نمبر۳

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ

مجبی اخویم میاں محمد شادی خاں صاحب سلّمہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں مناسب دیکھتا ہوں کہ دو تین روز کے لئے آپ آ کر ہمیں مل جائیں۔ چند دفعہ مجھے خبر ملی کہ آپ آنے والے ہیں لیکن پھر آپ نہیں آئے۔ آپ کی والدہ صاحبہ اور لڑکے دونوں منتظر ہیں۔ ضرور اس خط کو دیکھ کر دو تین روز کے لیے آ جائیں۔ زیادہ خیریت ہے۔

۳؍اگست ۹۹ء والسلام

خاکسار

مرزا غلام احمد

* * *

حضرت اقدس نے منارۃ المسیح کی تعمیر کے لئے جب تحریک کی تو اس وقت منشی شادی خاں صاحب نے گھر کا اثاثہ فروخت کر کے حضور کی خدمت میں بھیج دیا۔ جس کے جواب میں حضور علیہ السلام نے یہ خط لکھا۔

مکتوب نمبر۴

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

محبی اخویم میاں شادی خاں صاحب سلّمہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آج نصف قطعہ نوٹ یکصد[1] روپیہ مرسلہ آپ کا مجھ کو پہنچا۔ آپ نے خدا تعالیٰ کی راہ میں بڑی بہادری دکھلائی ہے۔ اگر کوئی نواب ایک لاکھ روپیہ بھی دے تب بھی وہ اس ثواب کا مستحق نہیں ہوسکتا کیونکہ اپنی طاقت سے بہت بڑھ کر کام کیا ہے۔ خدا تعالیٰ آپ کو جزائے خیر بخشے اور آپ کی والدہ معظّمہ کو تمام ثوابوں میں داخل کرے۔ آمین ثم آمین۔

والسلام☆
خاکسار
مرزا غلام احمد
از قادیان

۱۷؍ جون ۱۹۰۰ء

اس کے بعد منشی صاحب مرحوم نے گھر کی چارپائیاں تک بھی فروخت کر دیں اور پھر مزید ۱۱۰ روپے پیش کئے جس پر حضور علیہ السلام نے فرمایا۔

* * *

---

[1] دوصد پڑھنا چاہیئے۔ (مرتب)

☆ الفضل نمبر ۱۸۶ جلد ۳۱ مورخہ ۱۰؍ اگست ۱۹۴۳ء صفحہ ۲

مکتوب نمبر ۵

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

محبی اخویم میاں شادی خاں صاحب سلّمہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ نے جو علاوہ پہلے چندہ مبلغ دوسو روپیہ کے ایک سو دس اور چندہ دیا ہے۔ یہ کام آپ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کی طرح کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو دنیا اور آخرت میں اجر بخشے۔ آمین۔ اس قدر خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنا مال عزیز خرچ کرنا جو ہزار محنت اور مشقّت سے جمع کیا جاتا ہے، صاف دلیل ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ اور آخرت کو ہر ایک امر پر مقدم رکھتے ہیں۔ **جَزَاكُمُ اللّٰهُ خَيۡرَ الۡجَزَاءِ۔**

۱۸؍ جولائی ۱۹۰۰ء
والسلام☆
خاکسار
مرزا غلام احمد

* * *

مکتوب نمبر ۶

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ نَحۡمَدُهٗ وَ نُصَلِّیۡ

میرے نزدیک عائشہ[۱] کا جانا مناسب نہیں ہے۔ وہ اس جگہ خدمت سے ثواب حاصل کرتی ہے اور ہمیں اس کی رعائت میں کسی طرح فرق نہیں ہے۔ اس کو خود لکھ دو کہ جو کچھ اس کو کپڑا وغیرہ کی نسبت حاجت ہوا کرے، وہ بلا توقف کہہ دے۔ ہم سب کچھ اس کے لئے مہیا کر دیں گے۔ مگر شرم نہ کرے اور دوسرے یہ امر ہے کہ شریعت اسلام میں اس امر کی ممانعت نہیں ہے بلکہ مستحب ہے کہ جو عورتیں بیوہ ہو جائیں۔ ایّام عدّت کے بعد ان کا نکاح کرایا جائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

☆ الفضل نمبر ۱۸۶ جلد ۳۱ مورخہ ۱۰؍ اگست ۱۹۴۳ء صفحہ ۲

[۱] بیوہ مولوی عبدالکریم صاحب ؓ مرحوم۔ (مرتب)

خود اپنی لڑکیوں کا نکاح ثانی کرایا ہے۔ اس صورت میں اگر آپ کا منشاء ہو تو اس صورت میں ہماری کوشش سے بامراد یہ مطلب ہوسکتا ہے۔ لڑکی جوان اور نیک بخت ہے۔ اس کے لئے ایسا آدمی تلاش ہوسکتا ہے جو عبدالکریم صاحب کا قائم مقام ہو اور دنیا کی حالت بھی آسودہ اور عزت کے ساتھ رکھتا ہو۔ میرے نزدیک یہ انتظام بھی ہے اور انشاء اللہ جیسا کہ اس جگہ بخیر و خوبی یہ امر حاصل ہوسکتا ہے اور ایسے آدمی کی تلاش ہوسکتی ہے۔ دوسری جگہ نہیں ہوسکتی۔ یہ ضروری ہے کہ وہ اپنی تکالیف کپڑا وغیرہ کی بابت کہہ دیا کرے۔

والسلام

مرزا غلام احمد

* * *

مکتوب نمبر ۷

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

مجبی اخویم میاں شادی خاں صاحب سلّمہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مناسب سمجھا گیا ہے کہ آپ مع عائشہ بمجرد دیکھتے اس خط کے آجاؤ۔ باقی حالات زبانی کہے جائیں گے۔

۲۸ر اگست ۱۹۰۰ء والسلام

مرزا غلام احمد

* * *

۱۹۰۶ء میں منشی صاحب مرحوم نے حضور علیہ السلام کی خدمت میں مندرجہ ذیل عریضہ لکھا جو درج ذیل ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ھُوَ رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ۔ اَمَّابَعْدُ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

قادیان میں دوکان نکالنے کے واسطے میں نے سفر اختیار کیا کہ اگر برادرم اللہ دتہ صاحب بطریق سابق روپیہ منافع پر دے دے تو دوکان کی جائے مگر اتفاقاً انہوں نے چھترے خریدے ہوئے تھے۔ پھر میں سیالکوٹ گیا۔ وہاں بعض نے ہمدردی دکھائی اور کہا ملازمت چاہو تو مل سکتی ہے۔ ورنہ دوکان کرو تو روپیہ منافع پر مل جائے گا یا شراکت کرو تو ہم شریک بھی ہو سکتے ہیں مگر میں اب شراکت سے بیزار ہوں۔ البتہ منافع پر لے لوں گا یا ملازمت کرلوں گا۔ میرے پاس سندات موجود ہیں۔ اب حضور اجازت فرمائیں تو میں اپنا عیال سیالکوٹ لے جاؤں اور دعا کریں کہ ربّ العٰلمین دین وعقبٰی نیک کرے۔ لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ وَ ھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ . لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ۔آمین۔ اگرچہ میں عاصی پُرتقصیر ہوں مگر امیدوار ہوں کہ اللہ کریم، رحیم، ربّ العالمین آپ کے طفیل آپ کے جلیس کو دنیا وآخرت میں خوار نہیں فرمائے گا۔ مجھے حضور علیہ السلام کی جدائی کا سخت رنج رہے گا جب تک پھر نہ میں آؤں گا۔ مگر جدائی میں اپنے غریب مرید کو محض للہ یاد فرماتے رہنا اور اپنی دعاؤں میں شامل کرتے رہنا۔ عاجزانہ عرض ہے۔

مورخہ ۴؍ اگست ۱۹۰۶ء والسلام

فدوی محمد شادی خان

کمترین مریداں

منشی صاحب مرحوم کے مندرجہ بالا خط کے جواب میں حضور علیہ السلام نے انہی کے رقعہ کی پشت پر مندرجہ ذیل الفاظ تحریر فرمائے۔

مکتوب نمبر ۸

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

یہ بات تو میرے نزدیک بہت مناسب ہے کہ کوئی کام کیا جائے۔ بغیر کام کے عیال والے کے اخراجات چل نہیں سکتے۔ اسی غرض سے میں نے کہا تھا کہ عطاری ہے، کوئی موٹا کام جس کی ہر ایک کو حاجت ہوتی ہے شروع کیا جائے۔ سو اگر قادیان میں اس کا کوئی انتظام نہیں بنتا تو اجازت ہے سیالکوٹ میں چلے جائیں۔ شاید اللہ تعالیٰ وہاں کوئی تجویز بنا دے۔ دل کی نزدیکی چاہیئے اگر بُعد مکانی ہو تو کیا مضائقہ ہے۔

والسلام

خاکسار

مرزا غلام احمد

* * *

حضرت مولوی

عبداللہ سنوری صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت مولوی عبداللہ سنوری صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام تعارفی نوٹ

حضرت مولوی عبداللہ صاحب رضی اللہ عنہ (جو منشی عبداللہ سنوری کے نام سے مشہور ہیں) سابقون الاوّلون کی جماعت میں ایک سر برآوردہ اور ممتاز بزرگ ہیں وہ اپنے مال و دولت کے لحاظ سے نہیں، اپنے علم وفضل رسمی کی وجہ سے نہیں بلکہ محض اپنے اخلاص، تقویٰ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ کمال عشق ومحبت اور آپ کی راہ میں فداکاری کا شریف جذبہ رکھنے کی وجہ سے۔ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بے شمار نشانات وآیات کا معائنہ کیا اور ایک شاہد عینی کی حیثیت سے اپنے ایمان واخلاص میں ترقی پائی۔ حقیقت یہ ہے کہ حضرت منشی عبداللہ صاحب ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے خدا تعالیٰ کا نزول برائ العین مشاہدہ کیا۔ ان کے حالات زندگی پر انشاء اللہ سیرکُن تذکرہ کتاب تعارف میں ہوگا۔ یہاں میں صرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کو درج کر دیتا ہوں جو حضرت نے ازالہ اوہام میں اپنے مخلص دوستوں کے ضمن میں منشی صاحب ممدوح کے متعلق فرمائے۔

میں یہ بھی ظاہر کر دینا چاہتا ہوں کہ حضرت مولوی محمد اسماعیل صاحب مولوی فاضل ومنشی فاضل رضی اللہ عنہ نے حضرت منشی صاحب کے مکتوبات کو جمع کر کے اس کا ایک ایڈیشن شائع کر دیا تھا جس پر قریباً چوتھائی صدی گزرتی ہے مگر میں نے مناسب سمجھا کہ مکتوباتِ احمدیہ کے اس سلسلہ تکمیل میں انہیں بھی درج کر دوں اور احباب حضرت فاضل محمد اسماعیل کے لئے دعا کریں۔

اب میں ازالہ اوہام میں شائع شدہ ارشاد حضرت درج کر کے مکتوبات کو جمع کرتا ہوں۔ وَ بِاللّٰہِ التَّوْفِیْقُ۔ (عرفانی کبیر)

’’حبی فی اللہ میاں عبداللہ سنوری۔ یہ جوان صالح اپنی فطرتی مناسبت کی وجہ سے میری طرف کھینچا گیا ہے۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ وہ ان وفادار دوستوں میں سے ہے جن پر کوئی ابتلاء جنبش نہیں لاسکتا۔ وہ متفرق وقتوں میں دو دو تین تین ماہ تک بلکہ زیادہ بھی میری صحبت میں رہا اور میں ہمیشہ بنظرِ امعان اس کی اندرونی حالت پر نظر ڈالتا رہا ہوں۔ سو میری فراست نے اس کی تہ تک پہنچنے سے جو کچھ معلوم کیا وہ یہ ہے کہ یہ نوجوان درحقیقت اللہ اور رسول کی محبت میں ایک خاص جوش رکھتا ہے اور میرے ساتھ اس کے اس قدر تعلق محبت کے بجز اس بات کے اور کوئی بھی وجہ نہیں جو اس کے دل میں یقین ہو گیا ہے کہ یہ شخص محبانِ خدا و رسول میں سے ہے اور اس جوان نے بعض خوارق اور آسمانی نشان جو اس عاجز کو خدا تعالیٰ کی طرف سے ملے بچشمِ خود دیکھے ہیں جن کی وجہ سے اس کے ایمان کو بہت فائدہ پہنچا۔ الغرض میاں عبداللہ نہایت عمدہ آدمی اور میرے منتخب محبّوں میں سے ہے اور باوجود تھوڑے سے گزارہ ملازمت پٹوار کے ہمیشہ حسبِ مقدرت اپنی خدمت مالی میں بھی حاضر ہے اور اب بھی بارہ روپیہ ۱۲عہ سالانہ چندہ کے طور پر مقرر کر دیا ہے۔ بہت بڑا موجب میاں عبداللہ کے زیادت خلوص و محبت و اعتقاد کا یہ ہے کہ وہ اپنا خرچ بھی کر کے ایک عرصہ تک میری صحبت میں آ کر رہتا رہا اور کچھ آیات ربّانی دیکھتا رہا۔ سو اس تقریب سے روحانی امور میں ترقی پا گیا۔ کیا اچھا ہو کہ میرے دوسرے مخلص بھی اس عادت کی پیروی کریں‘‘۔[1]

---

[1] ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۵۳۱

فہرست مکتوبات بنام

حضرت مولوی عبداللہ صاحب سنوریؓ

مکتوب نمبر	تاریخ تحریر	صفحہ		مکتوب نمبر	تاریخ تحریر	صفحہ
۱	۷؍ستمبر ۱۸۸۴ء ۞	۱۹۲		۱۷	۱۷؍دسمبر ۱۸۸۸ء ۞	۲۰۴
۲	۱۶؍اکتوبر ۱۸۸۴ء ۞	۱۹۳		۱۸	۱۵؍جنوری ۱۸۸۹ء ۞	۲۰۴
۳	یکم نومبر ۸۴ء ۞	۱۹۴		۱۹	۲۲؍جنوری ۱۸۸۹ء ۞	۲۰۵
۴	۱۴؍دسمبر ۱۸۸۴ء ۞	۱۹۵		۲۰	۱۲؍جولائی ۱۸۸۹ء ۞	۲۰۵
۵	۹؍فروری ۱۸۸۵ء ۞	۱۹۵		۲۱	۲۲؍فروری ۱۸۹۰ء ۞	۲۰۶
۶	یکم مارچ ۱۸۸۵ء ۞	۱۹۶		۲۲	۳۱؍مئی ۹۰ء ۞	۲۰۶
۷	۲؍دسمبر ۸۵ء	۱۹۶		۲۳	۳؍جون ۹۰ء ۞	۲۰۷
۸	۲۷؍جولائی ۸۶ء ۞	۱۹۷		۲۴	۱۷؍جون ۹۰ء ۞	۲۰۷
۹	۳۰؍دسمبر ۱۸۸۶ء ۞	۱۹۸		۲۵	۲۰؍جون ۹۰ء ۞	۲۰۸
۱۰	۸؍فروری ۸۷ء ۞	۱۹۸		۲۶	۱۵؍جولائی ۹۰ء ۞	۲۰۸
۱۱	۱۱؍ستمبر ۱۸۸۷ء ۞	۲۰۱		۲۷	۴؍ستمبر ۱۸۹۰ء ۞	۲۰۹
۱۲	۲۶؍ستمبر ۱۸۸۷ء ۞	۲۰۱		۲۸	۹؍ستمبر ۱۸۹۰ء ۞	۲۰۹
۱۳	۲۸؍اکتوبر ۱۸۸۷ء ۞	۲۰۲		۲۹	۱۲؍اکتوبر ۱۸۹۰ء ۞	۲۱۰
۱۴	۱۱؍اگست ۱۸۸۸ء ۞	۲۰۲		۳۰	۲۹؍دسمبر ۱۸۹۰ء ۞	۲۱۰
۱۵	۲۳؍اگست ۱۸۸۸ء ۞	۲۰۳		۳۱	۲؍جنوری ۹۱ء ۞	۲۱۱
۱۶	۲۸؍نومبر ۱۸۸۸ء ۞	۲۰۳		۳۲	۱۵؍مارچ ۱۸۹۱ء ۞	۲۱۱

مکتوب نمبر	تاریخ تحریر	صفحہ	مکتوب نمبر	تاریخ تحریر	صفحہ
۳۳	۱۷/مارچ ۱۸۹۱ء ❁	۲۱۲	۵۳	۹/اپریل ۱۸۹۶ء ❁	۲۲۶
۳۴	۲۶/جولائی ۱۸۹۱ء ❁	۲۱۲	۵۴	۲۱/اپریل ۱۸۹۶ء ❁	۲۲۶
۳۵	۵/دسمبر ۹۱ء ❁	۲۱۳	۵۵	۱۲/مئی ۱۸۹۶ء ❁	۲۲۷
۳۶	۲۳/جولائی ۱۸۹۲ء ❁	۲۱۳	۵۶	۳۱/مئی ۱۸۹۶ء ❁	۲۲۸
۳۷	۲/ستمبر ۱۸۹۲ء ❁	۲۱۴	۵۷	۱۲/جون ۹۶ء ❁	۲۲۸
۳۸	بلا تاریخ ❁	۲۱۴	۵۸	۱۷/جون ۹۶ء ❁	۲۲۹
۳۹	۲۰/اپریل ۹۳ء	۲۱۵	۵۹	۱۰/جولائی ۱۸۹۶ء ❁	۲۲۹
۴۰	۱۵/دسمبر ۱۸۹۳ء ❁	۲۱۵	۶۰	۲۲/جنوری ۹۷ء	۲۳۰
۴۱	۲۶/فروری ۱۸۹۴ء ❁	۲۱۶	۶۱	۱۱/مئی ۱۸۹۷ء ❁	۲۳۰
۴۲	۲۵/مارچ ۱۸۹۴ء ❁	۲۱۶	۶۲	۲۰/نومبر ۱۸۹۷ء ❁	۲۳۱
۴۳	۲۳/اکتوبر ۱۸۹۴ء ❁	۲۱۷	۶۳	۴/اپریل ۹۸ء ❁	۲۳۱
۴۴	یکم نومبر ۹۴ء ❁	۲۱۸	۶۴	اپریل ۹۸ء	۲۳۲
۴۵	۱۲/نومبر ۱۸۹۴ء ❁	۲۱۸	۶۵	جون ۹۸ء	۲۳۴
۴۶	۷/دسمبر ۱۸۹۴ء ❁	۲۲۱	۶۶	۲۴/جولائی ۱۸۹۸ء	۲۳۵
۴۷	۱۰/دسمبر ۱۸۹۴ء ❁	۲۲۲	۶۷	۴/دسمبر ۹۸ء	۲۳۵
۴۸	۲۸/اپریل ۱۸۹۵ء ❁	۲۲۲	۶۸	۱۹/مارچ ۱۸۹۹ء ❁	۲۳۶
۴۹	۴/جون ۱۸۹۵ء ❁	۲۲۳	۶۹	۲۸/جولائی ۱۹۰۱ء ❁	۲۳۶
۵۰	۴/جنوری ۱۸۹۶ء ❁	۲۲۴	۷۰	۳۰/اپریل ۱۹۰۲ء ❁	۲۳۸
۵۱	۱۵/فروری ۱۸۹۶ء ❁	۲۲۵	۷۱	۱۸/ستمبر ۱۹۰۲ء ❁	۲۳۹
۵۲	۲۸/فروری ۱۸۹۶ء ❁	۲۲۵	۷۲	۲۷/اپریل ۱۹۰۳ء ❁	۲۳۹

مکتوب نمبر	تاریخ تحریر	صفحہ		مکتوب نمبر	تاریخ تحریر	صفحہ
۷۳	۴؍جنوری ۱۹۰۴ء ❁	۲۴۰		۷۹	۳؍مئی ۱۹۰۸ء	۲۴۵
۷۴	۲۸؍فروری ۱۹۰۵ء ❁	۲۴۰		۸۰	بلا تاریخ ❁	۲۴۵
۷۵	۲۶؍اکتوبر ۱۹۰۷ء ❁	۲۴۱		۸۱	۵؍مئی ۱۹۰۸ء ❁	۲۴۶
۷۶	۶؍مارچ ۱۹۰۸ء ❁	۲۴۱		۸۲	بلا تاریخ	۲۴۶
۷۷	بلا تاریخ	۲۴۳		۸۳	بلا تاریخ	۲۴۷
۷۸	۲؍مئی ۱۹۰۸ء	۲۴۴				

نوٹ: حضرت منشی غلام قادر صاحبؓ کے نام مکتوب نمبر ۵۷، ۵۸ بھی انہیں کے تحت درج ہیں۔ (ناشر)

مکتوب نمبر ۱ ۞

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

مشفقی مکرمی اخویم میاں عبداللہ صاحب سلّمہٗ

بعد سلام مسنون آپ کا عنایت نامہ پہنچا۔ ابھی تک بباعث بعض موانع یہ عاجز قادیان میں ہے سوجان پور کی طرف نہیں گیا اور بوجہ علالت وضعفِ طبیعت ابھی ہندوستان کی سیر میں تأمّل ہے۔ شاید اگر خدا تعالیٰ نے چاہا تو یہ بات موسم سرما میں میسّر آجائے۔ ہر ایک امر اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔ کبھی کبھی اپنے حالات سے مطلع فرماتے رہیں۔ خواب آپ کی انشاء اللہ بہت عمدہ ہے کہ بعض نفسانی آلائشوں سے پاک ہونے کی طرف اشارہ ہے۔ واللہ اعلم۔

۷؍ستمبر ۱۸۸۴ء خاکسار

غلام احمد

از قادیان

(نوٹ) سوجان پور کی طرف تشریف لے جانے کا ارادہ حضور کا اس بنا پر تھا کہ حضور کو ان ایّام میں یہ خواہش تھی کہ کسی ایسی جگہ چلے جائیں جہاں نہ ہم کسی کو جانتے ہوں نہ ہمیں کوئی جانتا ہو۔ اس پر جناب مولوی عبداللہ صاحب نے حضور کی خدمت میں درخواست کی کہ حضور اس خاکسار (مولوی عبداللہ صاحب) کو بھی اپنے ہمراہ لے جائیں۔ حضور نے مولوی عبداللہ صاحب کی اس درخواست کو منظور فرما لیا۔ اسی بنا پر مولوی عبداللہ صاحب کے خط کے جواب میں حضور نے تحریر فرمایا کہ ابھی تک بباعث بعض موانع یہ عاجز قادیان میں ہے۔ سوجان پور کی طرف نہیں گیا۔ اسی اثنا میں حضور کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ الہام ہوا کہ ''تمہاری عقدہ کشائی ہوشیار پور میں ہوگی'' [۱] اس لئے حضور نے سوجان پور کی طرف جانے کا ارادہ ملتوی کر کے ہوشیار پور جانے کا ارادہ فرما لیا۔ چنانچہ اسی بنا پر حضور

---

[۱] تذکرہ صفحہ ۱۰۶ مطبوعہ ۲۰۰۴ء

شروع جنوری ۱۸۸۶ء میں مولوی عبداللہ صاحب۔ حافظ حامد علی صاحب اور ایک شخص فتح خاں نام کو اپنے ہمراہ لے کر سیدھے ہوشیار پور کو روانہ ہو گئے اور وہاں پہنچ کر شیخ مہر علی صاحب رئیس (جو اس وقت حضور سے محبت اور اخلاص رکھتے تھے) کے طویلہ میں جا کر چالیس روز تک ایک بالا خانہ میں بالکل الگ رہے۔ حضور کے ہر سہ خدام رفقاء اسی طویلہ میں نیچے کے حصہ میں الگ رہتے تھے۔ چنانچہ وہاں حضور نے چلّہ کشی کی اور پھر ۲۰ روز وہاں اور ٹھہر کر مارچ ۱۸۸۶ء میں واپس قادیان کو تشریف لائے۔

ہندوستان کی سیر ۱۸۸۹ء میں آ کر حضور نے صرف اس قدر کی کہ لدھیانہ میں بیعت لینے کے بعد علی گڑھ تشریف لے گئے اور وہاں ایک ہفتہ کے قریب سید تفضّل حسین صاحب تحصیلدار کے ہاں ٹھہر کر وہاں سے پھر واپس لدھیانہ تشریف لائے۔

(عرفانی)

* * *

مکتوب نمبر ۲

مشفقی اخویم سلّمہٗ

بعد سلام مسنون آپ کا عنایت نامہ پہنچا۔ یہ عاجز کچھ دنوں سے بیمار ہے۔ طاقت زیادہ تحریر کی نہیں۔ ضعف بہت سا ہو رہا ہے۔ مگر آپ کی خوابیں انشاء اللہ نیک ہیں۔ جائے فکر نہیں۔ مفصّل لکھنے کی اگر طاقت ہوتی تو لکھتا مگر ضعف سے مجبور ہوں۔

والسلام
خاکسار
غلام احمد
از قادیان

۱۶؍ اکتوبر ۱۸۸۴ء

* * *

مکتوب نمبر ۳

مشفقی مکرمی اخویم سلّمہٗ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سورۃ بقرہ کا لفظ خواب میں سنائی دینا اس[1] بات کی طرف اشارہ ہے کہ سورۃ بقرہ کی طرف رجوع کرو۔ پس کسی نوع کی کسر ہے جو سورۃ بقرہ کی طرف رجوع دلایا گیا ہے اور اس سورۃ میں حقوق اللہ اور حقوق عباد کی بہت تفصیل ہے اور امر اور نہی کھول کر بیان کیا گیا ہے اور صبر اور ایثار کی بہت تاکید ہے۔ پس غور سے سورۃ بقرہ کا ترجمہ پڑھو اور جہاں اور جس امر یا نہی میں اپنے تئیں قاصر دیکھو اس حالت کو درست کرو۔ آفتاب[2] سے مراد اچھی حالت یا والدین مراد ہیں یا اکابر دین جن سے فائدہ دین کا پہنچے۔ بہرحال یہ خواب اچھی ہے آپ کی تیسری خواب بھی اچھی ہے اور عاجز دعا سے غافل نہیں ہے۔

والسلام

یکم نومبر ۸۴ء

خاکسار

غلام احمد

---

[1] حضور کے اصل خط میں یہ الفاظ اسی طرح پر ہی لکھے ہوئے ہیں۔

[2] مولوی عبداللہ صاحب فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا تھا کہ دو آفتاب جن کے درمیان کچھ تھوڑا سا فاصلہ تھا۔ مغرب کی طرف سے چڑھے اور نِصْفُ النَّھَارِ تک پہنچتے ہیں۔ سو جب حضور نے اس خواب کی یہ تعبیر کی تو اس میں ’’اکابر دین جن سے فائدہ دین کا پہنچے‘‘ کے الفاظ سے میں اسی وقت یہ بات سمجھا کہ ایک آفتاب تو خود حضور ہیں اور دوسرے آفتاب کے لئے منتظر تھا۔ جب حضور نے ہوشیارپور سے پسر موعود کا اشتہار دیا تو اس وقت مجھ کو بہت خوشی ہوئی اور مجھے یقین ہو گیا کہ دوسرا آفتاب یہی ہے اور اس کو میں بخوبی دیکھوں گا۔ سو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہ میں نے یہ دوسرا آفتاب بھی دیکھ لیا جو حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفہ ثانی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔

* * *

مکتوب نمبر ۴

از طرف خاکسار غلام احمد باخویم میاں عبداللہ صاحب

بعد سلام مسنون یہ عاجز اب تک بیمار رہا ہے اور اب بھی طبیعت درست نہیں۔ اس لئے تحریر جواب سے مجبور رہتا ہے۔ طاقت تحریر جواب نہیں ہے۔ والسلام

بحافظ رحمت اللہ صاحب سلام مسنون پہنچے۔ خاکسار

۱۴؍ دسمبر ۱۸۸۴ء غلام احمد عفی عنہ

* * *

مکتوب نمبر ۵

مشفقی مکرمی میاں عبداللہ صاحب

بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

چونکہ خطوط کے چھپنے میں ابھی دیر ہے۔ اس لئے مناسب ہے کہ آپ دو ہزار اشتہار انگریزی لے کر قادیان چلے آویں اور جس روز یہ خط پہنچے اسی روز روانہ ہو آویں کہ میاں فتح محمد خاں انبالہ کی طرف جائیں گے اور اسی انتظار میں بیٹھے ہیں مگر توقف نہ ہو۔ فی الفور چلے آویں اور دو ہزار اشتہار لے آویں۔

والسلام

خاکسار

غلام احمد

از قادیان

(نوٹ) یہ خط بھی حضور نے ۹؍ فروری ۱۸۸۵ء کو ہی لکھ کر مولوی عبداللہ صاحب کے نام ارسال فرمایا تھا جو ۱۰؍ فروری کو لاہور میں پہنچا۔ جیسا کہ ڈاک خانہ کی مہر سے بھی ثابت ہوتا ہے۔

* * *

مکتوب نمبر۶ ❁

از عاجز غلام احمد

بعد سلام مسنون

مناسب ہے کہ آپ جلد تر کچھ خطوط مطبوعہ ساتھ لے کر (اگر سب کا لانا ممکن نہ ہو) آ جائیں کہ بہت دیر مناسب نہیں اور بروقت آنے کے اشیاء مفصلہ ذیل ساتھ لاویں۔

پان ۵ر عمدہ۔ کاتھ ۲ر۔ چونہ ۶ر۔ تمباکو ۱ر زردہ جو پان میں کھاتے ہیں۔ مہندی ۱ر۔ ۶ر وسمہ

یہ سب خرچ اور جو اپنے لئے ضرورت ہو منشی الٰہی بخش صاحب[1] سے لے لیں اور کل خرچ کا حساب ساتھ لے آویں۔ اگر تین روز اور ٹھہر کر کام ہو سکتا ہو تو ٹھہر جاویں ورنہ آ جائیں۔

بخدمت منشی الٰہی بخش صاحب سلام مسنون۔ خاکسار

یکم مارچ ۱۸۸۵ء غلام احمد

❁ ❁ ❁

مکتوب نمبر ۷

السلام علیکم

میری دانست میں اشاعت ہدایت کی طرف اشارہ ہے۔ واللّٰہ اعلم۔

۲؍دسمبر ۸۵ء خاکسار

غلام احمد عفی عنہ

از قادیان

(نوٹ) جس رات نہایت کثرت کے ساتھ ستارے ٹوٹتے تھے۔ ان کو دیکھ کر مولوی عبداللہ صاحب نے حضور کی خدمت میں بذریعہ عریضہ ان کے متعلق استفسار کیا تھا جس کے جواب میں حضور نے یہ نوازش نامہ مولوی صاحب موصوف کو لکھا۔

---

[1] مصنف عصائے موسیٰ۔

مکتوب نمبر ۸

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ

مشفقی میاں عبداللہ صاحب

بعد سلام مسنون۔ میں نے مناسب سمجھا ہے کہ چونکہ کام ابھی دس پندرہ روز کا معلوم ہوتا ہے۔ اس قدر عرصہ تک آپ کا امرتسر میں ٹھہرنا بے فائدہ ہے۔ سو بالفعل واپس چلے آویں اور مفصلہ ذیل چیزیں خرید کر لے آویں۔ پھولیل عمدہ ۸ر۔ انگریزی چونہ ۲ر درز عمارت مسجد بند کرنے کی۔ دو ۲ پیپہ تیل مٹی۔ برف ۱ر۔ انار عمدہ شیریں ۳ عدد۔ اگر انار عمدہ ملیں تو تین انار لیتے آنا ورنہ خیر اور آج تنخواہ میں بیس روپیہ منشی امام الدین صاحب کو بھیجے گئے ہیں۔ اگر دو تین روپیہ کی ضرورت ہو تو ان سے لے لینا اور پیپہ تیل مٹی بٹالہ میں بر مکان مولوی غلام علی صاحب جو ذیل گھر میں رہتے ہیں، چھوڑ آنا۔ یہاں سے کوئی آتا لے آئے گا۔

تاریخ مہر ڈاک خانہ قادیان غلام احمد عفی عنہ

۲۷ر جولائی ۸۶ء

(نوٹ) منشی امام الدین صاحب حضور کے کاپی نویس تھے۔ جن کی تنخواہ بیس ۲۰ روپیہ ماہوار حضور کی طرف سے مقرر تھی۔ اس طرح پر کہ جب ضرورت ہوتی تو اسے امرتسر سے یہاں بلا لیا جاتا تھا اور بلانے پر آ جاتا۔ معاہدہ کی رو سے اس کا فرض ہوتا تھا۔ معاہدہ یہ تھا کہ جب تک یہاں رہ کر کام کرے بیس ۲۰ روپیہ ماہوار اور کھانا اسے دیا جایا کرے گا۔

* * *

مکتوب نمبر ۹

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ

اخویم مکرم میاں عبداللہ صاحب سلّمہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا عنایت نامہ پہنچا۔ میں اس وقت بوجہ کثرتِ کار اس قدر کم فرصت ہوں کہ بیان نہیں کر سکتا۔ تمہارے لئے کئی دفعہ دعا کروں گا کہ اللہ جلّ شانہٗ مشکل پیش آمدہ سے مخلصی عطا فرماوے۔ بخدمت مولوی صاحب[1] سلام مسنون کہہ دیں۔

۳۰؍دسمبر ۱۸۸۶ء خاکسار
غلام احمد عفی عنہ
از قادیان

* * *

مکتوب نمبر ۱۰

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مناسب ہے کہ چند روز یا اگر فرصت ہو تو ایک دو ماہ کے لئے اس جگہ آ جاؤ تا تبدیل خیال ہو۔ اللہ جلّ شانہٗ کے ہر یک کام میں اَسرار اور مصالح ہیں۔ بہشت کے وارث وہی متقی ہیں جو دنیا کا دوزخ اپنے لئے قبول کر لیتے ہیں۔ خدارا راضی کن تا جہاں از تو راضی شود۔

بخدمت مولوی محمد یوسف صاحب سلام مسنون والسلام
تاریخ مہر ڈاک خانہ قادیان خاکسار
۸؍فروری ۸۷ء غلام احمد عفی عنہ

---

[1] مولوی محمد یوسف صاحب جو مولوی عبداللہ صاحب کے ماموں تھے۔

(نوٹ) حضرت مولوی عبداللہ صاحب نے فرمایا کہ میرا ایک خاص جگہ پر نکاح ثانی کا ارادہ تھا جس کے لئے میں کوشش کر رہا تھا چونکہ اس لڑکی کا والد حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کا معتقد تھا۔ اس لئے حضور نے بھی اس کے لئے بہت کوشش کی اور لڑکی کے والد کو خود حضور نے بڑے زور سے کہا اور جو جو عذر وہ پیش کرتا رہا ان سب کی حضور نے تردید کی اور آخر یہاں تک فرما دیا کہ ان سب باتوں کا مجھے آپ ضامن سمجھیں۔ مگر اس نے اپنی بیوی کی ناراضگی کا عذر کر کے صاف انکار کر دیا جس پر حضور فرماتے تھے کہ مجھے بہت رنج ہوا اور میں چاہتا ہوں کہ تا زیست اس کی شکل نہ دیکھوں۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور اس کے بعد اسے حضور کی زیارت نصیب نہ ہوئی۔ جب حضور نے مجھے اس گفتگو کا واقعہ سنایا تو فرمایا کہ یہ کہتا ہے کہ میرا خدا اور میرا رسول اور میرا پیر میری بیوی ہے، جس جگہ وہ کہے گی وہاں کروں گا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور نے نکاح ثانی کے بارہ میں اللہ تعالیٰ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد جو ایک سے زیادہ نکاح کے متعلق ہے، اسے سنایا اور نیز اسے خود بھی اس کے متعلق ارشاد فرمایا۔ جسے اس نے اپنی بیوی کی وجہ سے ڈر کر صاف انکار کر دیا۔ حضور کی اس کوشش سے قبل جب حضور نے اس بات کے لئے دعا فرمائی تھی تو حضور کو اس بارہ میں یہ تین الہام ہوئے تھے (۱) ”ناکامی“[۱] (۲) اے بسا آرزو کہ خاک شدہ[۲] (۳) فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ[۳] ہاں اس سے قبل حضور نے اس رشتہ کے لئے اس شخص کو خط لکھا تھا جس کے بعد حضور کو الہام ہوا ”ناکامی“ پھر بعد والے اور اس الہامی اطلاع کے بعد اس شخص کی طرف سے بھی نفی میں جواب آ گیا۔ جس پر مجھے بہت گھبراہٹ ہوئی اور اس رشتہ سے نومید ہو گیا۔ اور حضور کی خدمت میں بھی عرض کیا کہ اب کوشش بے فائدہ ہے کیونکہ نہ صرف ان کی طرف سے انکار ہوا ہے بلکہ الہام کے ذریعہ سے بھی معلوم ہو چکا ہے کہ اس میں کامیابی نہیں ہو سکتی۔ تو حضور نے فرمایا کہ نہیں ہم کوشش نہیں چھوڑتے بلکہ اب ہم خود اسے کہیں گے اور فرمایا کہ جو تجویزیں اور تدبیریں ہم نے اختیار کی تھیں ان میں بھی ناکامی ہو چکی ہے اور ممکن ہے کہ کسی اور طریق سے اللہ تعالیٰ ہمیں

---

[۱]، [۲]، [۳] تذکرہ صفحہ ۶۴۴ مطبوعہ ۲۰۰۴ء

کامیاب کردے۔ کیونکہ کُلَّ یَوۡمٍ ھُوَ فِیۡ شَاۡنٍ [1]۔ ہر دن اس کی نرالی شان ہوتی ہے۔ اس سے چندروز بعد حسن اتفاق سے ایک جگہ پر حضور کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضور عشاء کی نماز کے بعد چارپائی پر لیٹے ہوئے تھے اور چند معزز خدام بھی حاضر خدمت تھے۔ جن میں وہ شخص بھی تھا۔ حضور نے ان احباب سے فرمادیا تھا کہ اب آپ لوگ آرام کریں، ہمیں ان سے کچھ باتیں کرنی ہیں۔ وہ لوگ اُٹھ کر چلے گئے اور وہ شخص اٹھ کر حضور کے پاؤں دبانے لگ گیا۔ پیشتر اس سے کہ حضور کے ساتھ گفتگو شروع کرتے۔ کشف میں حضور نے دیکھا کہ اس شخص نے حضور کے بائیں ہاتھ کی ہتھیلی پر دست (اسہال) پھر دیا اور پھر کشف ہی میں حضور نے دیکھا کہ اس کی دائیں ہاتھ کی انگشت شہادت کٹ گئی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ جب مجھے یہ کشف ہوا تو میں اس وقت سمجھ گیا تھا کہ اس معاملہ میں مجھے نہایت گندہ جواب دے گا۔ چنانچہ اس نے حضور کو ایسے ہی جواب دیئے جو اس نوٹ کے شروع میں درج کئے جاچکے ہیں۔ اس نشان کی طرف حضرت صاحب نے حقیقۃ الوحی میں میرا ذکر کرکے اشارہ فرمایا ہے۔ اس کے بعد اس نے اپنی اس لڑکی کا کسی دوسری جگہ نکاح کردیا جس سے مجھے ازسرِنو پریشانی ہوئی۔ اس بات کی حضور کو اطلاع پہنچ گئی۔ جس پر حضور نے یہ خط نمبر۱۲ لکھ کر مجھے اپنے پاس بلا لیا۔ جب اس نے اس لڑکی کا دوسری جگہ نکاح کردیا تو اس کے بعد یہ واقعات اس کو پیش آئے کہ پہلے اس کا سب سے بڑا اور نوجوان لڑکا مرگیا۔ جس کا اسے بہت ہی صدمہ پہنچا۔ اس کے بعد اس کا پوتا چھوٹی عمر کا جو اسے بہت ہی عزیز تھا، مرگیا۔ اس کے بعد اس کا دوسرا نوجوان لڑکا مرگیا۔ اس کے بعد اس کی اسی بیوی کا انتقال ہوگیا اور ان سب کے واقعاتِ وفات دیکھ کر آخر وہ خود بھی مرگیا اور اس کے مرنے کے بعد اس کی لڑکی کا خاوند بھی ایک لڑکا اور ایک لڑکی چھوڑ کر مرگیا اور وہ لڑکی بیوہ ہوگئی۔

میری دوسری شادی اس شخص کی زندگی میں ہی حضور نے ایک جگہ کرادی تھی جو فریقین کے لئے بفضلہٖ تعالیٰ بہت ہی مبارک ثابت ہوئی۔ جب اس نے اس بات کو مشاہدہ کرلیا اور نیز اس پر مذکورہ بالا صدمات آئے تو وہ اپنے انکار پر بہت پچھتایا اور مجھے کہا کہ

---

[1] الرّحمٰن:۳۰

آپ بذریعہ خط حضرت اقدس کے پاس میرے لئے سفارش کریں کہ حضور مجھے معافی دے دیں اور میری بیعت منظور فرماویں۔ چنانچہ میں نے حضور کی خدمت میں اس کی معافی اور بیعت کے لئے خط لکھ دیا۔ حضور نے اس کی بیعت منظور فرما لی۔

* * *

مکتوب نمبر ۱۱

مشفقی مکرمی میاں عبداللہ صاحب سلّمہٗ

بعد سلام مسنون۔ آپ بواپسی ڈاک یہ تحریر فرماویں کہ آپ کے ضروری کام کس قدر عرصہ تک ختم ہو سکتے ہیں۔ اگر آپ کا حرج نہ ہو تو بہتر ہے کہ یکم اکتوبر ۱۸۸۷ء تک ضرور اس جگہ پہنچ جائیں اور اگر کچھ حرج ہو تو اطلاع بخشیں۔ والسلام

بخدمت مکرمی مولوی و نیز حکیم صاحب سلام مسنون پہنچے۔ خاکسار

۱۱ر ستمبر ۱۸۸۷ء غلام احمد

* * *

مکتوب نمبر ۱۲

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ

مشفقی اخویم میاں عبداللہ صاحب سلّمہٗ تعالیٰ

بعد سلام مسنون اب کام بہت قریب ہے۔ آپ کو اگر فرصت ہو اور کسی قسم کا حرج قلیل یا کثیر نہ ہو تو آنا چاہئے اور اگر حرج ہو تو اطلاع دینا چاہئے۔ جواب سے جلدی مطلع کریں۔

۲۶ر ستمبر ۱۸۸۷ء والسلام

خاکسار

غلام احمد

از قادیان

مکتوب نمبر۱۳

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

مشفقی اخویم میاں عبداللہ صاحب سلّمہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کے تفرقہ اور واقعہ وفات آپ کی دادی صاحبہ سے بہت حزن وغم ہوا۔ خدا تعالیٰ آپ کو تسلّی بخشے۔ میں تم پر بہت راضی ہوں اور جانتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے تمہارے دل میں خلوص اور محبت بھری ہوئی ہے اور لوگوں کے بگڑنے اور بدظن ہو جانے سے مجھے اندیشہ نہیں بلکہ راحت ہے۔ خس کم جہاں پاک۔ میں مخلوق پرست نہیں ہوں کہ مخلوق کی دوستی یا دشمنی پر نظر رکھوں۔ زیادہ خیریت ہے۔

۲۸؍اکتوبر ۱۸۸۷ء والسلام۔ خاکسار

غلام احمد

مکتوب نمبر۱۴

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ

مشفقی مکرمی اخویم میاں عبداللہ صاحب سلّمہٗ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عنایت نامہ پہنچا۔ بشیر احمد[1] سخت[2] ہو گیا تھا۔ یہاں تک کہ تین مرتبہ اس پر ایسی نوبت آئی کہ معلوم ہوتا تھا کہ گویا آخری دم ہے مگر اب بفضلہٖ تعالیٰ بہت آرام ہے۔ میاں اسمٰعیل کے وفات فرزند محلِ غم واندوہ ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ اسمٰعیل بیچارہ پر بڑا صدمہ ہوا۔ خدا تعالیٰ اسے صبر بخشے۔ میں نے ایک اشتہار آپ کی خدمت میں بھیجا تھا۔ یقین کہ پہنچ گیا ہو گا۔ ہمیشہ خیر و عافیت سے مطلع فرماتے رہیں۔

والسلام۔ خاکسار

۱۱؍اگست ۱۸۸۸ء غلام احمد از قادیان

---

[1] بشیر اوّل

[2] یہاں پر ''بیمار'' کا لفظ اصل خط سے ہی رہ گیا ہوا ہے۔ اس لئے یہاں جگہ خالی چھوڑی گئی ہے۔

مکتوب نمبر ۱۵

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ

مشفقی عزیزی اخویم میاں عبداللہ صاحب سلّمہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کل کی ڈاک میں آپ کا خط پہنچ کر موجب خوشی وخرمی ہوا۔ میں آپ کے اخلاص اور محبت سے شکرگزار رہوں۔ جَزَاکُمُ اللّٰہُ خَیۡرًا۔ آج چند اشتہار بھیجے جاتے ہیں اور سب طرح سے خیریت ہے۔ بشیر احمد بفضلہٖ تعالیٰ صحیح وتندرست ہے گویا نئے سرے اللہ تعالیٰ نے اس کے قالب میں جان ڈالی ہے۔ مولوی محمد یوسف صاحب ودیگر احباب کو السلام علیکم۔

خاکسار

غلام احمد

ازقادیان

۲۳؍اگست ۱۸۸۸ء

مکتوب نمبر ۱۶

(منقول ازنسخہ منقولہ جو خود حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نقل کرواکراس کے آخر پر خود دست مبارک سے حسب ذیل کلمات تحریر فرمائے۔)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ

مشفقی اخویم میاں عبداللہ صاحب سلّمہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں نے مناسب سمجھا کہ ایک نقل جواب مولوی حکیم نورالدین صاحب آپ کی خدمت میں روانہ کروں۔ سو بھیجتا ہوں۔ باقی خیریت ہے۔ ہمیشہ اپنے حال خیریت مآل سے مطلع فرماتے رہیں۔

۲۸؍نومبر ۱۸۸۸ء

والسلام

خاکسار

غلام احمد ازقادیان

مکتوب نمبر ۱۷

عزیزی اخویم میاں عبداللہ صاحب سلّمہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا عنایت نامہ پہنچا۔ آپ کی رؤیا انشاء اللہ القدیر نہایت عمدہ ہے۔ بہرحال جلد یا دیر سے اس کا ظہور ہو جائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ میں نے رفع وساوس خام طبع لوگوں کے لئے چند اشتہار چھپوائے ہیں۔ امرتسر میں چھپ رہے ہیں۔ جب آئیں گے تو اشتہار بھیجا جائے گا۔

۱۷؍ دسمبر ۱۸۸۸ء
والسلام
خاکسار
غلام احمد
از قادیان

* * *

مکتوب نمبر ۱۸

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

۹؍ جمادی الاوّل کو میرے گھر میں لڑکا پیدا ہوا ہے جس کا نام بطور تفاؤل بشیر الدین احمد رکھا گیا۔ بروز جمعہ اس کا عقیقہ ہے اطلاعاً لکھا گیا۔

۱۵؍ جنوری ۱۸۸۹ء
والسلام
خاکسار
غلام احمد
از قادیان

* * *

مکتوب نمبر ۱۹

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا اخلاص نامہ پہنچا۔ چونکہ مجھے پہلے سے آپ کے آنے کی بہت ضرورت ہے۔ اس لئے آپ کی تحریر سے مجھے بہت خوشی ہوئی۔ امید کہ بلاتوقف دو چار روز تک ہی آ جائیں۔ یہ عاجز اکثر بیمار رہتا ہے۔ لوگوں کے خطوط کا جواب بھی نہیں لکھا جاتا۔ امید ہے کہ آپ ہر یک طرح کا کام محض لِلّٰہ کر کے مجھے آرام پہنچائیں گے۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی۔

۲۲؍جنوری ۱۸۸۹ء خاکسار

غلام احمد

از قادیان

⁂

مکتوب نمبر ۲۰

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ

مشفقی محبی میاں عبداللہ صاحب سلّمہٗ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا عنایت نامہ پہنچا۔ خط کے پڑھنے کے بعد آپ کے لئے دعا کی گئی۔ خداتعالیٰ آپ کے تردّدات دور فرما دے۔ آمین۔ اور دین میں استقامت بخشے۔ آمین۔ روبحق ہونا صرف ایک ہی خیال سے پیدا ہو جاتا ہے۔ جلد جلد اپنے حالات خیریت سے مطلع فرمایا کریں۔ والسلام

۱۲؍جولائی ۱۸۸۹ء خاکسار

غلام احمد عفی عنہ

⁂

مکتوب نمبر۲۱

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ

مشفقی اخویم میاں عبداللہ صاحب سنوری

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں سترہ روز سے لودہانہ میں آیا ہوا ہوں۔ محلّہ اقبال گنج اترا ہوا ہوں۔ آپ کو اطلاع دی گئی تھی مگر کمال افسوس کہ آپ کا خط تک نہیں آیا۔ ابھی میں ۴؍مارچ ۹۰ءتک اسی جگہ ہوں اس لئے مکلّف ہوں کہ اپنی خیریت سے اطلاع دیں اور اگر ایک دن کے لئے آجائیں تو بہت خوب۔ راقم

ازطرف حامد علی اور حافظ نور احمد السلام علیکم   غلام احمد

۲۲؍فروری ۱۸۹۰ء   ازلودہانہ اقبال گنج

مکتوب نمبر۲۲

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ

مشفقی اخویم میاں عبداللہ صاحب سلّمہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عرصہ دو ماہ سے یہ عاجز بیمار ہے۔ پہلے دنوں میں بیماری کی ایسی شدت ہوئی تھی۔ بظاہر امید زندگی منقطع ہو چکی تھی بلکہ خبر وفات مشہور ہوگئی تھی۔ اب بفضلہٖ تعالیٰ بہت کچھ آرام ہے۔ مگر تاہم ضعف و ناتوانی اس قدر ہے کہ خط لکھنا تو درکنار، خط لکھوانا بھی مشکل ہے اور ہر طرف سے خط بکثرت آتے ہیں۔ آپ اگر براہ مہربانی اس وقت اپنے وعدہ کا ایفا فرماویں۔ یعنی ایک دو ماہ تک یہاں رہ جاویں تو مجھ کو بہت مدد ملے گی اور آپ کو ثواب ہوگا۔ بخدمت مولوی محمد یوسف صاحب السلام علیکم۔ براہ مہربانی یہ خط جہاں میاں عبداللہ صاحب ہوں۔ وہیں پہنچادیں۔ والسلام

۳۱؍مئی ۹۰ء   مرسلہ مرزا غلام احمد ازقادیان

(یہ خط و نیز خطوط نمبر ۲۳ لغایت ۲۵ حضرت اقدس کے اپنے دست مبارک کے لکھے ہوئے نہیں مگر لفظ بہ لفظ لکھوائے ہوئے حضرت اقدس ہی کے ہوتے ہیں۔ واللہ اعلم)

مکتوب نمبر ۲۳

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ

مشفقی اخویم میاں عبد اللہ صاحب سلّمہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کا خط پہنچا۔ چونکہ میں ایک عرصہ سے بیمار ہوں اور بہت نا طاقت ہو گیا ہوں۔ اس لئے مجھ سے خطوط کا جواب نہیں لکھا جاتا۔ اگر آپ ایسے موقع پر دو مہینے کے لئے آ جائیں تو بہتر ہو گا۔ امید ہے کہ ہفتہ دو ہفتہ تک وصولی مالیہ سے فراغت ہو جائے گی۔ زیادہ خیریت ہے۔ والسلام

۳؍ جون ۹۰ء مرسلہ مرزا غلام احمد

از قادیان

* * *

مکتوب نمبر ۲۴

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ

مشفقی اخویم میاں عبد اللہ صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کا خط پہنچا۔ میری طبیعت بہ نسبت سابق روبصحت ہے اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ۔ آپ بعد وصول مالیہ اس جگہ آنے کا قصد کریں۔ عوضی مقرر کرا کر رخصت حاصل نہ کریں۔ بعد وصولی مالیہ بہ تسکین تام رخصت لے کر آرام سے آ جاویں۔ جلدی نہ کریں تا کہ حرج نہ ہو۔ زیادہ خیریت ہے۔

۱۷؍ جون ۹۰ء والسلام

مرسلہ مرزا غلام احمد

از قادیان

مکتوب نمبر ۲۵ ؁

مشفقی اخویم میاں عبداللہ صاحب سلّمہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کا کارڈ پہنچا۔ پہلے خط کا جواب دیا گیا۔ اب میرا ارادہ ہے کہ ایک دو مہینے کے واسطے بغرض تبدیل آب وہوا دس بارہ روز تک بمقام لدھیانہ جاؤں گا۔ آپ کو اطلاع دی جاتی ہے۔ آپ بعد فراغت از کام وفرائض منصبی اپنے کے رخصت لے کر آرام سے آویں۔ والسلام

۲۰؍جون ۹۰ء مرسلہ مرزا غلام احمد

قادیان

* * *

مکتوب نمبر ۲۶ ؁

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ

مشفقی اخویم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا عنایت نامہ پہنچا۔ یہ عاجز بمقام لدھیانہ محلّہ اقبال گنج۔ مکان شہزادہ حیدر مقیم ہے۔ اسی جگہ پر آپ تشریف لاویں۔ بوجہ علالت وضعف زیادہ نہیں لکھ سکا۔ والسلام

۱۵؍جولائی ۹۰ء خاکسار

غلام احمد عفی عنہ

از لدھیانہ محلّہ اقبال گنج

* * *

مکتوب نمبر ۲۷

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ

مشفقی اخویم میاں عبداللہ صاحب سلّمہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

نہایت تعجب کا مقام ہے کہ پھر نہ آپ آئے اور نہ کوئی خط آیا۔ سخت حیرانی اور تفکّر ہے۔ مناسب ہے کہ بواپسی ڈاک اپنے حالات خیریت سے اطلاع دو۔ اور یہ بھی کہ اب آنا ہوسکتا ہے یا نہیں۔ میں نے سنا تھا کہ بباعث کاروبار مردم شماری اب آنا مشکل ہے۔ ضرور اپنے حال سے بہت جلد اطلاع دیں۔

۴؍ستمبر ۱۸۹۰ء
والسلام
خاکسار
غلام احمد
از لدھیانہ

* * *

مکتوب نمبر ۲۸

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ

مشفقی اخویم میاں عبداللہ صاحب سلّمہٗ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کا محبت نامہ پہنچ کر باعث تسلی ہوا۔ یہ عاجز ابھی اگر خدا تعالیٰ نے چاہا اخیر ستمبر تک اسی جگہ لدھیانہ میں ہی ہے۔ باقی خیریت ہے۔ بخدمت سیّد محمد شاہ صاحب السلام علیکم۔ والسلام

۹؍ستمبر ۱۸۹۰ء
خاکسار
غلام احمد عفی عنہ

* * *

مکتوب نمبر ۲۹ ۞

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ

مشفقی اخویم میاں عبداللہ صاحب سلّمہٗ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

یہ عاجز بتاریخ ۱۵؍ اکتوبر ۱۸۹۰ء بروز بدھ بروقت ۱۲ بجے دن کے انشاء اللہ القدیر قادیان کی طرف روانہ ہوگا۔ اس لئے اطلاع کرتا ہوں کہ اگر ممکن ہو تو ملنے کے لئے آ جائیں اور اگر حرج کار ہو تو خیر۔ کسی دوسرے وقت ملاقات ہو جائے گی۔ اپنی خیریت سے مطلع فرماویں۔ والسلام

۱۲؍ اکتوبر ۱۸۹۰ء خاکسار غلام احمد عفی عنہ

مکتوب نمبر ۳۰ ۞

مشفقی ومحبی اخویم میاں عبداللہ صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

پس از سلام مسنون۔ واضح رہے کہ آپ کا کارڈ مورخہ پہنچا۔ امر معلومہ[1] کے واسطے کوشش کی گئی ہے اور حسب درخواست آپ کے ایک شخص کو اس امر کے واسطے کہہ دیا گیا ہے، بندوبست ہو رہا ہے۔ جس وقت معاملہ طے ہو جاتا ہے آپ کو اطلاع دی جائے گی۔ مناسب یہ ہے کہ آپ اختتام مردم شماری کے بعد یہاں قادیان میں آویں اور ضرور آویں۔ بالمشافہ اس امر معلومہ پر زیادہ گفتگو کی جائے گی۔ ایک جدید رسالہ بنام فتح اسلام تیار ہوا ہے اور مطبع میں زیر طبع ہے۔ عنقریب شائع ہوا چاہتا ہے۔ یہ رسالہ دنیا میں ایک بالکل بظاہر نئی مگر در اصل قدیم بات کا ظاہر کرنے والا ہوگا۔ آپ عنقریب اس کو مطالعہ کریں گے۔ بعد اس کے کہ مطبع سے نکلتا ہے۔ آپ کے پاس بھیج دیا جائے گا اور سب طرح فضلِ الٰہی سے خیریت ہے۔

راقم

۲۹؍ دسمبر ۱۸۹۰ء مرزا غلام احمد از قادیان

(یہ خط بھی حضرت اقدس کا اپنے ہاتھ سے لکھا ہوا نہیں ہے بلکہ کسی اور شخص کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے)

---

[1] مولوی صاحب کا نکاحِ ثانی

مکتوب نمبر ۳۱

نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ

محبی اخویم منشی عبداللہ صاحب سلّمہٗ رَبُّہٗ

السلام علیکم رحمۃ اللہ وبرکاتہ کے بعد مدّعا یہ ہے کہ خط مرسلہ آپ کا آیا۔ حال معلوم ہوا۔ آپ کے کام[1] کا انتظام درپیش ہے۔ آپ تسلّی رکھو اور دعا بھی کروں گا۔ والسلام خیر الختام

از بندہ خدا بخش جالندھری شیخ حافظ حامد علی السلام علیکم مرزا غلام احمد

۲؍جنوری ۹۱ء از قادیان

(اور یہ خط ۳۱ بھی مثل خط نمبر ۳۰ حضور کا اپنے دست مبارک کا لکھا ہوا نہیں ہے)

* * *

مکتوب نمبر ۳۲

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ

اخویم محبی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عنایت نامہ پہنچا۔ آپ کے لئے دعا کی گئی اور حوالہ بخداوند کریم کیا گیا۔ آپ ضرور دو ماہ کے لئے میرے پاس آجاویں کہ میرے پاس خطوط کا کام بہت ہے اور میں ایک طرف بیمار ہوں۔ ایک طرف کام بہت ہے۔ سخت لاچار ہوں۔ مکان وہی لدھیانہ محلّہ اقبال گنج ہے۔ والسلام

۱۵؍مارچ ۱۸۹۱ء خاکسار

غلام احمد عفی عنہ

* * *

---

[1] مولوی عبداللہ صاحب کا نکاح ثانی

مکتوب نمبر ۳۳

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ

مجی اخویم میاں عبداللہ صاحب سلّمہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

دس روپیہ[عہ] آپ کے پہنچ گئے۔ جَزَاکُمُ اللّٰہُ خَیۡرًا۔ آپ کے تفکّر پیش آمدہ کی نسبت ضرور تحریر فرماویں کہ اب اس سے ہر طرح خدا تعالیٰ نے نجات بخشی ہے۔ باقی خیریت ہے۔

۱۷؍ مارچ ۱۸۹۱ء
والسلام
خاکسار
غلام احمد
از قادیان

* * *

مکتوب نمبر ۳۴

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ

مشفقی اخویم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

ایک اور ضروری کام ہے۔ آتے ہوئے ایک روپیہ کے چوزہ مرغ یعنی ایسے مرغ جو کم عمر ہوں۔ چھ مہینہ سے زیادہ کے نہ ہوں۔ ضرور خرید کر لے آویں اس جگہ سے وہ سب روپیہ انشاء اللہ دیا جائے گا۔ چار روپیہ کا روغن اور ایک روپیہ کے مرغ نو جوان۔ کل پانچ روپیہ۔ والسلام

بخدمت سیّد محمد شاہ صاحب السلام علیکم
۲۶؍ جولائی ۱۸۹۱ء

خاکسار
غلام احمد عفی عنہ
از لدھیانہ محلّہ اقبال گنج

مکتوب نمبر۳۵

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ

مشفقی محبی اخویم میاں عبداللہ صاحب سلّمہٗ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کارڈ پہنچا مگر ایسے وقت میں کہ میں بوجہ خارش بہت تکلیف میں تھا۔ میں انشاء اللہ القدیر آپ کے لئے بہت دعا کروں گا۔ میں چند ہفتہ سے بہت علیل ہوں۔ خدا تعالیٰ آپ کی پریشانی دور فرماوے۔ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

والسلام

از حامد علی صاحب السلام علیکم

خاکسار

۵؍دسمبر ۹۱ء

غلام احمد

از قادیان

* * *

مکتوب نمبر۳۶

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ

محبی اخویم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اس وقت ایک رسالہ ’’نشانِ آسمانی‘‘ آپ کی خدمت میں ارسال ہے اور رسالہ ’’دافع الوساوس‘‘ طبع ہو رہا ہے۔ شاید دو ماہ تک چھپ جائے۔ دیکھئے آپ کی ملاقات کب ہوتی ہے۔ اپنی ملاقات سے مسرور الوقت کرتے رہیں۔

والسلام

۲۳؍جولائی ۱۸۹۲ء

خاکسار

غلام احمد

از قادیان

مکتوب نمبر ۳۷

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ

مجی عزیزی اخویم میاں عبداللہ صاحب سلّمہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عنایت نامہ پہنچا۔ آپ کے مقدمہ کے لئے بحضرت عزت جلّ شانہٗ و عزّ اسمہٗ دعا خیر کی گئی۔ اللہ جلّ شانہٗ منظور فرماوے۔ آمین ثم آمین۔ آپ کے آنے کی خوشخبری سے بہت خوشی ہوئی۔ کتاب ’’آئینہ کمالاتِ اسلام‘‘ چھپ رہی ہے۔ باقی سب خیریت ہے اور آپ کی انتظار۔ والسلام

۲؍ستمبر ۱۸۹۲ء خاکسار

غلام احمد عفی عنہ

⁂

مکتوب نمبر ۳۸

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ

عزیزی مجی اخویم میاں عبداللہ صاحب سلّمہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عنایت نامہ پہنچا۔ خدا تعالیٰ آپ کو کامیاب کرے۔ دعا کی گئی ہے۔ امید ہے کہ تا دست داد ملاقات اپنے حالات خیریت سے مطلع فرماتے رہیں۔ باقی خیریت ہے۔ والسلام

خاکسار

غلام احمد

از قادیان ضلع گورداسپور

⁂

مکتوب نمبر ۳۹

(مکتوب حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ جو حضرت ممدوح نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حکم سے جناب مولوی عبداللہ صاحب سنوری کو بھیجا)

السلام علیکم

آج صبح کے آٹھ بجے تین شوال، ۲۰؍اپریل ۱۸۹۳ء حضرت کے گھر میں لڑکا پیدا ہوا۔ مبارک باد۔ سب احباب کو اطلاع دے دینا۔

۲۰؍اپریل ۹۳ء والسلام
نورالدین
از قادیان

* * *

مکتوب نمبر ۴۰*

مجی اخویم میاں عبداللہ صاحب سلّمہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں کل قریباً ایک ماہ سفر میں رہ کر قادیان میں آیا ہوں۔ امید کہ اپنے صاحبزادہ کی خیر و عافیت سے مطلع فرماویں۔

۱۵؍دسمبر ۱۸۹۳ء والسلام
خاکسار
غلام احمد

* * *

مکتوب نمبر ۴۱

عزیزی اخویم میاں عبداللہ صاحب سلّمہٗ

السلام علیکم

میں نے دعا کی ہے اور بدل و جان آپ کے لئے دعا کروں گا۔ خدا تعالیٰ آپ پر اپنا فضل شاملِ حال رکھے۔ آمین ثم آمین۔ اس وقت نہایت کم فرصتی ہے اس لئے کم لکھا۔

۲۶؍فروری ۱۸۹۴ء والسلام

خاکسار

غلام احمد

* * *

مکتوب نمبر ۴۲

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ

مجی عزیزی اخویم میاں عبداللہ صاحب سلّمہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں بوجہ علالت طبیعت جلدی سے جواب نہیں لکھ سکا۔ جو کچھ آپ نے مجھ سے مشورہ لینا چاہا ہے۔ میری دانست میں اس کام میں بہت احتیاط اور سوچ لینا چاہئے اور میری دانست میں جب تک آپ نہ دیکھ لیں۔ جلدی نہیں کرنا چاہئے۔ بوجہ علالت زیادہ نہیں لکھ سکا۔ مگر اس بات کو خوب یاد رکھیں۔

بخدمت اخویم سید محمد شاہ صاحب السلام علیکم والسلام

۲۵؍مارچ ۱۸۹۴ء خاکسار

غلام احمد

از قادیان

(نوٹ) یہ مشورہ مولوی عبداللہ صاحب نے ایک جگہ پر اپنے نکاح ثانی کے متعلق بذریعہ عریضہ حضور سے لیا تھا۔ جس کی تاریخ نکاح ۲؍شوال ۱۳۱۱ھ بھی اور دوسو روپیہ مہر بھی مقرر ہو چکا تھا۔ مولوی صاحب فرماتے ہیں کہ میں نے محض تبرکاً حضور سے اس بارے میں مشورہ طلب کیا تھا اور اپنے عریضہ میں ظاہر بھی کر دیا تھا کہ تمام امور طے ہو چکے ہیں۔ صرف تبرک کے لئے حضور سے مشورہ طلب کیا ہے۔ جس پر حضور نے یہ جواب لکھ کر خود اپنی آنکھوں سے دیکھ لینے کی اشد تاکید فرمائی۔ چنانچہ میں حضور کے اس ارشاد کی بنا پر رمضان شریف ہی میں غوث گڑھ سے دو تین احباب کو ہمراہ لے کر اس گاؤں میں پہنچا اور جا کر بچشم خود اس لڑکی کو دیکھا۔ وہ کوئی بدشکل نہیں تھی مگر مجھے اس کی شکل دیکھتے ہی اس سے اس قدر نفرت اور کراہت ہوئی کہ جس کو میں بیان نہیں کر سکتا۔ اس وجہ سے اس نکاح کی تجویز منسوخ کی گئی اور میرا ایمان حضرت اقدس پر اور بھی بڑھ گیا۔

* * *

مکتوب نمبر ۴۳

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ

مشفقی اخویم میاں عبداللہ صاحب سلّمہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ اپنے والد صاحب کی طبیعت کا حال لکھیں۔ ابھی اشتہار چار[1] ہزار چھپ کر نہیں آیا۔ جس وقت آئے گا۔ انشاء اللہ آپ کی خدمت میں مرسل ہوگا۔ والسلام

۲۳؍اکتوبر ۱۸۹۴ء خاکسار

غلام احمد

* * *

---

[1] ''چار ہزار روپیہ والا اشتہار'' جو آتھم کے متعلق شائع فرمایا تھا۔

مکتوب نمبر ۴۴

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ

مجبی اخویم میاں عبداللہ صاحب سلّمہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کے والد صاحب کی صحت سے خوشی ہوئی۔ اب آپ کو خدا تعالیٰ مقدمات کے ہم وغم سے نجات بخشے۔ آج میں نے آپ کے لئے جناب باری تعالیٰ میں دُعا کی۔ اللہ تعالیٰ آپ پر خاص فضل کرے۔ آمین ثم آمین۔ امید کہ اپنے حالات خیریت آیات سے مطلع فرماتے رہیں۔ والسلام

یکم نومبر ۹۴ء خاکسار

غلام احمد عفی عنہ

آپ کے پاس ’’اشتہار تین ہزار و چار ہزار‘‘ پہنچ گئے یا نہیں۔

* * *

مکتوب نمبر ۴۵

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ

مجبی و مشفقی اخویم میاں عبداللہ صاحب سلّمہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کے لئے حضرت باری عزّ اسمہٗ میں تہجد میں دعا کی گئی۔ امید کہ اپنے حالات خیریت آیات سے مطلع ومسرور الوقت فرماویں اور اس جگہ بفضلہٖ تعالیٰ سب طرح سے خیریت ہے۔ اپنی خیریت عافیت سے جلد مطلع فرماویں۔ والسلام

۱۲؍ نومبر ۱۸۹۴ء خاکسار

غلام احمد عفی عنہ

(نوٹ) مولوی عبداللہ صاحب فرماتے ہیں کہ میں نے اس دُعا کی قبولیت ایک عظیم الشان نشان کی صورت میں دیکھی جس کی تفصیل یہ ہے کہ ایک دفعہ محکمہ نظامت بسی (ریاست پٹیالہ) میں ایک مال کے مقدمہ میں ایک شہادت کے لئے میری طلبی ہوئی تھی اور میرا ارادہ اس رمضان میں غوث گڑھ کی مسجد میں اعتکاف کرنے کا تھا۔ ناظم صاحب بسی چونکہ مسلمان اور پابند صوم وصلوٰۃ تھے۔ میں نے پروانہ طلبی پر رپورٹ کر دی کہ یہ میرے اعتکاف کے دن ہوں گے۔ اس لئے مہربانی فرما کر کوئی اور تاریخ مقرر فرماویں۔ اس پر میں حاضر ہو جاؤں گا۔ اس رپورٹ کے پیش ہونے پر ناظم صاحب نے اس غصہ میں آکر کہ ہمارے حکم کی تعمیل نہیں کی مجھے معطل کر دیا اور اسی تاریخ پر حاضری کا مجھے مکرر حکم بھیج دیا۔ میں اعتکاف توڑ کر بسی میں حاضر عدالت ہو گیا۔ دو مہینہ بھر میں وہاں ہر روز کچہری میں پورے وقت کے لئے حاضر ہوتا رہا کوئی پیشی نہ ہوئی۔ جس پر میرے ایک عزیز بھائی ہاشم علی صاحب ز راہ ہمدردی میرے پاس وہاں بسی میں پہنچے اور مجھ سے کہا کہ اس طرح پر تو معلوم نہیں آپ کو کب تک یہاں بیٹھے رہنا پڑے۔ میں اس ناظم کے کسی رشتہ دار کی اس کے پاس سفارش لے آتا ہوں۔ یہ حاضر کر لے گا۔ میں نے انہیں جواب دیا کہ آپ مجھے اس بارہ میں حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اجازت لے لینے دیں۔ اس کے بعد جس طرح پر ارشاد ہوگا کریں گے۔ چنانچہ میں نے حضور کی خدمت میں اس بارہ میں مفصل عریضہ لکھ دیا اور اس میں لکھا کہ اگر حضور اجازت دیں تو اس کے پاس کسی کی سفارش کرالی جائے۔ میرے اس عریضہ کے جواب میں حضور نے یہ خط خاکسار کو لکھا جس میں یہ بشارت تھی کہ اس کے لئے ’’حضرت باری عزّاسمہٗ میں تہجد میں دعا کی گئی‘‘۔ مجھے اس والانامہ کے پہنچتے ہی اطمینان ہو گیا اور میں نے منشی ہاشم علی صاحب کو کہہ دیا کہ اب کسی سفارش کی ضرورت نہیں کیونکہ حضرت صاحب نے خداتعالیٰ کی جناب میں سفارش فرما دی ہے اور مجھے اطمینان ہو گیا ہے کہ اب میرا کام بن گیا ہے۔ اس کے بعد منشی ہاشم علی صاحب واپس چلے گئے اور اس سے تین چار روز بعد میری پیشی ہو گئی۔ ناظم صاحب نے اظہار افسوس کے ساتھ اپنے حکم کو واپس لیا اور مجھے کام پر واپس حاضر کر دیا اور ایام معطّلی کی تنخواہ

بھی دلا دی۔ اور پھر اسی پر بس نہیں کی بلکہ میں جب اپنے حلقہ میں چلا گیا۔ تو اس کے پندرہ بیس روز کے بعد اپنا ایک خاص آدمی میرے پاس بھجوا کر مجھے اپنے پاس بلوایا اور ایک اپنا خاص اعتباری نج کا کام میرے سپرد کر دیا اور مجھ کو برکمان اپنے پاس رکھ لیا اور میری جگہ پر میری خواہش اور درخواست کے مطابق میرے ایک شاگرد عزیز عطاء الٰہی کو جو غوث گڑھ کا رہنے والا ہے اس حلقہ غوث گڑھ پر میرا قائم مقام پٹواری کر دیا۔ میں نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کے اس کام کو عرصہ ایک سال میں بہت عمدگی کے ساتھ سرانجام دیا جس سے اسے بہت ہی خوشی ہوئی۔ اس عرصہ میں اُس نے اپنے ماتحت ایک آسامی پر جس کی تنخواہ میری اس وقت کی موجودہ تنخواہ سے دو چند سے بھی زیادہ تھی بغیر میری خواہش اور اطلاع کے مجھے ترقی دلا دی اور اس کی منظوری بھی لے لی۔ اس کے بعد مجھے اس نے اطلاع دی۔ لیکن یہ بات مجھے پسند نہ آئی کیونکہ میں غوث گڑھ ہی میں رہنا پسند کرتا تھا۔ جب اس کی منشا کے مطابق میں اس کے کام کو سرانجام دے چکا اور اس سے فارغ ہو گیا تو چونکہ وہ کام اس کے بہت بڑے دنیوی فائدہ کا تھا۔ اس لئے وہ بہت ہی خوش ہوا اور اس موقع پر اس نے نوکروں کو انعامات دیئے۔ اس وقت میں نے موقع پا کر اُس سے کہا کہ آپ مجھے بھی کچھ انعام دیجئے۔ اُس نے کہا اچھا' کیا چاہتے ہو؟ میں نے کہا کہ آپ مجھے خوشی سے علاقہ غوث گڑھ میں عہدۂ پٹوار پر ہی واپس کر دیں۔ میں ترقی لینا نہیں چاہتا اس پر وہ ہنس پڑا اور کہنے لگا کہ تُو تو بیوقوف ہے۔ تیرے ساتھ میں بھی بیوقوف بن جاؤں۔ میں تو تجھ کو اس سے بھی زیادہ ترقی دے کر اپنی پیشی میں رکھنا چاہتا ہوں۔ میں نے اپنی بات پر اصرار کیا اور کہا کہ میں یہاں نہیں رہنا چاہتا۔ آپ مجھے پٹوار پر حلقہ غوث گڑھ میں واپس کر دیں۔ اس کے بعد میرے والد صاحب اور دوسرے اقرباء کو اس بات کا علم ہوا کہ وہ ناظم مجھے اپنی پیشی میں رکھنا چاہتا ہے اور میں انکار کر رہا ہوں اور پٹوار پر غوث گڑھ واپس آنا چاہتا ہوں۔ اس بات سے میرے والد صاحب و دیگر متعلقین سب ناراض ہوئے۔ آخر میں نے یہ معاملہ حضرت صاحب کی خدمت میں پیش کیا۔ حضور نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک آپ کا غوث گڑھ میں رہنا مفید ہے۔ اس پر میں نے سب کو قطعی جواب

دے دیا اور ناظم صاحب کو بھی کہہ دیا کہ میں واپس ہی جاؤں گا۔ آخر انہوں نے افسوس کے ساتھ لکھا کہ میں نے تو تمہیں کو فائدہ پہنچانے کے لئے ایسا چاہا تھا۔ اگر ایسا نہیں چاہتا تو میں اجازت دیتا ہوں۔ آخر میں واپس اپنے حلقہ غوث گڑھ میں آ گیا۔ اس وقت وہ ترقی کر کے میر منشی ہو گیا تھا۔ مجھے غوث گڑھ میں واپس آنے سے بہت فائدے پہنچے چنانچہ تمام گاؤں احمدی ہو گیا۔ وہ میرے غوث گڑھ واپس آ جانے اور خود بڑے عہدہ پر ہو جانے کے بعد بھی میری بہت عزت کرتا تھا اور اکثر میری سفارشیں منظور کیا کرتا تھا۔ اب کچھ عرصہ سے فوت ہو چکا ہے۔

* * *

مکتوب نمبر ۴۶

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ

مجی عزیزی اخویم میاں عبداللہ صاحب سلّمہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید کہ اپنی خیر خیریت اور حالات خیریت آیات سے مطلع و مسرور الوقت فرماویں اور اس جگہ سب طرح سے خیریت ہے۔

والسلام

خاکسار

غلام احمد

۷؍ دسمبر ۱۸۹۴ء

* * *

مکتوب نمبر ۴۷

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ

مجی عزیزی اخویم میاں عبد اللہ صاحب سلّمہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کی خدمت میں خط تو کئی بھیجے گئے مگر چونکہ پتہ درست نہ تھا۔ اس لئے غالباً نہیں پہنچے ہوں گے۔ کل آپ کے خط پہنچنے سے خوشی ہوئی کہ آپ کو خدا تعالیٰ نے ایک بلا سے نجات دی اور دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ آپ کے والد صاحب کو بھی جلد شفا بخشے۔ آمین۔ امید ہے کہ خیر خیریت سے جلد اطلاع بخشیں (گے)۔

والسلام

خاکسار

غلام احمد عفی عنہ

۱۰؍ دسمبر ۱۸۹۴ء

⁂

مکتوب نمبر ۴۸

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ

مجی عزیزی میاں عبد اللہ صاحب سلّمہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا محبت نامہ مجھ کو ملا۔ امید کہ اپنی صحت تندرستی سے بہت جلد اطلاع دیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جلدی شفا بخشے اور غم وہم دور کرے۔ آمین۔

والسلام

خاکسار

غلام احمد

۲۸؍ اپریل ۱۸۹۵ء

⁂

مکتوب نمبر ۴۹

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ

محبی اخویم میاں عبداللہ صاحب سنوری سلّمہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک مدت کے بعد آپ کا محبت نامہ پہنچا۔ مقامِ شکر ہے کہ خدا تعالیٰ نے آپ کو ہم وغم سے نجات بخشی۔ وہ غفور ورحیم ہے اور آخر بندوں پر رحم کرتا ہے اور جو آپ نے اپنی غفلت کا حال لکھا ہے۔ عزیز من! درحقیقت نہایت خوف کی جگہ ہے۔ یہ زندگی جس کے ساتھ ہزار ہا بلائیں اور خوفناک مرضیں اور انواع واقسام کی مصیبتیں لگی ہوئی ہیں وہ بجز خدا تعالیٰ کے رحم کے بسر نہیں ہوسکتی۔ پس ہر ایک رات اور دن میں خدا تعالیٰ سے ڈرنا اور اپنے اعضاء کو بدیوں سے بچانا جان گداز مصیبتوں سے بچنے کے لئے اس سے بہتر کوئی تدبیر نہیں۔ انسان کا وجود ایک طرفۃ العین کے لئے بھی اپنی زندگی کا مالک نہیں۔ رات کو ہنستا سووے اور دن کو روتا اُٹھے۔ یہی دنیا کی وضع ہے۔ جس کی پناہ سے ہر ایک دم گزرتا ہے۔ اگر وہی ناراض ہو تو پھر کیا ٹھکانا ہے؟ مناسب کہ بہت استغفار کرتے رہیں اور اللہ جلّ شانہٗ کی عظمت اپنے دل میں بٹھاویں اور میں نے آپ کے تقوٰی اور استقامت ایمانی اور صراطِ مستقیم کے لئے دعا کی ہے۔ اللہ جلّ شانہٗ قبول فرماوے اور کبھی کبھی اگر رخصت مل سکے تو ضرور ملا کریں۔ رسالہ ’’نور القرآن‘‘ جو اب چھپا ہے شاید آپ کو پہنچا ہوگا اور ایک اور کتاب نہایت لطیف چھپ رہی ہے۔ چونکہ عمر کا اعتبار نہیں معلوم نہیں کہ کس وقت اس کائناتِ عالم سے گزر جائیں اس لئے یہی دعا اور مدّعا ہے کہ دینی خدمات حسب المراد ہم سے صادر ہوں۔ باقی سب خیریت ہے۔

والسلام
خاکسار
غلام احمد عفی عنہ

۴؍جون ۱۸۹۵ء

* * *

مکتوب نمبر ۵۰

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ

مجی اخویم میاں عبداللہ صاحب سلّمہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مبلغ بائیس ۲۲؎ روپے حسب تفصیل آپ کے خط کے مجھ کو پہنچ گئے مگر مجھ کو ان لفظوں سے سخت حیرانی ہوئی جو آپ نے اپنی نسبت استعمال کئے ہیں۔ اس واسطے اطلاع دیں تا اگر کوئی امر قابل دعا ہو تو آپ کے لئے دعا کی جائے۔ ایسے[۱] الفاظ استعمال کرنا منع ہے۔ لَا تَقۡنَطُوۡا مِنۡ رَّحۡمَةِ اللّٰهِ[۲]

۴؍جنوری ۱۸۹۶ء والسلام

خاکسار

غلام احمد

آپ کا اقرار تھا۔ ایسا ہی مجھ کو یاد ہے کہ کچھ مدت رخصت لے کر یہاں رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ یہ موقعہ کرے کہ آپ رخصت لے کر آویں۔

* * *

---

[۱] مولوی عبداللہ صاحب فرماتے ہیں کہ جن الفاظ کی طرف حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اشارہ فرمایا ہے۔ وہ یہ ہے کہ مجھے اپنا نام ”عبداللہ“ لکھتے ہوئے اپنی حالت پر نظر کر کے شرم آئی اور میں نے اپنے خیال پر نظر کر کے خط کے نیچے اپنا نام بجائے عبداللہ لکھنے کے ”عبدالشیطان“ لکھ دیا جس پر حضور نے ہدایت فرمائی۔

[۲] الزّمر: ۵۴

مکتوب نمبر ۵۱

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ

محبی اخویم میاں عبداللہ صاحب سلّمہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا عنایت نامہ پہنچا۔ آپ کو ضرور آنا چاہیئے اور کوشش کرنی چاہیئے کہ رخصت منظور ہو جاوے۔ میں اس وقت علیل ہوں۔ زیادہ نہیں لکھ سکا۔

والسلام
خاکسار
غلام احمد عفی عنہ
از قادیان

۱۵؍فروری ۱۸۹۶ء

* * *

مکتوب نمبر ۵۲

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ

محبی اخویم میاں عبداللہ صاحب سلّمہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط پہنچا۔ مقدمہ کی فتح آپ کو مبارک ہو۔ اور اس جگہ آپ کی انتظار لگی ہوئی ہے، ضرور آویں مگر ایک مہینہ سے رخصت کم نہ ہو۔ اس سے پہلے بھی ایک خط روانہ کر چکا ہوں۔ اب احتیاطاً دوسرا خط لکھا گیا ہے۔ باقی خیریت ہے۔

والسلام
خاکسار
غلام احمد عفی عنہ

۲۸؍فروری ۱۸۹۶ء

* * *

مکتوب نمبر ۵۳

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ

مجبی اخویم میاں عبداللہ صاحب سلّمہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

چونکہ میاں غلام قادر[۱] کی طبیعت اچھی نہیں اور میں دیکھتا ہوں کہ روز بروز کمزور ہوتی جاتی ہے۔ ابھی تک کچھ فائدہ نہیں معلوم ہوتا۔ اس لئے آپ خود آ کر یا کسی دوسرے کو بہت جلد بھیج کر اس بات کی تحریک کریں کہ کسی طرح وہ سنور میں چلے جائیں۔ شاید تبدیلئ ہوا سے خدا تعالیٰ فضل کرے۔ اس میں توقف نہیں کرنا چاہئے کیونکہ اگر حالت زیادہ خراب ہو تو پھر سفر مشکل ہے۔

۹/اپریل ۱۸۹۶ء خاکسار

غلام احمد عفی عنہ

مکتوب نمبر ۵۴

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ

مجبی اخویم میاں عبداللہ صاحب سلّمہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا کارڈ پہنچا۔ بہت خوشی کی بات ہے کہ آپ کی دو ماہ کی رخصت منظور ہوگئی۔ اب آپ کو جلد اس جگہ آنا چاہئے۔ منشی غلام قادر صاحب کی طبیعت بہ نسبت سابق صحت کی طرف مائل معلوم ہوتی ہے۔ البتہ تپ ہنوز دامنگیر ہے۔ خدا تعالیٰ شفاء بخشے۔ آپ جہاں تک ممکن ہو بہت جلدی آویں۔ دیر نہ کریں کیونکہ آپ کے آنے سے ان کو بہت حوصلہ ہوگا۔ زیادہ خیریت ہے۔ والسلام

۲۱/اپریل ۱۸۹۶ء خاکسار

غلام احمد عفی عنہ

---

[۱] مولوی عبداللہ صاحب فرماتے ہیں کہ میاں غلام قادر میرے رشتہ کے بھائی تھے۔ انہیں مرضِ سِل ہوگئی تھی اور بہت دُبلے ہوگئے تھے۔ جس پر بغرض علاج از حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ میں انہیں یہاں لے آیا تھا۔ حضرت اقدس نے بھی ان کے لئے ایک نسخہ تجویز فرمایا تھا۔ مگر وہ جانبر نہ ہوئے اور واپس سنور پہنچ کر وفات پا گئے۔

مکتوب نمبر ۵۵ ؁

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

مجبی اخویم میاں عبداللہ صاحب سلّمہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ اب تک نہیں آئے۔ مانع بخیر ہو۔ اوّل منشی غلام قادر کی نسبت میرا یہ خیال تھا کہ بعض مجرّب نسخے جو میرے والد صاحب سے مجھ کو یاد ہیں اور ایسی بیماریوں کی نسبت گویا حکم اکسیر رکھتے ہیں اس جگہ ان کو ٹھہرا کر استعمال کراؤں لیکن بعد اس کے مجھ کو معلوم ہوا کہ اس جگہ وہ دوائیں تازہ بتازہ پیدا ہونا بہت مشکل اور محال کی طرح ہے اور کسی قدر ضعف ان کو زیادہ ہے۔ اس لئے اب تاخیر علاج میں کرنا ہرگز مناسب نہیں ہے۔ سو میرے نزدیک بہت مناسب ہے کہ وہ سنور میں ٹھہریں اور امید ہے کہ اس جگہ وہ دوائیں روز بروز تازہ بتازہ مل جائیں گی۔ یہ تجویز نہایت عمدہ ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ جہاں تک جلد ممکن ہو یہ تجویز کی جائے۔ انشاء اللہ مجھے قوی امید ہے کہ خدا تعالیٰ شفاء بخشے۔ لہٰذا آپ کو مکلّف (کرتا) ہوں کہ دو تین روز کے لئے آپ ضرور آجائیں۔ ہرگز توقف نہ کریں کیونکہ ان بیماریوں میں غفلت کرنا ہرگز مناسب نہیں۔ اپنا حرج کر کے بھی آجائیں۔ اگر میں اس جگہ اس بات کو ممکن دیکھتا کہ یہ علاج بآسانی ہوسکتا ہے تو آپ کو تکلیف نہ دیتا مگر اب یہی دیکھتا ہوں کہ بغیر ان کے سنور رہنے کے یہ علاج ہو نہیں سکتا۔ ماسوا اس کے ان کی والدہ بھی نہایت قلق میں ہیں۔ اس صورت میں ان کو بھی تسلی رہے گی۔ تاکید یہی ہے کہ جلد آویں اور اگر کوئی ایسا مانع ہو تو اپنی جگہ عبدالرحمٰن یا کسی اور کو بھیج دیں تاکید ہے۔

والسلام

خاکسار

غلام احمد عفی عنہ

۱۲؍مئی ۱۸۹۶ء

(نوٹ) مولوی عبداللہ صاحب نے فرمایا کہ عبدالرحمٰن میرے ماموں زاد بھائی ہیں۔

◆ ◆ ◆

مکتوب نمبر ۵۶

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ

مجبی اخویم میاں عبداللہ صاحب سلّمہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

منشی غلام قادر صاحب کے خط سے معلوم ہوا کہ وہ ابھی سنور میں ہیں۔ آج میں نے جواب لکھ دیا ہے۔ چاہئے کہ توجہ سے ان کا علاج کریں اور ماء الشعیر میں یہ دوائیں ڈال دیا کریں۔

عناب ۵ عدد	تخم خشخاش سفید ۵ ماشہ	سپستان ۷ دانہ
اصل السوس مقشر ۳ ماشہ	کہربا ۵ رتی	سرطان مغسول ۳ عدد

اور جلد جلد اطلاع دے دیں اور بنفشہ اب ڈالنا مناسب نہیں۔ خاکسار

۳۱؍ مئی ۱۸۹۶ء غلام احمد

⁂

مکتوب نمبر ۵۷

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ

مجبی اخویم منشی غلام قادر صاحب سلّمہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اخویم میاں عبداللہ صاحب کا خط پہنچا۔ پہلے اس سے گولیاں ارسال کر چکا ہوں۔ مناسب ہے کہ ایک شیشی پوٹ وائن کی جو انگریزی دوا ہے خرید کر لیں اور غذا کے بعد ایک چاء کے چمچے کی مقدار پی لیا کریں اور اگر موافق ہو تو دو چمچہ پی لیا کریں اور کبھی دودھ میں چاء ڈال کر پیویں۔ ایسی غذا کھاویں جو جلدی ہضم ہو جاوے۔ والسلام

۱۲؍ جون ۹۶ء خاکسار

غلام احمد

مکتوب نمبر ۵۸

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

مجبی اخویم منشی غلام قادر صاحب سلّمہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جو گولیاں بھیجی گئی ہیں ان میں ہرگز کوئی بُری چیز نہیں ہے۔ صرف کسی وجہ سے دھوکا لگا ہے۔ مناسب ہے کہ اوّل ایک گولی کا چہارم حصہ کھا لیا کریں۔ پھر رفتہ رفتہ گولی زیادہ کر لیں اور قریب ۲ رتی کے کہربا پیس کر کھایا کریں۔ باقی سب طرح سے خیریت ہے۔ والسلام

۱۷ / جون ۹۶ء خاکسار

غلام احمد عفی عنہ

* * *

مکتوب نمبر ۵۹

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

عزیزی اخویم میاں عبد اللہ صاحب سلّمہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں نے آج ایک خط آپ کی نسبت بخدمت ماسٹر قادر بخش صاحب روانہ کر دیا ہے۔ اطلاعاً لکھا گیا۔ خدا تعالیٰ آپ کے تمام کام درست کرے۔ آمین۔ باقی سب خیریت ہے۔

۱۰ / جولائی ۱۸۹۶ء والسلام

خاکسار

غلام احمد

از قادیان

* * *

مکتوب نمبر ۶۰

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ

مجبی اخویم میاں عبداللہ صاحب سلّمہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کو نئی شادی مبارک ہو۔ بروز جمعہ حسب تحریر آپ کے طعام ولیمہ آپ کی طرف سے مہمانوں کو کھلایا گیا۔ چونکہ مہمان بہت تھے اور سیٹھ صاحب[۱] اور شیخ رحمت اللہ صاحب اور دوسرے بہت معزز دوست موجود تھے اور اسّی سے کچھ زیادہ ہوں گے۔ اس لئے دس روپیہ کافی نہ تھے۔ لہٰذا اس خوشی میں دس[۱۰] روپیہ میں نے اپنی طرف سے ڈال کر بیس[۲۰] روپیہ دعوت میں خرچ کئے۔ عمدہ پلاؤ نمکین اور زردہ نہایت عمدہ اور روغن جوش اور قورمہ اور نان اور شیریں چاء وغیرہ کھانا تھا۔ مہمان نہایت خوش ہوئے اور کھا کر آپ کو دعاء خیر کہی۔ شاید یہ طعام ولیمہ اس خوبی سے کسی جگہ آپ کو اتفاق نہیں ہوگا۔ والسلام

۲۲؍جنوری ۹۷ء خاکسار

غلام احمد عفی عنہ

مکتوب نمبر ۶۱

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

مجبی مشفقی اخویم میاں عبداللہ صاحب سلّمہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا عنایت نامہ پہنچ کر جناب الٰہی میں آپ کے لئے دعا کی گئی۔ اللہ تعالیٰ مشکلات پیش آمدہ دور فرماوے اور آپ کی مراد آپ کو عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔ بیشک آپ بعد استخارہ مسنونہ تبدیلی کے التوا کے لئے کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ حسب المراد تقریب پیدا کرے۔ والسلام

۱۱؍مئی ۱۸۹۷ء خاکسار

مرزا غلام احمد عفی عنہ

---

[۱] سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب مدراسی

مکتوب نمبر ۶۲

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

محبی اخویم میاں عبداللہ صاحب سلّمہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اس وقت آپ کا خط پہنچا۔ آپ کے والد صاحب کی بیماری کا حال معلوم کر کے ان کے لئے دعا کی گئی۔ اللہ تعالیٰ ان کو شفا بخشے اور تقصیر معاف کرے۔ آمین ثم آمین۔ اس وقت، وقت بہت تنگ۔ اسی قدر پر کفایت کرتا ہوں اور انشاء اللہ پھر بھی دعا کروں گا۔ والسلام

۲۰؍نومبر ۱۸۹۷ء خاکسار

مرزا غلام احمد

از قادیان

* * *

مکتوب نمبر ۶۳

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُہٗ

محبی اخویم میاں عبداللہ صاحب سلّمہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کی فتح یابی سے طبیعت خوش ہوئی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ ۔ سنایا گیا کہ آپ کی طبیعت کچھ بیمار ہے۔ خدا تعالیٰ شفا بخشے۔ امید کہ اپنے حالات خیریت آیات سے جلد مطلع فرماویں اور اس جگہ بفضلہٖ تعالیٰ سب طرح سے خیریت ہے۔ والسلام

بخدمت اخویم مولوی محمد یوسف صاحب السلام علیکم خاکسار

۴؍اپریل ۹۸ء غلام احمد

از قادیان ضلع گورداسپور

مکتوب نمبر ۶۴

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ

محبی عزیزی میاں عبداللہ صاحب سلّمہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا عنایت نامہ پہنچا۔ لدھیانہ میں طاعون پیدا ہونے سے بہت اندیشہ ہوا۔ خدا تعالیٰ خیر کرے۔ اس میں مسئلہ شرعی یہ ہے کہ اگر طاعون یا ہیضہ کی ایک دو واردات ہوں تو اس شہر سے نکلنا جائز ہے۔ لیکن اگر وبا پھیل جاوے۔ تو پھر نکلنا حرام ہے۔ چونکہ ابھی لدھیانہ میں وبا پھیلا نہیں ہے۔ اس لئے اختیار ہے کہ وہاں سے جلد نکل جائیں۔ اس جگہ بڑی مشکل یہ ہے کہ مکان نہیں ملتا۔ اکثر لوگ شرارت سے دیتے نہیں۔ ہمارے گھر میں بیس۲۰ کے قریب عورتیں بھری ہوئی ہیں۔ نواب صاحب بھی مع عیال و اطفال اس جگہ ہیں۔ سو اس گھر میں تو بالکل گنجائش نہیں اور میں دیکھتا ہوں کہ قریب قریب بھی کوئی گنجائش نہیں اور دور میں شاید بہت تلاش کرنے سے کوئی ویران کوٹھہ بے پردہ مل جائے تو تعجب نہیں مگر شرفاء کے رہنے کے لائق تو کوئی نظر نہیں آتا۔ جب تک مکان کا پختہ بندوبست نہ ہووے، ہرگز قدم نہیں اُٹھانا چاہئے تا عیال اور اطفال کو تکلیف نہ ہو۔ دوسرے یہ بات بھی سوچنے کے لائق ہے کہ طاعون کا دورہ ساٹھ ساٹھ اسّی اسّی برس ہوتا ہے۔ پس اگر طاعون لدھیانہ میں پھیل گئی تو یہ سمجھو کہ شاید اس صدی کے پورے ہونے تک پیچھا نہیں چھوڑے گی۔ یہ یقینی امر ہے نہ ظنی۔ طبی تجربے اس کی گواہی دیتے ہیں۔ پھر اگر شہر کو چھوڑنا ہو تو اس نیت سے چھوڑنا چاہئے کہ اب تمام عمر ہم اس سے الگ رہیں گے اور اپنے مکانات اور دوسرے تعلقات کا پورا انتظام کرنا چاہئے کیونکہ یہ سفر گویا ہمیشہ کے لئے الوداع ہے۔ پھر دوبارہ شہر میں داخل ہونا ممانعت ہوگی۔ اگر خدا چاہے تو چند وارداتوں کے بعد اس بیماری کو لدھیانہ سے دور کر دے لیکن اگر یہ بیماری لدھیانہ میں پھیل گئی تو پھر غالباً ایک عمر لے گی۔ دیکھو کتنے برس سے بمبئی میں پھیل رہی ہے۔ یہ تمام امور سوچ لینے چاہئیں۔ یہ سرسری کام نہیں ہے۔ اگر لدھیانہ کے قریب کوئی گاؤں ہو جو طاعون سے پاک ہو تو بہتر ہوگا کہ اس میں گھر لیا جائے۔ اس میں فائدہ یہ ہے کہ برابر ہر روز خبر رکھ سکتے ہیں۔ زیادہ خیریت ہے۔ والسلام

(نوٹ) اس خط پر حضور نے تاریخ نہیں دی ہے۔ ہاں اس بات سے اس سال کا اندازہ ہوسکتا ہے۔ جس میں یہ حضور نے لکھا ہے کہ یہ طاعون کے حملے پہلے سال کا واقعہ ہے۔ حضور اپنے مکتوب مورخہ ۲۷؍اپریل ۹۸ء بنام سیٹھ حاجی عبدالرحمٰن اللہ رکھا صاحب مدراسی رضی اللہ عنہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ ’’اس طرف طاعون کا بہت زور ہے۔ سنا ہے ایک دو مشتبہ وارداتیں امرتسر میں بھی ہوئی ہیں‘‘ اور مکتوب مورخہ ۱۵؍مئی ۹۸ء بنام سیٹھ صاحب موصوف، نیز فرماتے ہیں کہ ’’اس طرف طاعون چمکتی جاتی ہے۔ اب اسّی کے قریب گاؤں ہیں۔ جن میں زور وشور ہو رہا ہے۔ قادیان میں یہ حال ہے کہ لڑکوں اور جوانوں اور بڈھوں کو بھی خفیف سا تپ چڑھتا ہے۔ دوسرے دن کانوں کے نیچے یا بغل کے نیچے یا بُنِ ران میں گلٹی نکل آتی ہے۔ گلٹی تیسرے چوتھے روز خود بخود تحلیل ہو کر کم ہو جاتی ہے‘‘ مگر اس خط بنام مولوی عبداللہ صاحب میں یہ کوئی ذکر نہیں کہ اس علاقے میں بھی طاعون نمودار ہو رہی ہے۔ جس سے بطور تخمینہ یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ خط مارچ یا اپریل ۹۸ء کا لکھا ہوا ہے۔ اس لئے اس کو اس محل پر درج کیا گیا اور اس خط کے آخر میں حضور نے اپنا اسم مبارک بھی تحریر نہیں فرمایا ہے مگر یہ خط ہے حضور کے اپنے قلم اور دستِ مبارک کا لکھا ہوا۔

یہ خط حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جناب مولوی عبداللہ صاحب کو مولوی صاحب کے ایک ایسے خط کے جواب میں تحریر فرمایا تھا جو انہوں نے ماسٹر قادر بخش صاحب احمدی ساکن لودہانہ کی طرف سے حضور کی خدمت میں لکھا تھا۔

* * *

مکتوب نمبر ۶۵

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ

مجبی عزیزی اخویم میاں عبداللہ صاحب سلّمہٗ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

......[۱] ......مبارک ہو۔ اللہ تعالیٰ عمر......رکھا ہے۔ کل بہت تکلیف سے ......گیا ہے۔ دو دنبے ذبح کئے گئے۔ جن کا گوشت نہایت عمدہ تھا اور ایک دیگ گوشت کے پلاؤ کی اور ایک دیگچہ زردہ شریں مزعفر کا تیار کیا گیا اور روٹی اور گوشت بھی پکایا گیا اور نہایت عمدگی سے مہمانوں کو جو ستّر کے قریب ہوں گے۔ کھلایا گیا آپ کی نیک نیتی کی وجہ سے دونوں پلاؤ ایسے عمدہ تھے جو چھوڑنے کو دل نہ چاہتا تھا۔ بباعث نہایت لذیذ......دو دور کا بیاں کھائیں اور بہت ہی......کی قدرت ہے کہ اتفاقاً چاول......عمدہ اور باریک ہاتھ آ گئے کہ قادیان میں پیدا نہیں ہو سکتے۔ اس لطف کے ساتھ یہ کام صرف (۲۴ للعہ) روپیہ تک انجام پذیر ہوگا مگر آپ سے میں اس قدر لینا نہیں چاہتا۔ ہم اس خوشی میں نصف کے شریک ہو جاتے ہیں لہذا آپ صرف (۱۲ ہے) روپیہ کسی وقت بھیج دیں۔ زیادہ خیریت ہے۔

والسلام

خاکسار

مرزا غلام احمد عفی عنہ

اتفاقاً دعوت عقیقہ کے روز جس قدر مرد مہمان تھے۔ گھر میں عورتیں مہمان بھی بہت جمع تھیں۔ یہ خوشی کی بات ہے کہ پلاؤ شیریں و نمکین نہایت عمدہ خوشگوار تیار رہا اور گوشت شوربہ و سالن بہت عمدہ تھا اور روغن جوش کی قسم میں سے تھا۔ والسلام

---

[۱] اس خط میں تین جگہ پر کچھ عبارت کٹی ہونے کی یہ وجہ ہے کہ اس اصل خط کا اتنا حصہ جدا ہو کر کہیں ضائع ہو گیا ہوا ہے۔ ان کٹی ہوئی سطروں سے پہلی اور چھٹی سطر کی کٹی ہوئی عبارت کے متعلق اندازہ سے بھی کچھ نہیں لکھا جا سکتا ہے۔ دوسری سطر کے کٹے ہوئے حصہ کا مفہوم جیسا کہ مولوی عبداللہ صاحب نے بتایا۔ یہ تھا کہ ”دراز کرے اس کا نام برکت اللہ“ تیسری جگہ کے اس حصہ کا مفہوم مولوی صاحب نے یہ بتایا کہ ”اس کا عقیقہ کیا“ اور چوتھی کا ”ہونے کے بجائے ایک ایک رکابی کے (بعض) نے“ اور پانچویں کا ”خوش ہوئے خدا تعالیٰ“۔

(نوٹ) خط پر تاریخ درج نہیں تھی مگر اس میں شک نہیں کہ یہ خط تخمیناً ۵؍جون ۹۸ء کے بعد دوتین دن کے اندر کا لکھا ہوا ہے کیونکہ ۵؍جون کا حضرت مولوی صاحب (خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ) کا مولوی عبداللہ صاحب کے نام جو خط ہے اس میں لکھا ہے کہ حضور نے اس عقیقہ کے لئے دو بکرے تلاش کرنے کا حکم دیا اور نام برکت اللہ رکھا ہے۔

مکتوب نمبر ٦٦

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

مجی اخویم میاں عبداللہ صاحب سلّمہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کے گھر کے لوگوں کے لئے دعا کی گئی۔ آپ پھر لکھیں کہ اب کیسی حالت ہے۔ باقی خیریت ہے۔

والسلام

۲۴؍جولائی ۱۸۹۸ء
خاکسار
مرزا غلام احمد
از قادیان

مکتوب نمبر ٦٧

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ

مجی مخلصی اخویم میاں عبداللہ صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بوصول خط بدریافت صحت عزیزی رحمت اللہ اطمینان ہوئی۔ خدا تعالیٰ عمر دراز کرے۔ آمین اور تفصیل روپیہ (۲۵ للعہ) سے اطلاع ہوئی۔ خدا تعالیٰ آپ کو اور تمام شرکاءِ خدمت کو ثواب اور اجر بخشے۔ آمین ثم آمین۔ امید کہ کبھی کبھی ملاقات کے لئے بھی وقت نکالا کریں۔ والسلام

تمام احباب کو سلام علیکم خاکسار
۴؍دسمبر ۹۸ء غلام احمد عفی عنہ

مکتوب نمبر۶۸

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

مجبی عزیزی اخویم میاں عبداللہ صاحب سلّمہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا عنائت نامہ پہنچا۔ انشاء اللہ القدیر آج ہی عبدالوحید[۱] کے لئے دعا کروں گا۔ اللہ تعالیٰ اس کو کامیاب کرے۔ آمین۔ اور انشاء اللہ القدیر آپ کے اور آپ کی چھوٹی بیوی کے لئے بھی جنابِ الٰہی میں دعا کروں گا۔ وہ دوا جو دی گئی تھی کھانے کے بعد کھانا بہتر ہے اور کسی قدر بقدر ہضم دودھ استعمال کرنا چاہئے۔ باقی سب خیریت ہے۔

والسلام

۱۹؍مارچ ۱۸۹۹ء

خاکسار

مرزا غلام احمد

از قادیان

* * *

مکتوب نمبر۶۹

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ

مجبی عزیزی اخویم میاں عبداللہ صاحب سلّمہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا تحفہ مرسلہ نتھ طلائی بہ سبیل ڈاک مجھ کو پہنچ گیا۔ اس سے بڑھ کر علامت اخلاص اور دلی محبت کیا ہوگی کہ آپ نے اپنے گھر کے لوگوں کے زیور کو بھیج دیا اور نیز آپ کے گھر کے لوگوں کی محبت اور اخلاص قابلِ تعریف ہے کہ زیور جو عورتوں کو بالطبع عزیز ہوتا ہے۔ اس کے دینے سے دریغ نہیں کیا۔ معلوم ہوتا ہے کہ چونکہ آپ کو اس سلسلہ کی خدمت کے لئے دل میں جوش آرہا تھا اور بباعث کثرت مصارف اور قلّت آمدن روپیہ میسر نہ ہوسکا۔ اس صورت میں دل کی بیتابی نے یہی ہدایت

---

[۱] مولوی عبداللہ صاحب کے ماموں زاد بھائی تھے۔

دی کہ آپ اپنی عزیز زوجہ کا زیور اُتار کر بھیج دیں۔ سو خدا تعالیٰ آپ کو اس اخلاص کی بہت بہت جزائے خیر دے اور آپ کی زوجہ کو علاوہ ثواب آخرت کے دنیا میں بہت سے زیور طلائی عنایت کرے کہ ’’دہ ۱ دنیا ستّرؔ آخرت‘‘ تو ایک وعدہ ہے۔ آمین ثم آمین۔ ہم نے آپ کی مرضی کے موافق تعمیل کر دی ہے اور مدت دراز گزر گئی ہے کہ آپ نہیں آئے۔ بہتر ہے کہ موسم سرما میں کوئی ایسی تجویز نکالیں کہ ایک ماہ تک قادیان میں ٹھہر سکیں۔ دیکھیں آئندہ طاعون کی کیا صورت ہے۔ کب تک اس کے ٹھہرنے کے لئے حاکم حقیقی کا حکم ہے۔ باقی خیریت ہے۔ والسلام

۲۸؍ جولائی ۱۹۰۱ء خاکسار

مرزا غلام احمد

از قادیان

(نوٹ نمبر۱) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی باتوں کو پورا کرنے والے اللہ تعالیٰ نے حضور کی اس بات کو بھی کہ ’’دہ ۱ دنیا اور ستّرؔ آخرت تو ایک وعدہ ہے‘‘ اب بیس سال کے بعد لفظ بلفظ پورا کیا اور وہ اس طرح سے کہ اگست ۱۹۲۱ء میں مولوی عبداللہ صاحب کے فرزند اصغر اور مولوی صاحب موصوف کی اس چھوٹی بیوی کے اکلوتے بیٹے عزیز عبدالقدیر کی اہلیہ کے رخصتانہ کے موقع پر اس ایک نتھ طلائی قیمتی (۳۲ ـہ) روپیہ کی بجائے اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل وکرم سے اور اپنی خاص حکمت سے جس کو وہی جانتا تھا۔ عزیز کی اہلیہ کو دس طلائی زیور جن کی قیمت اس نتھ کی قیمت سے دہ ۱ چند سے بھی یک صد روپیہ اوپر ہے پہنائے جس کے متعلق پہلے وہم وگمان بھی نہ تھا۔ زیوروں کو شمار کرنے کے وقت حضور کی یہ بات یاد آئی۔ جسے اس وقت مولوی صاحب موصوف نے اپنے گھر کے لوگوں کے پاس بیان کیا جس سے سب کے ایمان بفضلہٖ تعالیٰ اور بھی بڑھے۔ وَالْحَمْدُلِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ۔

(نوٹ نمبر۲) مولوی عبداللہ صاحب فرماتے ہیں کہ عبدالقدیر میرا لڑکا (جو برکت اللہ کے بعد پیدا ہوا) اس کا عقیقہ میں نے خود قادیان آ کر حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کرایا۔ عقیقہ کے دن حضور کو سر درد کا دورہ تھا۔ شام کے وقت جب میں حضور کے پاس اندر گیا تو حضور نے فرمایا کہ ہم نے جو کھانا عقیقہ کے کھانے میں اپنے لئے منگوایا تھا۔ وہ

اسی طرح پڑا ہے (جس جگہ پر پڑا تھا اس کی طرف اشارہ بھی فرمایا) چونکہ ہمارے سر درد کا دورہ ہے۔ اس واسطے اس میں سے ہم نے ایک چاول تک نہیں کھایا۔ اس کے بعد جب میں نے غوث گڑھ سے حضور کی خدمت میں وہ زیور بھیجا۔ جس کا اس خط میں ذکر ہے تو میں نے ساتھ ہی یہ درخواست بھی بذریعہ عریضہ حضور کی خدمت میں کی کہ کل چونکہ عقیقہ کے روز حضور نے کھانا نہیں کھایا تھا۔ اس لئے گزارش ہے کہ مہربانی فرما کر اس زیور کی قیمت میں سے فلاں قدر رقم (غالباً دو روپیہ لکھے تھے یا اس سے کم وبیش) کا عمدہ کھانا میری طرف سے تیار کروا کر حضور تناول فرماویں۔ اس بات کی طرف حضور نے اپنے اس فقرہ میں اشارہ فرمایا ہے کہ ”آپ کی مرضی کے موافق تعمیل کر دی ہے“۔

* * *

مکتوب نمبر ۷۰

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ

مجبی اخویم میاں عبداللہ صاحب سلّمہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا چندہ مرسلہ مبلغ عہ۳۰/۷ (تیس روپے سات آنے) پہنچ گیا ہے۔ میں نے ابھی آپ کے لئے دُعا کی ہے۔ سخت امتحان کے دن ہیں۔ آپ بھی توجہ سے توبہ استغفار کرتے رہیں۔ بہت دُعا کرتے رہیں۔ ہماری جماعت کے لئے ایک خاص رعایت ہوئی مگر معلوم رہے کہ کسی حد تک بعض کا بطور شہادت فوت ہونا ممکن مگر تشویش کامل۔ تباہی خانگی سے محفوظ رہے گی۔ کم ابتلا ہوگا۔ توبہ کے لئے ہر ایک پر زور دیں اب وقت ہے آئندہ جاڑا خطرناک ہے۔

والسلام

تاریخ مہر روانگی از ڈاک خانہ قادیان

خاکسار

۳۰ر اپریل ۱۹۰۲ء

غلام احمد

* * *

مکتوب نمبر ۷۱ ۞

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ

مجبی عزیزی میاں عبداللہ صاحب سلّمہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عنائت نامہ آپ کا پہنچا۔ افسوس کہ آپ کے پہلے خط کا مضمون مجھے یاد نہیں رہا اور تعجب کہ آپ کو جواب نہ پہنچا۔ نہ معلوم کیا سبب ہوا یا شاید خط گم ہو گیا ہو۔ میاں عبدالعزیز اور ابراہیم کے لئے انشاء اللہ دُعا کروں گا اور ٹیکہ اگر چہ بیہودہ سا علاج ہے اور کہتے ہیں کہ خطرہ سے خالی نہیں اور بعض اس سے مجذوم اور دیوانہ بھی ہو گئے ہیں۔ بعض طاعون کو خود بلا کر جان عزیز کھوتے ہیں مگر آپ ملازم ہیں۔ آپ کو شاید توکّلاً علی اللہ لگانا ہی پڑے گا۔ میں نے ٹیکہ کے باب میں ایک رسالہ لکھا ہے جس کا نام ہے ''کشتی نوح'' وہ چھپ رہا ہے۔ اگر آپ دو ہفتہ کے بعد اطلاع دیں تو آپ کو پہنچ سکتا ہے۔ والسلام

۱۸؍ستمبر ۱۹۰۲ء خاکسار

مرزا غلام احمد عفی عنہ

مکتوب نمبر ۷۲ ۞

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

مجبی اخویم میاں عبداللہ صاحب سلّمہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا کارڈ پہنچا۔ چونکہ عمر کا اعتبار نہیں۔ آپ کو مناسب ہے کہ دو تین ماہ کی رخصت لے کر قادیان میں آجائیں۔ آپ کو عمر کے اوائل حصہ میں اگر چہ قادیان رہنے کا اتفاق ہوا مگر اب نہیں ہوا۔ اب ہونا ضروری ہے۔ اس بات میں ضرور غور کرنا چاہئے۔ والسلام

اخویم سیّد محمد شاہ صاحب کو سلام علیکم خاکسار

۲۷؍اپریل ۱۹۰۳ء مرزا غلام احمد عفی عنہ از قادیان

مکتوب نمبر۷۳

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ

عزیزی مشفقی مجی میاں عبداللہ صاحب سلّمہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کئی دن سے آپ کا خط پہنچا ہوا ہے۔ مگر مجھے دو ماہ سے اس قدر کھانسی ہے کہ میں جواب لکھنے سے مجبور رہا۔ اس وقت بھی میری حالت تحریر کے قابل نہیں تھی۔ اپنے تئیں ضبط کر کے لکھا ہے۔ افسوس کہ میں علالت طبع سے زیادہ لکھ نہیں سکتا۔ بعد صحت انشاء اللہ آپ کے لئے دُعا کروں گا۔ صرف رسید کے طور پر یہ خط بھیجتا ہوں۔

والسلام

۴؍جنوری ۱۹۰۴ء

خاکسار

مرزا غلام احمد عفی عنہ

مکتوب نمبر۷۴

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

مجی عزیزی اخویم میاں عبداللہ صاحب سلّمہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا عنایت نامہ پہنچ کر بدریافت خیروعافیت نہایت خوشی ہوئی۔ امید کہ جلد جلد اپنے حالات خیریت آیات سے مطلع کرتے رہیں گے اور جو کچھ آپ نے ارادہ کیا ہے کہ یک صد روپیہ سالانہ معہ چندہ احباب غوث گڑھ روانہ کرتے رہیں۔ خدا تعالیٰ اس کا آپ کو ثواب بخشے۔ باقی ہر طرح سے یہاں خیریت ہے۔ ایک اشتہار ساتھ اس کے ارسال ہے۔

والسلام

۲۸؍فروری ۱۹۰۵ء

خاکسار

مرزا غلام احمد عفی عنہ

اخویم مولوی محمد علی صاحب کو اطلاع دے دی گئی ہے۔ کبھی آپ کو ملاقات کے لئے بھی آنا چاہئے۔

مکتوب نمبر ۷۵

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

محبی اخویم میاں عبداللہ صاحب سلّمہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کی رخصت منظور ہونے سے بہت خوشی ہوئی اور دُعا ہے کہ عزیز رحمت اللہ کو بھی خدا تعالیٰ اس عہدہ پر مستقل فرماوے۔ آمین۔ اور یہ آپ کے اختیار میں ہے، جس بات میں آرام دیکھیں وہی طریق اختیار کریں۔ چاہیں تو عیال کو ہمراہ لے آویں۔ چاہے مجرّد آ جائیں۔ چند روز سے ہمارے گھر میں بعض مہمان معہ عیال اُترے ہوئے ہیں اور ان کا ارادہ معلوم ہوتا ہے کہ عید تک اسی جگہ رہیں۔ لہٰذا عید تک کل مکان رکا ہوا ہے لیکن اگر آپ معہ عیال آویں۔ تو انشاء اللہ کوئی اور بندوبست ہو جاوے گا۔ مسمّی علیا کی بیعت منظور کی گئی ہے۔ خد تعالیٰ اس کو استقامت بخشے۔ والسلام

۲۶؍ اکتوبر ۱۹۰۷ء مرزا غلام احمد عفی عنہ

* * *

مکتوب نمبر ۷۶

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ

از عائذ باللہ الصمد غلام احمد بخدمت اخویم میاں عبداللہ صاحب سنوری

بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مدت مدید کے بعد آپ کا عنایت نامہ پہنچا۔ تمام خط اوّل سے آخر تک غور سے پڑھا گیا۔ میں بخوبی اس بات پر مطمئن ہوں کہ خدا تعالیٰ نے آپ کے دل میں خلوص اور محبت کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے اور آپ کو فطرتی مناسبت ہے اور ایسی محبت ہے کہ زمانے کے رنگ بدلانے سے دور نہیں ہو سکتی۔ سو میں آپ پر بہت خوش ہوں۔ ظاہری ملاقات میں اگر کچھ بُعد واقع ہو گئی ہے تو یہ صوری بُعد آپ

کے باطنی قرب کا کچھ حارج نہیں۔ انشاء اللہ ملاقات بھی کسی وقت ہو جائے گی اور آج جس قدر بعض لوگوں میں بدخیالات وظنونِ فاسدہ پیدا ہو گئے ہیں۔ میں ان سے کچھ آزردہ نہیں اور نہ ایسے لوگ میری کارروائیوں کو کچھ نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ بات یہ ہے کہ دنیا میں ہمیشہ سے اکثر لوگ سریع التّغیّر اور کچے خیال کے ہوتے رہے ہیں۔ ایسا ہی اس زمانہ میں بھی ہیں۔ مگر ایسے لوگ نہ اپنے بشمول سے کچھ برکت زیادہ کرتے ہیں اور نہ اپنے مخالفانہ قیل وقال سے کچھ بگاڑ سکتے ہیں۔ انسان کے لئے اس کا حقیقی محاسب خدا تعالیٰ ہے۔ اگر وہ کسی بندہ پر ناراض ہو تو تمام دنیا مل کر اس بندہ کو اپنی مرادات میں کامیاب نہیں کر سکتی اور اگر راضی ہو تو اُس کو کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ جو شخص حقیقت میں سچا اور زیر سایہ حمایتِ الٰہی ہو اس کو کسی کی دوستی ودشمنی کی پروا بھی نہیں ہوتی۔ ہر یک شخص اپنا جوہر ظاہر کرتا ہے۔ نیک آدمی اپنی نیک باتوں اور وفاداری اور صدق اور صفا سے اپنی نکوکاری کا ثبوت دیتا ہے اور بد آدمی اپنی بدخیالی اور بدافعالی اور بدگمانی سے اپنے مادۂ بد کو ظاہر کرتا ہے۔ اللہ جلّ شانہٗ نے فرمایا ہے۔ كُلٌّ يَّعْمَلُ عَلٰى شَاكِلَتِهٖ[1] یعنی ہر یک شخص اپنے مادہ اور اپنی فطرت کے مطابق عمل کر رہا ہے اور اس جگہ اور سب طرح سے خیریت ہے۔ والسلام

سب کی طرف سے السلام علیکم
خاکسار
غلام احمد
ازقادیان
۶؍ مارچ ۱۹۰۸ء

* * *

---

[1] بنی اسرآئیل: ۸۵

مکتوب نمبر ۷۷

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا ایک نہایت دردناک خط پہنچا۔ درحقیقت اس قدر غم اور صدمہ جو چاروں طرف سے آپ کے دل کو گھیر رہا ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کا بڑا امتحان ہے۔ خدا کرے جو آپ اس امتحان میں صادق نکلیں۔ میں نے اس خط کے لکھنے سے پہلے جنابِ الٰہی میں بہت دعا کی ہے۔ اگر تقدیر مبرم نہ ہو تو قبول[1] ہونے کی امید ہے۔ مجھے اب تک آپ نے پتہ نہیں دیا کہ مرض کی کیا حالت ہے۔ کیا دست تو نہیں آتے؟ بدن تو بہت لاغر نہیں؟ کس درجے پر بخار معلوم ہوتا ہے؟ اور بخار کو کتنے دن ہو گئے ہیں؟ اور میں ایک نسخہ اس خط کے ہمراہ بھیجتا ہوں۔ وہ میرے بہت سی جگہ تجربہ میں آچکا ہے۔ برگ بید اور گل نیلوفر کے عرق کے ساتھ اس کو کھانا چاہئے۔ بلاتوقف کھانا شروع کر دیں اور دل برداشتہ نہ ہوں۔ خدا سب چیز پر قادر ہے۔ دو تین ماہ کی مدت ہوئی کہ میرا لڑکا مبارک احمد جو اس کی والدہ کو بہت ہی پیارا تھا۔ تپ سے فوت ہوا ہے۔ اس کے انتقال کے قریب وقت میں۔ میں نے ان کو کہہ دیا کہ دیکھو اب یہ لڑکا مرنے والا ہے اور ہمارا تو یہ مذہب ہے کہ جو مارنے والا ہے وہ مرنے والے سے ہمیں زیادہ پیارا ہے اور یہی طریق ایمان کامل کا ہے کہ صرف یہ کہو کہ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ ۔ خدا کی امانت تھی۔ خدا نے لے لی۔ سو انہوں نے لڑکے کی موت کے وقت ایسا ہی کہا۔ یہ تو ظاہر ہے کہ اگر کوئی مر جائے تو یہ غیر معمولی بات نہیں۔ ہم بھی تو ہمیشہ کے لئے اس دنیا میں نہیں رہیں گے۔ خدا کے نزدیک انہیں کو مراتب ملتے ہیں جو اس چند روزہ زندگی میں تلخی دیکھتے ہیں اور خدا تعالیٰ اگر خوش ہوتا ہے تو بدل عطا کرتا ہے۔ ہرگز ہرگز طریق عوام نہیں اختیار کرنا چاہئے۔ خدا جس سے پیار کرتا ہے اس کو کوئی مصیبت بھی بھیجتا ہے۔ سو نہایت استقلال سے خدا تعالیٰ پر توکل کرو اور اس سے نوامیدمت ہو اور مجھے اطلاع دیتے رہیں۔ والسلام راقم

مرزا غلام احمد بقلم خود

---

[1] مولوی صاحب نے فرمایا کہ حضور کی دعا کو اللہ تعالیٰ نے قبول فرما کر رحمت اللہ کو اپنے فضل سے صحت و عافیت بخشی۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ۔

(نسخہ مرض دِق وسِل ودیگر تپہا)

ھو الشّافی

طباشیر	صمغ کتیرا	نشاستہ	گل سرخ منزوع	ربُّ السوس
۲ درم	۲ درم	۲ درم	۶ درم	۶ درم

مغز تخم خیارین	کدو	تخم خرفہ	کافور	زعفران
۴ درم	۴ درم	۴ درم	یک درم	نیم درم

کوفتہ بیختہ بہ لعاب ایسبغول اقراص بندند۔ خوراک دونیم درم۔ یہ سب دوائیں۔ قرص بنا کر اور ان میں کافور داخل کر کے یا بطور سفوف رکھ کر دو وقت تین تین ماشہ دے دیں اور پھر پانچ ماشہ کر دیں۔ اگر عرق تیار نہ ہو تو بلا توقف یہی نسخہ دیں۔ پھر جلدی سے عرق تیار کر لیں۔

(اس خط پر تاریخ درج نہیں تھی سیاق وسباق دیکھ کر اس کو اس جگہ پر درج کیا گیا)

* * *

مکتوب نمبر ۷۸

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے لاہور میں آپ کا خط ملا۔ میں بباعث علالت طبع والدہ محمود احمد کے اور نیز بباعث خود اپنی بیماری کے تبدیل آب وہوا کے لئے لاہور میں آ گیا ہوں۔ کمزوری دماغ کے لئے میری دانست میں یخنی جیسی اور کوئی عمدہ چیز نہیں ہے وہ استعمال کرنا چاہئے۔ انشاء اللہ دُعا کروں گا۔ باقی خیریت ہے۔

۲؍مئی ۱۹۰۸ء والسلام

مرزا غلام احمد

از (لاہور)

مکتوب نمبر ۷۹

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

لاہور میں قادیان سے ہو کر دونوں خط آپ کے مجھ کو ملے۔ خدا تعالیٰ آپ کو اس دلآزار تشویش سے نجات بخشے اور آپ کے لختِ جگر کو کامل شفا عطا فرماوے۔ آمین ثم آمین۔ انشاء اللہ دُعا کرتا رہوں گا۔ حالات سے مجھ کو اطلاع دیتے رہیں۔ میں بیمار تھا اور میرے گھر کے لوگ مجھ سے زیادہ بیمار تھے۔ اس لئے تبدیل ہوا کے لئے لاہور میں آ گئے۔ خدا تعالیٰ آپ کو غم سے رہائی بخشے۔

۳ مئی ۱۹۰۸ء والسلام۔ خاکسار

مرزا غلام احمد عفی عنہ

مکتوب نمبر ۸۰*

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

مجبی عزیزی میاں عبد اللہ صاحب سلّمہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا محبت نامہ پہنچا۔ رحمت اللہ کی صحت سے بہت خوشی ہوئی اَلۡحَمۡدُلِلّٰہِ۔ مگر مناسب ہے کہ جب تک پوری قوت نہ ہو دوا کھاتے رہیں۔ ابھی قرص کافور کو نہیں چھوڑنا چاہیئے اور بہتر ہے کہ اکثر اوقات باہر ہوا میں رہیں۔ اگر ایسی جگہ میسر آوے کہ باغ ہو اور درختوں کا سایہ ہو اور کھلی ہوا تو یہ بہت ہی بہتر ہے اور ایک بڑی دوا ہے اور تاریک جگہ اور بند ہوا کی جگہ میں ہرگز نہیں رہنا چاہئے۔ باغ کے سایہ کی ہوا حکم اکسیر رکھتی ہے مگر شام کے وقت باغ میں نہ رہیں اور گائے کا دودھ بہت پیویں جس قدر ہو سکے تھوڑا جوش دے لیا کریں۔ خداوند تعالیٰ کامل صحت عطا فرماوے۔ باقی سب خیریت ہے۔ مجھ کو اطلاع دیتے رہیں۔ والسلام۔ خاکسار

(میں نے تمام خط پڑھ لیا ہے) مرزا غلام احمد

مکتوب نمبر ۸۱ ۞

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے لاہور میں آپ کا خط ملا۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ آپ کے فرزند لختِ جگر کو مرض سے صحت ہے۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ ثُمَّ اَلۡحَمۡدُلِلّٰہِ۔ میرے گھر کے لوگ بیمار تھے۔ تبدیل آب ہوا کے لئے لایا ہوں۔ شاید ایک ماہ تک ہم یہاں رہیں۔ باقی سب خیریت ہے۔

۵؍مئی ۱۹۰۸ء خاکسار

مرزا غلام احمد

۞ ۞ ۞

مکتوب نمبر ۸۲

مشفقی میاں عبداللہ صاحب

السلام علیکم

انشاء اللہ کل آپ کو سمجھا دوں گا اور کل کسی وقت آپ بیعت کر لیں۔

(نوٹ) اس پرچہ پر کوئی تاریخ درج نہیں۔ ہاں تخمیناً ۹۳ء کا لکھا ہوا ہے کیونکہ یہ بیعت جس کا اس میں ذکر ہے۔ ۸۹ء والی بیعت سے تین چار سال بعد میں ہوئی تھی۔

اس خط کی تاریخ ٹھیک طور پر معلوم نہیں ہوسکتی اور نہ کہ ترتیب میں اسے کس خط کے بعد اور کس سے قبل رکھنا چاہئے۔ اس لئے اسے اس جگہ پر درج نقل کیا گیا۔

الفاظ بیعت اُولیٰ

(جو حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ۲۰؍رجب ۱۳۰۶ھ کو بمقام لدھیانہ لی تھی ۱۸۸۹ء میں)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ

آج میں **احمد** کے ہاتھ پر اپنے ان تمام گناہوں اور خراب عادتوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں مبتلا تھا۔ اور سچے دل اور پکے ارادہ سے عہد کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے اپنی عمر کے آخری دن تک تمام گناہوں سے بچتا رہوں گا اور دین کو دنیا کے آراموں اور نفس کی لذّات پر مقدم رکھوں گا اور ۱۲؍جنوری کی دس۱۰ شرطوں پر حتّی الوسع کاربند رہوں گا اور اب بھی اپنے گزشتہ گناہوں کی خدا تعالیٰ سے معافی چاہتا ہوں۔ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ رَبِّیۡ، اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ رَبِّیۡ، اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ رَبِّیۡ مِنۡ کُلِّ ذَنۡبٍ وَّ اَتُوۡبُ اِلَیۡہِ۔ اَشۡھَدُ اَنۡ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحۡدَہٗ لَا شَرِیۡکَ لَہٗ وَ اَشۡھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُہٗ وَرَسُوۡلُہٗ۔ رَبِّ اِنِّیۡ ظَلَمۡتُ نَفۡسِیۡ وَاعۡتَرَفۡتُ بِذَنۡبِیۡ فَاغۡفِرۡلِیۡ ذَنۡبِیۡ فَاِنَّہٗ لَا یَغۡفِرُ الذُّنُوۡبَ اِلَّا اَنۡتَ۔ ۲۰؍رجب ۱۳۰۶ھ

* * *

مکتوب نمبر ۸۳

(ہر دو اہلیہ مولوی محمد عبداللہ صاحب)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ

میں محض تمہاری دنیا اور آخرت کی بھلائی کے لئے تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ تم نماز کی پابند رہو اور اپنے خاوند میاں عبداللہ کی تابعداری رکھو کیونکہ عورتوں کے لئے خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ اگر وہ اپنے خاوندوں کی اطاعت کریں گی تو خدا ان کو ہر ایک بلا سے بچائے گا اور ان کی اولاد عمر والی ہوگی اور نیک بخت ہوگی۔

والسلام

مرزا غلام احمد

* * *

عکس مکتوبات

بنام

حضرت مولوی عبداللہ صاحب سنوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

عکس مکتوب نمبر ۱

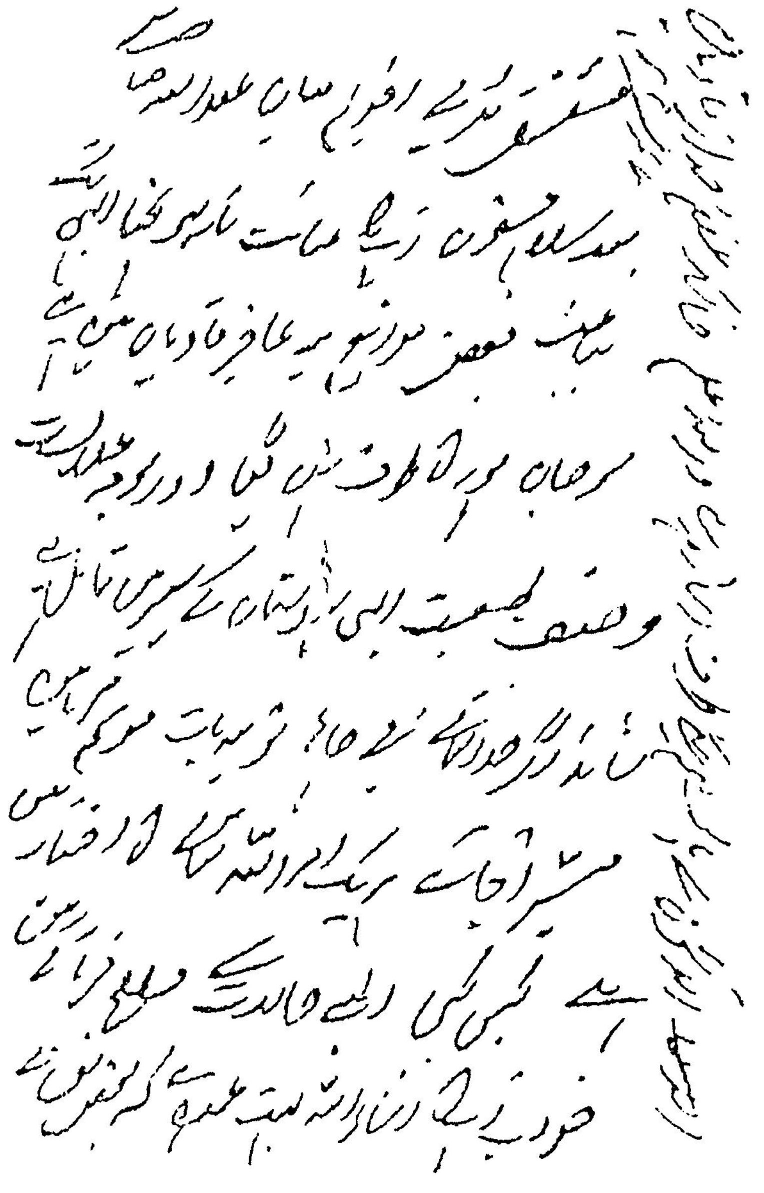

عکس مکتوب نمبر۲

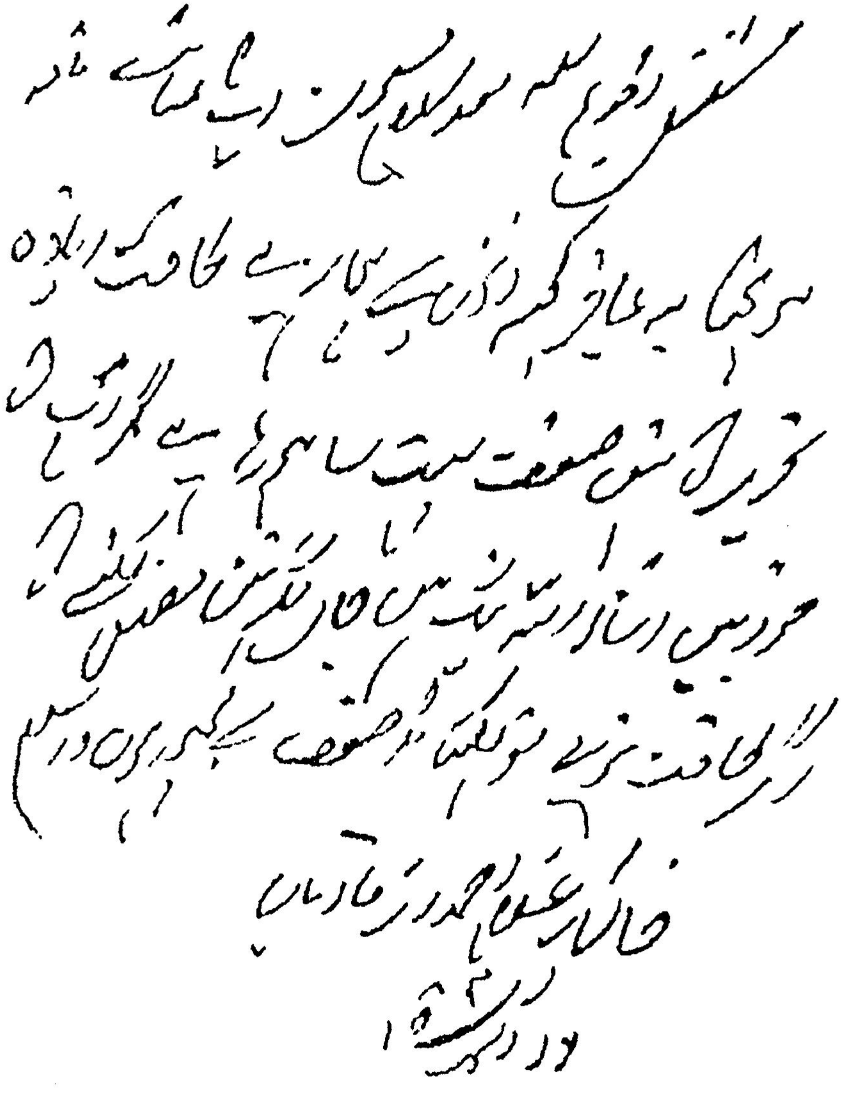

عکس مکتوب نمبر ۳

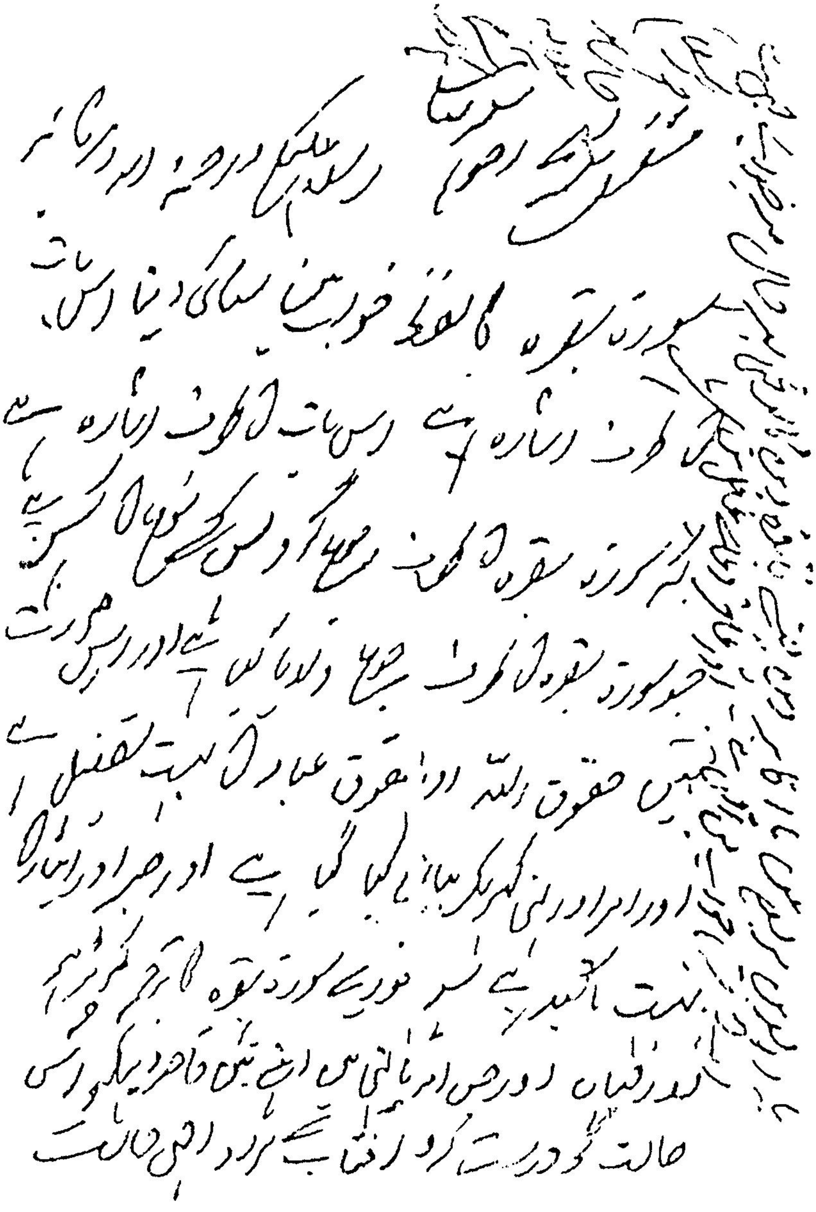

[illegible]

مشکل مسئلہ ہے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر شعبہ اور دریا ہے

سورۃ بقرہ کا خلاصہ خوب ہے ساری دنیا اس بات

کی طرف اشارہ ہے اس بات کی طرف اشارہ ہے

کہ سورۃ بقرہ کی طرف صحیح آدمی کی توجہ کا نسخہ ہے

جو سورۃ بقرہ کی طرف صحیح دلایا گیا ہے اور اس میں صرف بات

یعنی حقوق اللہ اور حقوق عباد کی نسبت تفصیل سے

اور [illegible] ہر ایک بیان کیا گیا ہے اور صرف اور ارشاد

بات اگر سمجھ لے پس غور سے سورۃ بقرہ کا ترجمہ پڑھو

اور قرآن اور [illegible] امر [illegible] میں اپنے تئیں داخل [illegible] اس

حالت کو درست کرو قرآن کے [illegible] اپنی حالت

عکس مکتوب نمبر۴

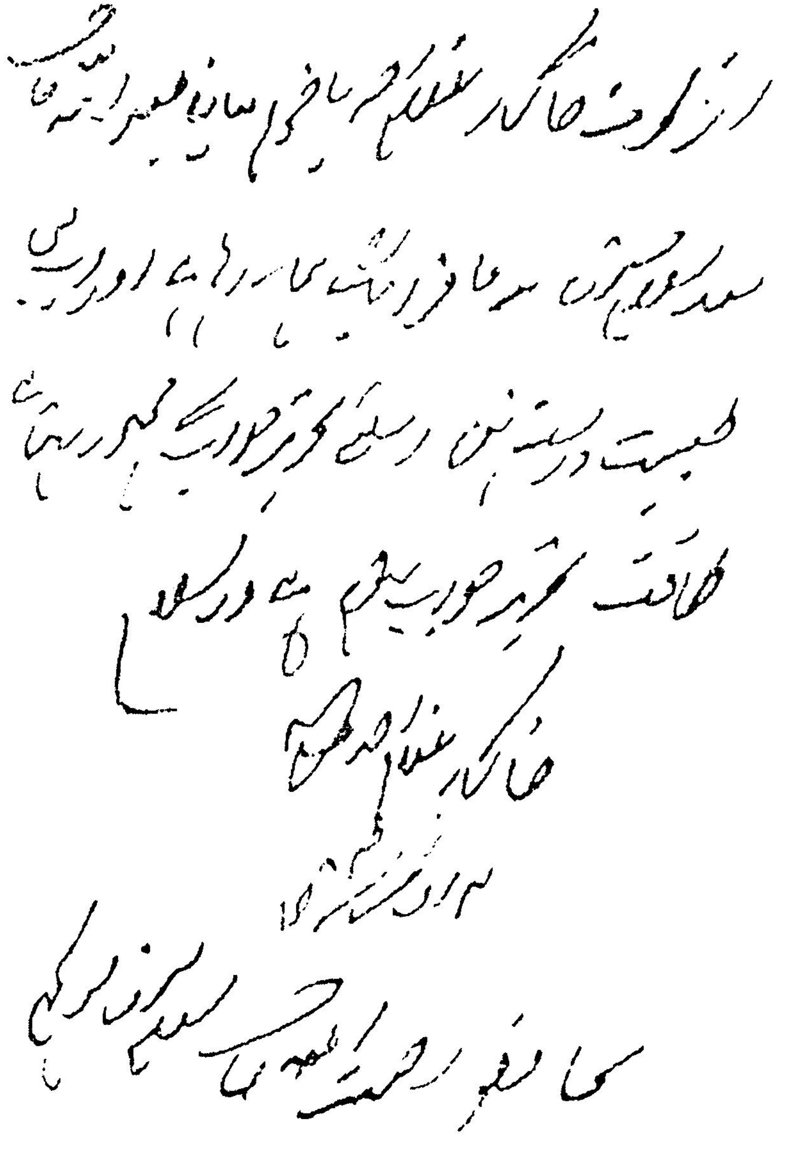

از طرف خاکسار غلام احمد [illegible]

[illegible]

طبیعت درست نہیں [illegible]

ملاقات [illegible] والسلام

خاکسار غلام احمد عفی عنہ

[illegible]

[illegible]

عکس مکتوب نمبر۵

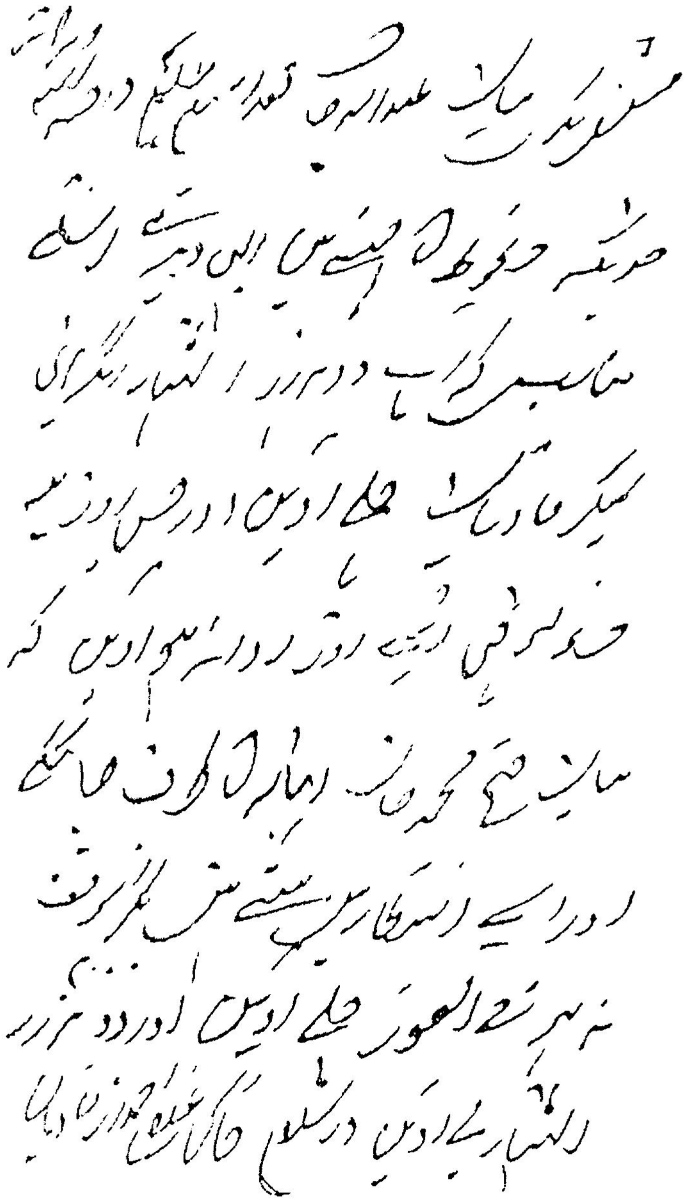

مشفق مکرم بندہ مبارک [illegible] صاحب تسلیمات السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ
[illegible] حضور [illegible] رسالہ
مناسب ہے کہ آپ دو ہزار اشتہار انگریزی
[illegible] چھپوا دیں اور [illegible]
[illegible] روز روز روانہ ہوا کریں کہ
مانع ہے محمد [illegible] ہمارا [illegible]
[illegible]
شہر شہر [illegible] چھپوا دیں اور دو ہزار
اشتہار [illegible]

عکس مکتوب نمبر۶

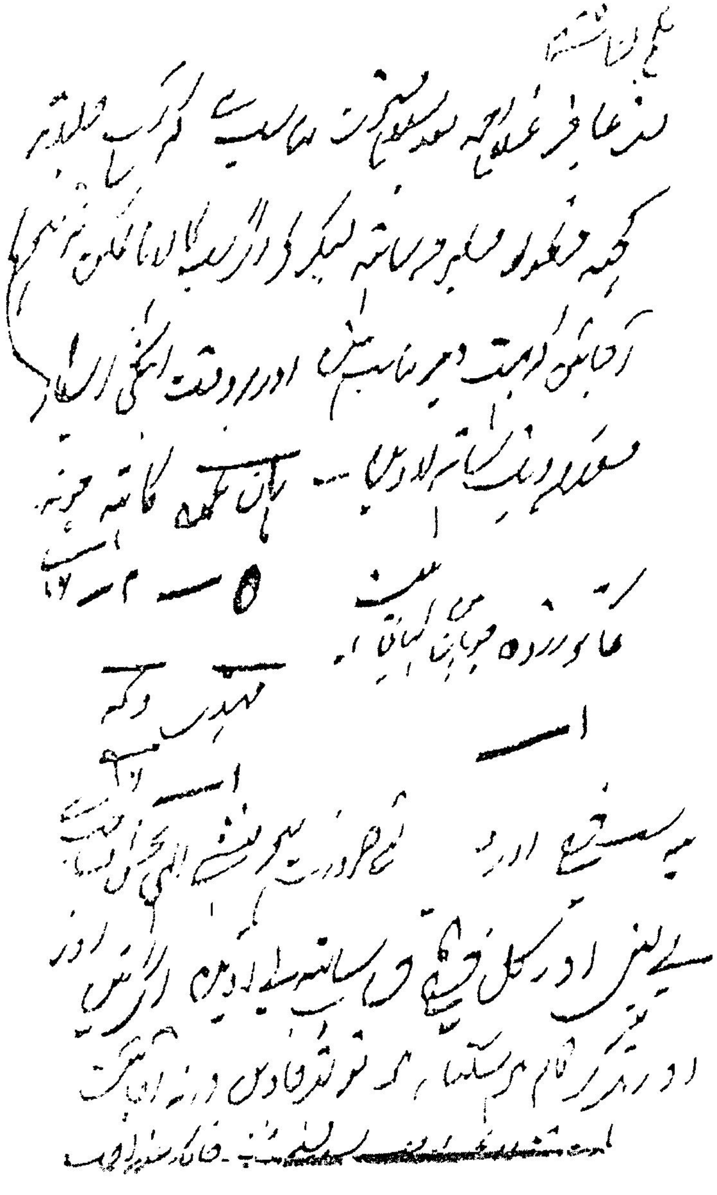

عکس مکتوب نمبر ۸

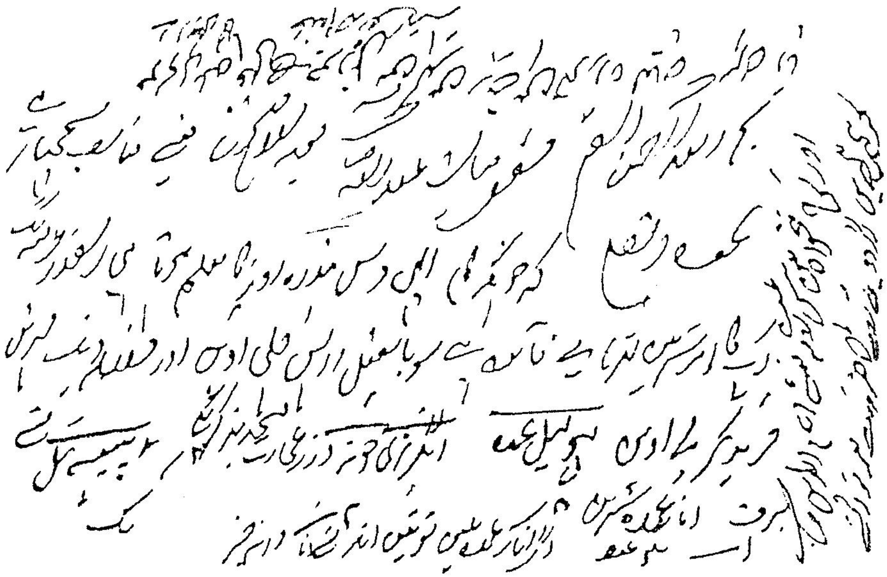

عکس مکتوب نمبر ۹

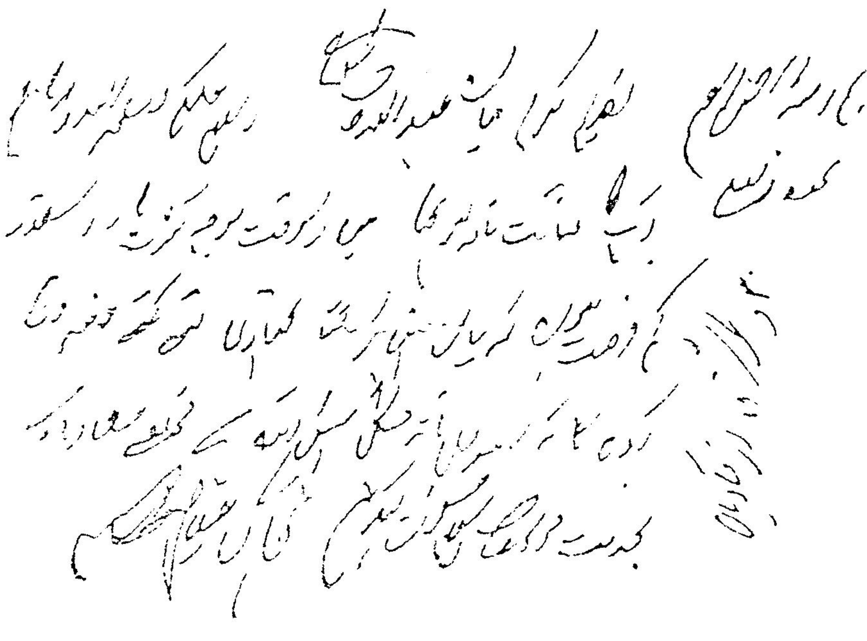

عکس مکتوب نمبر ۱۰

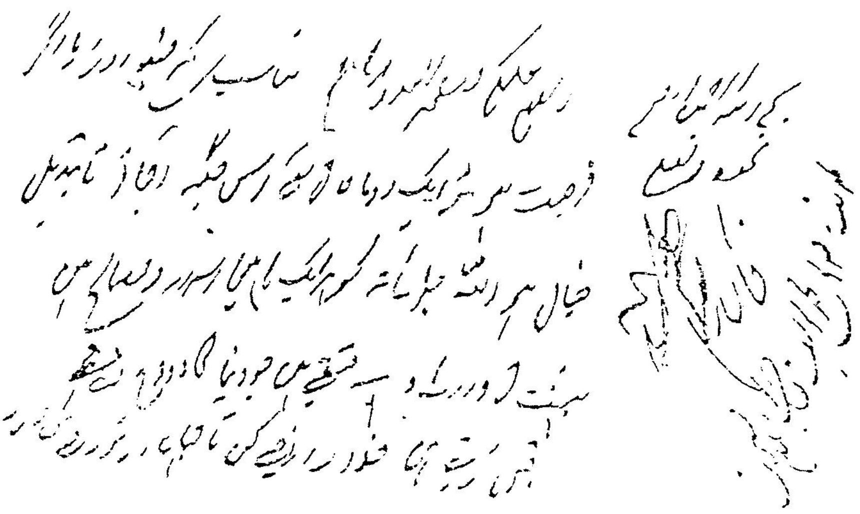

عکس مکتوب نمبر۱۱

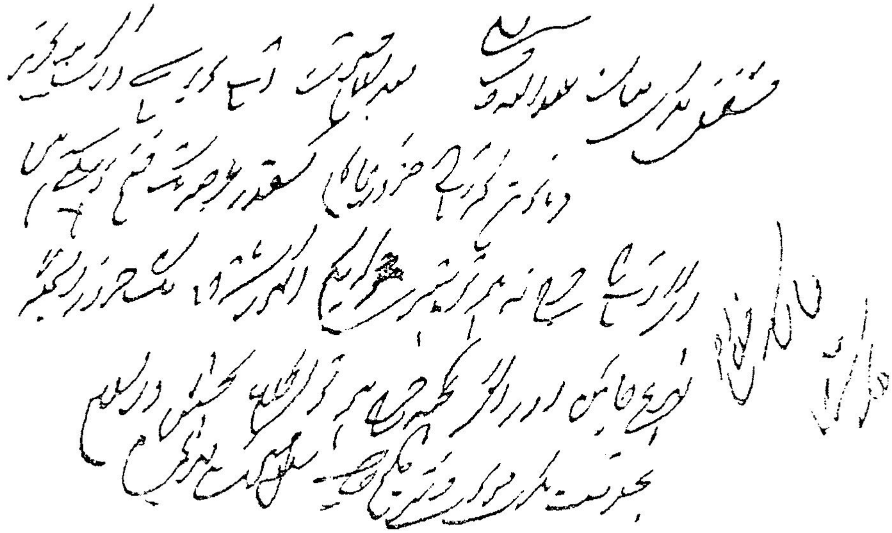

عکس مکتوب نمبر ۱۲

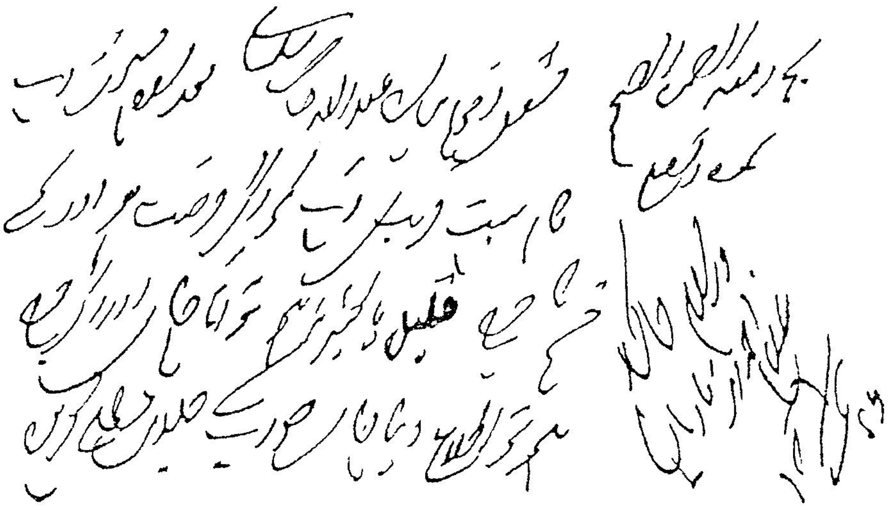

بسم الله الرحمن الرحیم

نحمده و نصلی

عکس مکتوب نمبر ۱۳

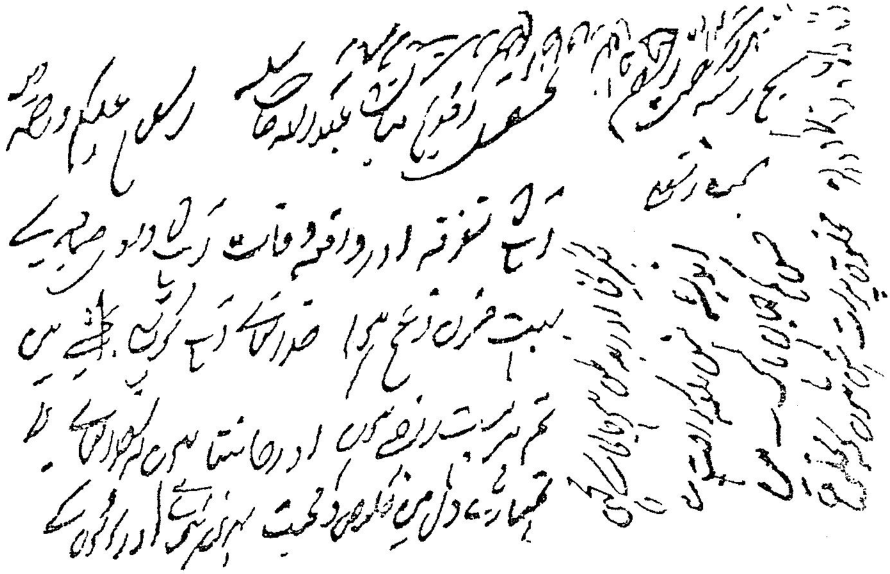

عکس مکتوب نمبر۱۴

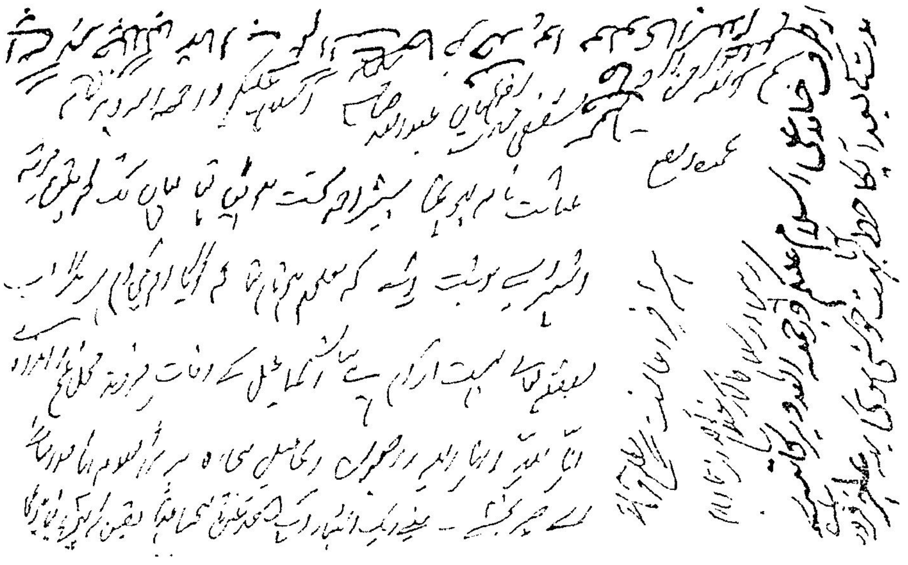

عکس مکتوب نمبر ۱۵

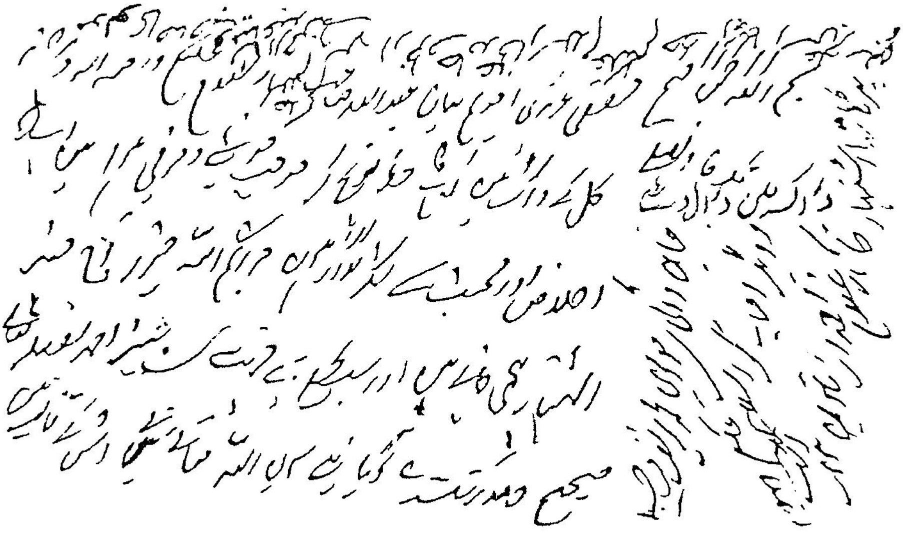

عکس مکتوب نمبر ۱۶

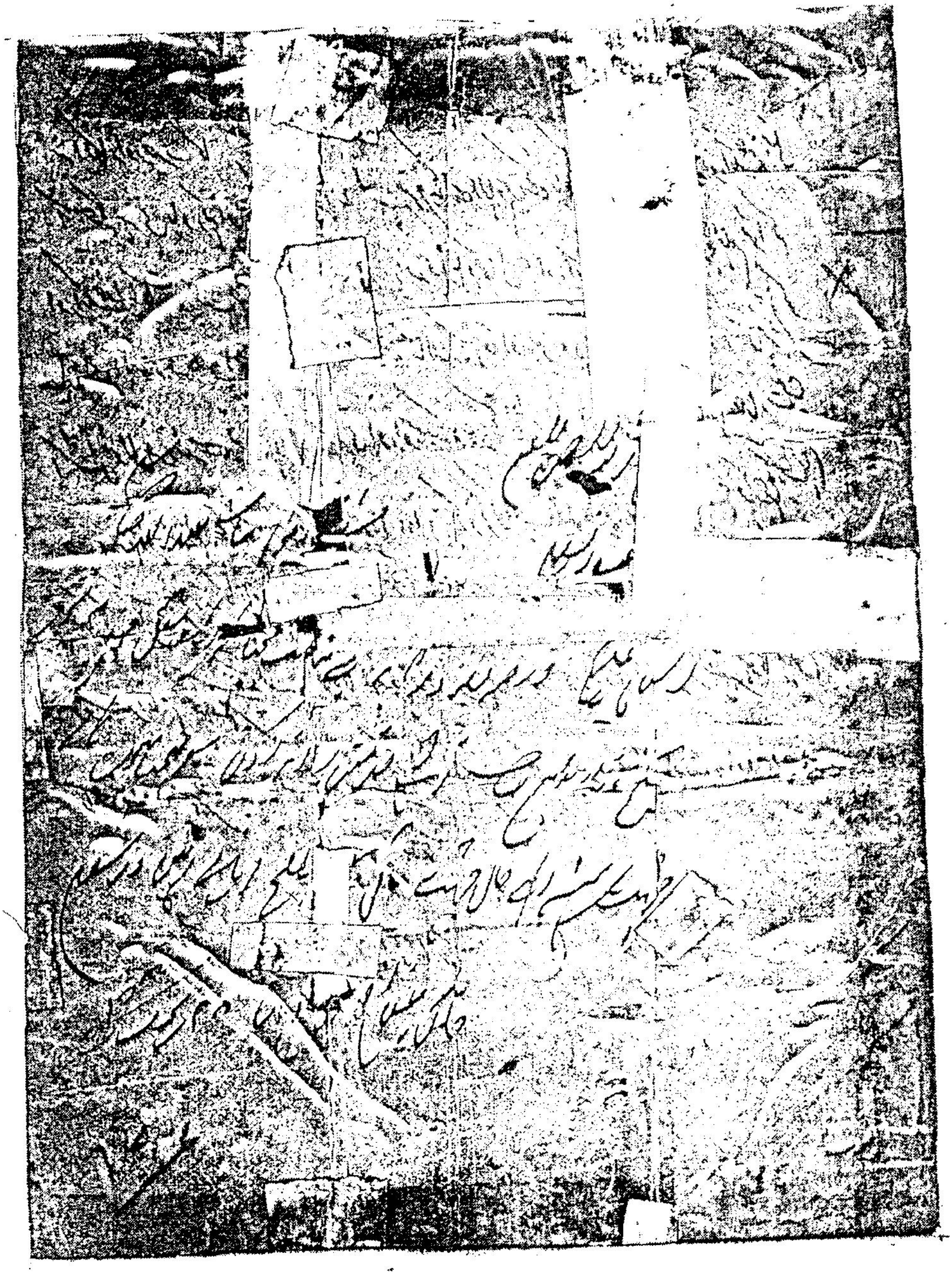

عکس مکتوب نمبر ۱۷

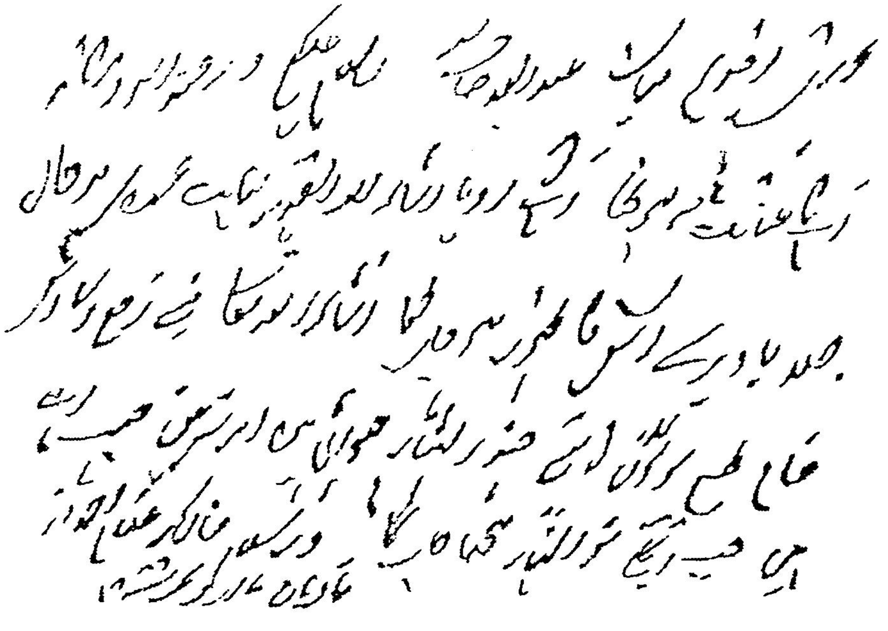

عکس مکتوب نمبر۱۸

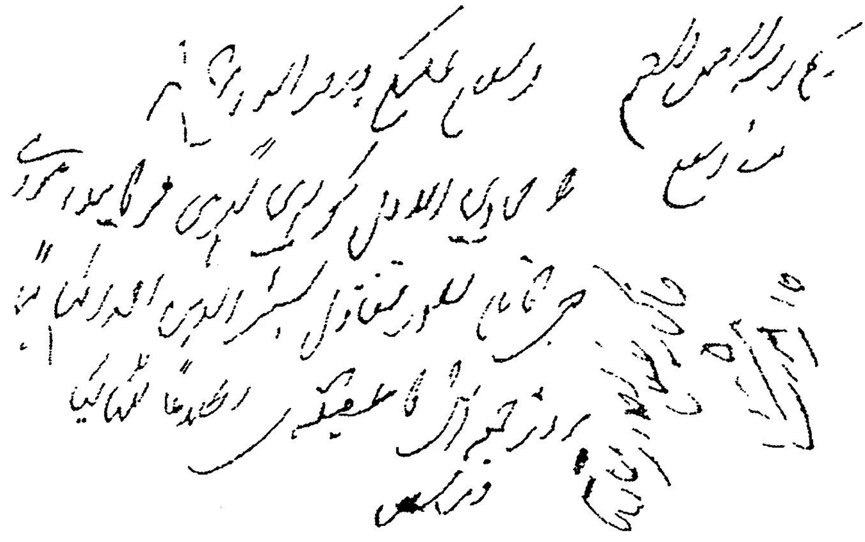

بسم اللہ الرحمن الرحیم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عکس مکتوب نمبر۱۹

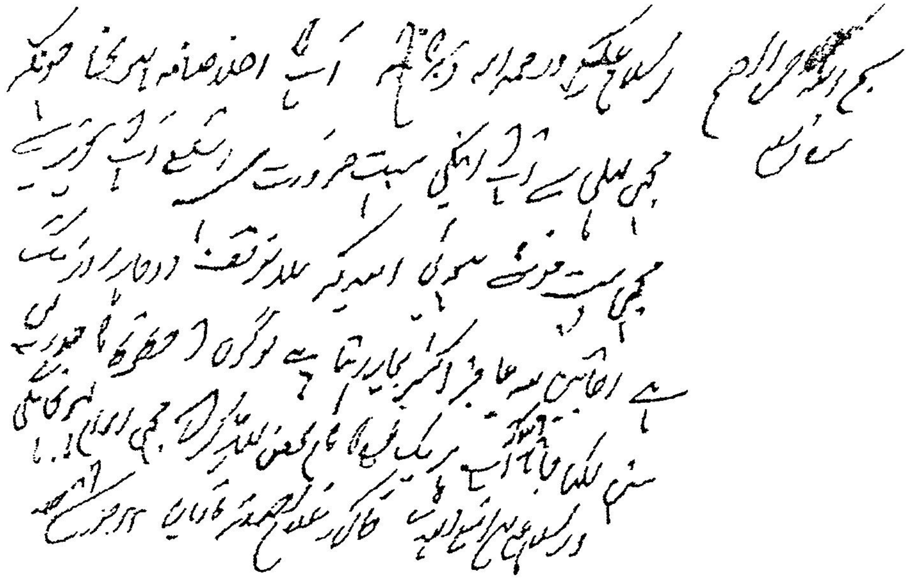

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کا اخلاص نامہ پہنچا چونکہ مجھ کو پہلے سے آپ کی اسکی نسبت ضرورت ہے اس لئے آپ کو تحریر ہے مجھ کو بہت عرصہ سے معلوم ہے [illegible] جلد تر تشریف [illegible] دو چار روز تک [illegible] ہے اتفاقاً یہ عاجز اکثر بیمار رہتا ہے [illegible] [illegible] لکھا جاتا ہے آپ ضرور [illegible] [illegible] [illegible] مجھ [illegible] [illegible]

والسلام علی من اتبع الہدیٰ خاکسار غلام احمد عفی عنہ قادیان ۲۲ جنوری [illegible]

عکس مکتوب نمبر ۲۰

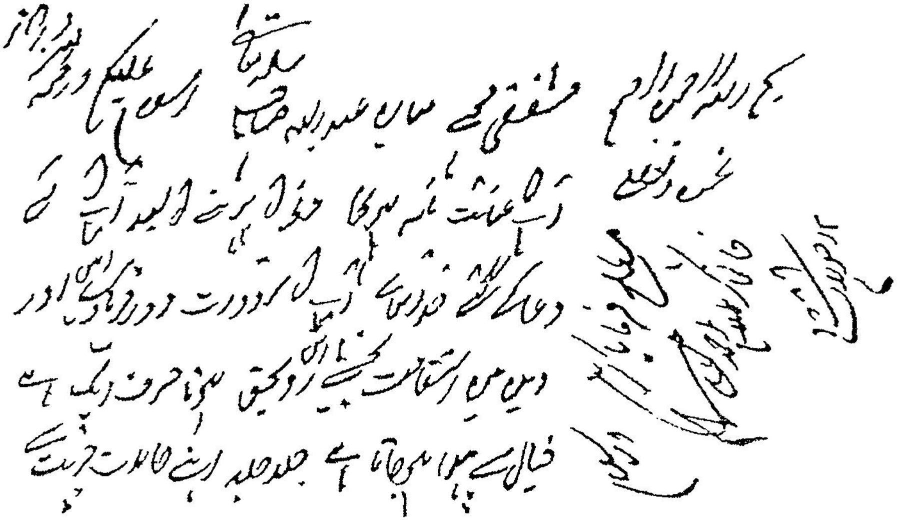

بسم اللہ الرحمن الرحیم مشفقی محبی میاں عبداللہ صاحب سلمہ تعالیٰ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

[illegible] آپ کا عنایت نامہ ملا حالات پڑھ کر امید [illegible]

دعا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ آپ کی کدورت دور فرمائیں اور

دین میں استقامت بخشے اور تحقیق ہونا حرف ایک ہے

خیال سے پیدا ہو جاتا ہے جلد جلد اپنے حالات خیریت

[illegible]

عکس مکتوب نمبر۲۱

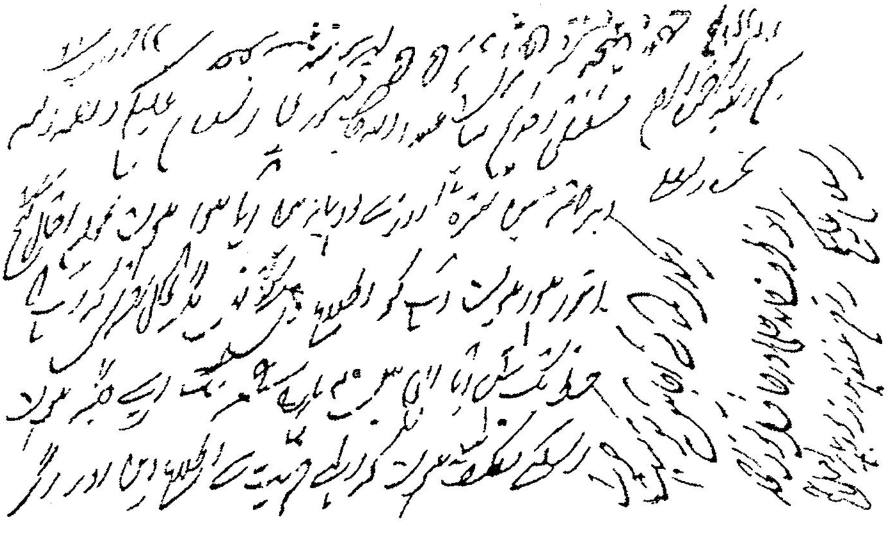

عکس مکتوب نمبر۲۲

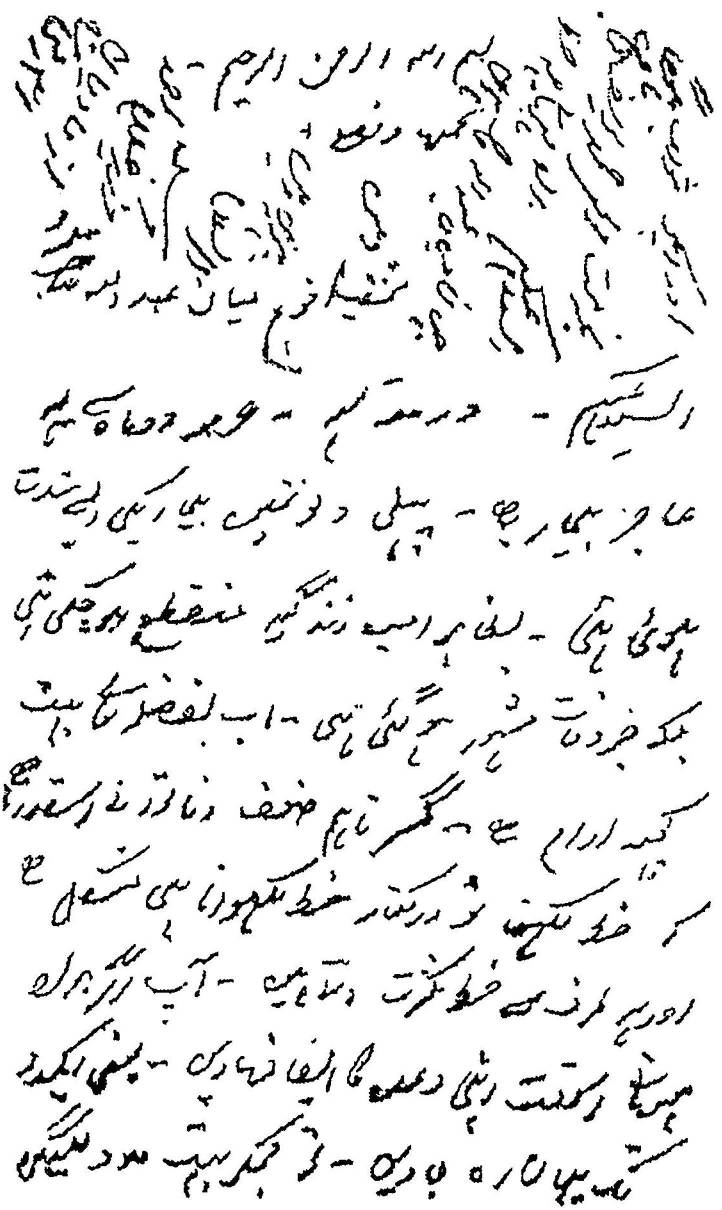

بسم اللہ الرحمن الرحیم ـ نحمدہ و نصلی

مخدوم میاں عبد اللہ صاحب [illegible]

السلام علیکم ـ بعد حمد و سلام ـ عرصہ دو ماہ سے یہ
عاجز بیمار رہا ـ پہلی دو تین بیماریاں ایسی شدت
کی نہیں تھیں ـ لیکن یہ امید زندگی منقطع ہو چلی تھی
بلکہ خبر وفات مشہور ہو گئی تھی ـ اب بفضلہ تعالیٰ بہت
کچھ آرام ہے ـ مگر تاہم ضعف و ناتوانی بے اندازہ ہے
سو خط لکھنا تو درکنار خط لکھوانا بھی مشکل
[illegible] خط [illegible] ـ آپ [illegible]
[illegible] ـ [illegible]
[illegible]

عکس مکتوب نمبر ۲۳

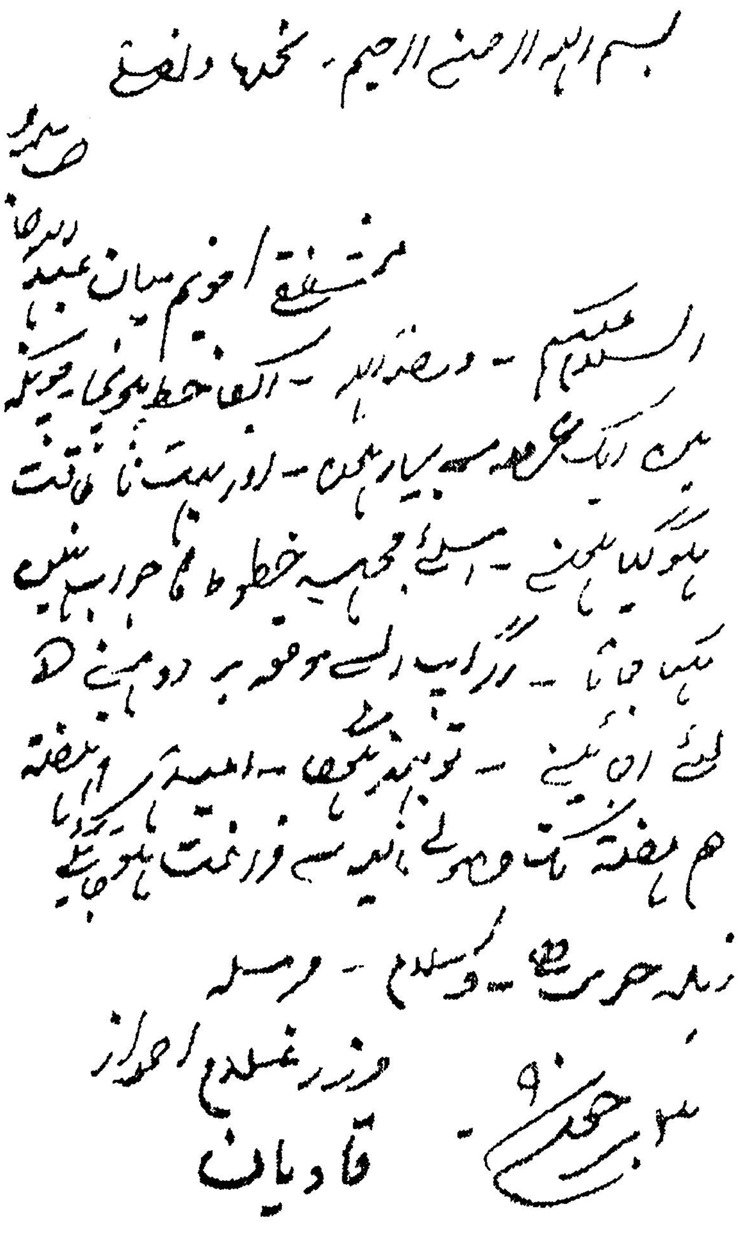

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی

[illegible]

مشفقی اخویم میاں عبد الرحیم صاحب

السلام علیکم ۔ و رحمۃ اللہ ۔ آپ کا خط پہونچا چونکہ
میں ایک عرصہ سے بیمار ہوں ۔ اور بہت ناطاقت
ہو گیا ہوں ۔ اسلئے مجھ سے خطوط کا جواب نہیں
لکھا جاتا ۔ مگر آپ اپنے موقعہ پر دو مہینے کے
لئے آ سکیں ۔ تو بہتر ہوگا ۔ امید ہے کہ اسی ہفتہ
ہر ہفتہ تک جو ہوئے بعد سے زیادہ طاقت ہو جاویگی
زیادہ خیریت ۔ والسلام ۔ والسلام

مرزا غلام احمد از
۳ جون ۹۰ ۔ قادیان

عکس مکتوب نمبر۲۴

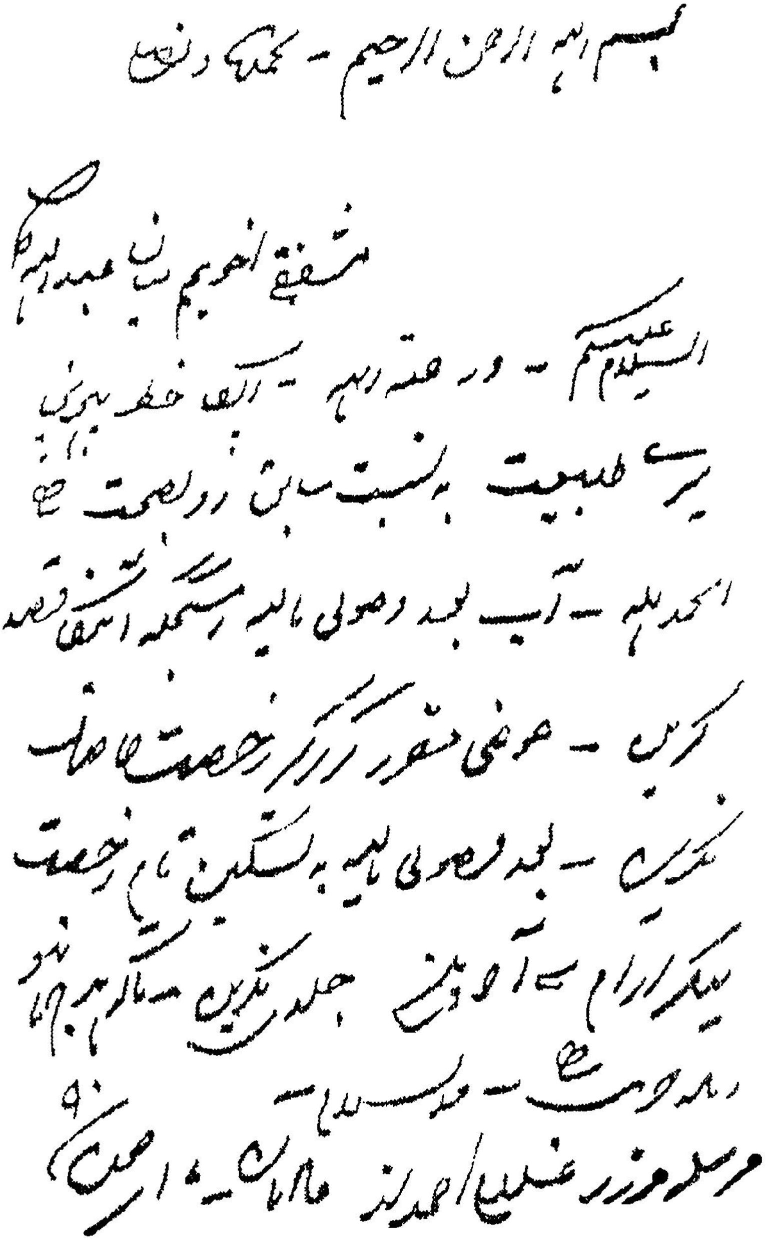

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہٗ و نصلی

مشفقی العظیم جناب عبدالرحیم صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ۔ آپکا خط پہونچا
میری طبیعت بہ نسبت سابق روبصحت ہے
الحمد للہ ۔ آپ بعد وصول نامہ [illegible] اشتیاق قصد
کریں ۔ عرضی منظور کرا کر رخصت حاصل
کریں ۔ بعد وصول نامہ بہ تسکین تام رخصت
لیکر آرام سے آویں ۔ جلد تشریف لائیں ۔ والسلام [illegible]
راقم [illegible] ۔ عبدالسلام
[illegible] [illegible] احمد [illegible] ماہ [illegible] ۹۰

عکس مکتوب نمبر ۲۵

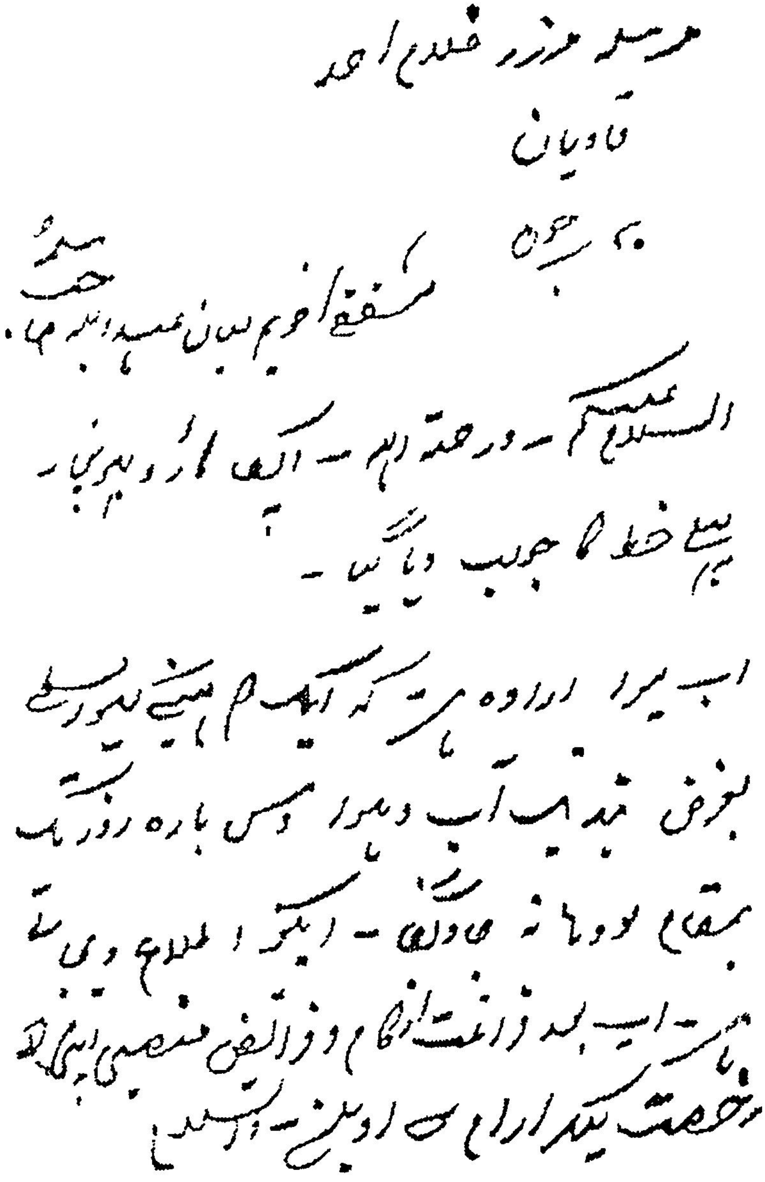

مرسلہ عزیزم خلیل احمد
قادیان
۲۰ ستمبر

مشفقی اخویم میاں محمد ابراہیم صاحب سلمہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ۔ آپ کا کارڈ پہنچا ۔ پہلے خط کا جواب دیا گیا ۔

اب میرا ارادہ ہے کہ ایک دو ہفتے کے لئے بغرض تبدیل آب و ہوا دس بارہ روز تک بمقام [illegible] چلا جاؤں ۔ ایسی اطلاع دی جاتی ہے ۔ اب بعد فراغت از کام و فرائض منصبی ایک دفعہ رخصت لیکر آرام کے لئے جاؤں ۔ والسلام

عکس مکتوب نمبر ۲۶

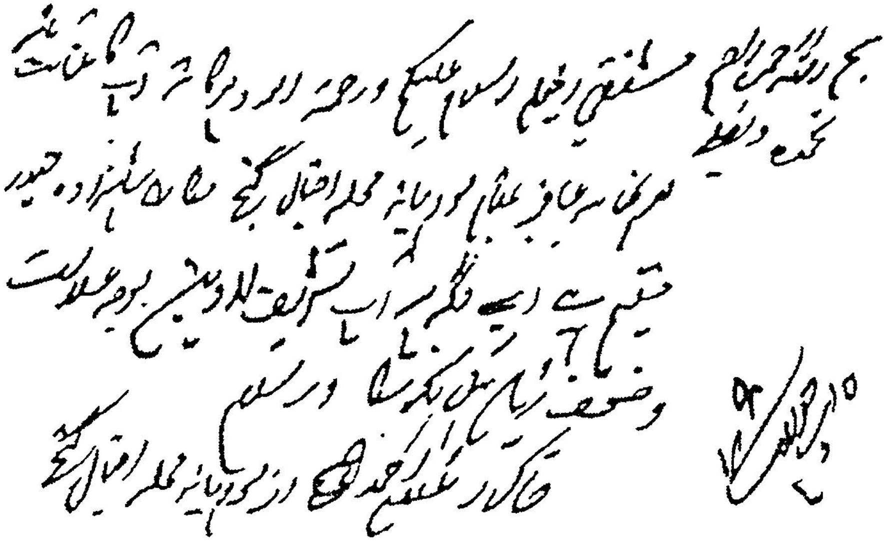

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم مشفقی رفیقی السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ [illegible]
تحفہ و [illegible]
[illegible] حافظ عثمان سوداگر محلہ اقبال گنج [illegible] شاہزادہ [illegible]
[illegible] ہے [illegible] فکر ہے اب تشریف لا دیجئے بوجہ علالت
وضعف زیادہ نہیں لکھ سکتا والسلام
خاکسار [illegible] احمد [illegible] از سوداگر محلہ اقبال گنج
۱۵ [illegible] ۹۶

عکس مکتوب نمبر ۲۷

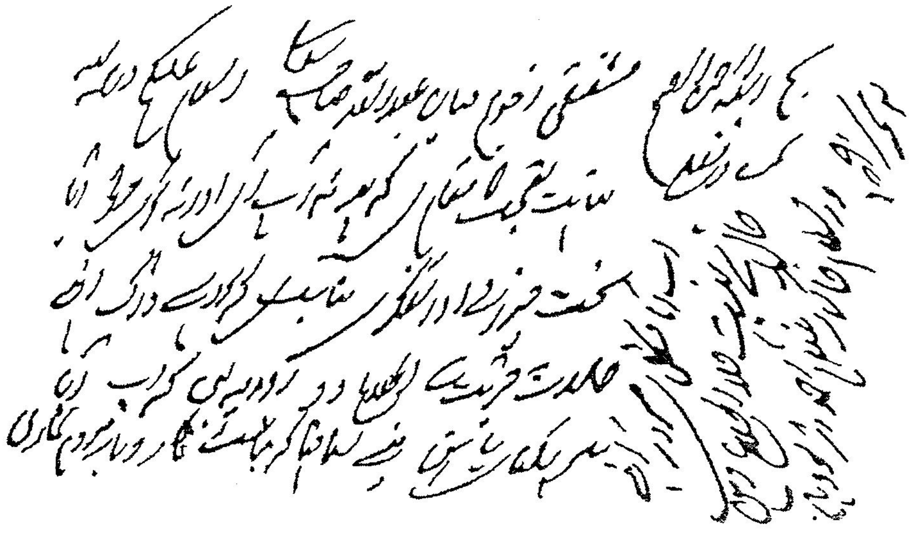

بسم اللہ الرحمن الرحیم مشفقی رحیم میاں عبداللہ صاحب سلمہ السلام علیکم و رحمۃ اللہ

عکس مکتوب نمبر ۲۸

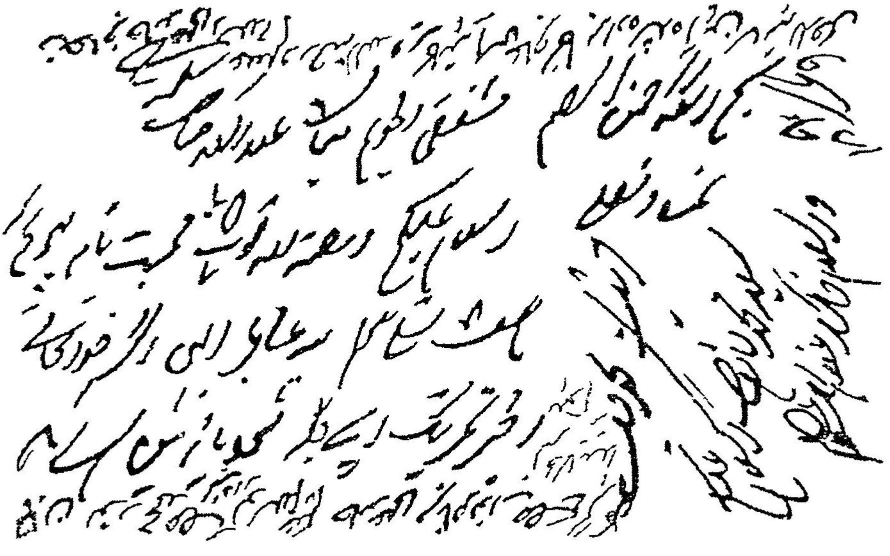

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مشفقی المکرم میاں عبداللہ صاحب سلمہ

نحمدہ و نصلی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ محبت نامہ پہنچا

[illegible]

عکس مکتوب نمبر ۲۹

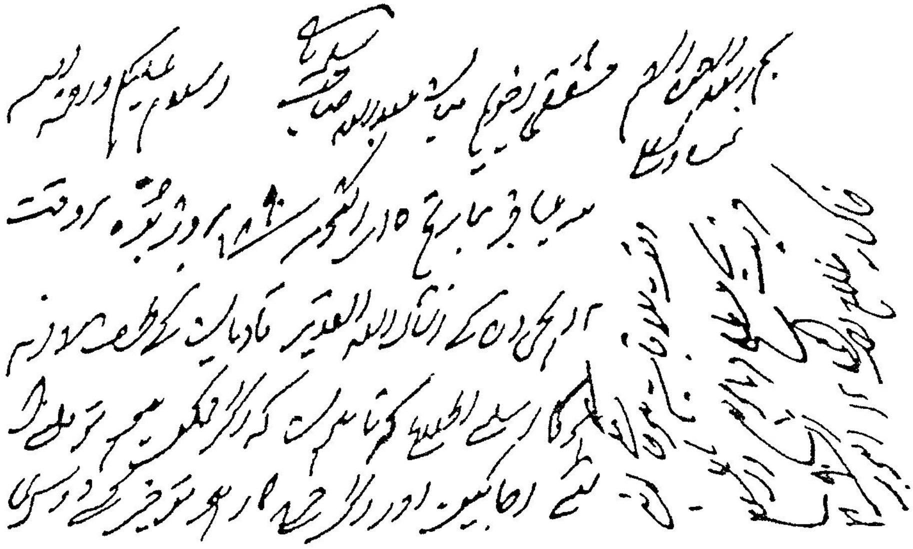

بسم اللہ الرحمن الرحیم   مشفقی مکرمی اخویم منشی عبداللہ صاحب سنوری سلمہ تعالیٰ   السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

[illegible] تاریخ ۱۵ اکتوبر ۱۸۹۰ء روز جمعہ بوقت

۲ بجے دن کے انشاء اللہ القدیر قادیان کی طرف [illegible]

[illegible] اس لئے [illegible] کہ اگر [illegible]

[illegible] اور اگر [illegible]

[illegible]

عکس مکتوب نمبر ۳۰

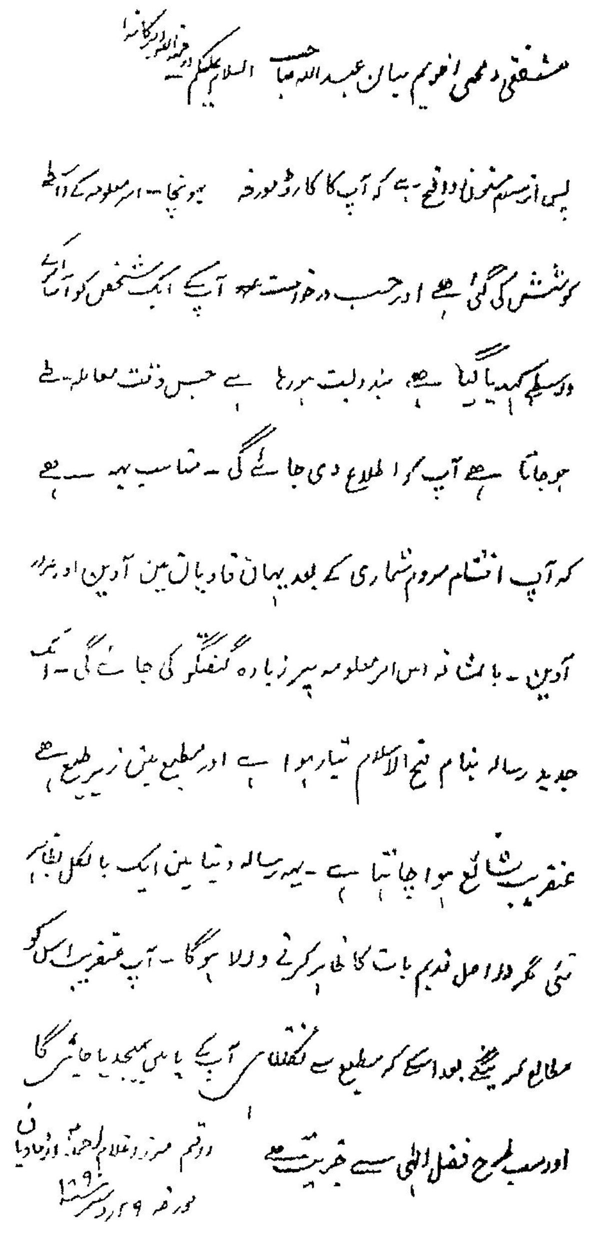

مشفقی مکرمی اخویم میاں عبد اللہ صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعد ازیں مسنون واضح ہے کہ آپ کا کارڈ مورخہ پہونچا۔ امر معلومہ کے واسطے
کوشش کی گئی ہے اور حسب درخواست آپکے ایک شخص کو آمادہ
واسطے کہدیا گیا ہے۔ بندوبست ہورہا ہے جس وقت معاملہ طے
ہوجاتا ہے آپ کو اطلاع دی جائے گی۔ مناسب یہ ہے
کہ آپ اختتام مردم شماری کے بعد یہاں قادیاں میں آویں اور ضرور
آویں۔ تا بالمشافہ اس امر معلومہ پر زیادہ گفتگو کی جائے گی۔ ایک
جدید رسالہ بنام فتح اسلام تیار ہوا ہے اور مطبع میں زیر طبع ہے
عنقریب شائع ہوا جاتا ہے۔ یہ رسالہ دنیا میں ایک بالکل [illegible]
نئی مگر دراصل قدیم بات کا ظاہر کرنے والا ہوگا۔ آپ عنقریب اس کو
مطالعہ کریں گے۔ بعد اسکے کہ مطبع سے نکلتے ہی آپکے پاس بھیجا جائیگا
اور سب طرح فضل الٰہی سے خیریت ہے

راقم مرزا غلام احمد از قادیان
مورخہ ۲۹ دسمبر ۱۸۹۰

عکس مکتوب نمبر ۳۱

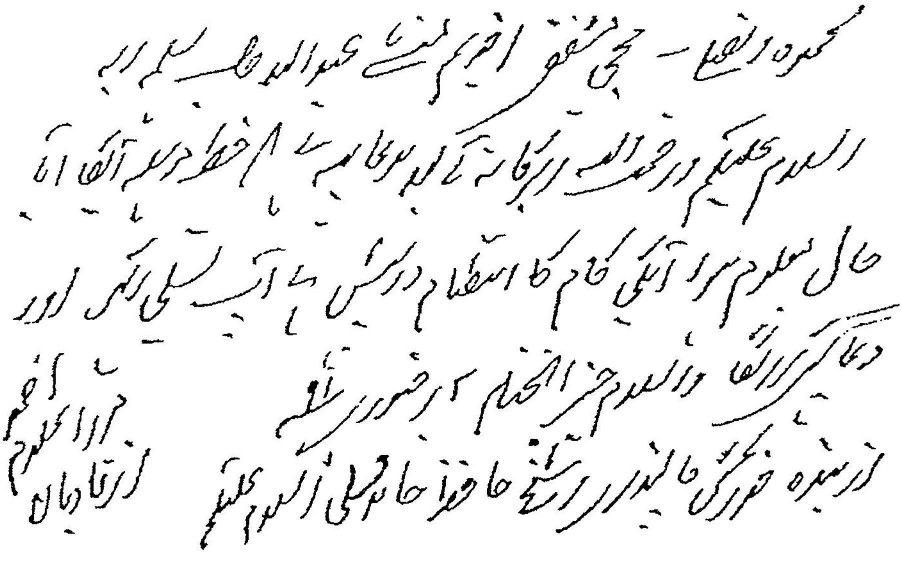

مخدومی و مکرمی — محبی مشفقی اخویم منشی عبداللہ صاحب سلمہ ربہ

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ [illegible] آپ کا خط مرسلہ آپ کا آیا

حال معلوم ہوا آپکی کام کا انتظام درپیش ہے آپ تسلی رکھیں اور

دعا کرتا رہوں گا والسلام خیر الختام ۲/ فروری

[illegible] السلام علیکم

خاکسار
مرزا غلام احمد
از قادیان

عکس مکتوب نمبر ۳۲

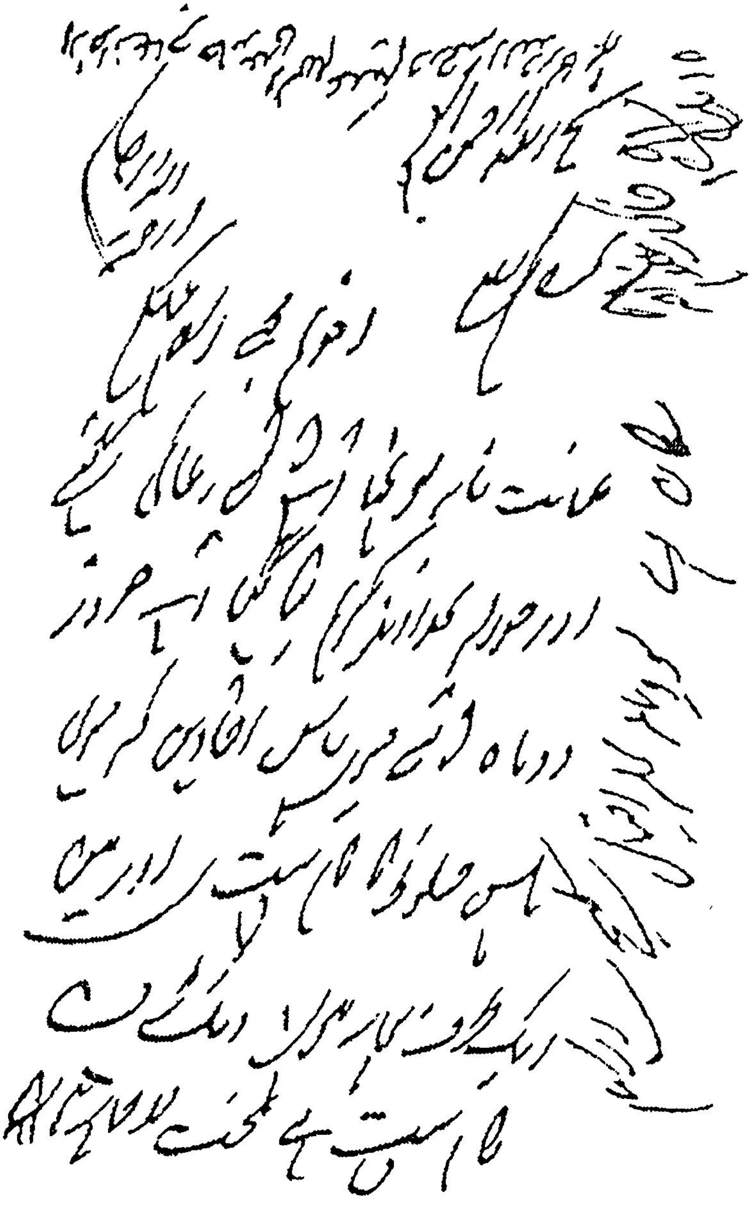

عکس مکتوب نمبر ۳۳

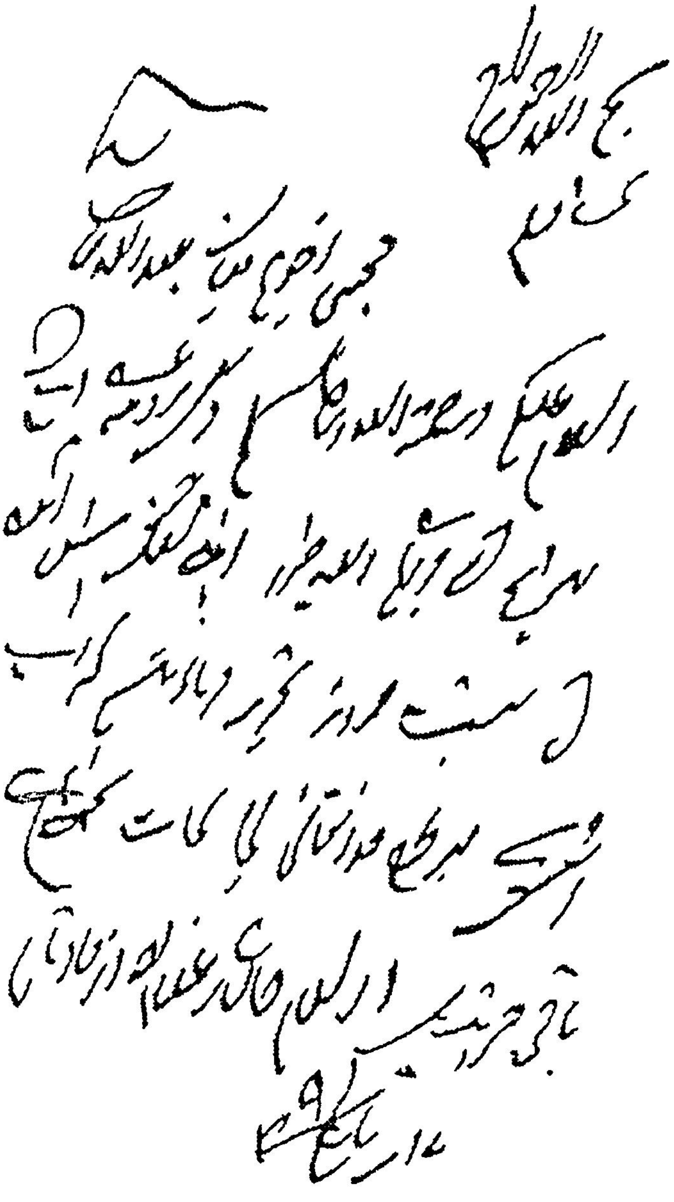

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی

محبی اخویم منشی عبداللہ صاحب سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

باقی خیریت ہے والسلام خاکسار غلام احمد از قادیان

۱۷ مارچ ۹۱ء

عکس مکتوب نمبر۳۴

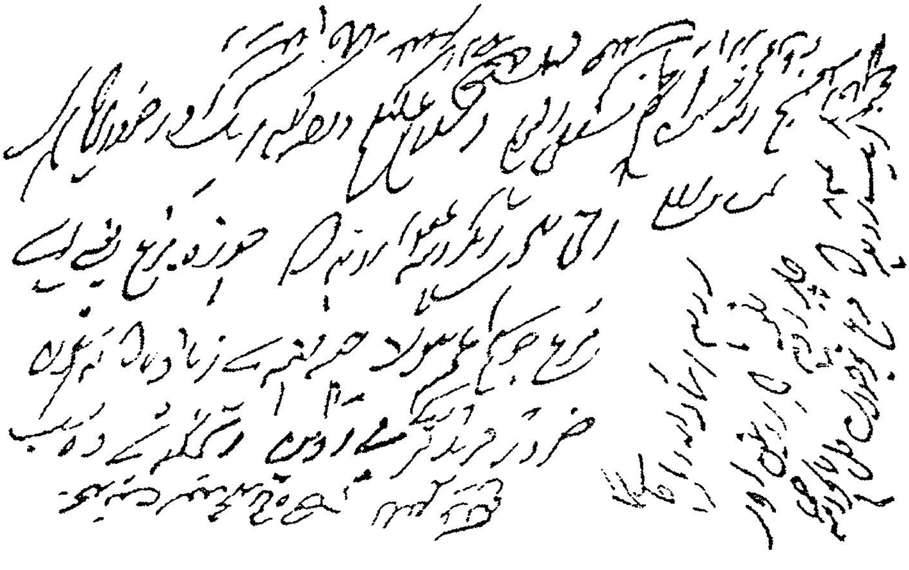

عکس مکتوب نمبر ۳۵

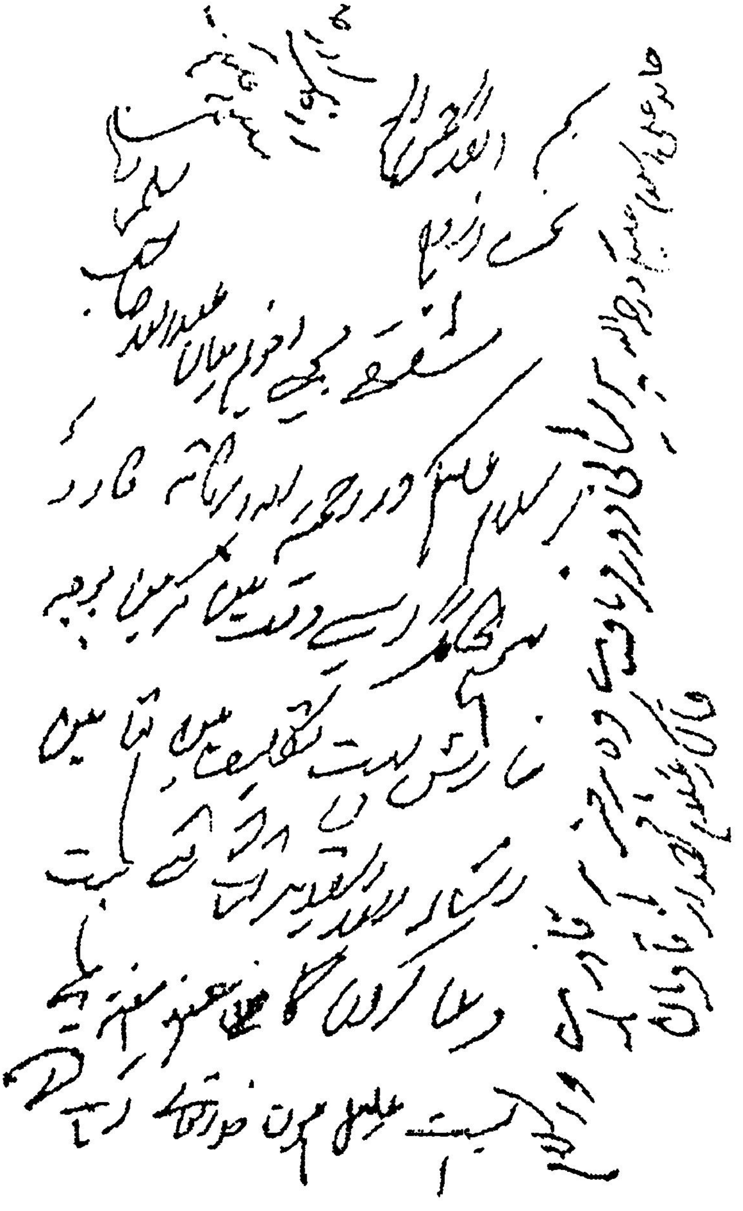

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم [illegible]

[illegible] سلمہ

مشفقی [illegible] عزیزم میاں عبید اللہ صاحب

بعد سلام مسنون و رحمۃ اللہ و برکاتہ [illegible]

[illegible] اس وقت [illegible] تمہارا پرچہ

نہ آنے سے بہت تکلیف میں تھا میں

[illegible] انشاء اللہ [illegible]

دعا کرتا ہوں کہ [illegible]

[illegible]

عکس مکتوب نمبر ۳۶

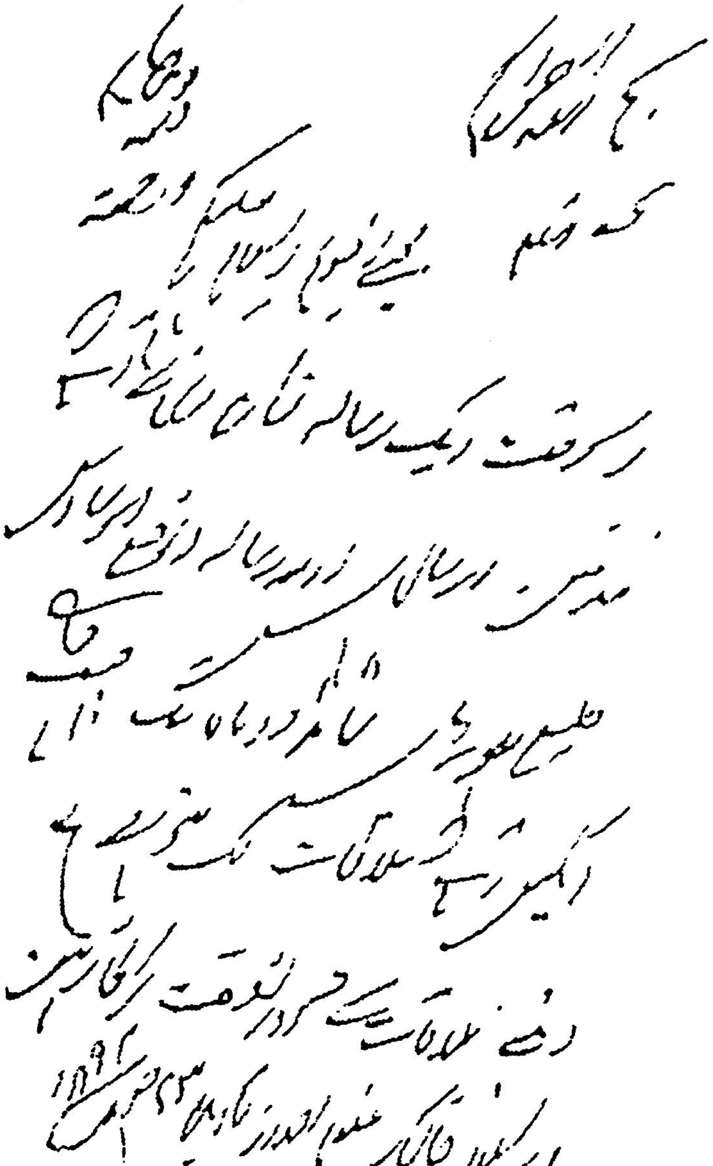

عکس مکتوب نمبر ۳۷

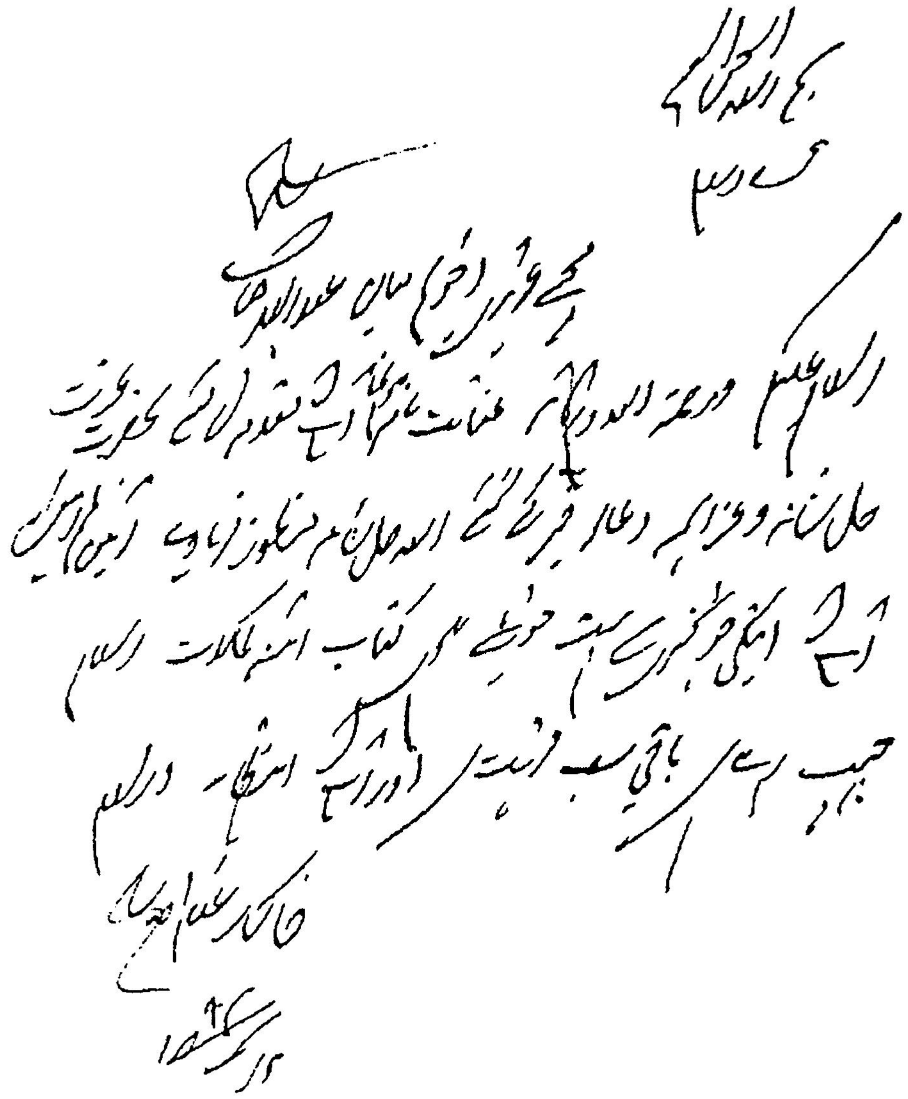

بسم اللہ الرحمن الرحیم

[illegible]

محبی عزیزی (حرم) میاں عبداللہ صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ عنایت نامہ [illegible] آپ کے [illegible]

حال [illegible] دعا کر دی گئی اللہ جل شانہ [illegible] آمین [illegible]

آپ کے [illegible] کتاب [illegible] السلام

حبیب [illegible] سب [illegible] والسلام

خاکسار [illegible]

[illegible]

عکس مکتوب نمبر ۳۸

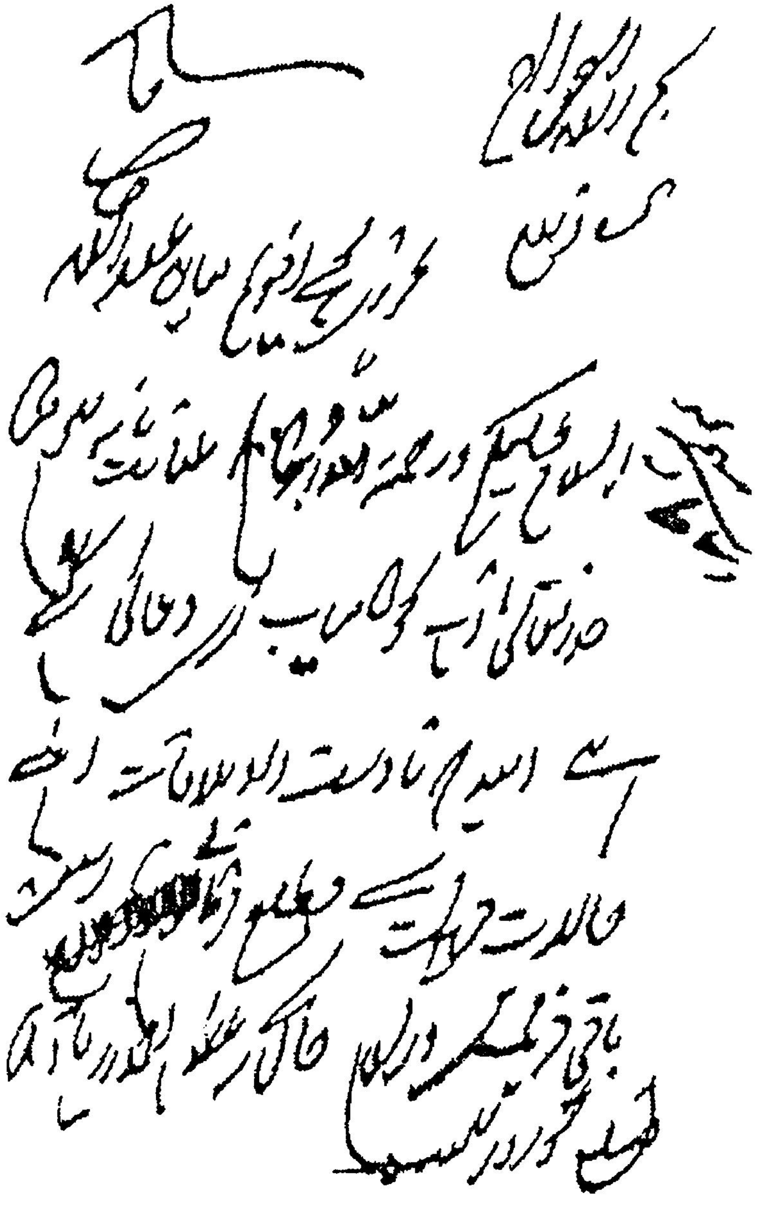

عکس مکتوب نمبر ۴۰

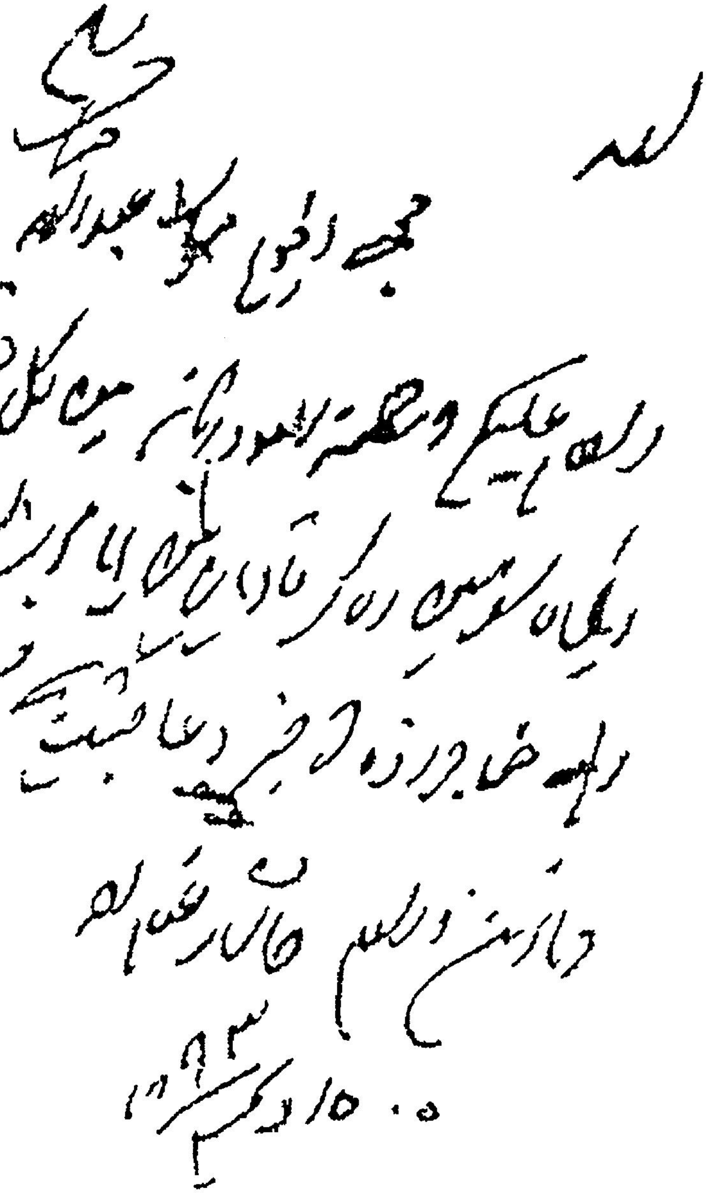

بسمہ

محبی اخویم مکرم مولوی عبداللہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

والسلام خاکسار [illegible]

۱۵/دسمبر ۱۹۶۳

عکس مکتوب نمبر ۴۱

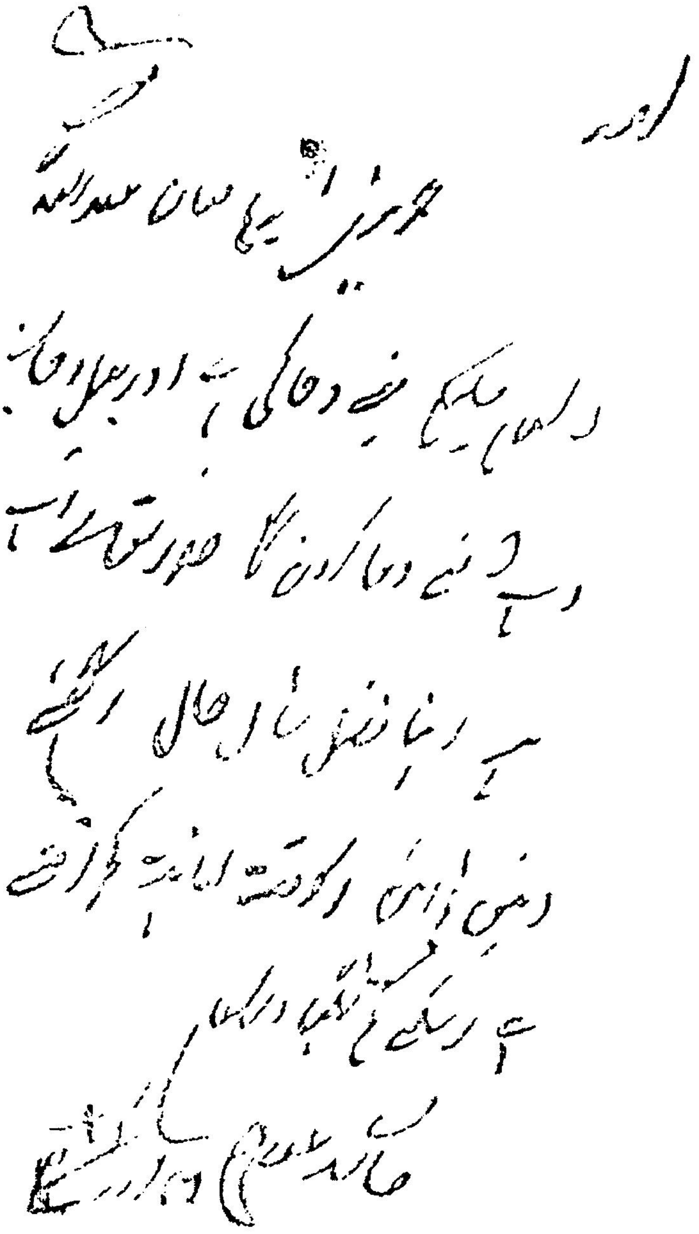

لاہور

عزیزی [illegible] میاں عبداللہ

السلام علیکم [illegible] دعا کی ہے اور [illegible]

آپ نے دعا کرنے کا [illegible]

ہے [illegible] حال [illegible]

[illegible] وقت [illegible]

ہے [illegible] والسلام

[illegible]

عکس مکتوب نمبر۴۲

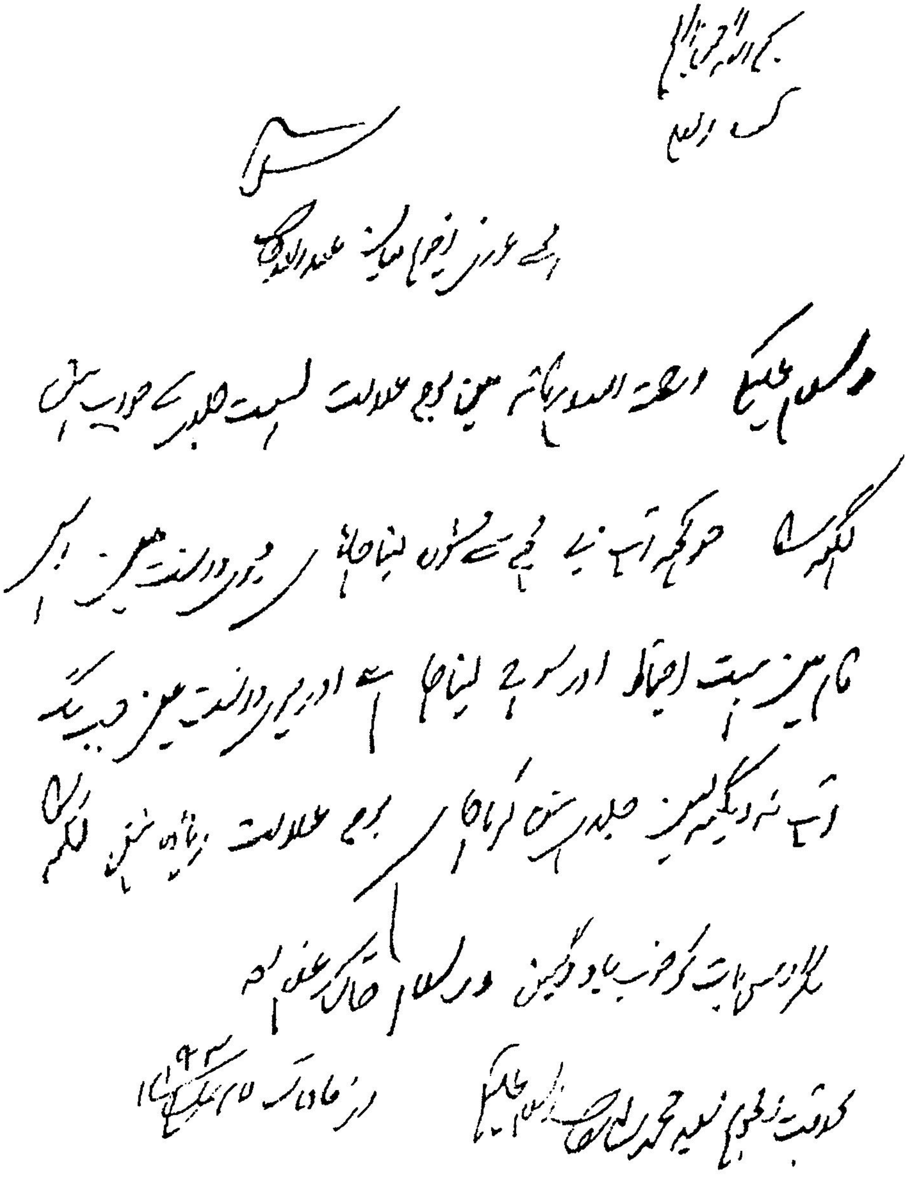

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

[illegible]

پیارے عزیزی [illegible]

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ میں بوجہ علالت بہت جلدی سے جواب نہیں
لکھ سکا جو کچھ آپ نے مجھ سے مشورہ لینا چاہا ہے وہ درست ہے مگر
کاموں میں بہت احتیاط اور سوچ لینا چاہئے اور یہ درست ہے کہ جب تک
آپ نہ دیکھ لیں جلدی شروع نہ کریں بوجہ علالت زیادہ نہیں لکھ سکا
سب دوستوں کو خوب یاد کریں والسلام خاکسار عفی عنہ

[illegible] محمد [illegible] السلام علیکم

[illegible] ۱۷ ستمبر ۱۹۴۳ء

عکس مکتوب نمبر ۴۳

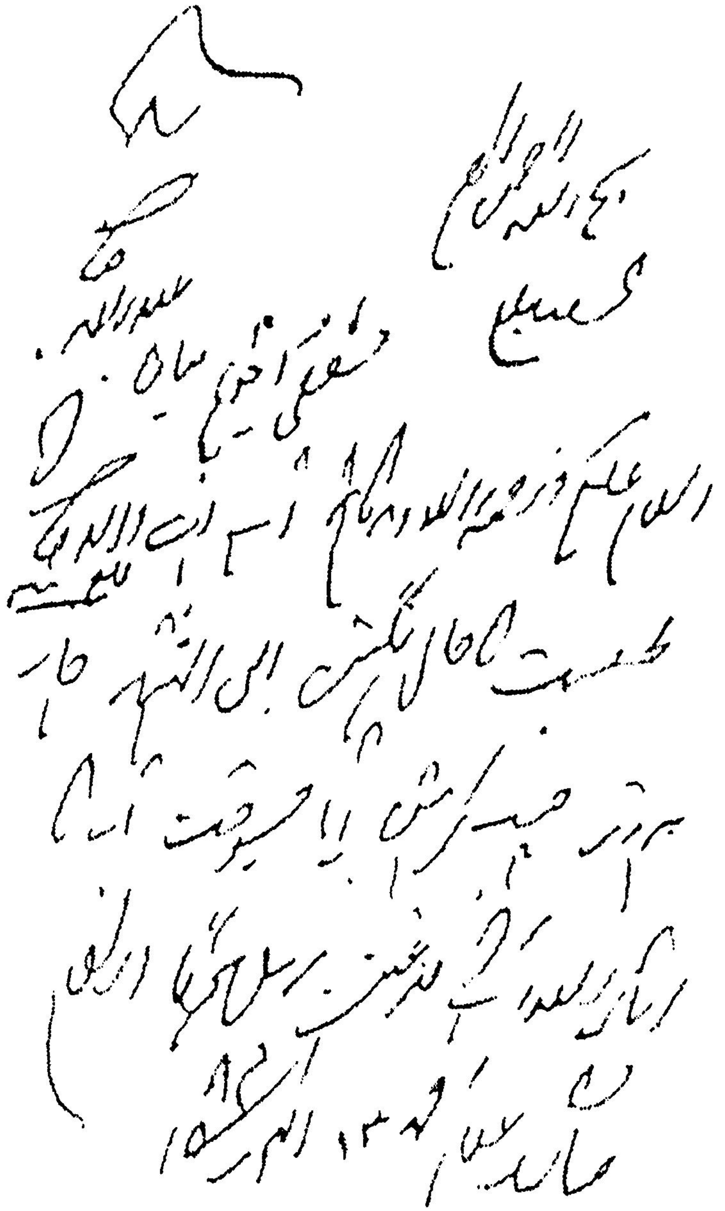

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی

مشفقی اخویم میاں [illegible] سلمہ اللہ

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ ۔ [illegible]

[illegible]

عکس مکتوب نمبر ۴۴

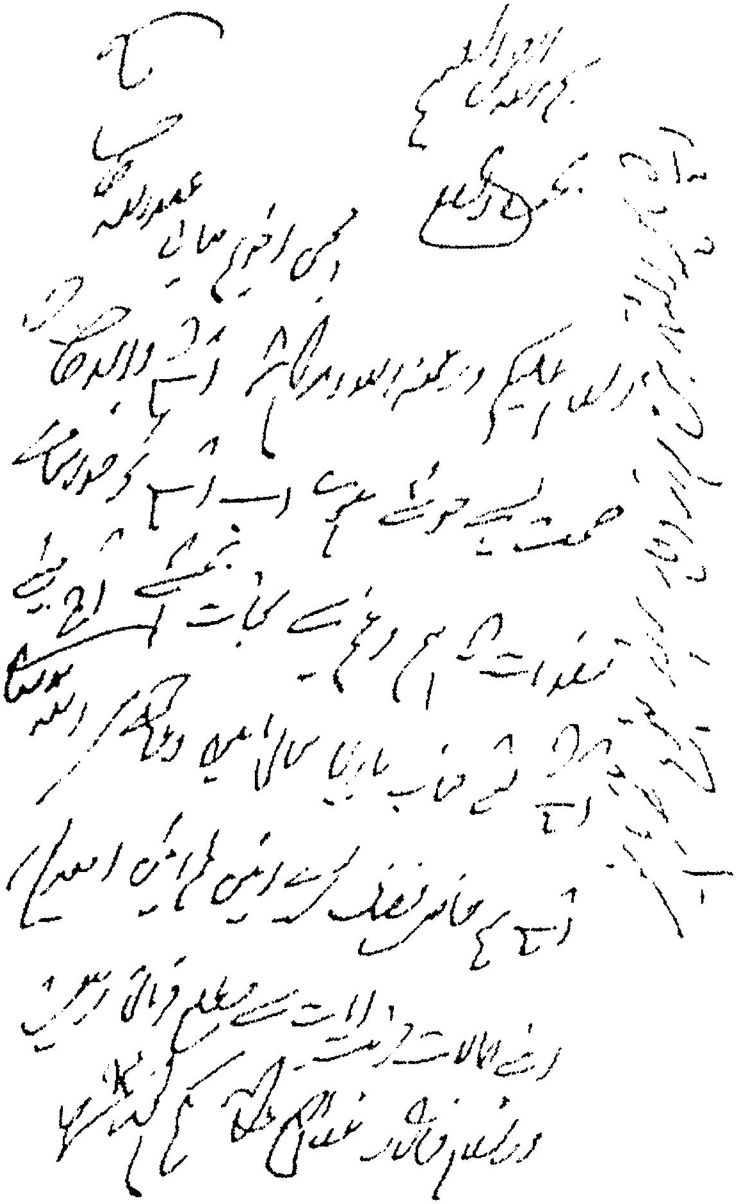

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

عکس مکتوب نمبر ۴۵

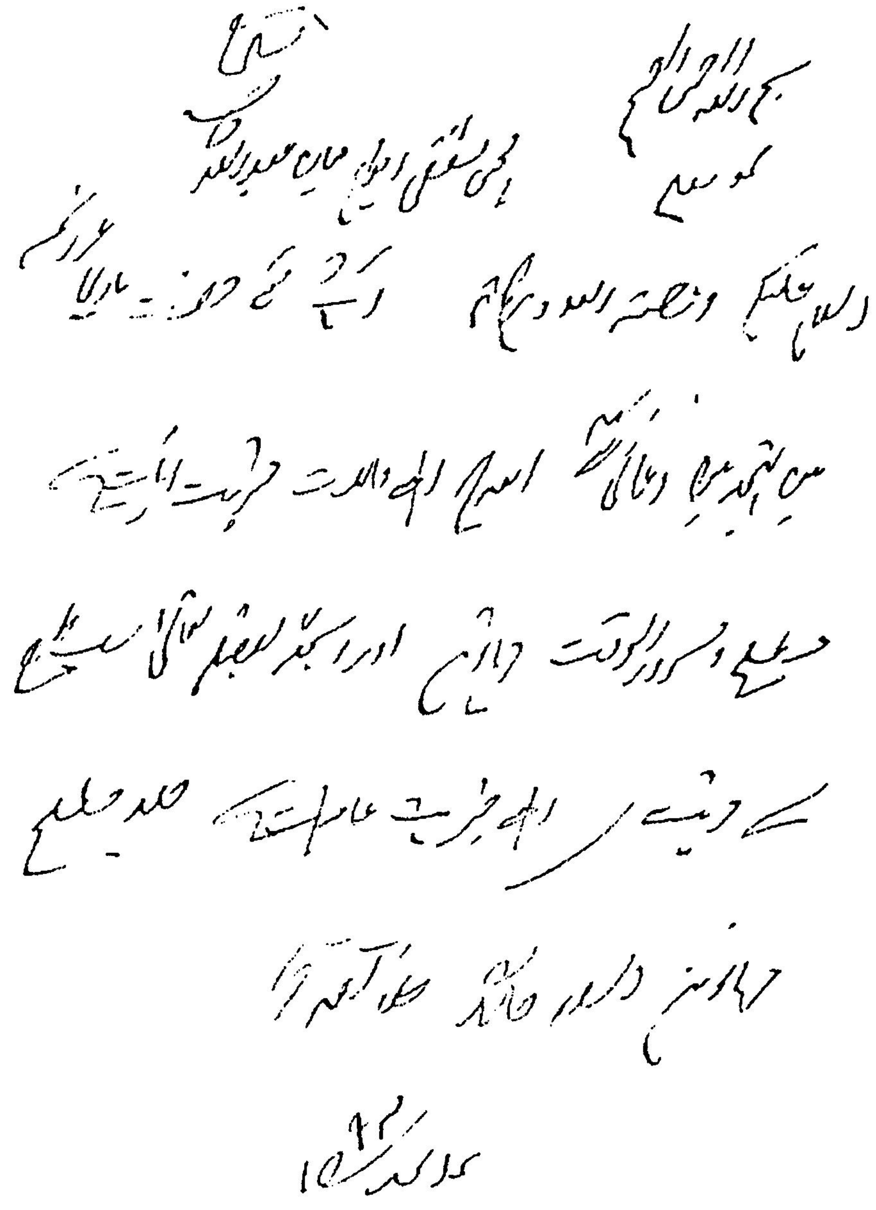

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی

محبی مشفقی [illegible] میاں محمد عبداللہ [illegible]

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ [illegible]

میں تہجد میں دعا کرتا ہوں [illegible]

[illegible] اور [illegible]

کے ذریعے [illegible] الحمد [illegible]

[illegible]

[illegible] ۱۲ / 10

عکس مکتوب نمبر ۴۶

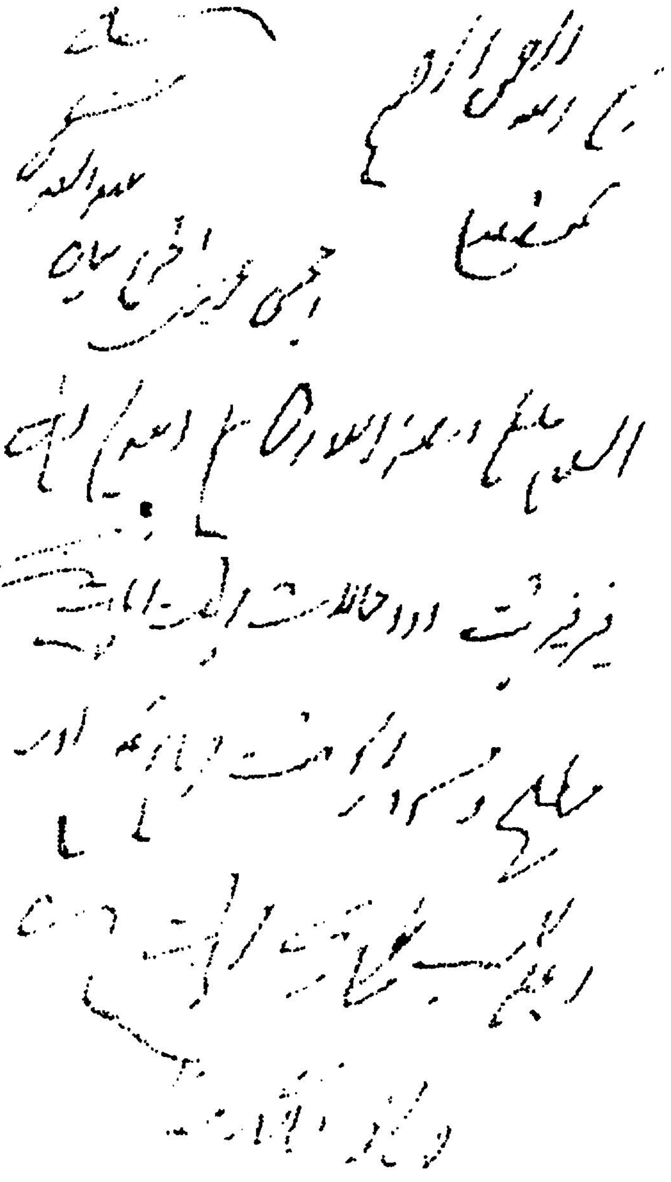

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھو الناصر

محبی عزیزی اختر صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عکس مکتوب نمبر ۴۷

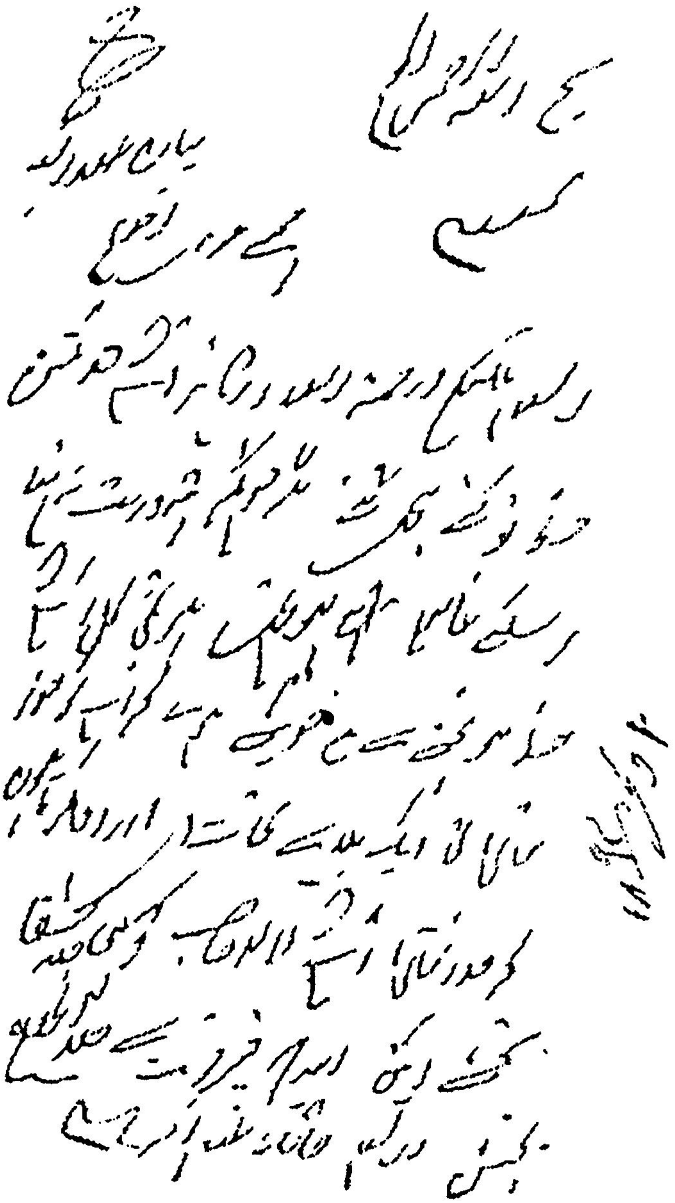

عکس مکتوب نمبر ۴۸

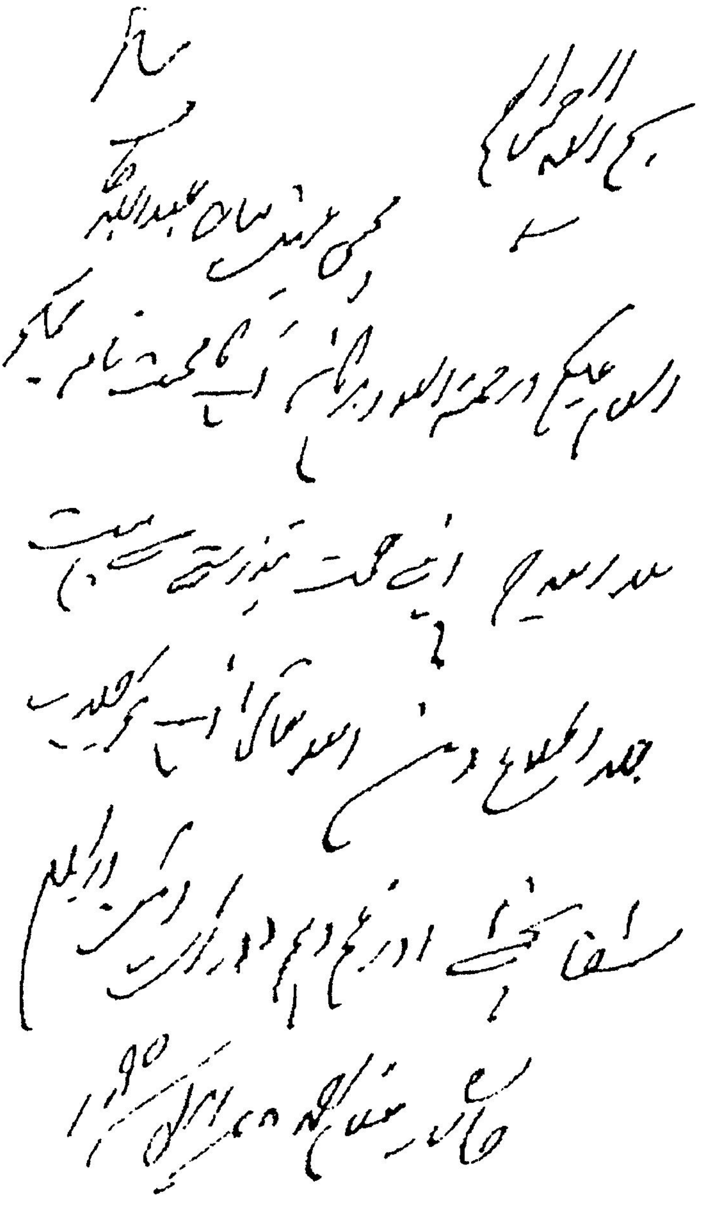

بسم اللہ الرحمن الرحیم

[illegible]

مکرمی عزیزی میاں عبداللہ صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ آپ کا محبت نامہ ملا شکریہ

[illegible] اپنی صحت [illegible]

جلد اصلاح [illegible] اللہ تعالیٰ آپ کو جلد

شفا عطا فرمائے اور علم دین و دولت دارین سے [illegible] والسلام

حامد میاں غفرلہ [illegible] ۱۹۹۰

عکس مکتوب نمبر ۴۹

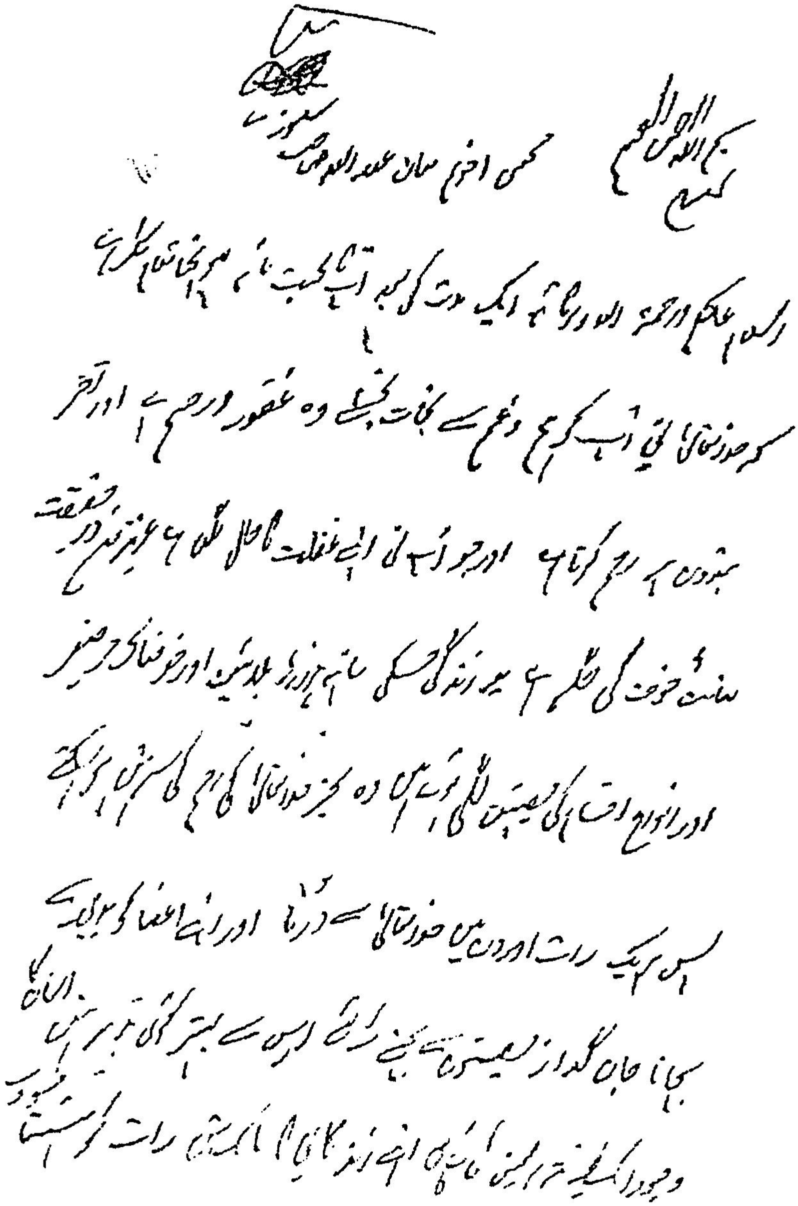

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ

محسن اخویم میاں عبداللہ صاحب سنوری سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ایک مدت کے بعد آپ کا محبت نامہ مجھ کو پہنچا شکر ہے سو خدا تعالیٰ آپ کو ہم و غم سے نجات بخشے وہ غفور و رحیم ہے اور آخر بندوں پر رحم کرتا ہے اور جو آپ نے اپنی غفلت کا حال لکھا ہے عزیز من در حقیقت بڑی خوف کی جگہ ہے یہ زندگی جس کے ساتھ ہزارہا بلائیں اور خوفناکی حشر اور انواع اقسام کی مصیبتیں لگی ہوئی ہیں وہ بجز خدا تعالیٰ کے رحم کے کس طرح بسر ہو سکتی پس ہر ایک رات اور دن میں خدا تعالیٰ سے ڈرنا اور اپنے اعمال کو بدی سے بچانا چاہیے کہ [illegible] بخشے اس سے بہتر کوئی تدبیر نہیں انسان کا وجود [illegible] رات گزشتہ [illegible]

اور دن گزرتا رہتی ہیں انہوں نے دنیا کا فیصلہ ہے حاصل کی منہ دیکھے ہیں کہ دم گزرتا رہا

گزر رہی ہیں نا راستی میں تعبیر کیا شکایت نہ مناسب ہے بہشت و رشتہ داری تک پہنچے اور

الحمد للہ شانہ کی سلطنت سے حاصل ہے سرشار نہیں اور نیز آپ نے تشریف لا کر السلام و برکت

رکھا کیا اور ہر روز جستجو کرتی رہی دعا کی ہے الحمد للہ خاتمہ قبر کی فریاد سے اور کبھی

گزر فرصت کی کہ تر غور و فکر الہی رسالہ نور القرآن ضرور چھپا رہا شائع

آپ کو بھیجا ہوگا اور ایک اور کتاب شائع کے لیے جب

حج عمرہ کا ارادہ نہیں معلوم ہے کہ کس وقت اس کی بات عام ہو گزر جائے

رسالے میں دعا ہے اور دعا کہ دینے والوں کا حساب ہوا اور آپ کے صاحبزادوں کی باتیں

سب حضرات کو سلام

عکس مکتوب نمبر ۵۰

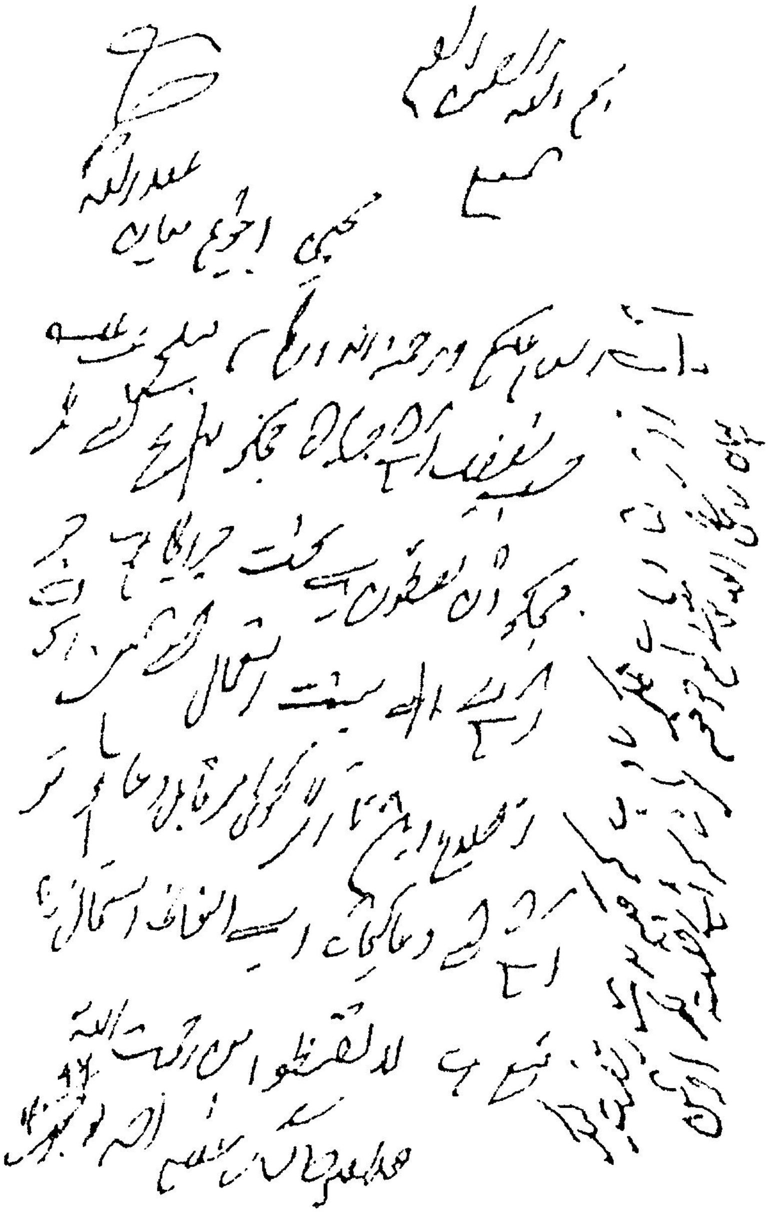

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عبداللہ

محبی اخویم [illegible]

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ [illegible]

[illegible]

لا تقنطوا من رحمۃ اللہ

[illegible]

عکس مکتوب نمبر ۵۱

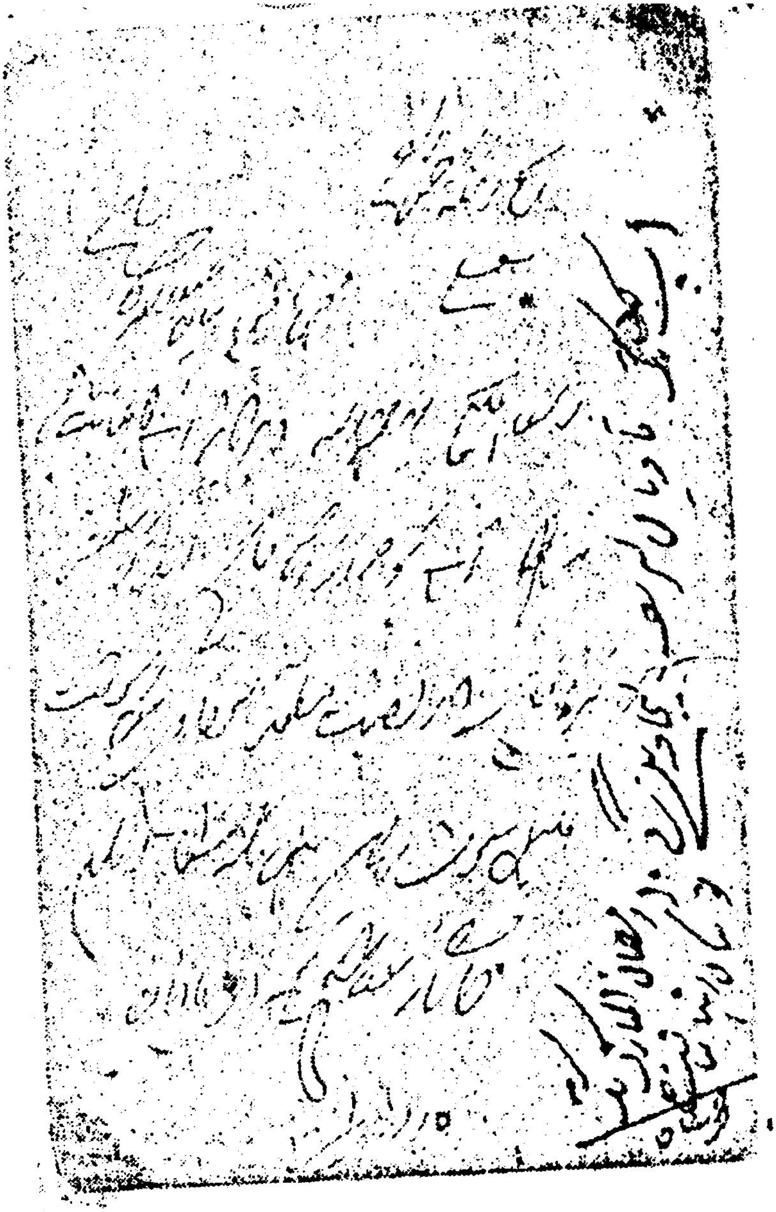

عکس مکتوب نمبر۵۲

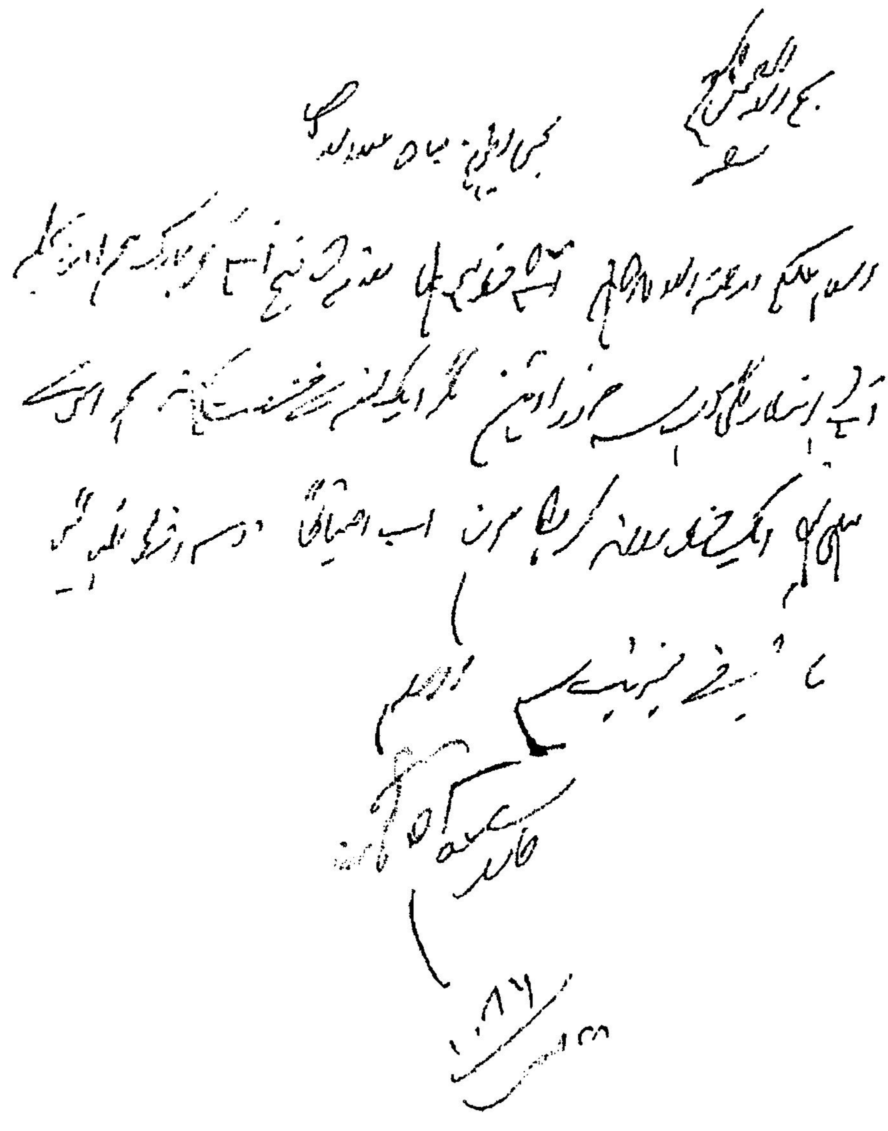

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

[illegible]

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ [illegible]

آپ نے [illegible] مگر ایک [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

خاکسار [illegible]

۸۶

عکس مکتوب نمبر ۵۳

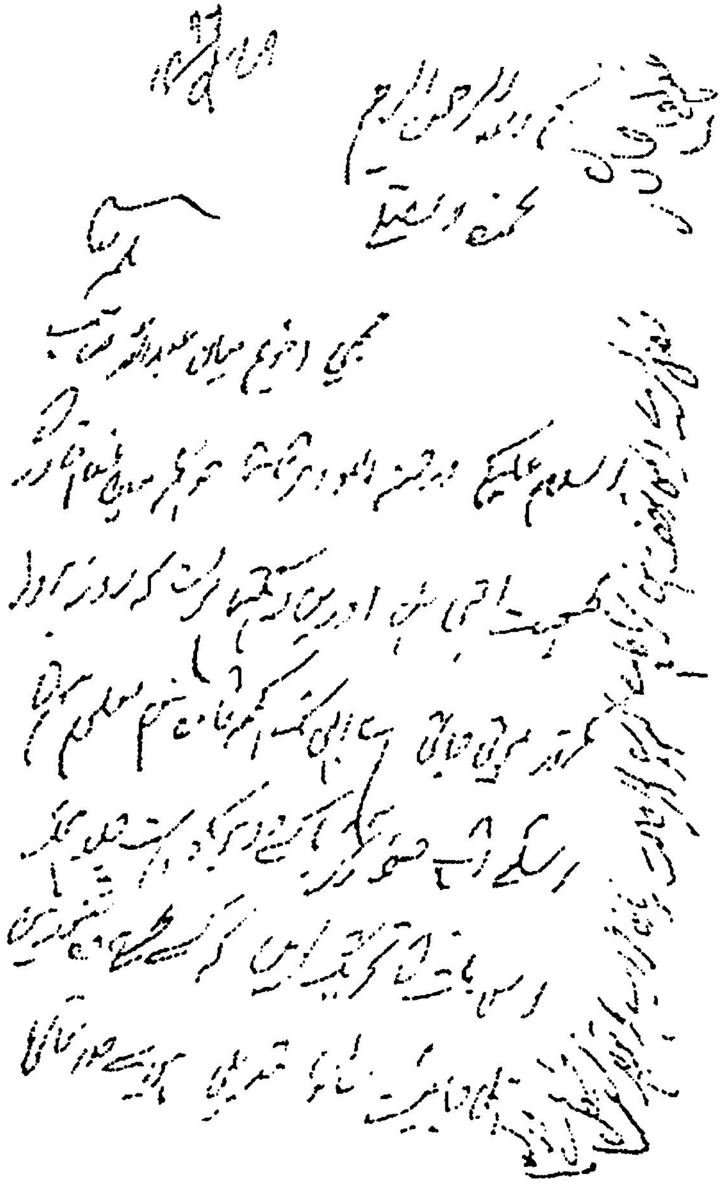

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی

محبی و عزیزم میاں عبداللہ صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عکس مکتوب نمبر ۵۴

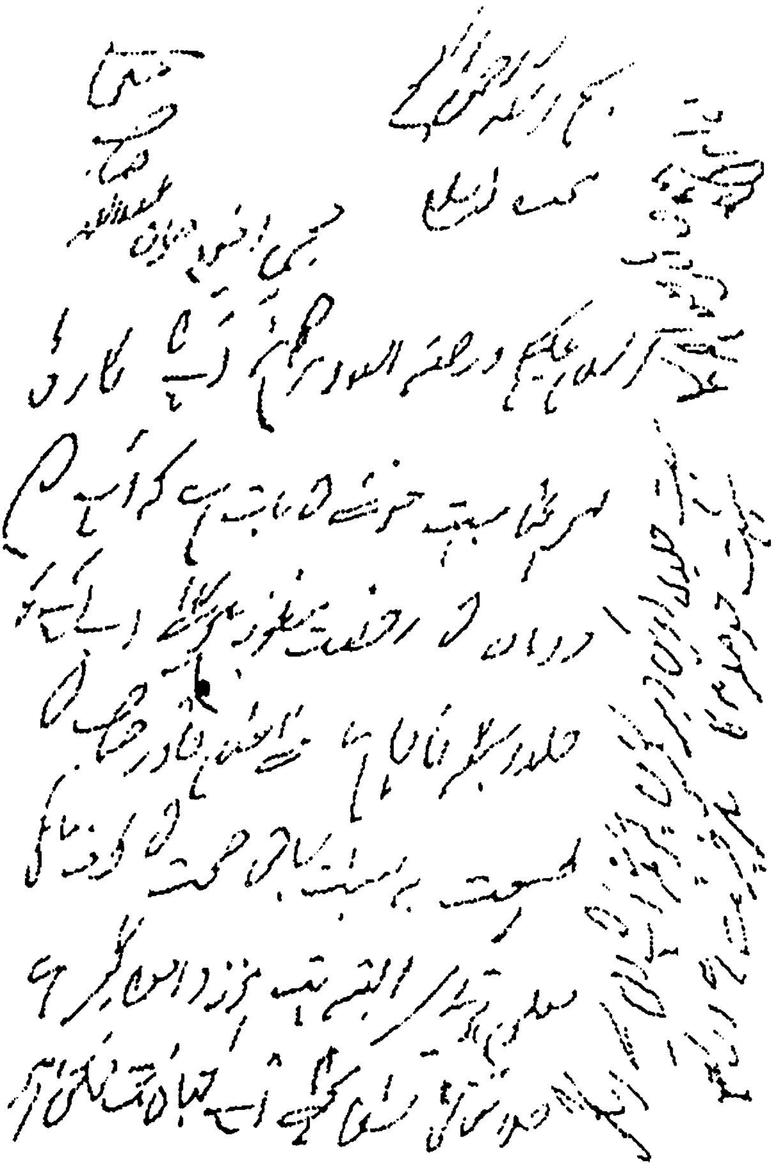

عکس مکتوب نمبر ۵۵

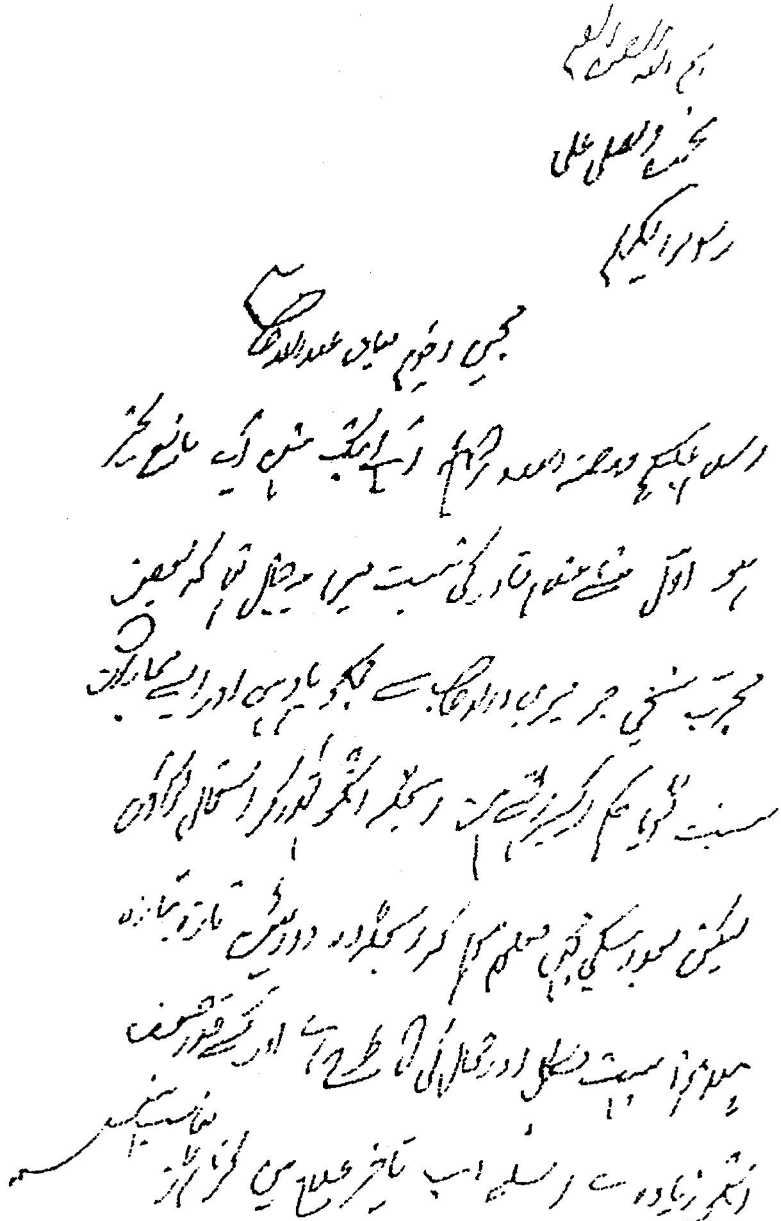

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی

رسولہ الکریم

محبی رحیم میاں عبداللہ صاحب

روز بروز تازہ بتازہ ملکی [illegible] میں محصور [illegible] اور امیدوں کو [illegible] مناسب بہت [illegible]

نہایت عمدہ ہے میں چاہتا ہوں کہ جلد تک [illegible] یہ تجویز [illegible] بھی قوم اسی کے [illegible]

سمجھنے کے لئے آپ کو تکلیف ہوتا کہ دو تین روز [illegible] اٹھائیں [illegible] توقف [illegible]

ہمارا ارادہ ہے کہ مختلفات [illegible] مناسب [illegible] اٹھائیں اگر میں [illegible]

[illegible] کہ میں صحیح [illegible] تکلیف [illegible] کر کے [illegible]

[illegible] صحیح [illegible]

[illegible] اور [illegible]

[illegible] آمین والسلام

[illegible] عبداللہ

۹۲ [illegible]

عکس مکتوب نمبر ۵۶

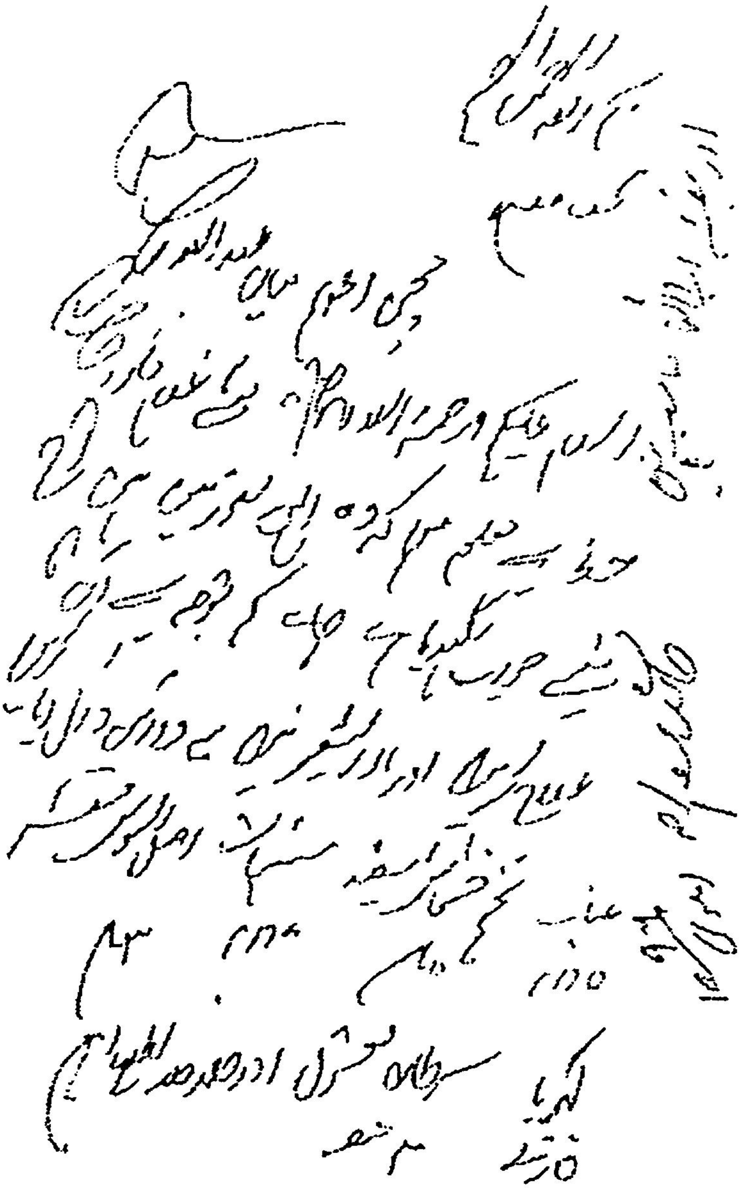

بسم اللہ الرحمن الرحیم

[illegible]

محبی المحترم میاں [illegible]

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ [illegible]

[illegible] کہ وہ الحمد للہ [illegible]

[illegible]

[illegible] حدیث [illegible]

[illegible] اور [illegible]

[illegible]

۸۳ ۲۲۸ ۱۱۵

[illegible]

عکس مکتوب نمبر ۵۷

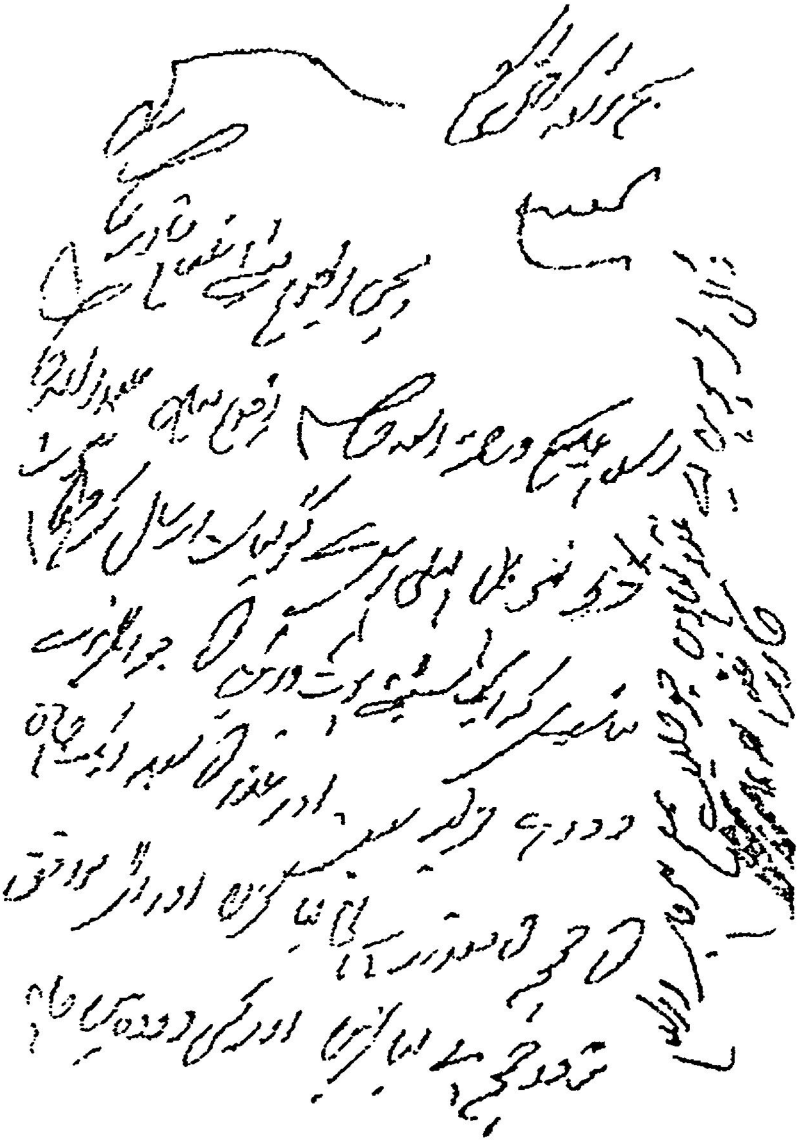

عکس مکتوب نمبر ۵۸

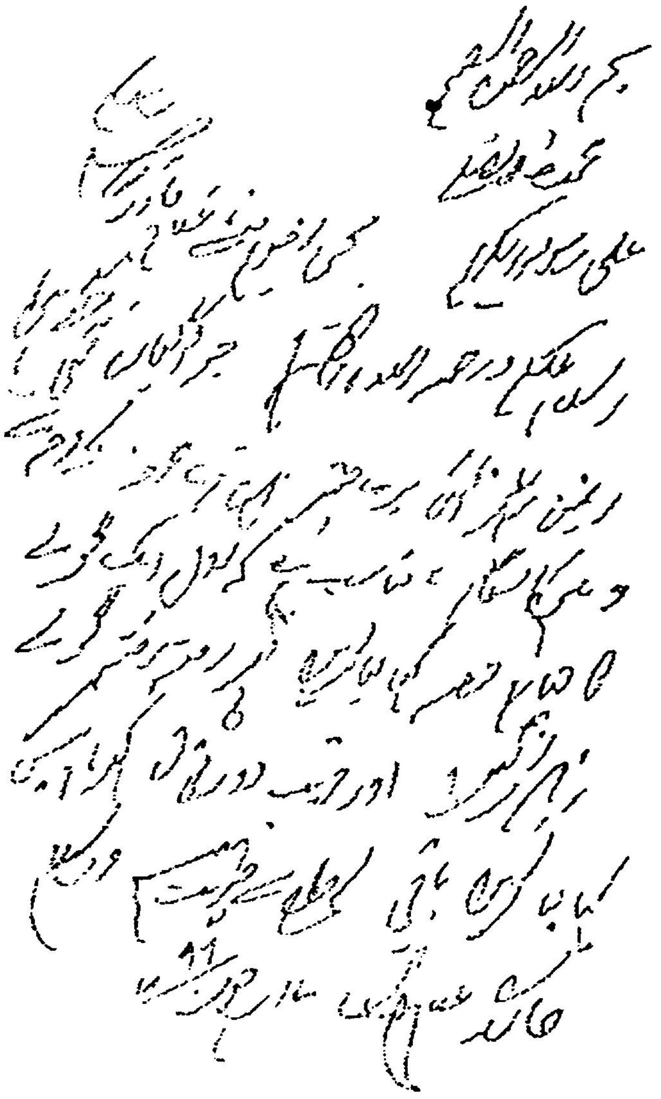

بسم اللہ الرحمن الرحیم

[illegible]

[illegible]

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ [illegible]

[illegible]

[illegible] اور [illegible] [illegible]

[illegible]

والسلام

[illegible] ۹۶

عکس مکتوب نمبر ۵۹

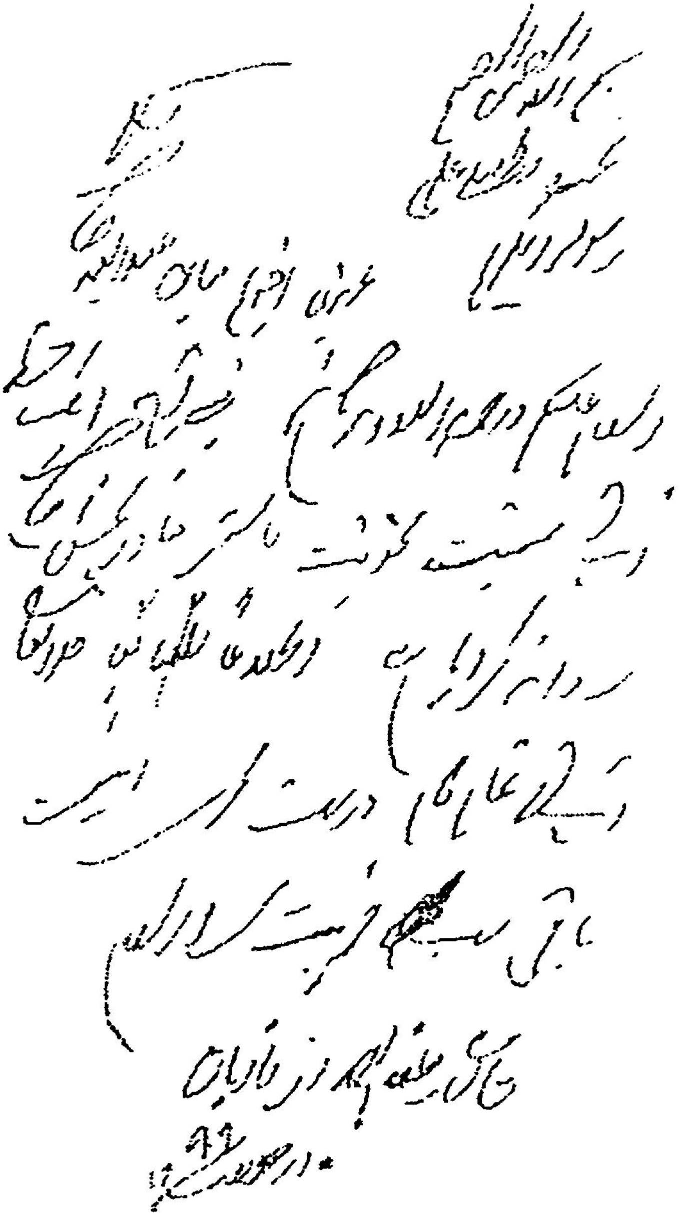

بسم اللہ الرحمن الرحیم

[illegible]

عزیزم احمد میاں سلمکم اللہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ [illegible]

[illegible]

باقی سب خیریت ہے والسلام

[illegible]

عکس مکتوب نمبر ۶۱

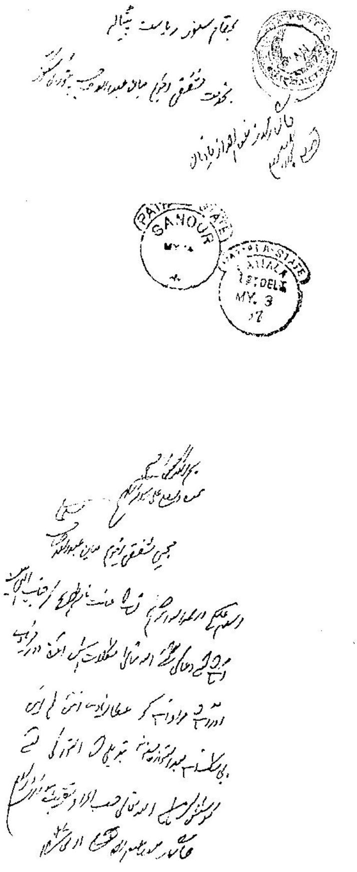

بمقام سنور ریاست پٹیالہ

بخدمت مشفق مکرم میاں عبداللہ صاحب جلدساز سنور

PATIALA STATE
SANOUR
MY

PATIALA STATE
PATIALA
MY. 3

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

محبی مشفق مکرم میاں عبداللہ صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ [illegible]

[illegible]

خاکسار مرزا محمود احمد

عکس مکتوب نمبر۶۲

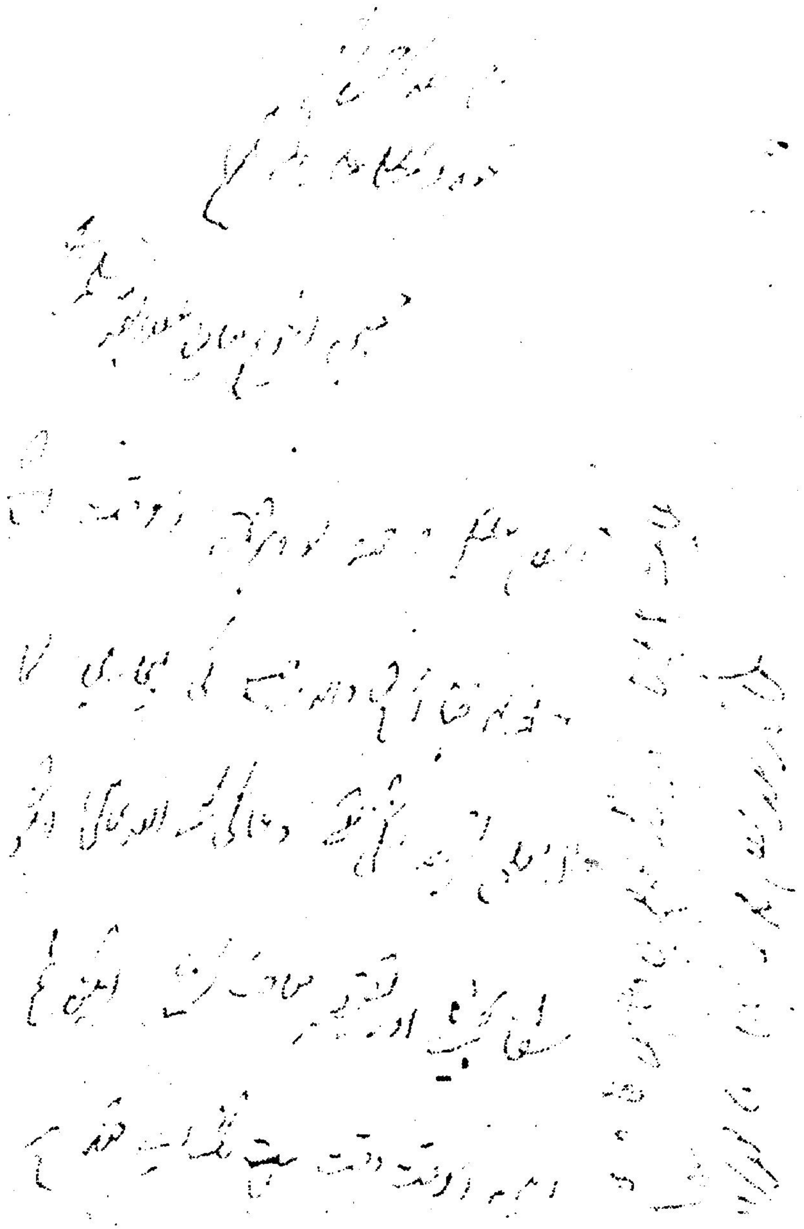

عکس مکتوب نمبر ۶۳

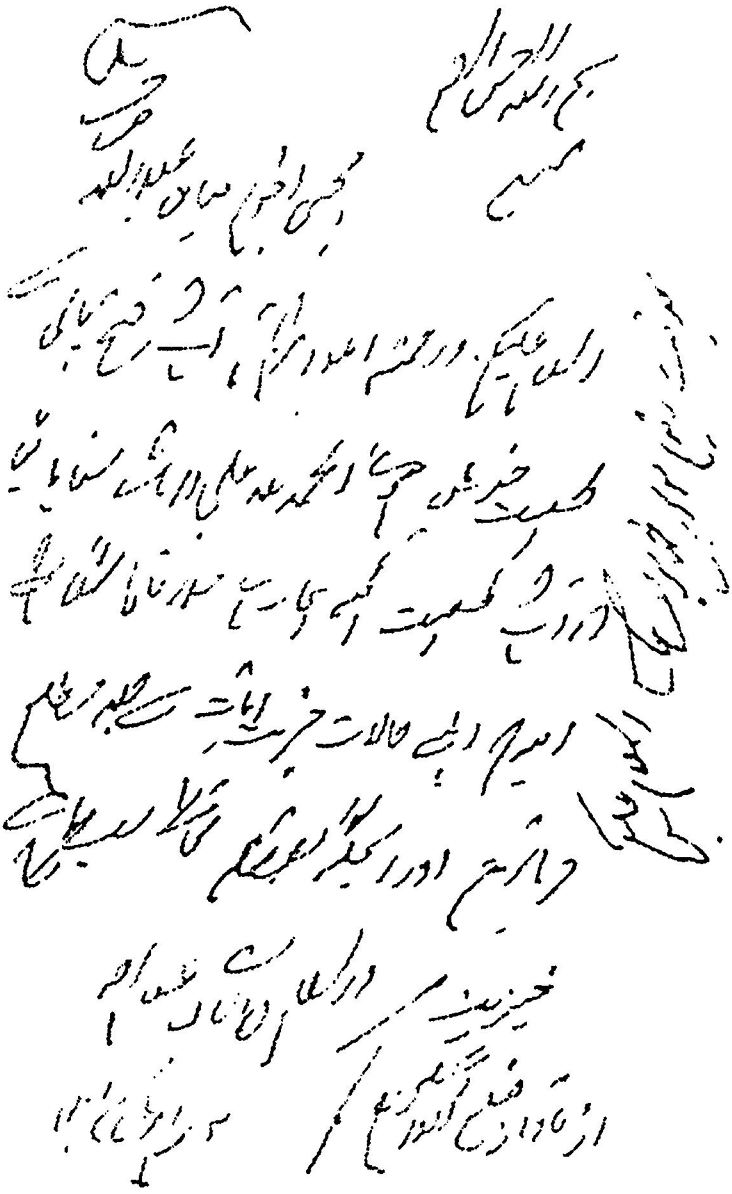

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محبی [illegible] صاحب [illegible]

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ آپ کا رقعہ [illegible]

کیفیت خیریت [illegible] الحمد للہ علی ذالک [illegible]

اور آپ کی کیفیت [illegible] ان شاء اللہ

امید ہے اپنے حالات خیریت سے جلد مطلع

فرماتے رہیں اور دیگر احباب کو السلام علیکم

والسلام

خیر اندیش [illegible]

از قادیان [illegible]

۳ [illegible]

عکس مکتوب نمبر ۶۸

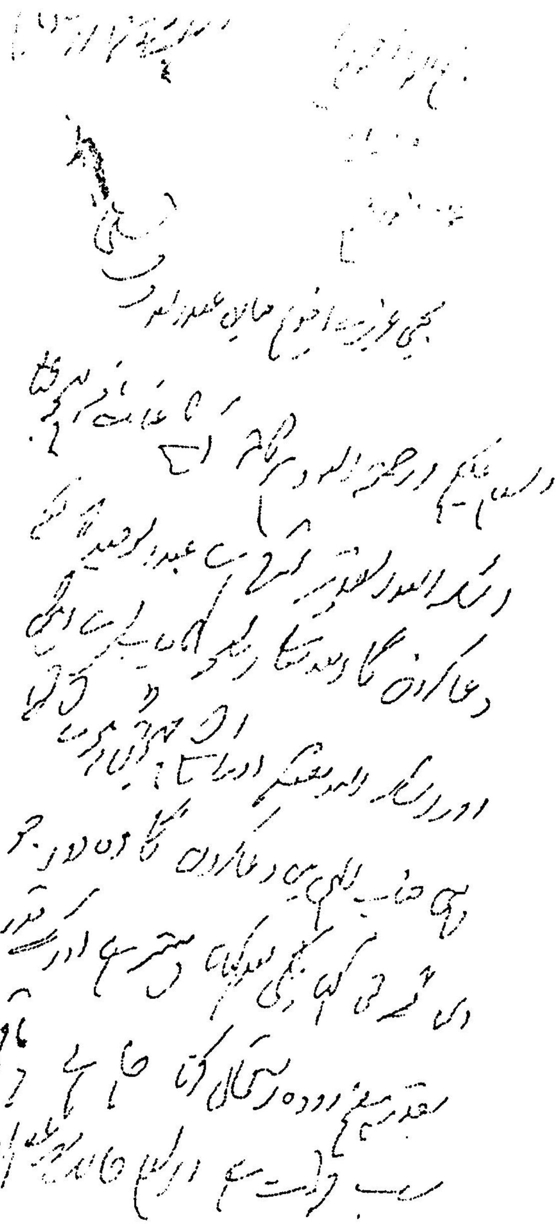

[illegible]

مکرمی عزیزی اخویم میاں عبدالعزیز صاحب

[illegible]

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

[illegible] عبدالرحیم [illegible]

دعا کرتا ہوں [illegible]

اور [illegible]

[illegible]

[illegible] ہے اور [illegible]

[illegible]

[illegible] والسلام [illegible]

عکس مکتوب نمبر ۶۹

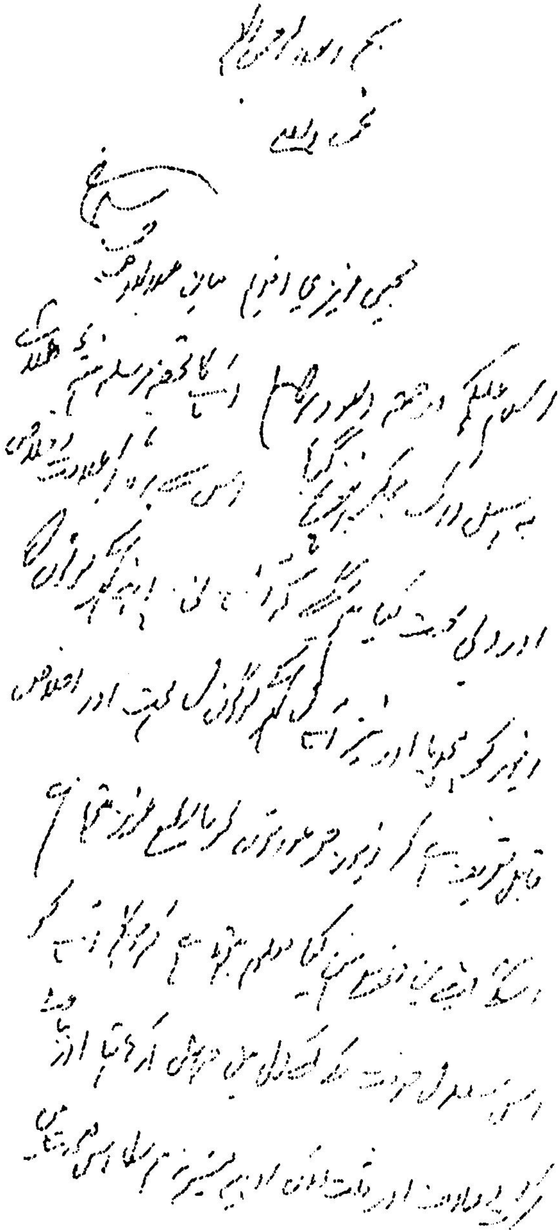

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

دل کی بیتابی [illegible] دنیا [illegible]

[illegible] مسرت [illegible]

[illegible] اور [illegible]

[illegible] دنیا میں [illegible]

[illegible] اور [illegible]

[illegible] اور [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] اور [illegible]

[illegible]

عکس مکتوب نمبر ۷

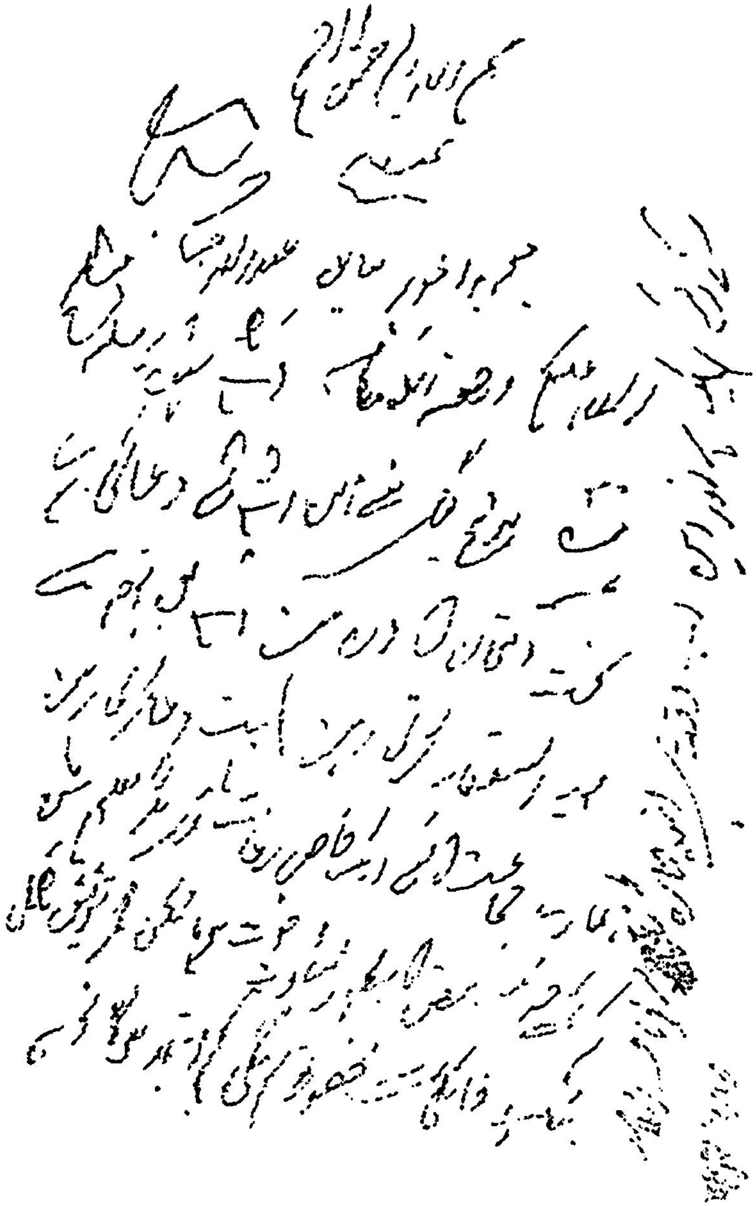

عکس مکتوب نمبر ۷۱

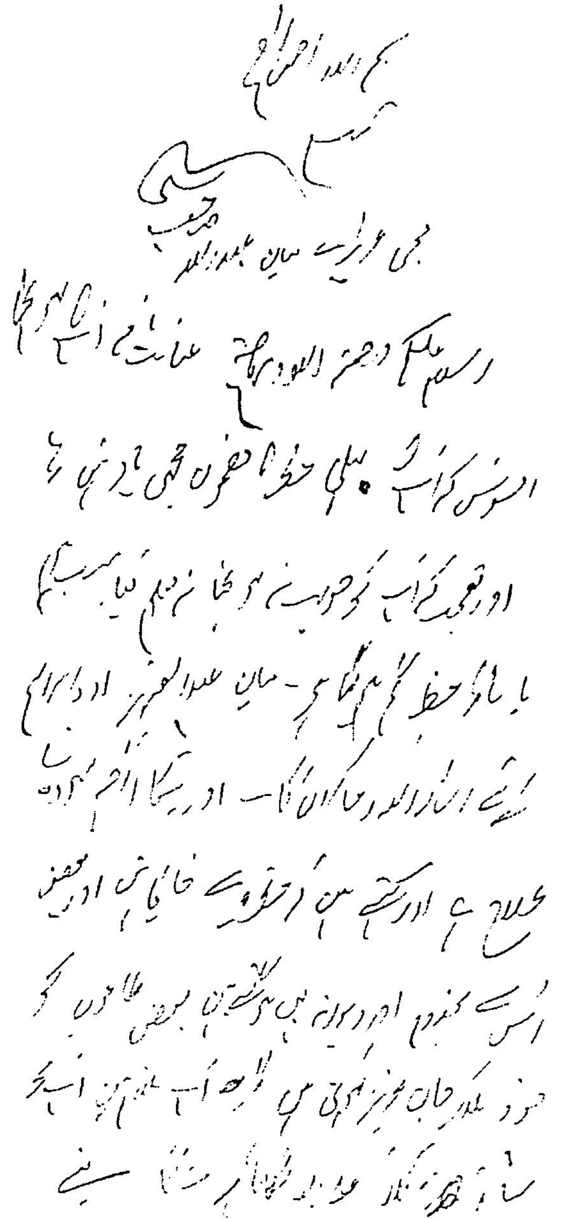

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محبی عزیزے میاں عبداللہ صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ عنایت نامہ [illegible]

افسوس کہ آپ کے [illegible] بھی یاد نہیں ہے

اور تعجب کہ آپ کو [illegible]

[illegible] میاں عبدالعزیز اور ابراہیم

کے لیے ان شاء اللہ دعا کروں گا۔ اور [illegible]

علاج ہے اور [illegible] اور [illegible]

اس کے [illegible] اور [illegible] کو

ضرور [illegible]

[illegible]

[illegible] بین المللی رسالت [illegible] جنابعالی

کشتی نوح در [illegible] [illegible]

بعد العلاج دیگر شرایط تحمل [illegible]

والسلام

۱۸ [illegible]

عکس مکتوب نمبر ۲۷

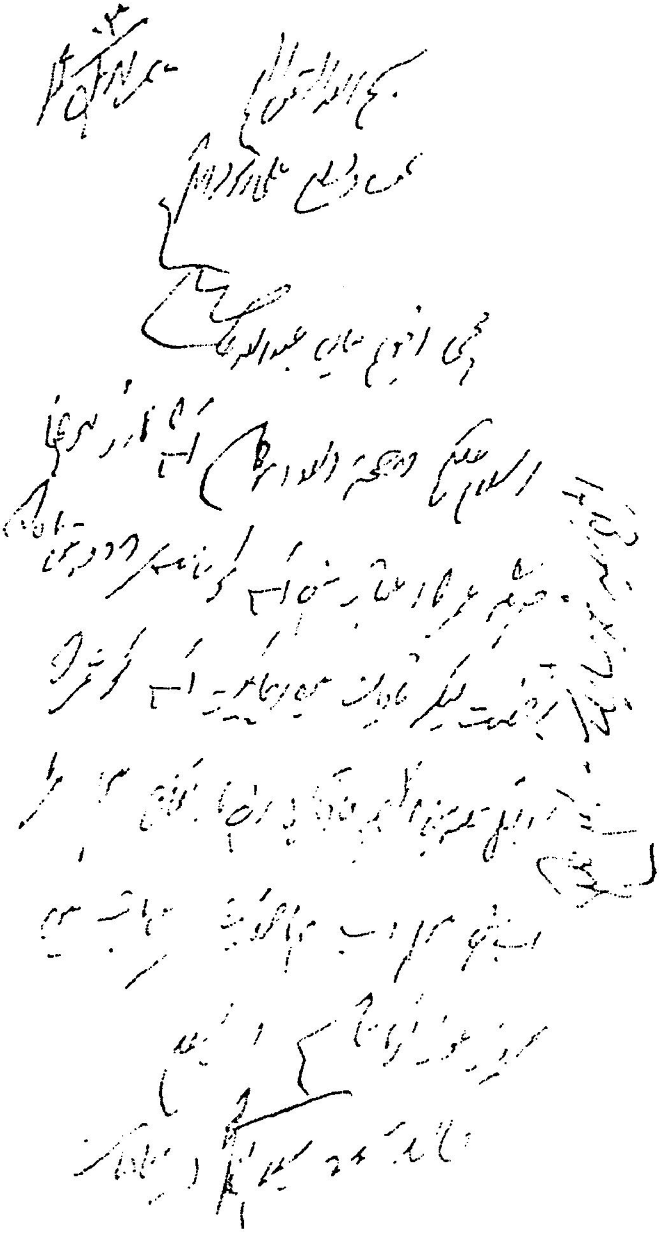

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی اخوی جناب عبداللہ صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ [illegible]

[illegible]

عکس مکتوب نمبر ۳۷

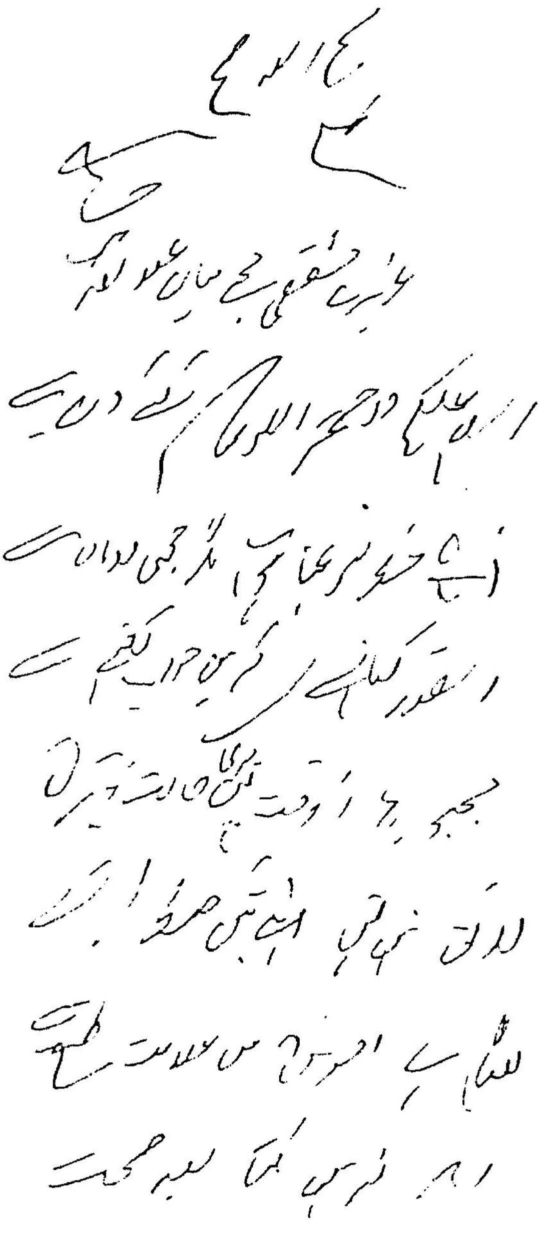

انشاء الله [illegible] دعا کرده تا [illegible]

[illegible] محمود [illegible] [illegible]

و السلام [illegible]

عکس مکتوب نمبر ۴۷

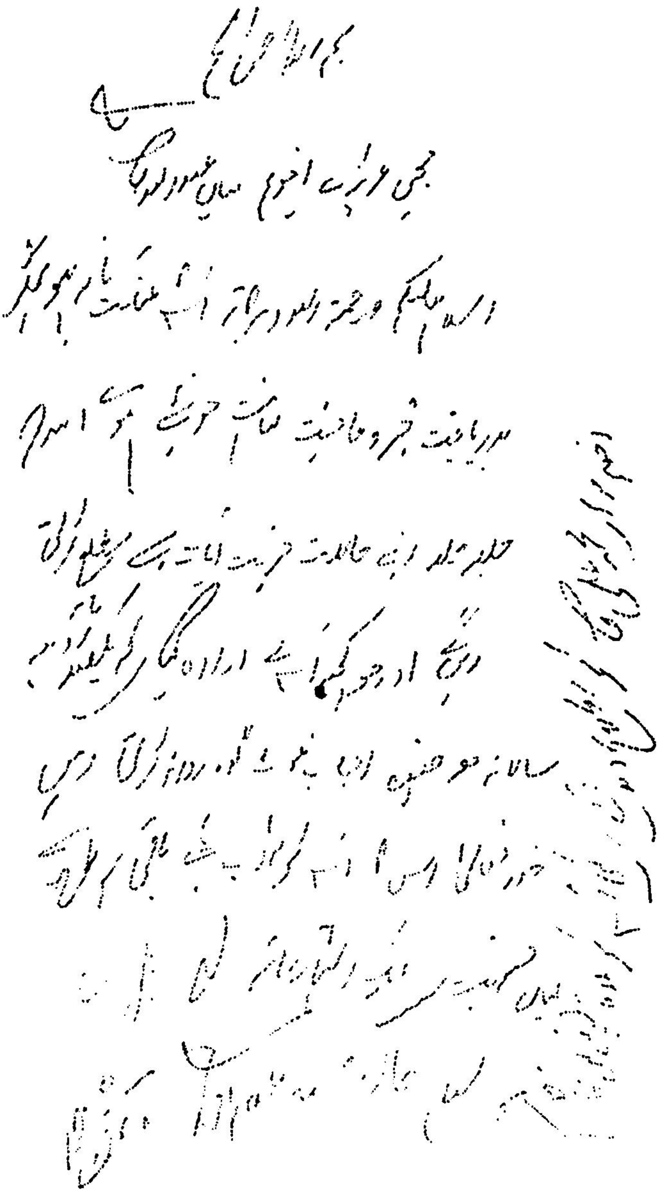

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محبی عزیزے اخوی میاں [illegible]

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ [illegible]

[illegible] دریافت خیر و عافیت [illegible]

[illegible] حالات [illegible]

[illegible]

عکس مکتوب نمبر ۷۵

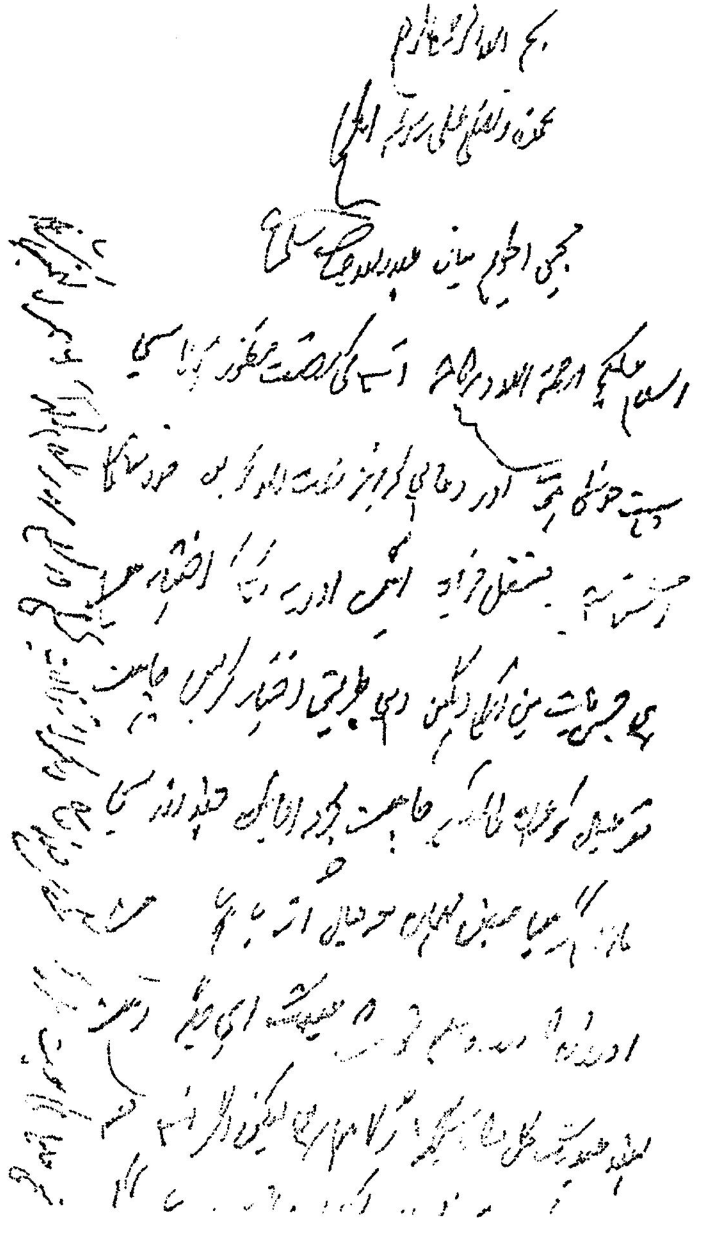

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

محبی المکرم میاں عبداللہ صاحب [illegible]

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ آپ کی [illegible]

سب [illegible] اور دعا کی [illegible]

[illegible]

جس بات میں [illegible] دینی طریق اختیار کریں [illegible]

[illegible] حاجت [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

عکس مکتوب نمبر ۶۷

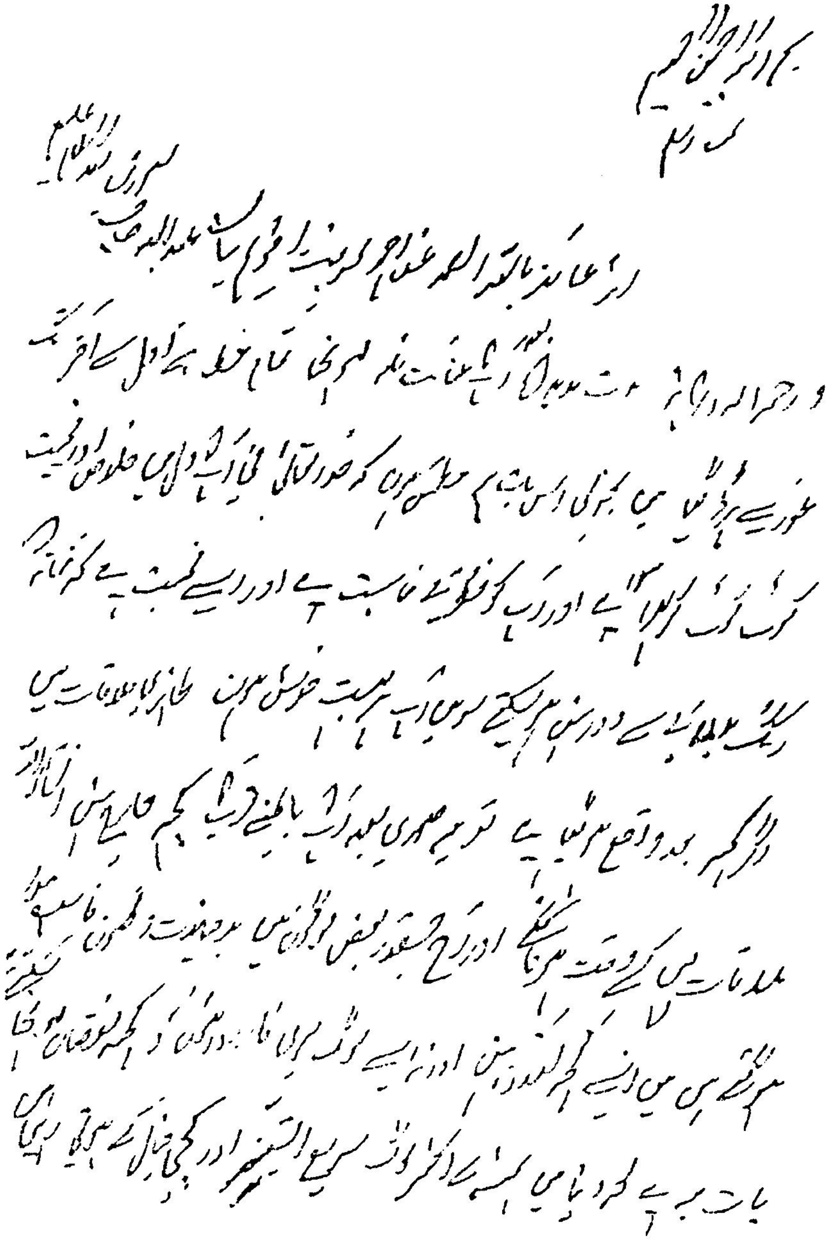

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی

[illegible] السلام علیکم
[illegible] حامد اللہ صاحب

و رحمۃ اللہ و برکاتہ [illegible] آپ کا [illegible] نظم پہنچی تمام خط پڑھ کر دل [illegible]
[illegible] اس بات پر مطمئن ہوں کہ خدا تعالیٰ نے آپ کو [illegible] اخلاص اور محبت
[illegible] ہے اور آپ کو [illegible] مناسبت ہے اور ایسے نسبت ہے کہ [illegible]
[illegible] سے دور ہو سکتے ہیں آپ بہت خوش ہوں [illegible] ملاقات میں
اگر کبھی [illegible] ہو گیا ہے تو [illegible] بعد آپ [illegible] کچھ جانتے ہیں [illegible]
ملاقات میں کہ [illegible] وقت [illegible] اور [illegible] بعض لوگوں میں [illegible]
[illegible] میں ایسے [illegible] اور ایسے لوگ [illegible]
بات ہے کہ دنیا میں ہمیشہ [illegible] اور کبھی [illegible]

اور یہ ہم اس بارہ میں بیان کرتے ہیں کہ اگر ایسے لوگ نہ اپنے ملکوں سے کوئی حرکت دینا چاہیں نہ اپنے کو اعانت قبول دینا چاہیں کچھ بگاڑ سکتے ہیں۔ انسان کے لئے اصل تو حقیقی کسب خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے اگر وہ ناراض ہو تو بارہ میں ہم ترک کر دینا بلکہ دشمن ہونا کر اپنے ... سے کام نہیں کر سکتے اور اگر راضی ہو تو لشکر کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتے جو کچھ حقیقت میں ہے اور ہر ایک بارہ میں حاجت اللہ ہی ہے اور لشکر کے دیتے وہ کچھ نہیں ہیں تو ہر ایک شخص اپنا جوہر ظاہر کرتا ہے نیک آدمی اپنی نیکی ظاہر کرتا اور وفاداری اور صدق دور حق اپنے بیمار ... ظاہر کرتا ہے اور بد آدمی اپنی بدچلنی اور بد ... اور [illegible] اپنے مادہ بد کو ظاہر کرتا ہے اللہ جل شانہٗ فرماتا ہے۔ کل یعمل علیٰ شاکلتہ یعنی ہر ایک شخص اپنے مادہ اور اپنی فطرت کے مطابق عمل کرتا ہے۔

اور باقی سب طرح سے خیریت ہے والسلام

خاکسار غلام احمد از قادیان

[illegible]

۱۶ اپریل [illegible]

عکس مکتوب نمبر ۸۰

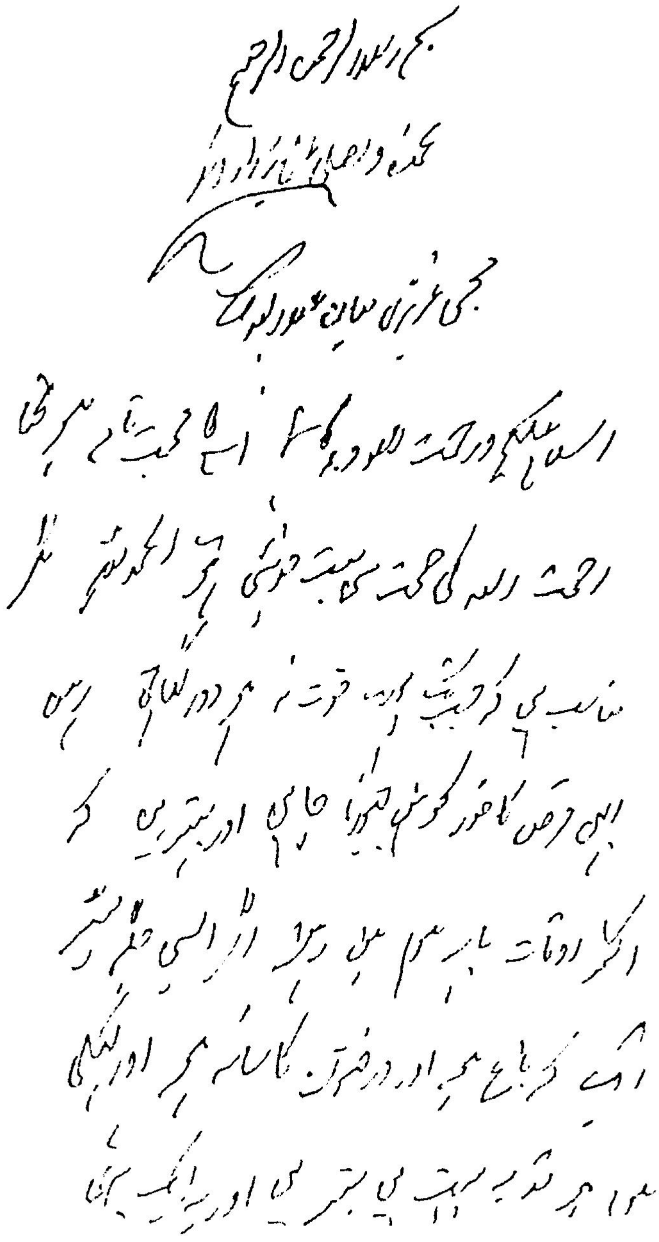

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

محبی عزیزم میاں عبدالکریم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ آپ کا محبت نامہ ملا [illegible]

رحمت اللہ کی صحت سے بہت خوشی ہوئی الحمد للہ مگر

مناسب یہی ہے کہ جب تک پوری قوت نہ ہو دور کا [illegible] رہیں

ابھی مرض کا عود کر شدید ہو جاتا ہے اور بہتر یہ ہے کہ

اکثر اوقات باہر صحن میں رہیں اگر ایسی جگہ میسر

آئے کہ باغ ہو اور درختوں کا سایہ ہو اور کھلی

ہوا ہو تو یہ بہت ہی بہتر ہے اور یہ ایک [illegible]

دور ہیں اور نہ یکسر جدا اور [illegible] ہم ان کی فکر میں ہیں [illegible]

[illegible] جتنا [illegible] چاہیں نہ کہ اس [illegible] کچھ اگر [illegible]

[illegible] کی دست [illegible] میں [illegible] اور

گناہ کا [illegible] بہت [illegible] حقیقت میں [illegible]

[illegible]

باقی اب خیریت [illegible]

والسلام [illegible]

[illegible]

عکس مکتوب نمبر ۸۱

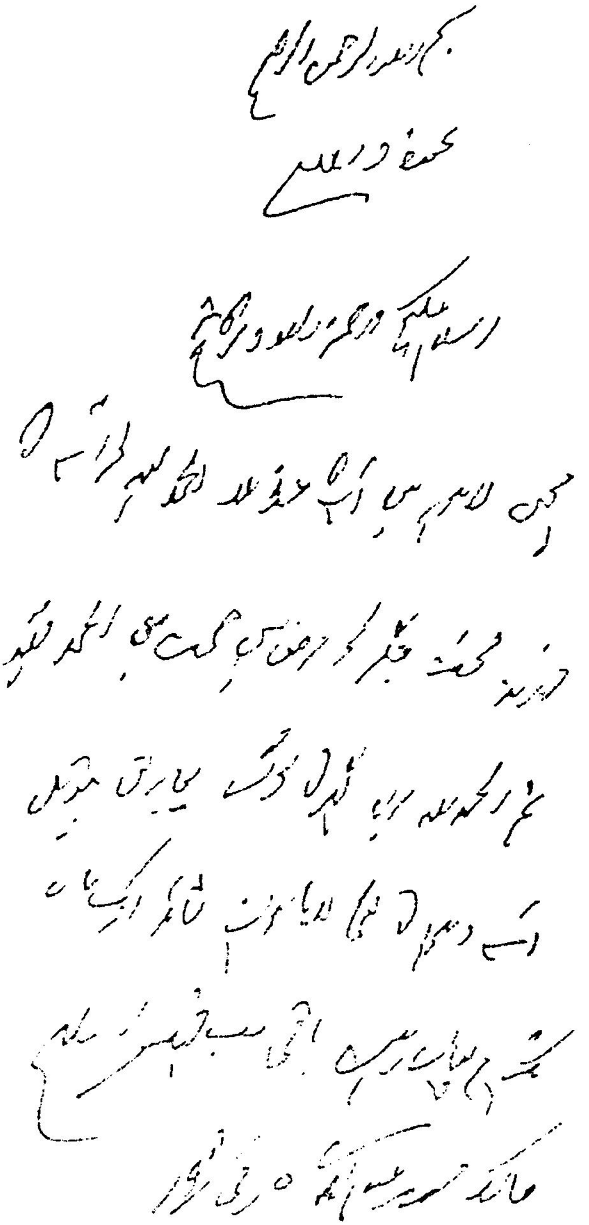

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محترمہ [illegible]

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

[illegible] لاہور میں آپ [illegible] الحمد للہ [illegible]

[illegible] الحمد للہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

حضرت خان صاحب

ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب سلّمہ

حضرت خان صاحب ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب سلّمہٗ کے نام تعارفی نوٹ

حضرت مخدومی ڈاکٹر محمد اسماعیل صاحب جماعت احمدیہ میں ایک خاص مقام رفیع رکھتے ہیں۔ اپنے علم و فضل، تقویٰ و طہارت، اخلاقِ فاضلہ کے لحاظ سے اور اس نسبت کی وجہ سے جو ان کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہے۔ آپ حضرت اُمّ المومنین (مَتَّعنَا اللّٰہُ بِطُوْلِ حَیَاتِہَا) کے حقیقی بھائی ہیں ان کی تربیت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نظر کیمیا اثر کے نیچے ہوئی ہے۔ میں حضرت میر صاحب کو جماعت احمدیہ کے صوفی منش بزرگوں میں سب سے بلند مقام پر دیکھتا ہوں۔ وہ روحانیت سے سرشار اور قربِ الٰہی کے لئے بیتاب قلب رکھتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق روایات کے سلسلے میں اہل بیت کی روایات کو مستثنٰی کر کے آپ کا مقام ہی بلند ہے اور میں تو ان کو بھی اہلِ بیت میں داخل سمجھتا ہوں۔ ان کی بیان کردہ روایات نہایت صاف اور صحیح ہیں۔ انہوں نے چوتھائی صدی کا زمانہ حضرت اقدس کے ساتھ گزارا ہے۔ وہ خود اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا ایک نشان ہیں اور میں ان کو آیت اللہ یقین کرتا ہوں۔ ان کی زندگی اور ان کا ڈاکٹر ہونا یہ سب ایک پیشگوئی کا نتیجہ ہے۔ حضرت میر صاحب کا تذکرہ تفصیل سے مرحوم عرفانی صغیر لکھنا چاہتے تھے۔ ان کے نوٹوں کی بنا پر اب کتاب تعارف میں انشاء اللہ خدا کے فضل سے خاکسار لکھنے کا عزم رکھتا ہے۔ حضرت میر صاحب کو یہ خصوصیت بھی حاصل ہے کہ جیسے حضرت نانا جان رضی اللہ عنہ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عزت صہر حاصل تھی۔ حضرت میر صاحب کو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی (جو المصلح الموعود اور مثیل مسیح بھی ہیں) سے یہ نسبت خدا کے فضل سے حاصل ہے۔ حضرت میر صاحب کے نام کے مکتوبات ان کی روایات کے سلسلے میں سیرۃ المہدی میں درج ہوئے ہیں اسی سے لے کر مع ان روایات کے جن کے تحت وہ درج ہوئے ہیں اور حضرت مخدومی مرزا بشیر احمد صاحب سَلَّمَہُ اللّٰہُ الْاَحَدُ کے نوٹ کے ساتھ درج کر رہا ہوں۔ (عرفانی کبیر)

فہرست مکتوبات بنام

حضرت خان صاحب ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب سلّمہٗ

مکتوب نمبر	تاریخ تحریر	صفحہ
۱	بلا تاریخ	۲۵۲
۲	۱۱؍اپریل ۱۹۰۵ء	۲۵۳
۳	۳۱؍اگست ۱۹۰۵ء	۲۵۴
۴	بلا تاریخ	۲۵۷

مکتوب نمبر۱

عزیزی میر محمد اسماعیل صاحب

السلام علیکم

حامل ہذا کو محمود احمد کی خیر و عافیت کی دریافت کے لئے بھیجا جاتا ہے۔ اور احتیاطاً دس روپے محمود احمد کے لئے بھیجے جاتے ہیں اگر کولووائن کی قیمت میں کمی ہو تو دس روپے میں سے دے دیں باقی خیریت ہے۔

خاکسار

مرزا غلام احمد عفی عنہ

مکرر یہ ہے کہ محمود احمد کی والدہ چاہتی ہیں کہ ایک دن کے لئے محمود احمد کی خبر لے آویں۔ مناسب ہے کہ میاں معراج دین صاحب کو اطلاع دے چھوڑیں کہ ایک دن کے لئے اپنا حصہ مکان جہاں پہلے رہی تھیں خالی کرادیں صرف ایک رات رہیں گی ابھی یہ بات ایسی پکی نہیں ہے مگر شاید وہ روانہ ہوں۔ محمود احمد کو بہت یاد کرتی ہیں اور بے قرار ہیں۔ والسلام☆

خاکسار

مرزا غلام احمد عفی عنہ

اس چٹھی پر ذیل کی یادداشت درج ہے۔

’’یہ رقعہ حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب کے دست مبارک کا لکھا ہوا ہے جو کہ فاطمہ بنت قاضی ضیاء الدین صاحب کے پاس سے ملا ہے اور تبرکاً اس کو اپنے پاس رکھتا ہوں۔ فقط۔ محمد عبداللہ احمدی بوتالوی۔‘‘

* * *

☆ اصحاب احمد جلد ہفتم صفحہ ۱۷۰، ۱۷۱

ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے مکان کے مختلف حصوں میں رہائش تبدیل فرماتے رہتے تھے۔ سال ڈیڑھ سال ایک حصہ میں رہتے۔ پھر دوسرا کمرہ یا دالان بدل لیتے۔ یہاں تک کہ بیت الفکر کے اوپر جو کمرہ مسجد مبارک کی چھت پر کُھلتا ہے اس میں بھی آپ رہے ہیں اور ان دنوں میں گرمی میں آپ کی اور اہل بیت کی چارپائیاں اوپر کی مسجد میں جو صحن کی صورت میں ہے بچھتی تھیں۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ مجھے جس زمانے کا ہوش ہے میں نے آپ کو زیادہ تر اس کمرہ میں رہتے دیکھا ہے جس میں اب حضرت اماں جان رہتی ہیں جو بیت الفکر کے ساتھ شمالی جانب واقع ہے☆۔

ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ جب میں لاہور میڈیکل کالج میں ففتھ ائیر کا سٹوڈنٹ تھا تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مجھے مندرجہ ذیل خط تحریر فرمایا۔

مکتوب نمبر ۲

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ

عزیزی اخویم میر محمد اسماعیل صاحب سلّمہٗ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

چونکہ بار بار خوفناک الہام ہوتا ہے اور کسی دوسرے سخت زلزلہ ہونے کی اور آفت کے لئے خبر دی گئی ہے۔ اس لئے مناسب ہے کہ فی الفور بلاتوقف وہ مکان چھوڑ دو۔ اور کسی باغ میں جا رہو۔ اور بہتر ہے کہ تین دن کے لئے قادیان میں آکر مل جاؤ۔

والسلام☆☆

خاکسار

مرزا غلام احمد

۱۱؍اپریل ۱۹۰۵ء

✻ ✻ ✻

☆ سیرت المہدی جلد اوّل حصہ سوم صفحہ ۷۳۵، ۷۳۶ جدید ایڈیشن ☆☆ سیرت المہدی جلد دوم حصہ چہارم صفحہ ۳۱ جدید ایڈیشن

ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ جب میری شادی کی تیاری ہوئی تو میں دہلی کے شفاخانہ میں ملازم تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے اس کے متعلق خط وکتابت ہوتی تھی۔ میں پہلے اس جگہ راضی نہ تھا۔ آپ نے مجھے ایک خط میں لکھا کہ اگر تمہیں یہ خیال ہو کہ لڑکی کے اخلاق اچھے نہیں ہیں تو پھر بھی تم اس جگہ کو منظور کر لو۔ اگر اس کے اخلاق پسندیدہ نہ ہوئے تو میں انشاء اللہ اس کے لئے دعا کروں گا جس سے اس کے اخلاق درست ہو جائیں گے۔

حضور کے خط کی نقل یہ ہے۔

مکتوب نمبر ۳

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

عزیزی میر محمد اسمٰعیل صاحب سلّمہٗ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں نے تمہارا خط پڑھا۔ چونکہ ہمدردی کے لحاظ سے یہ بات ضروری ہے کہ جو امر اپنے نزدیک بہتر معلوم ہو اس کو پیش کیا جائے۔ اس لئے میں آپ کو لکھتا ہوں کہ اس زمانے میں جو طرح طرح کی بدچلنیوں کی وجہ سے اکثر لوگوں کی نسل خراب ہو گئی ہے۔ لڑکیوں کے بارے میں مشکلات پیدا ہو گئی ہیں اور میں دیکھتا ہوں کہ بڑی بڑی تلاش کے بعد بھی اجنبی لوگوں کے ساتھ تعلق پیدا کرنے سے کئی بدنتیجے نکلتے ہیں۔ بعض لڑکیاں ایسی ہوتی ہیں کہ ان کے باپ یا دادوں کو کسی زمانے میں آتشک تھی اور کئی مدت کے بعد وہ مرض ان میں بھی پیدا ہو جاتی ہے۔ بعض لڑکیوں کے باپ دادوں کو جذام ہوتا ہے تو کسی زمانہ میں وہی مادہ لڑکیوں میں بھی پیدا ہو جاتا ہے۔ بعض میں سِل کا مادہ ہوتا ہے۔ بعض میں دِق کا مادہ اور بعض کو بانجھ ہونے کی مرض ہوتی ہے اور بعض لڑکیاں اپنے خاندان کی بدچلنی کی وجہ سے پورا حصہ تقویٰ کا اپنے اندر نہیں رکھتیں۔ ایسا ہی اور بھی عیوب ہوتے ہیں کہ اجنبی لوگوں سے تعلق پکڑنے کے وقت معلوم نہیں ہوتے لیکن جو اپنی قرابت کے لوگ ہیں ان کا سب حال معلوم ہوتا ہے۔ اس لئے میری دانست میں آپ کی طرف سے نفرت کی وجہ بجز اس کے کوئی نہیں ہو سکتی کہ یہ بات ثابت ہو جائے کہ بشیر الدین کی لڑکی دراصل بدشکل ہے یا کانی یعنی یک چشم ہے یا

کوئی ایسی اور بدصورتی ہے جس سے وہ نفرت کے لائق ہے۔ لیکن بجز اس کے کوئی عذر صحیح نہیں ہے۔ یہ تو ظاہر ہے کہ لڑکیوں کے اپنے والدین کے گھر میں اور اخلاق ہوتے ہیں اور جب شوہر کے گھر آتی ہیں تو پھر ایک دوسری دنیا ان کی شروع ہوتی ہے۔ ماسوا اس کے شریعت اسلامی میں حکم ہے کہ عورتوں کی عزت کرو اور ان کی بداخلاقی پر صبر کرو اور جب تک ایک عورت پاک دامن اور خاوند کی اطاعت کرنے والی ہو تب تک اس کے حالات میں بہت نکتہ چینی نہ کرو کیونکہ عورتیں پیدائش میں مردوں کی نسبت کمزور ہیں۔ یہی طریق ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیویوں کی بداخلاقی کی برداشت کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اپنی عورت کو تیر کی طرح سیدھی کر دے وہ غلطی پر ہے۔ عورتوں کی فطرت میں ایک کجی ہے۔ وہ کسی صورت سے دور نہیں ہوسکتی۔ رہی یہ بات کہ سیّد بشیرالدین نے بڑی بداخلاقی دکھلائی ہے۔ اس کا یہ جواب ہے کہ جو لوگ لڑکی دیتے ہیں۔ ان کی بداخلاقی قابل افسوس نہیں۔ جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے ہمیشہ سے یہی دستور چلا آتا ہے کہ لڑکی والوں کی طرف سے اوائل میں کچھ بداخلاقی اور کشیدگی ہوتی ہے اور وہ اس بات میں سچے ہوتے ہیں کہ وہ اپنی جگر گوشہ لڑکی کو جو نازونعمت میں پرورش پائی ہوتی ہے۔ ایک ایسے آدمی کو دیتے ہیں جس کے اخلاق معلوم نہیں اور وہ اس بات میں بھی سچے ہوتے ہیں کہ وہ لڑکی کو بہت سوچ اور سمجھ کے بعد دیں کیونکہ وہ ان کی پیاری اولاد ہے اور اولاد کے بارہ میں ہر ایک کو ایسا کرنا پڑتا ہے اور جب تم نے شادی کی اور کوئی لڑکی پیدا ہوئی تو تم بھی ایسا ہی کرو گے۔ لڑکی والوں کی ایسی باتیں افسوس کے لائق نہیں ہوا کرتیں۔ ہاں جب تمہارا نکاح ہو جائے گا اور لڑکی والے تمہارے نیک اخلاق سے واقف ہو جائیں گے تو وہ تم پر قربان ہو جائیں گے۔ پہلی باتوں پر افسوس کرنا دانائی نہیں۔ غرض میرے نزدیک اور میری رائے میں یہی بہتر ہے کہ اس رشتہ کو مبارک سمجھو اور اس کو قبول کرلو۔ اور اگر ایسا تم نے کیا تو میں بھی تمہارے لئے دعا کروں گا۔ اپنے کسی مخفی خیال پر بھروسہ مت کرو۔ جوانی اور ناتجربہ کاری کے خیالات قابل اعتبار نہیں ہوتے۔ موقعہ کو ہاتھ سے دینا سخت گناہ ہے۔ اگر لڑکی بداخلاق ہوگی تو میں اس کے لئے دعا کروں گا کہ اس کے اخلاق تمہاری مرضی کے موافق ہو جائیں گے اور سب کجی دور ہو جائے گی۔ ہاں اگر لڑکی کو دیکھا نہیں ہے تو یہ ضروری ہے کہ اوّل اس کی شکل وشباہت سے اطلاع حاصل کی جائے۔ لڑکپن اور طفولیت کے زمانہ کی اگر بدشکل بھی ہو

تو وہ قابلِ اعتبار نہیں ہوتی ۔ اب شکل وصورت کا زمانہ ہے ۔ میری نصیحت یہ ہے کہ شکل پر تسلی کر کے قبول کر لینا چاہئے ۔ مولود بے شک پڑھے ۔ آخر وہ تمہارا ہی مولود پڑھے گی ۔ حرج کیا ہے ۔

۳۱ / اگست ۱۹۰۵ء والسلام

مرزا غلام احمد

(آخر صفحہ کے بعد) مکرر یہ کہ اس خط کے پڑھنے کے بعد صاف لفظوں میں مجھے اس کا جواب ایک ہفتہ کے اندر بھیج دیں ۔ وَالدُّعَا ۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ خط بیاہ شادی سے تعلق رکھنے والے امور کے متعلق ایک نہایت ہی قیمتی فلسفہ پر مبنی ہے اور یہ جو حضرت صاحب نے خط کے آخر میں مولود کے متعلق لکھا ہے اس کا یہ مطلب ہے کہ ہماری ممانی صاحبہ اپنے والدین کے گھر میں غیر احمدیوں کے رنگ میں مولود پڑھا کرتی تھیں اور غالبًا ان کے والد صاحب کو اصرار ہوگا کہ وہ بدستور مولود پڑھا کریں گی ۔ جس پر حضرت صاحب نے لکھا کہ اس میں کوئی حرج نہیں ۔ جب لڑکی بیاہی گئی اور خاوند کے ساتھ اس کی محبت ہوگئی تو پھر اس نے ان رسمی مولودوں کو چھوڑ کر بالآخر گویا خاوند کا ہی مولود پڑھنا ہے ۔ سو ایسا ہی ہوا اور اب تو خدا کے فضل سے ہماری ممانی صاحبہ احمدی ہو چکی ہیں ۔

* * *

مکتوب نمبر۴

ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ مبارک احمد کی وفات پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مجھے مندرجہ ذیل خط تحریر فرمایا تھا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ نَحْمَدُهٗ وَ نُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عزیز مبارک احمد ۱۶؍ستمبر ۱۹۰۷ء بقضاء الٰہی فوت ہوگیا۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ۔ ہم اپنے ربّ کریم کی قضا و قدر پر صبر کرتے ہیں۔ تم بھی صبر کرو۔ ہم سب اس کی امانتیں ہیں اور ہر ایک کام اس کا حکمت اور مصلحت پر مبنی ہے۔

والسلام

مرزا غلام احمد

خاکسار عرض کرتا ہے کہ کہنے کو تو اس قسم کے الفاظ ہر مومن کہہ دیتا ہے۔ مگر حضرت صاحب کے منہ اور قلم سے یہ الفاظ حقیقی ایمان اور دلی یقین کے ساتھ نکلتے تھے اور آپ واقعی انسانی زندگی کو ایک امانت خیال فرماتے تھے اور اس امانت کی واپسی پر دلی انشراح اور خوشی کے ساتھ تیار رہتے تھے۔ نیز خاکسار عرض کرتا ہے کہ ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب ہمارے حقیقی ماموں ہیں۔ اس لئے ان کے ساتھ حضرت مسیح موعودؑ اپنے چھوٹے عزیزوں کی طرح خط و کتابت فرماتے تھے۔ ان کی پیدائش ۱۸۸۱ء کی ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے ان کا ذکر انجام آتھم کے ۳۱۳ صحابہ کی فہرست میں ۷۰ نمبر پر کیا ہے مگر چونکہ سیّد محمد اسمٰعیل دہلوی طالب علم کے طور پر نام لکھا ہے۔ اس لئے بعض لوگ سمجھتے نہیں۔ ست بچن میں بھی ان کا نام انہی الفاظ میں درج ہے۔

* * *

حضرت سیٹھ

اسماعیل آدم صاحب سلمہُ اللہ تعالیٰ

احباب بمبئی

حضرت سیٹھ اسماعیل آدم سلّمہٗ اللہ تعالیٰ

کے نام تعارفی نوٹ

بمبئی کو اپنی تجارتی اور سیاسی حیثیت سے جو اہمیت حاصل ہے وہ ظاہر ہے۔ بمبئی گویا بابِ عالم ہے۔ جن کو بمبئی کو دیکھنے کا کبھی موقع ملا ہے وہ وہاں کی مصروف زندگی کو دیکھ کر یہ خیال نہیں کرسکتا کہ یہاں کے رہنے والوں کو مذہب کے متعلق سوچنے کا بھی وقت مل سکتا ہے۔ بمبئی ایک بین الاقوامی شہر بن گیا ہے۔ ہندوستان کے اس سب سے بڑے شہر میں احمدیت کی بنیاد ۱۸۹۲ء میں رکھی گئی اور سب سے پہلے بابا زین الدین ابراہیم جو ایک کپڑے کی مل میں انجینئر تھے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے اس وقت ہمارے محترم بھائی سیٹھ اسماعیل آدم بدوِ شباب میں تھے۔ وہ ایک معزز میمن خاندان کے فرد تھے۔ اسی قبیلہ کے جس کے ایک فرد حضرت سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب مدراسی رضی اللہ عنہ تھے۔ اسی زمانہ کا اسماعیل آدم اپنی قوم کے نوجوانوں میں ایک ہونہار اور علمی مذاق کا نوجوان تھا۔ مذہب کی اہمیت مقبولیت کے رنگ میں گو سمجھتا تھا مگر مذہب کی عملی روح اس زمانہ کے تاجر نوجوانوں کی طرح نہ تھی۔ ہاں علمی مذاق تھا۔ اخبار بینی اور اخبار نویسی کا بھی مذاق تھا۔ یہی مذاق انہیں احمدیت کے لئے رہنمائی کرنے والا ہوا۔ ۸۵-۱۸۸۶ء کے قریب ان کے اندر حق پرستی اور حق جوئی کی فطرتی چنگاری سُلگ اُٹھی اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق اخبار اذکار نے ان کو تحقیق حق کی طرف متوجہ کیا۔ اس کے متعلق مفصّل حالات ان کے تذکرہ میں آئیں گے انہوں نے اپنے پیر **صَاحِبُ الْعَلَمْ** (جھنڈے والا پیر) سے ایک حلفی بیان چاہا اور فارسی زبان میں ایک خط لکھا جس کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

’’ہم تو دنیا دار ہیں اور روحانی آنکھوں سے اندھے ہیں اور آپ لاکھوں انسانوں کے پیشوا اور رہنما ہیں۔ صاحب بصیرت ہیں۔ لہٰذا آپ حلفاً جواب دیں کہ

میرزا غلام احمد صاحب قادیانی مدّعی مہدویت و مسیحیت اپنے دعویٰ میں صادق ہیں یا کاذب؟ اگر آپ نے کوئی جواب نہ دیا اور وہ (مرزا صاحب) سچے ہوئے اور ہم ہدایت سے محروم ہو گئے تو آپ خدا تعالیٰ کے نزدیک اس کے ذمہ دار ہیں اور اگر وہ جھوٹے ہیں اور ہم نے نادانی سے ان کو مان لیا تو ہماری گمراہی کا وبال سب آپ کے سر پر ہے‘‘۔

اس کا جواب حضرت پیر سائیں جھنڈے والے صاحب نے جو لکھا۔ وہ بھی درج ذیل ہے۔

شہادت اوّل:۔ ہمارے سلسلہ کا دستور رہے کہ مابین نماز مغرب وعشاء ہم اپنے مریدوں کے ساتھ حلقہ کر کے ذکر اللہ کیا کرتے ہیں۔ ایک روز حلقہ میں بحالتِ کشف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہم نے دیکھا تو ہم نے آپ سے سوال کیا کہ یا حضرت! یہ شخص مرزا غلام احمد کون ہے؟ تو آپ نے جواب دیا۔

’’از ماست‘‘

یعنی مرزا غلام احمد تو ہماری طرف سے ہے۔

شہادت دوم:۔ ہمارے خاندان کا وطیرہ ہے کہ بعد از نماز عشاء ہم کسی سے کلام نہیں کرتے اور سو جاتے ہیں یہی سنّت رسول ہے۔ ایک دن خواب میں ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ تو ہم نے سوال کیا کہ حضور مولویوں نے اس شخص (حضرت مسیح موعود) پر کفر کے فتوے لگا دئے ہیں اور اس کو جھٹلاتے ہیں تو آپ نے ارشاد فرمایا۔

’’در عشق ما دیوانہ شدہ است‘‘

یعنی مرزا غلام احمد تو ہمارے عشق اور محبت میں دیوانہ ہیں۔

شہادت سوم:۔ ہمارا سلسلہ اور خاندان تہجد گزار ہے۔ اس لئے ہم روزانہ رات کو تین بجے کے بعد اٹھتے ہیں اور بعد نماز تہجد کروٹ پر لیٹے رہتے ہیں اور اسی وضو سے صبح کی نماز پڑھتے ہیں اور یہ بھی سنّتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ ایک دن اسی کروٹ لیٹنے کی حالت میں کچھ وقت غنودگی طاری ہوئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہوئے۔ اس وقت ہماری حالت نیند اور بیداری کے درمیان تھی تو ہم نے آپ کا دامن پکڑ لیا اور عرض کی۔ یا رسول اللہ! اب تو سارا ہندوستان چھوڑ عرب کے علماء نے بھی کفر کے فتوے دے دیئے تو آپ نے بڑے جلال میں تین بار

دوہرا کر فرمایا۔

''هُوَ صَادِقٌ. هُوَ صَادِقٌ. هُوَ صَادِقٌ''

یعنی مرزا غلام احمد تو سچے ہیں۔ مرزا غلام احمد تو سچے ہیں۔ مرزا غلام احمد تو سچے ہیں۔

یہ جواب ''پیر سائیں جھنڈے والے'' صاحب نے جناب سیٹھ اسمٰعیل آدم صاحب آف بمبئی کے پاس یہ لکھ کر کہ

> ''یہ ہے سچی گواہی جو ہمارے پاس ہے۔ ہم آپ کی قسم سے سبکدوش ہوگئے۔ ماننا نہ ماننا آپ کا کام ہے۔'' (راقم رشید الدین پیر صَاحِبُ الْعَلَمْ) بھیج دیا۔

یہ جواب پہنچنا تھا کہ سیٹھ اسمٰعیل صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کر لی اور آپ کے حلقہ اطاعت میں داخل ہوگئے۔

سلسلہ بیعت میں داخل ہونے کے بعد کل کا اسماعیل بالکل بدل گیا اور حقیقی معنوں میں ابدال ہوگیا۔ قابلیت موجود تھی، اخلاص تھا۔ اس سلسلہ میں آکر ترقی کرتا چلا گیا اور وہ پھر بمبئی کے سلسلہ کا آدم قرار پایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عاشقانہ رنگ میں اخلاص ہے اور سلسلہ کی خدمت میں انہوں نے بڑی بڑی قربانیاں کی ہیں۔ ان کی تفصیل کتاب تعارف میں آئے گی۔ خلافتِ ثانیہ کی اوّل ہی بیعت کر لی مگر بعد میں شیخ رحمت اللہ صاحب مرحوم اور دوسرے لاہوری احباب کے اثر میں لاہور سے تعلق رہا مگر قادیان سے قطع تعلق کیا نہ فسخ بیعت۔ بالآخر اللہ تعالیٰ نے توفیق بخشی کہ اصل مرکز سے کامل طور پر وابستہ ہوگئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی سیٹھ صاحب سے بڑی محبت تھی اور اس محبت کے اظہار کو خاکسار عرفانی نے بارہا دیکھا۔ ۱۸۹۸ء سے مجھے شرف ملاقات نصیب ہوا اور اس تعلق مودّت واخوت میں ہر نئے دن نے ترقی بخشی۔ اب ہم دونوں ستّر سے اوپر جا رہے ہیں اور خدا کا شکر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں ہوکر ایک ہی باپ کے بیٹے ہیں۔ ذیل کے خطوط انہیں کے نام ہیں اور حضرت سیٹھ صاحب اب کاروباری سلسلہ سے ریٹائر ہوکر سلسلہ کے کاموں میں مصروف ہیں اور جماعت احمدیہ بمبئی کے امیر ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو خدمت سلسلہ کے لئے تادیر سلامت رکھے۔ آمین۔

(خاکسار عرفانی کبیر)

فہرست مکتوبات بنام

حضرت سیٹھ اسماعیل آدم صاحب سلّمہُ اللہ

مکتوب نمبر	تاریخ تحریر	صفحہ
۱	۱۲؍فروری ۱۹۰۰ء	۲۶۵
۲	۹؍جنوری ۱۹۰۲ء	۲۶۵
۳	۳۰؍اکتوبر ۱۹۰۲ء ۞	۲۶۶
۴	۲۵؍دسمبر ۱۹۰۴ء	۲۶۷
۵	۳؍مئی ۱۹۰۷ء	۲۶۸
۶	بلا تاریخ	۲۶۹
۷	بلا تاریخ	۲۶۹
۸	۳؍اگست ۱۹۰۷ء	۲۷۰
۹	۵؍اکتوبر ۱۹۰۷ء	۲۷۰
۱۰	۲۱؍اکتوبر ۱۹۰۷ء	۲۷۱
۱۱	بلا تاریخ	۲۷۲
۱۲	یکم دسمبر ۱۹۰۷ء	۲۷۲
۱۳	بلا تاریخ	۲۷۳
۱۴	بلا تاریخ	۲۷۳
۱۵	۲۲؍دسمبر ۱۹۰۷ء	۲۷۴
۱۶	۲۰؍جنوری ۱۹۰۸ء ۞	۲۷۴

مکتوب نمبر۱

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آج آپ کا محبت نامہ معہ مبلغ دس روپے میرے پاس پہنچا خدا تعالیٰ آپ کو بہت بہت جزائے خیر بخشے۔ آمین ثم آمین۔ تجارت کی رونق اور بے رونقی اور امور کی طرح خدا تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔ یہ سب اس ملک کی شامت اعمال میں ہے۔ آپ ایک مدت تک مجھے یاد دلاتے رہیں۔ میں انشاء اللہ القدیر دعا کرتا رہوں گا۔ باقی بفضلہٖ تعالیٰ سب طرح سے خیریت ہے۔

۱۲؍فروری ۱۹۰۰ء والسلام
خاکسار
مرزا غلام احمد

* * *

مکتوب نمبر۲

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا عنایت نامہ پہنچا اور نیز مبلغ عـ۱۰ دس روپے کا نوٹ پہنچا خدا تعالیٰ آپ کے ترددات دور فرماوے اور نعم البدل عطا کرے۔ آمین۔ اللہ تعالیٰ بہت کریم و رحیم ہے۔ وہ بہت کریم و رحیم ہے۔ اللہ تعالیٰ زیادہ فضل و کرم کرتا ہے۔ دنیا میں انسانوں کو تھوڑی سی تکلیف دے کر رحمتوں کا دروازہ کھول دیتا ہے۔ اس پر توکل رہنا چاہئے اور میں نے بھی آپ کے لئے دعا کی ہے۔ خدا تعالیٰ قبول فرماوے۔ آمین۔ باقی سب طرح سے خیریت رہے۔

والسلام
۹؍جنوری ۱۹۰۲ء خاکسار
مرزا غلام احمد

مکتوب نمبر ۳

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ

مجبی عزیزی اخویم سیٹھ اسمٰعیل آدم سلّمہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا محبت اور اخلاص کا تحفہ جو آپ نے برخوردار محمود اور بشیر کی شادی کی تقریب پر بھیجا ہے یعنی ایک ٹوپی اور ایک اوڑھنی پہنچ گیا ہے۔ میں آپ کے اس محبانہ تحفہ کا شکر کرتا ہوں اور آپ کے حق میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو دین اور دنیا میں اس کا اجر بخشے۔ آمین۔ باقی خیریت ہے۔

۳۰؍ اکتوبر ۱۹۰۲ء والسلام

خاکسار

مرزا غلام احمد عفی عنہ

نوٹ نمبر ۱: ۔ حضرت سیٹھ اسماعیل آدم کے نام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ ایک خاص مکتوب درج کیا جاتا ہے۔ اس خط کا فوٹو الحکم کے جوبلی نمبر میں مرحوم محمود احمد عرفانی نے شائع کیا تھا۔ یہ خط اپنے اندر ایک تاریخ رکھتا ہے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی شادی پر مکرمی حضرت سیٹھ اسماعیل آدم نے ایک تحفہ حضرت کی خدمت میں بھیجا تھا وہ ایک ٹوپی تھی اور اوڑھنی تھی۔ ٹوپی پر کلابتوں سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ الہام درج تھا۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند مَظۡهَرُ الۡاَوَّلِ وَالۡاٰخِرِ مَظۡهَرُ الۡحَقِّ وَالۡعَلَآءِ کَاَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ [۱] اس سے ظاہر ہے کہ حضرت سیٹھ صاحب دوسرے اکابر صحابہ کی طرح اس وقت بھی حضرت خلیفہ ثانی کے مصلح موعود ہونے کا یقین رکھتے تھے۔

نوٹ نمبر ۲: ۔ حضرت سیٹھ اسماعیل آدم صاحب کے نام کے خطوط سے خود سیٹھ صاحب کی سیرۃ پر بھی ایک روشنی پڑتی ہے۔ گو مکتوبات کی اشاعت میں مکتوب الیہ کے سوانح حیات یا سیرۃ پر بحث مقصود نہیں۔ یہ چیزیں خود ان کے سوانح حیات میں تفصیلاً اور کتاب تعارف میں اجمالاً آئیں گی

---

[۱] تذکرہ صفحہ ۱۱۰ مطبوعہ ۲۰۰۴ء

مگر میں یہاں اپنے دلی جوش کو دبانہ رکھوں گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خطوط سے مکرم سیٹھ صاحب کا یہ عمل ثابت ہوتا ہے کہ وہ جب حضرت صاحب کی خدمت میں عریضہ لکھتے تو اس کے ساتھ ضرور ایک مقررہ رقم بھیجتے۔ خواہ ایسے خطوط کتنی مرتبہ لکھنے پڑتے۔ یہ دراصل قرآن مجید کی اس ہدایت پر عمل تھا کہ

''مومنو جب تم رسول سے علیٰحدہ مشورہ کرو تو اپنے مشورہ سے پہلے صدقہ پیش کیا کرو یہ تمہارے لئے خیر و برکت کا باعث ہے''۔

یہ ایک روح تھی جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قدسی نے اپنی جماعت میں پیدا کر دی تھی۔ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ۔ (عرفانی کبیر)

❋ ❋ ❋

مکتوب نمبر ۴

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ نَحْمَدُهٗ وَ نُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

مجبی اخویم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آج کی ڈاک میں مبلغ ۱۵ عہ پندرہ روپے مرسلہ آپ کے مجھ کو عین اس وقت پہنچے جب کہ سالانہ جلسہ آخری ...... میں ضرورت تھی۔ خدا تعالیٰ آپ کو ان تمام خدمات کی جزائے خیر بخشے۔ آمین۔ باقی بفضلہٖ تعالیٰ ہر طرح سے خیریت ہے۔ گاہے گاہے اپنی خیریت سے مطلع فرماتے رہیں۔

۲۵؍ دسمبر ۱۹۰۴ء

والسلام
خاکسار
مرزا غلام احمد

❋ ❋ ❋

مکتوب نمبر۵

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

محبی اخویم سیٹھ اسماعیل آدم صاحب سلّمہٗ اللہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کے خط آمدہ سے واقعہ دردناک آپ کی اہلیہ کی وفات سے اطلاع ہوئی اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ ۔ دعا بہت کی گئی تھی مگر تقدیر مبرم کے ساتھ کیا چارہ ہے بجز اس کے کہ صبر اور رضا سے کام لیا جائے۔ مجھے آپ کی زبانی معلوم ہے کہ آپ کی یہ اہلیہ مرحومہ بڑی خیر خواہ اور آپ کی تکالیف کے وقت خود اپنے آپ کو درد اور تکالیف میں ڈالتی تھی۔ جب کہ آپ کو طاعون ہوئی تو آپ کی خدمت کرنے کے وقت اپنی جان کی بھی پرواہ نہ کی۔ درحقیقت ایسی دلی خیر خواہ بیویاں بہت ہی کم ملتی ہیں اور ان کے مرنے سے زندگی تلخ ہو جاتی ہے اور نیز ان کے مرنے سے خانہ داری کا انتظام تمام درہم برہم ہو جاتا ہے مگر خدا تعالیٰ کی قضاء وقدر سے موافقت کرنا اور اس کی رضا پر راضی ہونا سچے ایماندار کا کام ہے۔ خدا تعالیٰ اپنے بندوں کو آزماتا ہے کہ وہ مصیبت کے وقت انشراحِ صدر سے صبر کرتے ہیں یا نہیں۔ مجھے معلوم تھا کہ آپ کی بیماری میں آپ کو بہت تکلیف ہے اس لئے دعا بار بار کی گئی مگر چونکہ آسمان پر ان کی موت مقرر ہو چکی تھی اور عمر کا پیمانہ لبریز ہو چکا تھا اس لئے دُعا بے سُود تھی۔ بہرحال اب آپ کو صبر کرنا چاہئے۔ خدا تعالیٰ قادر ہے کہ کسی نعم البدل سے اس درد کو دور کر دے۔ آپ کی موجودہ تکالیف کی گھبراہٹ تو بے شک آپ کو بہت صدمہ پہنچا رہی ہو گی مگر صبر کریں خدا آپ کو اس مصیبت کی جزا دے۔ آمین۔

باقی سب طرح سے خیریت ہے۔
والسلام
۳؍مئی ۱۹۰۷ء
خاکسار
مرزا غلام احمد بقلم خود

* * *

مکتوب نمبر ۶

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

پہلے آپ کے خط کا میں جواب لکھ چکا ہوں اور نوٹ دس عہ رُوپیہ کے پہنچنے کی بھی اطلاع دے چکا ہوں۔ آپ کے تجارتی کام میں تشویش ہونا میرے لئے باعثِ تفکّر ہے۔ خدا تعالیٰ غیب سے آپ کے لئے کوئی سامان میسر کرے اور کام میں رونق بخشے۔ آمین۔ باقی سب طرح سے خیریت ہے۔ دوسرا خط بھی پہنچ گیا۔ باقی سب خیریت ہے۔

والسلام

غلام احمد

* * *

مکتوب نمبر ۷

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا اخلاص نامہ مع نوٹ مبلغ دس عہ رَوپیہ مجھ کو ملا۔ خدا تعالیٰ آپ کو آپ کی ان خدمات کا دست بدست بدلہ دے۔ آمین۔ درحقیقت تجارت کے امور میں ہر جگہ یہی ہوا چل رہی ہے مگر اللہ تعالیٰ قادر ہے کہ اس ہوا کو بدلا دے۔ آمین۔ انشاء اللہ القدیر آپ کے لئے دعا کرتا رہوں گا۔ ہمیشہ اپنے حالات ابتلا آت سے مطلع فرماتے رہیں۔

والسلام

خاکسار

مرزا غلام احمد

* * *

مکتوب نمبر ۸

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

محبی اخویم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا عنایت نامہ پہنچا۔ میں نے پہلے خط کا جواب بھیج دیا تھا۔ شاید ڈاک میں گم ہو گیا ہو۔ میں انشاء اللہ دعا کروں گا۔ پہلے بھی دعا کی تھی۔ منی آرڈر نہیں پہنچا، غالباً کل تک پہنچ جائے گا۔ باقی بفضلہٖ تعالیٰ سب طرح سے خیریت ہے۔

والسلام

۳؍ اگست ۱۹۰۷ء

خاکسار

مرزا غلام احمد

قادیان

* * *

مکتوب نمبر ۹

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط مشتمل عزّا پُرسی عزیز مرحوم مبارک احمد معہ مبلغ دس روپیہ کے نوٹ کے پہنچا۔ خدا تعالیٰ آپ کو جزائے خیر بخشے۔ میں ہمیشہ آپ کے لئے دعا کرتا ہوں اور انشاء اللہ کرتا رہوں گا۔ باقی سب طرح سے خیریت ہے۔

۱۵؍ اکتوبر ۱۹۰۷ء

والسلام

خاکسار

مرزا غلام احمد

* * *

مکتوب نمبر ۱۰

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا اخلاص نامہ مع نوٹ مبلغ دہ[عہ] رَوپے پہنچا۔ جَزَاکُمُ اللّٰہُ خَیۡرًا ۔ خدا تعالیٰ یہ نئی شادی آپ کے لئے مبارک کرے اور اس میں آپ کا صدمہ اور غم بھلا دے۔ آمین ۔ بفضلہٖ تعالیٰ سب طرح خیریت ہے۔ میں یہ خط بمبئی میں بھیجتا ہوں ۔ امید ہے انشاء اللہ العزیز اس خط کے پہنچنے تک آپ بخیر و عافیت بمبئی میں پہنچ گئے ہوں گے ۔ خدا تعالیٰ آفات سے محفوظ رکھے ۔ والسلام

۲۱/اکتوبر ۱۹۰۷ء خاکسار

مرزا غلام احمد

از قادیان

* * *

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

عید الفطر مبارک باد

جناب مرشدنا و مولانا حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود ایدکم اللہ بنصرہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

قبل اس کے ایک عریضہ مع ایک پارسل بذریعہ ڈاک مورخہ ۲۳/رمضان المبارک کے روز خدمت عالی میں ارسال کیا تھا یقین ہے کہ پہنچا ہوگا ۔ آج روز اس عریضہ کے ساتھ مبلغ دس روپیہ کا نوٹ ارسال خدمت ہے ۔ غالباً یہ عید الفطر کے روز پہنچے گا ۔ یہ تحفہ عید قبول فرماویں اور دعا سے یاد شاد فرماویں ۔

آپ کا خاکسار خادم

۵/نومبر ۱۹۰۷ء اسماعیل آدم

از بمبئی

مکتوب نمبر ۱۱

دس روپیہ پہنچ گئے۔

والسلام
(غلام احمد)

☆☆☆

مخدومی

السلام علیکم

اتفاقاً پرانے کاغذات میں سے یہ کاغذ☆ نکلا ہے جس پر حضرت صاحب کے دستِ مبارک سے لکھا ہوا ہے اس واسطے ارسالِ خدمت ہے۔

والسلام
عاجز محمد صادق

❀ ❀ ❀

مکتوب نمبر ۱۲

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

مجبی اخویم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آج کی تاریخ آپ کا محبت نامہ مع مبلغ دس عـ۱۰ رُوپیہ مجھ کو ملا۔ خدا تعالیٰ آپ کو اِن تمام خدمتوں کی جزائے خیر بخشے آمین۔ اس طرف بھی قحط پڑ گیا ہے۔ یہ تمام انسانوں کی شامت اعمال ہیں۔ آگے طاعون کے دن بھی قریب آتے جاتے ہیں۔ معلوم نہیں کیا ہونے والا ہے۔ ایک پیش گوئی میں خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ آئندہ ایک سخت طاعون ہونے والا ہے۔ معلوم نہیں کہ اس سال یا آئندہ سال۔ اسی طرح ہمیشہ خیر و عافیت سے مطلع فرماتے رہیں۔

والسلام
مرزا غلام احمد

یکم / دسمبر ۱۹۰۷ء

☆ یہاں کاغذ سے مراد ''دس روپے پہنچ گئے'' والا مکتوب ہے۔ (ناشر)

حضرت اقدس

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سیٹھ اسمٰعیل آدم کالڑکا پلیگ سے بیمار ہے۔ انہوں نے دعا کے واسطے لکھا ہے۔ (محمد صادق)

مکتوب نمبر ۱۳

السلام علیکم

میرے نام بھی کل خط آیا تھا اور نیز دس روپیہ آئے تھے کہ اب بہ نسبت سابق اچھا ہے اور کل تار آئی تھی۔ میری طرف (سے) آپ خط لکھ دیں کیونکہ میں اس وقت بیمار ہوں اور خط میں لکھ دیں کہ تار پہنچ گئی تھی دعا کی گئی تھی اور اب خط بھی پہنچ گیا اور دس روپیہ بھی پہنچ گئے ہیں۔ دُعا کی جاتی ہے جلد اور واپسی صحت سے اطلاع بخشیں۔ یہی خط میری طرف سے ڈاک میں روانہ کردیں۔ اپنے ہاتھ سے لکھ دیں اور میری طرف سے لکھ دیں کہ آج بخار سے میں خود نہیں لکھ سکتا۔

والسلام

خاکسار

مرزا غلام احمد

مکتوب نمبر ۱۴

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا محبت نامہ پہنچا اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ وَالۡمِنَّۃُ کہ خدا تعالیٰ نے آپ کے لختِ جگر کو طاعون کے صدمہ میں بچالیا۔ درحقیقت یہ نئی زندگی ہے۔ خدا تعالیٰ نے آپ پر بہت ہی رحم کیا کہ اس مہلک مرض میں بچالیا۔ اس خط میں ایک نوٹ مبلغ دس عہ روپیہ پہنچا۔ جَزَاکُمُ اللّٰہُ خَیۡرَ الۡجَزَاءِ۔ باقی بفضلہٖ تعالیٰ ہر طرح خیر و عافیت ہے۔

والسلام

خاکسار

مرزا غلام احمد

مکتوب نمبر ۱۵

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ نَحْمَدُهٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کے پارچہ جات کا پارسل پہنچا۔ جَزَاكُمُ اللّٰهُ خَيْرًا ۔ آمین۔ اس وقت وہ تمام پارچہ جات جو تقسیم کرنے کے لائق تھے غرباء مستحقین کو تقسیم کر دیئے۔ خدا تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے۔ آمین اور جو خاص ہمارے گھر کے لئے آپ کا تحفہ تھا اس کا میں شکریہ ادا کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ آپ کو اس کا بدلہ دے۔ آمین۔ باقی بفضلِ تعالیٰ تا دم حال سب طرح سے خیریت ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بھی مع اہل و عیال خیریت اور امن اور امان سے رکھے اور بلاؤں سے بچاوے۔ آمین ثم آمین۔

۲۲؍دسمبر ۱۹۰۷ء والسلام خاکسار

مرزا غلام احمد عفی عنہ تعالیٰ

از قادیان

مکتوب نمبر ۱۶ ۞

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ نَحْمَدُهٗ وَ نُصَلِّیْ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا عنایت نامہ معہ مبلغ دس روپے کے نوٹ کے پہنچا۔ جَزَاكُمُ اللّٰهُ خَيْرَ الْجَزَاءِ۔ میں انشاء اللہ آپ کے لئے کئی دفعہ دعا کروں گا۔ خدا تعالیٰ آپ کو حوادث روزگار سے بچاوے۔ آمین۔ یہ آپ کے اخلاص کی نشانی ہے کہ باوجودیکہ کاروبار تجارت کی ویسی حالت نہیں جیسا کہ آپ لکھتے ہیں تب بھی ہمارے سلسلہ کے لئے آپ کی طرف سے برابر مدد پہنچتی ہے۔ خدا تعالیٰ آپ کے کاروبار تمام آسان کر دے اور مشکلات سے نجات بخشے۔ آمین والسلام خاکسار

۲۰؍جنوری ۱۹۰۸ء مرزا غلام احمد

۞ ۞ ۞

عکس مکتوبات

بنام

حضرت سیٹھ اسماعیل آدم صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

عکس مکتوب نمبر ۳

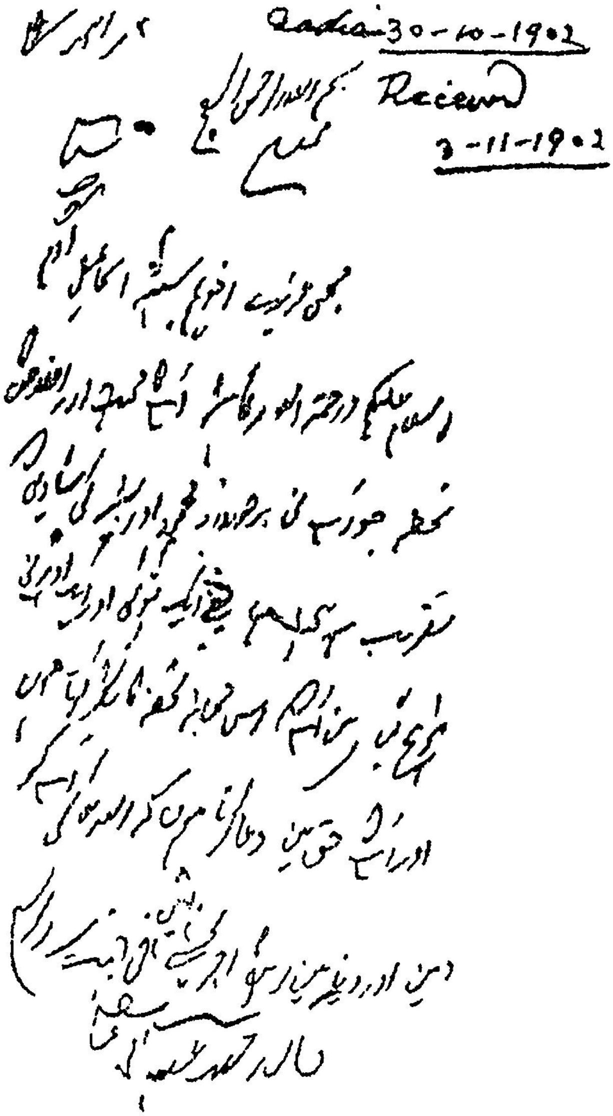

Qadian 30-10-1902

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی

Received 3-11-1902

محبی عزیزی اخویم سیٹھ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ آپ کا [illegible] اور [illegible]

[illegible] جو روپیہ آپ نے برخوردار محمود اور بشیر کی شادی

بتقریب [illegible] ایک [illegible] اور [illegible]

[illegible]

اور آپ کے حق میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو

دین اور دنیا میں [illegible]

والسلام

مرزا غلام احمد عفی عنہ

عکس مکتوب نمبر ۱۶

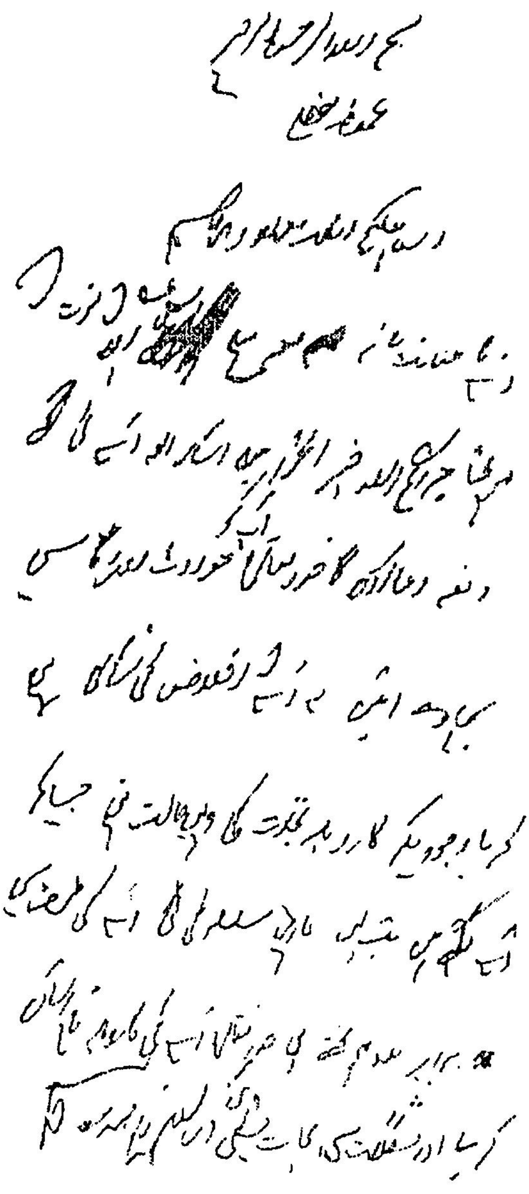

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

[illegible]

[illegible] ماشاء اللہ آپ کی

دفعہ دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ آپ کو [illegible]

[illegible]

[illegible] کاروبار تجارت کی [illegible] حالت [illegible] جیسا کہ

آپ نے لکھا ہے [illegible] سلسلہ [illegible] آپ کی طرف سے

[illegible] آپ کی [illegible]

[illegible]

حضرت شیخ

فتح محمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت شیخ فتح محمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام تعارفی نوٹ

شیخ فتح محمد صاحب آغازِ شباب میں بحیثیت طالب علم حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ کے حضور جموں پہنچے اور آپ کی خدمت میں کچھ کتابیں پڑھیں اور آپ کے توسط سے سلسلہ ملازمت میں منسلک ہو گئے۔ ذہین اور زیرک ہونے کے ساتھ طبیعت تیز تھی اور اس وجہ سے دوستوں کی بجائے دشمن زیادہ پیدا کر لیتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اخلاص رکھتے تھے اور حضور مؤلفۃ القلوب کے طور پر ہمیشہ دلداری فرماتے۔ پنشن لے کر آخر قادیان آ گئے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز بھی ہمیشہ چشم پوشی فرماتے رہے۔ بالآخر میں تو قادیان سے باہر گیا ہوا تھا معلوم ہوا کہیں روپوش ہو گئے اور پھر واپس نہ آئے۔ اللہ تعالیٰ ان کی ستّاری فرمائے۔ ان کی اولاد میں صلاحیت ہے اور وہ سلسلہ سے وابستہ ہیں۔ شیخ صاحب کے پاس حضرت اقدس کے خطوط کا ایک اچھا مجموعہ تھا اور مجھے دینے کا وعدہ کرتے رہے مگر میری غیر حاضری اور ان کی روپوشی نے موقعہ نہ دیا۔ ذیل کے مکتوبات ان کے فرزند رشید صالح محمد صاحب سے حاصل کر کے ملک فضل حسین صاحب نے الفضل میں شائع کئے ہیں۔

(عرفانی کبیر)

فہرست مکتوبات بنام
حضرت شیخ فتح محمد صاحبؓ

مکتوب نمبر	تاریخ تحریر	صفحہ
۱	۹؍ مارچ ۱۸۹۰ء	۲۷۹
۲	۱۶؍ ستمبر ۱۸۹۰ء	۲۷۹
۳	۱۸؍ مارچ ۱۸۹۱ء	۲۸۰
۴	۱۸؍ جولائی ۱۸۹۱ء	۲۸۰
۵	۲۳؍ اگست ۱۸۹۱ء	۲۸۱
۶	۲۳؍ دسمبر ۱۸۹۱ء	۲۸۱
۷	۲؍ جولائی ۱۸۹۲ء	۲۸۲

مکتوب نمبر۱

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ
مکرمی اخویم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

فتح محمد حصول بشارت کے لئے دو۲ رکعت نماز وقت عشاء پڑھ کر اکتالیس دفعہ سورۃ فاتحہ پڑھے اور اس کے اوّل و آخر گیارہ گیارہ دفعہ درود شریف پڑھے اور اپنے مقصد کے لئے دعا کر کے روبقبلہ باوضو سو رہے۔ جس دن سے شروع کریں۔ اُسی دن تک اس کو ختم کریں۔ انشاء اللہ العزیز وہ امر جس میں خیر اور برکت ہے۔ حالت منام میں ظاہر ہوگا۔ والسلام☆

۹؍مارچ ۱۸۹۰ء خاکسار
غلام احمد

بباعثِ ضعف وعلالت فتح محمد کی طرف خط نہیں لکھا گیا۔

(پتہ) بمقام جموں دارالریاست۔ مکرمی اخویم حکیم نورالدین صاحب ملازم ومعالج ریاست۔

* * *

مکتوب نمبر۲

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ
عزیزی میاں فتح محمد صاحب سلّمہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خط پہنچا۔ چونکہ اکثر اوقات طبیعت ضعیف رہتی ہے اس لئے خط کے جواب میں تاخیر ہوئی۔ ہمیشہ اپنے حالات خیریت سے مطلع کرتے رہیں۔ والسلام

۱۶؍ستمبر ۱۸۹۰ء غلام احمد عفی عنہ
بمقام لدھیانہ اقبال گنج

* * *

☆ الفضل نمبر ۱۰۹ جلد ۳۱ مورخہ ۸؍مئی ۱۹۴۳ء صفحہ ۳

مکتوب نمبر ۳

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا مہربانی نامہ پہنچا۔ آپ کے تردّدات بہت طول پذیر ہو گئے۔ خدا تعالیٰ رہائی بخشے۔ شاید ایک ہفتہ ہوا۔ میں نے آپ کو خواب میں دیکھا۔ گویا آپ مجھ سے پوچھتے ہیں کہ میں کیا کروں تو میں نے آپ کو یہ کہا ہے۔ خدا سے ڈر پھر جو چاہے کر۔ سو آپ تقویٰ اختیار کریں۔ اللہ جلّ شانہٗ آپ کوئی راہ پیدا کر دے گا۔

والسلام

غلام احمد

۱۸؍ مارچ ۱۸۹۱ء

از لدھیانہ محلّہ اقبال گنج

(نوٹ از ناقل) اس خط کے بائیں طرف اوپر کے حصہ میں مندرجہ ذیل عبارت بھی لکھی ہوئی ہے۔

’’از طرف عاجز حامد علی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ یہ الہامی الفاظ جس روز آپ کا خط پہنچا اسی روز معلوم ہوئے۔‘‘

* * *

مکتوب نمبر ۴

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ

مشفقی اخویم میاں فتح محمد صاحب سلّمہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا شفقت نامہ لودہانہ میں مجھ کو ملا۔ آپ کی بیماری کی وجہ سے بہت تردّد ہوا۔ آپ کے لئے دعا کی گئی۔ خدا تعالیٰ آپ کو بہت جلد شفا بخشے۔ اس جگہ بفضلہٖ تعالیٰ سب طرح سے خیریت ہے۔

والسلام

خاکسار

غلام احمد از لودھیانہ

۱۸؍ جولائی ۱۸۹۱ء

مکتوب نمبر ۵

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ

مشفقی محبی اخویم سلّمہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کا خط پہنچا۔ تسلی رکھیں۔ انشاء اللہ العزیز میں آپ کے لئے بہت دعا کروں گا۔

مشکلے نیست کہ آساں نشود

استغفار کا ورد رکھیں اور مجھ کو اپنے حالات سے خبر دیتے رہیں۔ میں لودھیانہ میں اسی مکان میں ہوں۔

۲۳؍اگست ۱۸۹۱ء والسلام

خاکسار

غلام احمد

از لودھیانہ

مکتوب نمبر ۶

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ

عزیزی میاں فتح محمد صاحب سلّمہٗ اللہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا عنایت نامہ پہنچا۔ آپ کی صحت سے بہت خوشی ہوئی اور میں بھی علیل رہا ہوں۔ اب بفضلہٖ تعالیٰ آرام ہے۔ آپ بوجہ تعلق ملازمت معذور ہیں کچھ معلوم نہیں کہ کب آپ کی ملاقات ہو۔ ہمیشہ اپنی خیر و عافیت سے مطلع و مسرور کرتے رہیں۔ زیادہ خیریت۔ والسلام

۲۳؍دسمبر ۱۸۹۱ء خاکسار

غلام احمد

از قادیان

مکتوب نمبر ۷

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ

محبی اخویم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط پہنچا۔ افسوس کہ آپ پھر معطّل اور بےکار ہیں۔ میں انشاء اللہ العزیز آپ کے لئے دعا کروں گا اور ظاہری سعی وکوشش آپ کرتے رہیں اور التزام نماز اور توبہ واستغفار ضروریات سے ہے۔ خدا تعالیٰ آپ کی پریشانی دور کرے اور وہ ہر ایک بات پر قادر ہے۔

۲؍ جولائی ۱۸۹۲ء والسلام

خاکسار

غلام احمد

از قادیان

* * *

حضرت مولوی

عبدالقادر صاحب لودہانوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

فہرست مکتوبات بنام

حضرت مولوی عبدالقادر صاحب لودہانویؓ

مکتوب نمبر	تاریخ تحریر	صفحہ
۱	۲۱؍مئی ۸۳ء	۲۸۶
۲	۹؍جون ۱۸۹۱ء	۲۸۸

حضرت مولوی عبدالقادر صاحب لودہانوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام تعارفی نوٹ

حضرت مولوی عبدالقادر صاحب رضی اللہ عنہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے براہین احمدیہ کے زمانے سے عقیدت وارادت رکھتے تھے اور قدیم طرز کے علماء میں سے یہ ایک ایسے بزرگ تھے جو سب سے پہلے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے باوجود قدیم وضع کے عالم ہونے کے اخلاص کے رنگ میں رنگین ہوئے۔ وہ ایک جیّد عالمِ تھے۔ حنفی المذہب تھے۔ آپ کے والد ماجد مولوی محمد موسیٰ صاحب رضی اللہ عنہ بھی بڑے عالم تھے۔ لودہانہ میں ان کا مدرسہ بڑی شان کا مدرسہ تھا۔ اسی مدرسے سے مکرمی مولوی ابوالبقا صاحب بقاپوری اور ان کے برادر بزرگ مولوی حضرت مولوی محمد اسمٰعیل صاحب بقاپوری رضی اللہ عنہ انہیں کے شاگردوں میں سے ہیں۔ حضرت مولوی عبدالقادر صاحب کو تبلیغ کا بہت شوق اور جوش تھا اور وہ جہاں جاتے حضرت اقدس کے دعوے اور دلائل کو پیش کرتے اور علماء میں تبلیغ کرتے رہتے۔ خاکسار عرفانی سے ۱۸۸۹ء سے تعلقاتِ اخوت تھے۔ وہ مولوی مشتاق احمد صاحب کے پاس باقاعدہ آیا کرتے تھے اور مولوی صاحب موصوف میرے استاد تھے۔ افسوس ہے ان کو ہدایت نہ ہوئی۔ ان کا ذکر مکتوبات کی چوتھی جلد کے دوسرے نمبر میں آئے گا۔ جہاں ان کے نام کا خط درج ہوگا۔ غرض حضرت مولوی عبدالقادر صاحب رضی اللہ عنہ سلسلے کے اوّلین علماء میں سے ایک نہایت مخلص اور جیّد عالم تھے۔ وہ خود لکھنے سے قاصر تھے اس لئے لودہانہ میں عموماً میر عباس علی صاحب کے خطوط میں جو کچھ عرض کرنا ہوتا کر دیتے تھے اور ان کے خطوط ہی میں جواب مل جاتا تھا اور کثرت سے قادیان آتے رہتے تھے اس لئے کچھ زیادہ خط وکتابت نہ کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان پر اپنے بیکراں فضل کرے۔ آمین۔

(خاکسار عرفانی)

مکتوب نمبر۱

بخدمت مخدومی مولوی عبد القادر صاحب!

بعد سلام مسنون عرض یہ ہے کہ جو کچھ آپ نے سمجھا ہے نہایت بہتر ہے۔ دنیا میں دعا جیسی کوئی چیز نہیں۔ اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ۔[1] یہ عاجز اپنی زندگی کا مقصد اعلیٰ یہی سمجھتا ہے کہ اپنے لئے اور اپنے عزیزوں اور دوستوں کے لئے ایسی دعائیں کرنے کا وقت پاتا رہے کہ جو رَبُّ العرش تک پہنچ جائیں اور دل تو ہمیشہ تڑپتا ہے کہ ایسا وقت ہمیشہ میسر آ جایا کرے مگر یہ بات اپنے اختیار میں نہیں۔ سو اگر خداوند کریم چاہے گا تو یہ عاجز آپ کے لئے دعا کرتا رہے گا۔ یہ عاجز خوب جانتا ہے کہ سچا تعلق وہی ہے جس میں سرگرمی سے دُعا ہے۔ مثلاً ایک شخص کسی بزرگ کا مرید ہے مگر اس بزرگ کے دل میں اس شخص کی مشکل کشائی کے لئے جوش نہیں اور ایک دوسرا شخص ہے جس کے دل میں بہت جوش ہے اور وہ ایسے کام کے لئے ہو رہا ہے کہ حضرت احدیت سے اس کی رستگاری حاصل کرے۔ سو خدا کے نزدیک سچا رابطہ یہ شخص رکھتا ہے۔ غرض پیری مریدی کی حقیقت یہی دعا ہے۔ اگر مرشد عاشق کی طرح ہو اور مرید معشوق کی طرح، تب کام نکلتا ہے یعنی مرشد کو اپنے مرید کی سلامتی کے لئے ایک ذاتی جوش ہو، تا وہ کام کر دکھاوے۔ سرسری تعلقات سے کچھ ہو نہیں سکتا۔ کوئی نبی اور ولی قوتِ عشقیہ سے خالی نہیں ہوتا یعنی ان کی فطرت میں حضرتِ احدیت نے بندگان خدا کی بھلائی کے لئے ایک قسم کا عشق ڈالا ہوا ہوتا ہے۔ پس وہی عشق کی آگ ان سے سب کچھ کراتی ہے اور اگر ان کو خدا کا یہ حکم بھی پہنچے کہ اگر تم دُعا اور غم خواری خلق اللہ نہ کرو تو تمہارے اجر میں کچھ قصور نہیں تب بھی وہ اپنے فطرتی جوش سے رہ نہیں سکتے اور ان کو اس بات کی طرف خیال بھی نہیں ہوتا کہ ہم کو اس جان کنی سے کیا اجر ملے گا کیونکہ ان کے جوشوں کی بنا کسی غرض پر نہیں بلکہ وہ سب کچھ قوتِ عشقیہ کی تحریک سے ہے اسی کی طرف اشارہ ہے جو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ اَلَّا يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ[2] خدا اپنے نبی کو سمجھاتا ہے کہ اس قدر غم اور درد کہ تو لوگوں کے مومن بن جانے کے لئے اپنے دل پر اُٹھاتا ہے، اس سے تیری جان جاتی رہے گی۔ سو وہ عشق ہی تھا جس

---

[1] ترمذی کتاب الدعوات

[2] الشعرآء:۴

سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جان جانے کی کچھ پرواہ نہ کی۔ پس حقیقی پیری مریدی کا یہی احوال ہے اور صادق اسی سے شناخت کئے جاتے ہیں کیونکہ خدا کا قدیمی احوال ہے کہ قوتِ عشقیہ صادقوں کے دلوں میں ضرور ہوتی ہے تا وہ سچے غم خوار بننے کے لئے لائق ٹھہریں جیسے والدین اپنے بچہ کے لئے ایک قوتِ عشقیہ رکھتے ہیں تو ان کی دعا بھی اپنے بچوں کی نسبت قبولیت کی استعداد زیادہ رکھتی ہے۔ اسی طرح جو شخص صاحب قوتِ عشقیہ ہے وہ خلق اللہ کے لئے حکم والدین رکھتا ہے اور خواہ نخواہ دوسروں کا غم اپنے گلے میں ڈال لیتا ہے کیونکہ قوتِ عشقیہ اس کو نہیں چھوڑتی اور یہ خداوند کریم کی طرف سے ایک انتظامی بات ہے کہ اس نے بنی آدم کو مختلف فطرتوں پر پیدا کیا ہے۔ مثلاً دنیا میں بہادروں اور جنگجو لوگوں کی ضرورت ہے سو بعض فطرتیں جنگ جوئی کی استعداد رکھتی ہیں۔ اسی طرح دنیا میں ایسے لوگوں کی بھی ضرورت ہے کہ جن کے ہاتھ پر خلق اللہ کی اصلاح ہوا کرے سو بعض فطرتیں یہی استعداد لے کر آتی ہیں اور قوتِ عشقیہ سے بھری ہوئی ہوتی ہیں۔

فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَى الْاٰلَآءِ ظَاهِرُهَا وَبَاطِنُهَا۔

۲۱؍ مئی ۸۳ء خاکسار ☆

بمطابق رجب ۱۳۰۰ھ مرزا غلام احمد

✻ ✻ ✻

☆ الحکم نمبر ۲۴، ۲۵ جلد ۲ مورخہ ۲۰، ۲۷؍ اگست ۱۸۹۸ء صفحہ ۱۲

مکتوب نمبر۲

مشفقی اخویم مولوی عبدالقادر صاحب سلّمہٗ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اس وقت مخلصی میاں عبداللہ صاحب اس غرض سے آپ کے پاس آتے ہیں کہ میں نے میاں گلاب شاہ صاحب کی وہ تمام پیشگوئی کتاب ازالہ اوہام میں درج کر لی ہے مگر ایک کسر اس میں باقی ہے اور وہ ہے کہ جہاں تک ممکن ہے ننو^{۱} دوننو^{۲} آدمی کی تصدیق سے میاں کریم بخش کی راست بازی اور صادق القول ہونے کی گواہی لی جائے۔ جس قدر ایسے آدمی ہوں اسی قدر بہتر ہوسکیں گے اور نیز اگر گاؤں میں اور آدمی میاں گلاب شاہ کے دیکھنے والے باقی ہوں ان سے ان کی نسبت بطور گواہی کچھ زیادہ دریافت کیا جائے۔ براہ مہربانی پوری پوری کوشش کر کے اس کام کو انجام دلا دیں یہ نہایت ضروری ہے۔ فقط☆

۹؍جون ۱۸۹۱ء

غلام احمد

ازلودھیانہ

* * *

☆ روزنامہ الفضل نمبر ۲۹۰ جلد ۳۰ مورخہ ۱۳؍دسمبر ۱۹۴۲ء صفحہ ۳

حضرت سیّد

امیر علی شاہ صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مکرم سیّد امیر علی شاہ صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(نوٹ) ان سیّد امیر علی شاہ صاحب کے متعلق کچھ معلوم نہیں ہو سکا کہ یہ کون بزرگ تھے مگر حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مکتوب سے معلوم ہوتا ہے کہ مولوی محمد تفضّل حسین صاحب رضی اللہ عنہ کے ذریعہ وہ حضرت اقدس کے دعاوی اور مقاصد سے آگاہ ہوئے تھے۔

انہیں اس امر پر غالباً اصرار تھا کہ حضرت اقدس اپنے دعاوی کا اظہار نہ کریں مگر حضور نے اس حقیقت کو واضح فرمایا کہ جو شخص مامور برائے اصلاح خلق ہوتا ہے وہ اگر اظہار نہ کرے تو معصیت ہوتی ہے۔

(عرفانی کبیر)

مکتوب

بخدمت اخویم مکرم سیّد امیر علی شاہ صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

تلطّف نامہ بلف عنایت نامہ اخویم مولوی محمد تفضّل حسین صاحب رسیدہ موجب ممنونی ہا گرویدہ۔ کلماتے کہ از راہنمائی نور ایمان وحسن ظن کہ سیرت اخوان مومنین است حوالہ قلم آں مہربان بہ پیرایہ مدح وثنا شدہ آں ہمہ بر صفائی نظر فراست صحیحہ وطہارت باطن آں مکرم دلیل کافی است۔ ثَبَّتَکُمُ اللّٰہُ عَلَیْھَا وَ اَلْزَمَکُمْ کَلِمَۃَ التَّقْوٰی۔ اما سوالاتے کہ تحریر فرمودہ اند۔ دربارۂ آں شرمندگی ہا دارم کہ بوجہ علالت طبع وقلّت فرصت از ارقام جواب آں کہ طولے دارد قاصرام ونصیحتے چند کہ درج تلطف نامہ است شکر آں بر من واجب است۔ جَزَاکُمُ اللّٰہُ خَیْرَ الْجَزَاءِ وَ اَعْطٰکُمْ دَقَائِقَ الْھُدٰی وَالنُّھٰی لیکن منع از اظہار الہامات کہ اشارتے بسوئے آں می فرمائند معنی اش نمی فہمم۔ شاید در وقت تحریر ایں نصیحت عبودیت ایں عاجز نظر انداز خیال سامی شدہ۔ بندہ نہ از خود راہِ اسرار میگزیند نہ راہ اعلان بندہ را بخود روی چہ کار۔ تابع مرضی مولےٰ است بہر سو کہ می کشد میرود۔ مردہ بدست زندہ است، بہر نہج کہ گردش دہند میگردد واین ہم عجب است کہ ہرچہ از اظہارِ اسرارِ ملکوت وقدرت حَیٌّ لایموت انبیاء علیہم السلام را جائز است بر جانشینان شان کہ بہ انبیاء بنی اسرائیل تشبیہ دادہ شدہ اند حرام ناجائز باشد حالانکہ ایشان مثل انبیا مامور شدہ می آئند واتمام حجۃ وقطع عذرات منکرین لازم منصب ایشان است۔ آرے آں گوشہ نشینان کہ بہ اصلاح خلق کارے ندارند، ونہ از بہر دعوت حق مامور مے شوند ایشان راہمیں مناسب است مستور ومخفی دارند۔ اما آنکہ مامور با ظہار است او اگر راہ اخفا گزیند عاصی ونافرمانست۔ قومی ہستند کہ خفا وکتمان پیرایہ شان باشد اگر اظہار کنند مظنّہ سلب ولائت ایشان باشد چرا کہ اظہار شان از جنبش نفس شان خواہد بود۔ بہ امر اللہ تعالیٰ وقومے دیگر است کہ از خود ونفس خود بکلی مسلوب اند بعشق اظہار الٰہی ملبّب ومعمور ایشان اگرچہ نبی نیستند مگر شان نبوت دارند ومثل انبیاء برائے اصلاح خلق می آیند لاجرم بنائے کار شان بر اظہار است نہ بر اخفا وادعائے منازل وجاہت ودعویٰ مقامات ولائت وبیان معاملات ربانی ومکالمات

رحمانی وکشف اسرار روحانی درحق شان مضرت ندارند بلکہ باعث خوشنودی مولیٰ وموجب ترقی مدارج و تحقق شجاعت عظیمی است۔ غور فرمائند کہ از ائمہ ہدیٰ چہ قدر کلمات فخریہ خود در کتب ورسائل شان موجود اند۔ مثلاً تالیفات وقصائد سیّدی عبدالقادر رضی اللہ عنہ واشعار فخریہ سیّد الشہداء در معرکہ کربلا یان تواتر یافتہ میشوند وچنداں ازیں جنس کلمات پُر ہستند کہ نتواں نہفت۔ ہمچنیں جا بجا ایں چنیں کلمات و ایں چنیں دعاوی عالیہ در کتب ایں قوم مملواند۔ حاجت زیادت بیان نیست۔ وَمَآ اُبَرِّئُ نَفۡسِیۡ اِنَّ النَّفۡسَ لَاَمَّارَةٌۢ بِالسُّوۡٓءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّیۡ[1] ہر کہ برائے اظہار چیزے مامور من اللہ باشد آن اظہار از جانب مظہر حقیقی ست نہ از جانب او۔ براں طعن وتشنیع بعید از کسانے ہست کہ میدانند کہ ایں راہ در اُمت حضرت خیر الانام علیہ الف الف سلام از قدیم مکشوف است وایں چنیں مردم ہمیشہ دریں اُمت بودہ اند وہستند وخواہند بود۔ اگر کسے بہ نسبت تحدیث بہ نعمت اللہ چیزے از آلا ونعماء کہ از حق وجلّ وعلا نصیبش شدہ بیان کند بشرطیکہ مامور بإخفا نہ باشد دراں ہم باکے نیست بلکہ اشاعت علم ومعرفتے وخلق را ازاں علم ومعرفت متمتع ومستفیض گردانیدن بہتر از اخفائے آن علم ومعرفت است ودر حدیث آمدہ است کہ ہر کہ را علمے دادہ شد واو ازاں علم بندگان خدا را نفع نہ رسانید بروز قیامت ازو مواخذہ خواہد شد۔ غرض حقیقت این است کہ بیان کردم۔ وَاللّٰہُ اَعۡلَمُ بِحَالِ الۡاَعۡمَالِ بِالنِّیَّاتِ۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الۡھُدٰی۔

خاکسار☆

غلام احمد

از قادیان ضلع گورداسپور

* * *

---

[1] یوسف:۵۴

☆ بدر نمبر ۳۲ جلد ۸ مورخہ ۳؍جون ۱۹۰۹ء صفحہ ۶، ۷

فارسی مکتوب کا ترجمہ

بخدمت اخویم مکرم سیّد امیر علی شاہ صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مولوی اخویم محمد تفضّل حسین صاحب کے عنایت نامہ کے ہمراہ آپ کا تلطّف نامہ ملکر بہت ہی ممنونی کا موجب ہوا۔ وہ کلمات جو نورِ ایمان کی راہنمائی و حسنِ ظن کہ جو مومن بھائیوں کی سیرت سے ہے آں مہربان نے مدح وثنا کے پیرایہ میں حوالہ قلم کئے ہیں وہ تمام صفائی نظر فراست صحیحہ اور آں مکرم کی طہارت باطنی پر کافی دلیل ہے۔ **ثَبَّتَکُمُ اللّٰہُ عَلَیْھَا وَ اَلْزَمَکُمْ کَلِمَةَ التَّقْوٰی** . جو سوالات کہ تحریر فرمائے گئے ہیں میں اس بارہ میں شرمندہ ہوں کہ بوجہ علالت طبع و فرصت کی کمی کے جواب لکھنے سے جو کہ کافی طویل ہوگا قاصر ہوں اور چند نصیحتیں جو کہ تلطف نامہ میں درج ہیں اُن کا شکریہ مجھ پر واجب ہے۔ **جَزَاکُمُ اللّٰہُ خَیْرَ الْجَزَاءِ وَ اَعْطٰکُمْ دَقَائِقَ الْھُدٰی وَ النُّھٰی**۔ لیکن الہامات کے اظہار سے منع کرنے کے متعلق جو اشارے آپ نے فرمائے ہیں اُس کے معنی میں نہیں سمجھا شاید اس نصیحت کے لکھتے وقت اس عاجز کی عبودیت آپ کے خیال عالی سے نظر انداز ہوگئی ہے۔ یہ بندہ خود اپنی طرف سے نہ تو اخفا کی راہ اختیار کرتا ہے اور نہ اعلان کی راہ۔ اس بندے کو اپنی مرضی سے کیا کام۔ یہ تو مولیٰ کی مرضی کے تابع ہے جس طرف وہ کھینچتا چلا جاتا ہے۔ مردہ زندہ کے ہاتھ میں ہے۔ جس طرح بھی پھیر دے اسی طرف ہو جاتا ہے اور یہ بھی عجیب ہے کہ جو کچھ اظہار اسرارِ ملکوت کے اظہار اور قدرت حیٌّ لا یموت کے انبیاء علیہم السلام کو جائز ہے اُن کے جانشینوں پر جن کو انبیاء بنی اسرائیل سے تشبیہہ دی گئی ہے حرام اور ناجائز ہے۔ حالانکہ وہ انبیاء کی مانند مامور ہو کر آتے ہیں اور اتمامِ حجّت و قطع عذرات منکرین اُن کے منصب کے لوازم میں سے ہے۔ دیکھیں وہ گوشہ نشین کہ جن کو اصلاح خلق سے کام نہیں ہے اور نہ ہی دعوت حق کے لئے مامور ہوتے ہیں اُن کو یہی مناسب ہے کہ ان اسرار کو مستور و مخفی رکھیں لیکن وہ جو مامور بہ اظہار ہے وہ اگر اخفا کی راہ اختیار کرے تو وہ گنہگار اور نافرمان ہے۔ کچھ قومیں ہیں کہ اخفا اور چھپانا ان کا طریق ہے اور اگر اظہار کریں تو سلب ولائت ہوتی ہے کیونکہ اُن کا اظہار نفس کے جوش سے ہوگا اور اللہ تعالیٰ کے امر سے ایک دوسری قوم ہے جو اپنی ذات سے اور اپنے نفس سے بکلّی مسلوب ہیں اور

عشق اظہار الٰہی سے ملبّب ومعمور۔ اگرچہ وہ نبی نہیں ہیں مگر شان نبوت رکھتے ہیں اور انبیاء کی مانند اصلاحِ خلق کے لئے آتے ہیں اور لاجرم اُن کے کام کی اساس اظہار پر ہے نہ اخفا پر۔ اور منازل وجاہت ومقامات ولائت وبیان معاملات ربانی ومکالمات رحمانی اور کشف اسرار روحانی میں ان کے دعاوی اُن کے لئے نقصان دہ نہیں بلکہ مولیٰ کی خوشنودی کا باعث اور ترقی مدارج اور عظیم شجاعت کے تحقق کا موجب ہیں۔ غور فرمائیں کہ ائمہ ہدیٰ سے کس قدر کلمات فخریہ خود اُن کی کتب و رسائل میں موجود ہیں۔ مثلاً سیدی عبدالقادر رضی اللہ عنہ تالیفات وقصائد میں اور معرکہ کربلا میں اشعار فخریہ سید الشہدا تواتر سے پائے جاتے ہیں اور اس قسم کے کئی الفاظ بھرے پڑے ہیں کہ اُن کو چھپایا نہیں جا سکتا۔ اسی طرح جابجا اس طرح کے کلمات اور اس قسم کے دعاوی عالیہ اس قوم کی کتب میں بھرے ہوئے ہیں اس سے زیادہ بیان کی ضرورت نہیں وَمَآ اُبَرِّئُ نَفْسِیْ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَۃٌ بِالسُّوْٓءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّیْ کی رو سے جس چیز کا اظہار ماموریت من اللہ سے ہو وہ اظہار مظہر حقیقی کی طرف سے ہے اور اُس پر طعن وتشنیع ایسے لوگوں کی طرف سے بعید ہے جو کہ یہ جانتے ہیں کہ یہ راہ اُمت حضرت خیر الانام جن پر ہزاروں ہزار سلام ہوں میں قدیم سے مکشوف ہے ایسے لوگ ہمیشہ اس امت میں رہے ہیں اور ہیں اور رہیں گے اور اگر کوئی شخص تحدیث نعمت اللہ کی نسبت سے آلا ونعما جو اُسے حق جلّ وعلاء کی طرف سے نصیب ہیں بیان کرے بشرطیکہ مامور باخفا نہ ہو۔ اس میں ہرج نہیں بلکہ اشاعت علم ومعرفت۔ اور اس علم ومعرفت سے لوگوں کو متمتع اور مستفیض کرنا اس علم ومعرفت کے اخفا سے بہتر ہے۔ اور حدیث میں آیا ہے کہ جس کسی کو کوئی علم دیا گیا اور اُس نے اُس علم سے بندگان خدا کو نفع نہ پہنچایا قیامت کے دن اُس سے مؤاخذہ ہوگا۔ غرض حقیقت یہی ہے جو میں نے بیان کر دی۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِحَالِ الْاَعْمَالِ بِالنِّیَّاتِ۔

وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی۔

خاکسار
غلام احمد
از قادیان ضلع گورداسپور

* * *

ایک مدرس کے نام

تعارفی نوٹ

تعلیم الاسلام قادیان کے ایک مدرس نے ۱۹۰۶ء میں حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں ایک معروضہ پیش کیا۔ جس میں بعض حالات کے ماتحت وہ استعفیٰ دینا چاہتا تھا اور ساتھ ہی یہ بھی تحریر کیا کہ مجھے بھیک مانگنی منظور ہے پر اس در سے نہ ٹلوں گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے جو فراست عطا فرمائی تھی اس کا نمونہ اس جواب سے ظاہر ہے اور نیز مدرسہ تعلیم الاسلام سے حضرت اقدس کا کیا منشا تھا نمایاں ہے۔

(عرفانی کبیر)

مکتوب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میرے نزدیک یہ ارادہ ہرگز مناسب نہیں۔ اس سے خود غرضی اور دنیا طلبی سمجھی جاتی ہے۔ آپ سمجھ سکتے ہیں کہ یہ مدرسہ محض دینی اغراض کی وجہ سے ہے اور صبر سے اس میں کام کرنے والے خدا تعالیٰ کی رحمت سے نزدیک ہوتے جاتے ہیں۔ چونکہ یہ مدرسہ نیک نیتی سے محض دینی تخم ریزی کرنے کے لئے قائم کیا گیا ہے اس لئے میرے خیال میں استعفا دینے والوں کے استعفا سے اس کا کچھ بھی حرج نہ ہوگا۔ خدا تعالیٰ اس کے لئے اور خدمت کرنے والا پیدا کر دے گا لیکن اگر کوئی اس مدرسہ سے الگ ہو کر اپنی دنیا طلبی میں اِدھر اُدھر خراب ہوگا تو وہ رفتہ رفتہ دین سے دور ہو جائے گا۔

چاہئے کہ صبر کے ساتھ گزارا کریں۔ اگر خدا تعالیٰ اس قدر لیاقت نہ دیتا تب بھی تو پانچ سات روپیہ میں گزارہ کرنا ہوتا بلکہ میں نے آپ کے امتحان کی ناکامیابی کے وقت سوچا تھا کہ اس میں کیا حکمت ہے تو میرے دل میں یہی حکمت خیال آئی تھی کہ تا دنیوی طمع کا دامن کم کر کے دین پیش کیا جاوے۔ پس امتحان میں پاس نہ ہونا ایسا ہی تھا جیسا کہ خضر نے کشتی کا تختہ توڑ دیا تھا تا عمدہ حالت میں ہو کر غیروں کے ہاتھ میں نہ جا پڑیں۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ اگر آپ اس جگہ سے استعفا دو گے تو عیالداری کے لحاظ سے قادیان کو چھوڑنا ہی پڑے گا اور یہی صورت دینی تعلقات سے دور ہونے کے لئے ممد ہو جائے گی۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کی حالت سب خدا کے لئے ہو گئی تھی مگر اس زمانہ میں اس قدر غنیمت ہے کہ اس جماعت کی ایسی حالت ہو جائے کہ کچھ خدا کے لئے اور کچھ دنیا کے لئے ہوں۔

والسلام

خاکسار

مرزا غلام احمد

* * *

حضرت مولوی

الہ دتّا صاحب لودی ننگل رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مولوی الٰہ دتّا صاحب لودی ننگل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام تعارفی نوٹ

مولوی الٰہ دتا صاحب لودی ننگل ضلع گورداسپور کے رہنے والے تھے۔ آپ کے صاحبزادے مولوی حکیم نور محمد صاحب رضی اللہ عنہ جو ایک حکیم حاذق اور جیّد عالم تھے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں ایک بہترین مبلغ تھے۔ مولوی الہ دتا صاحب اہلِ حدیث مشرب کے تھے اور آپ کے صاحبزادہ حضرت مولوی نور احمد صاحبؓ بھی فرقہ اہلِ حدیث میں ممتاز تھے۔ ۱۸۷۲ء میں حضرت اقدس (علیہ الصلوٰۃ والسلام) نے مولوی الہ دتا صاحب مرحوم کو حضرت مرزا سلطان احمد صاحب اور مرزا فضل احمد صاحب کی تعلیم کے لئے بلایا تھا اس لئے کہ وہ ایک جیّد عالم تھے۔ مولوی الہ دتا صاحب جب قادیان میں آئے تو اکثر حضرت اقدس سے بعض مسائل پر تبادلہ خیالات بھی ہوا کرتا تھا۔ اس زمانہ میں فرقہ اہلِ حدیث (جو اس وقت وہابی مشہور تھے) کے لوگ بڑے خشک سمجھے جاتے تھے اور وہ تقلید و عدم تقلید کے مسائل میں متشدّد واقع ہوئے تھے۔ روحانیت کے ساتھ انہیں دلچسپی نہ تھی۔ ظاہری امور پر زور دیتے تھے جیسے مسیح ناصری علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عہد میں فقیہ اور فریسی ہوتے تھے۔

مولوی الہ دتا صاحب زیادہ عرصہ تک قادیان میں نہ رہ سکے اور اس کام کو چھوڑ کر چلے گئے مگر حضرت اقدس سے ان کو محبت اور اخلاص تھا اور حضرت اقدس کے زُہد و وَرع کے وہ قائل تھے۔ واپس جانے کے کچھ عرصہ بعد انہوں نے حضرت اقدس کو ایک منظوم خط لکھا اور وہ فارسی زبان میں تھا۔ حضرت اقدس نے اس کا جواب فی البدیہہ فارسی نظم میں لکھ کر بھیج دیا اس خط کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت اقدس، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات کے اس وقت بھی قائل تھے اور آپ کو زندہ نبی یقین کرتے تھے۔

اس خط سے اس محبت وعقیدت کا بھی پتہ چلتا ہے جو آپ کو نبیوں کے سردار صلی اللہ علیہ وسلم

سے تھی اور یہ اس قدر آپ پر غالب تھی کہ

''من تو شدم تو من شدی''

کا مضمون صادق آتا ہے۔ حضرت مولوی نور احمد صاحبؓ اس تبرک کو نہایت عزت و احترام سے رکھتے تھے۔ تبرک مکتوب ۱۹۰۹ء میں کپورتھلہ حضرت مفتی ڈاکٹر صادق صاحب سلّمہٗ کے ذریعہ پہنچا اور پھر شائع ہو گیا۔ حضرت منشی ظفر احمد صاحبؓ نے اصل سے نقل کیا۔

(عرفانی کبیر)

مکتوب نمبر ۱

مکتوب در مسئلہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم

<table>
<tr><td>سپاس آں خداوند یکتائے را</td><td></td><td>بمہر و بمہ عالم آرائے را</td></tr>
<tr><td colspan="3">اس بے مثل خداوند کا شکر ہے جس نے دنیا کو چاند اور سورج سے آراستہ کیا</td></tr>
<tr><td>بہر لحظہ امید یاری ازوست</td><td></td><td>بہر حالتے دوست داری ازوست</td></tr>
<tr><td colspan="3">ہمیں ہر وقت اس کی طرف سے مدد کی امید ہے اور ہر حالت میں اسی سے محبت کا تعلق ہے</td></tr>
<tr><td>جہاں جملہ یک صنعت آبادِ اوست</td><td></td><td>خنک نیک بختے کہ در یادِ اوست</td></tr>
<tr><td colspan="3">سارا جہاں اسی کی کاریگری کا مظہر ہے خوش قسمت ہے وہ نیک بخت جو اس کی یاد میں رہتا ہے</td></tr>
<tr><td>رسول خدا پَرتَو از نورِ اوست</td><td></td><td>ہمہ خیرِ ما زیرِ مقدور اوست</td></tr>
<tr><td colspan="3">رسول اللہ اس کے نور کا پَرتَو ہیں اور ہماری ساری بھلائیاں انہیں کے ساتھ وابستہ ہیں</td></tr>
<tr><td>ہماں سرور و سیّد و نورِ جاں</td><td></td><td>محمدؐ کزو بست نقش جہاں</td></tr>
<tr><td colspan="3">وہی سردار، سیّد اور جاں کا نور محمد ہے جس کی وجہ سے جہان کی تخلیق ہوئی</td></tr>
<tr><td>بشر کے بُدے از مَلک نیک تر</td><td></td><td>نہ بودے اگر چون محمدؐ بشر</td></tr>
<tr><td colspan="3">انسان فرشتے سے کیوں کر بڑھ جاتا اگر محمد سا بشر پیدا نہ ہوتا</td></tr>
<tr><td>دلش ہست نورانی و سرمدی</td><td></td><td>بتابد درُو فرّۂ ایزدی</td></tr>
<tr><td colspan="3">اس کا دل نورانی اور ازلی ہے اور اس میں خدا کی عظمت اور شان چمکتی ہے</td></tr>
<tr><td>کسے کش بود مصطفٰی رہنما</td><td></td><td>سر بخت او باشد اندر سماء</td></tr>
<tr><td colspan="3">وہ شخص جس کا رہنما مصطفٰی ہو اس کا نصیبہ بلندی میں آسمان تک پہنچتا ہے</td></tr>
<tr><td>پُر از یادِ اُو ہست جان و دلم</td><td></td><td>بخواب اندر اندیشہ ہم نگسلم</td></tr>
<tr><td colspan="3">میرے جان و دل اس کی یاد سے معمور ہیں خواب میں بھی مجھے کوئی دوسرا خیال نہیں آتا</td></tr>
<tr><td>پس از وے سلامم بتو اَے شفیق</td><td></td><td>کرم گستر و ہم رہ و ہم طریق</td></tr>
<tr><td colspan="3">اس کے بعد اے مہربان اور شفیق اور ہم خیال دوست میں تجھے سلام کہتا ہوں</td></tr>
</table>

کہ یاد من خستہ کردی زِ دُور		فرستادۂ نامۂ ہمچو حور
کیونکہ تو نے اس عاجز کو اتنی دور سے یاد کیا اور ایک خط جو حور کی طرح حسین ہے مجھے بھیجا		
چناں نظم و نثرش کہ مانند آں		ندیدم بعمر خود اندر جہاں
اس کی نظم اور نثر ایسی تھی کہ اس جیسی میں نے کبھی دنیا میں نہیں دیکھی		
صفاہا چناں اندر آں بیش بیش		کہ حاسد بہ بیند در آں روئے خویش
اس میں ایسی اعلیٰ درجہ کی صفائی ہے کہ دشمن اس میں اپنا منہ دیکھ سکتا ہے		
ظہوری گر آگہ شدے زاں صفا		نشستے پس زانوئے اختفا
اگر ظہوری شاعر اس صفائی سے واقف ہو جاتا تو وہ منہ چھپا کر بیٹھ جاتا		
چناں در سخن صفوت و بندوبست		کہ عقد گہر را دہد صد شکست
آپ کی باتوں میں ایسی چمک اور ایسی ترتیب ہے کہ وہ موتیوں کے ہار کو بھی مات کرتی ہے		
تو گفتی سریرے است صفوت اساس		مرصّع زِ یاقوت و مرجان و ماس
گویا وہ ایک ایسا چیدہ اور منتخب تخت ہے جو یاقوت، مرجان اور الماس سے جڑا ہوا ہے		
زہے نحو آں بود نحو سداد		ہمہ منطقم صرفِ آں نحو باد
واہ وا اس کی نحو کیسی اعلیٰ نحو ہے کہ میری ساری گویائی اس نحو پر قربان ہے		
سخن[1] را ازاں گونہ آراستہ		نمے آید از پیر و نوخاستہ
اس میں کلام کو اس طرح آراستہ کیا گیا ہے کہ اور کوئی نہیں کر سکتا خواہ بوڑھا ہو یا جوان		
سخن[2] کو نمودست دُرِّ عدن		بہ معنے رسانید لفظِ سخن
کلام سے گویا ایک درّ عدن ظاہر ہو گیا جس نے الفاظ کو معانی تک پہنچا دیا		
سخن نام دریافت زاں نامۂ		زہے پختگی ہائے آں خامۂ
اس خط سے سخن نے نام پایا۔ واہ وا اور اس تحریر کی پختگی کے کیا کہنے		

---

[1] [2] نوٹ: ان ہر دو شعروں میں کاغذ کے بوسیدہ ہو کر پھٹ جانے کے سبب پہلے دو دو لفظ معلوم نہ تھے۔ منشی ظفر احمد صاحب نے نقل کے وقت سیاق وسباق کے مطابق یہ الفاظ لکھ دیئے ہیں۔

سخن آں چناں باید و اُستوار
چہ حاصل سخن گفتن نابکار

بات ایسی ہی عمدہ اور پختہ ہونی چاہیے بے سود باتیں کرنے کا کیا فائدہ!

خموشی بہ از گفتن ایں چنیں
کہ لب ہا نہ جنباند از آفریں

ایسی (فضول) باتوں سے تو چپ رہنا اچھا ہے جو لوگوں کے منہ سے تعریف حاصل نہیں کرسکتیں

سخن معدن دُرّ و سیم و طلاست
اگر نیک دانی ہمیں کیمیاست

کلام تو موتی، چاندی اور سونے کی کان ہے اگر تو اس بات کو خوب سمجھ لے تو یہی کیمیا ہے

سخن گرچہ باشد چو لولوئے تر
گزاریدنش نیز خواہد ہنر

بات اگرچہ گوہر آبدار کی طرح ہو مگر اس کے پیش کرنے کو بھی ہنر چاہیے

سخن قامتے ہست با اعتدال
فصاحت چو خدّ و بناگوش و خال

کلام کی مثال ایک خوبصورت قد کی سی ہے اور اس کی فصاحت رخسار، نوک اور تل کی طرح ہے

چو گفتار باشد بلیغ و اتم
اثرہا کند در دلے لاجرم

جب کلام بلیغ اور اعلیٰ ہوتا ہے تو ضرور دل پر اثر کرتا ہے

وگر منطقے مہمل است و خراب
چو خوابِ پریشاں رَوَد بے حساب

لیکن اگر گفتگو بے معنی اور خراب ہو تو وہ خواب پریشاں کی طرح رائیگاں جاتی ہے

زباں گرچہ بحرے بود موجزن
طلاقت نگیرد بجز علم و فن

زبان اگرچہ طوفانی سمندر کی طرح ہو پھر بھی فصاحت بغیر علم و فضل کے نہیں آتی

کسے کو ندارد وقوفے تمام
چہ طورش سیاقت[1] بود در کلام

جو شخص (زبان کی) پوری واقفیت نہیں رکھتا اس کے کلام میں روانی کیونکر آ سکتی ہے

بحمداللہ کآں مشفق پُر سداد
دریں جملہ اَوصاف یکتا فتاد

خدا کا شکر ہے کہ آپ جیسا مخلص شفیق ان سب صفات میں یکتا ہے

عجب ذوق میداشت آں روزِ چند
کہ بودیم در خدمت ارجمند

وہ دن نہایت پُر لطف تھے جب ہم آپ کی بابرکت خدمت میں حاضر تھے

---

[1] اگر لفظ سیاق میں جس کے معنی روانگی ہے۔ شاید جائز ہو۔ تو سیاقت ہے۔ ورنہ لیاقت۔ (ظفر احمد)

کجاشد دریغ آں زمانِ وصال
کجاشد چناں خرم آں ماہ و سال

افسوس! وہ ملاقات کا زمانہ کہاں گیا اور وہ مبارک مہینہ اور سال کدھر چلا گیا

بدستم از آں جز خیالے نماند
از آں جامِ مَے یک سفالے نماند

میرے ہاتھ میں سوائے اس کے خیال کے کچھ بھی نہ رہا اور اس جامِ شراب کی ایک ٹھیکری بھی باقی نہ رہی

دریں گوشہ چوں یادِ یاراں کنیم
دو دیدہ چو ابر بہاراں کنیم

اس کنج تنہائی میں جب ہم دوستوں کو یاد کرتے ہیں تو دونوں آنکھوں کو اَبر بہار کی طرح بنا دیتے ہیں

دل خود بدنیا چہ بندد کسے
کہ ایّامِ اُلفت ندارد بسے

کوئی اس دنیا سے اپنا دل کیا لگائے کہ محبت کے دن زیادہ باقی نہیں رہا کرتے

چہ فرق است در روز و شب جز کہ یار
فتد خاک بر فرق ایں روزگار

یار کے بغیر دن اور رات میں فرق ہی کیا ہے؟ اس زمانہ کے سر پر خاک پڑے

دو دست دعا پیش حق گسترم
کہ چہرت نماید بفضل و کرم

میں اپنے دونوں ہاتھ خدا کے حضور میں پھیلاتا ہوں کہ وہ اپنے فضل وکرم سے تیرا چہرہ دکھائے

بمکتوب گہ گہ بکن شاد کام
خط و نامہ با ما چرا شد حرام

کبھی کبھی خط لکھ کر ہمیں خوش وقت کر دیا کر۔ تو نے ہمیں خط بھیجنا کیوں ترک کر دیا

دگر آنچہ تحریر کرد آں رفیق
کرم گسترد و مہربان و شفیق

نیز آں مکرم! کرم فرما!! مہربان اور شفیق نے جو یہ لکھا ہے

کہ از بحث دیں زاں نکردیم یاد
کہ خوف ملالِ تو در دل فتاد

کہ ہم نے اس لئے اس خط میں دین کی بحث کا ذکر نہیں کیا کہ ہمارے دل میں ناراضگی پیدا نہ ہو (تو واضح ہو)

من آں نیستم کز رہِ بغض و کیں
برنجم ز تحریک در بحث دیں

کہ میں ایسا انسان نہیں ہوں کہ دشمنی اور کینہ وری کی وجہ سے دینی مباحث کی تحریک سے ناراض ہو جاؤں

ترا ناحق ایں بدگمانی فتاد
درون کسے بدگماں ہم مباد

آپ کو ناحق یہ بدگمانی لاحق ہوئی۔ خدا کرے کسی کا دل بدظن نہ ہو

بہ غمخواریت گویم اے نیک مرد!
نہ باید بہ غمخوار دل رنجہ کرد
اے نیک مرد میں تجھے بطور غمخوار عرض کرتا ہوں اور غم خوار سے ناراض نہیں ہونا چاہیے

کہ انکار بر زندگیٔ نبیؐ
نشان است بر موت دلہا جلی
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی سے انکار۔ منکروں کے دلوں کی موت کی کھلی علامت ہے

جہاں جملہ مردہ فتادست و زار
یکے زندہ او ہست از کردگار
سارا جہان مُردہ اور بیمار ہے خدا کی طرف سے صرف وہی ایک زندہ ہے

چنیں است ثابت بقول سروش
اگر رازِ معنی نیابی خموش
الہام الٰہی سے یہی ثابت ہے۔ اگر تیری سمجھ میں یہ راز نہ آئے تو چپ رہ

اگر دَر ہوا ہمچو مرغاں پَری
و گر برسرِ آب ہا بگذری
اگر پرندوں کی طرح تو ہوا میں اُڑنے لگے یا پانی پر چلنے لگے

و گر ز آتش آئی سلامت بروں
وگر خاک را زر کنی از فسوں
اور اگر تو آگ سے سلامت باہر نکل آئے یا پھونک مار کر مٹی کو سونا بنا دے

اگر منکری از حیاتِ رسولؐ
سراسر زیاں است و کارِ فضول
لیکن اگر تو رسول کی زندگی کا منکر ہے تو یہ سب باتیں سراسر فضول اور بے کار ہیں

خدایش چو خواندہ گواہِ جہاں
چرا دانش عاقل از غائباں
خدا نے جب اسے اہل دنیا کے لیے شاہد فرمایا تو عقلمند اسے غائب کیوں سمجھے

اگر منکرِ اُو خبر داشتے
بجاں دامنش نیز نگذاشتے
اگر منکر کو اس کی خبر ہوتی تو خواہ جان دینی پڑتی مگر اس کا دامن نہ چھوڑتا

بمہر منیرش خطاب از خداست
دریغا ازیں پس گمانہا چراست
خدا کی طرف سے مہر منیر اس رسول کا خطاب ہے تو افسوس اس کے بعد فضول گمان کیوں ہیں

اگر یکدمے گم شود آفتاب
شود عالم از تیرگی ہا خراب
اگر آفتاب ایک دم کے لیے بھی غائب ہو جائے تو دنیا اندھیرے میں مبتلا ہو جائے

خردمند نیکومنش طبع راست
نتابد سر از آنچہ حق و بجاست
جو شخص عقل مند، صالح اور نیک فطرت ہے وہ حق اور سچائی سے روگردانی نہیں کرتا

چو بیند سخن را زِ حق پروری
دگر در سخن کم کند داوری
جب وہ حق شناسی سے بات پر غور کرتا ہے تو پھر وہ اس بات میں جھگڑا نہیں کرتا

مشو عاشق زِشت رو زینہار
وگر خوب گم گردد از روزگار
تو ہرگز کسی بدشکل کا عاشق نہ ہو چاہے دنیا سے حسین گم ہو جائیں

مکافات دارد ہمہ کاروبار
تو خار و خسک تا توانی مکار
ہر بات کی جزا سزا مقرر ہے اس لیے جہاں تک ممکن ہے تو کانٹے اور گوکھرو نہ بو

زمیں از زراعت تہی داشتن
بہ از تخم خار و خسک کاشتن
زمین کو زراعت سے خالی رکھنا اس سے بہتر ہے کہ اس میں کانٹے اور گوکھرو بوئے جائیں

زہے دولت من کہ فضل مجید
مرا اندریں اعتقاد آفرید
یہ میری خوش قسمتی ہے کہ خدا کے فضل نے مجھے اس اعتقاد پر پیدا کیا ہے

ز من نیک تر آنکہ بعد از خبر
نیارد بدل اعتقاد دگر
اور مجھ سے بھی اچھا وہ شخص ہے جو علم ہو جانے کے بعد دل میں اس کے خلاف اعتقاد نہ رکھے

زباں را کند منع زاں ہر سخن
کہ دُور از ادب باشد و سوءِ ظَن
اور زبان کو ہر اس بات سے باز رکھے جو ادب کے خلاف اور بدظنی ہو

بدنیا ہمہ نوع سود و زیاں
باغلب رسد از ممرِّ زباں
دنیا میں ہر قسم کا نفع اور نقصان اکثر زبان کے راستے سے پیدا ہوتا ہے

تواں از سخن مایۂ یافتن
مقرّب شدن پایۂ یافتن
کلام کے ذریعے دولت مل سکتی ہے نیز مقرب ہونا اور عزت پانا بھی ممکن ہے

ہم از گفتگوہا یکے آن بود
کہ در گفتنش خطرۂ جان بود
اسی طرح بعض باتیں ایسی ہوتی ہیں کہ ان کے کہنے میں جان کا خطرہ ہو جاتا ہے

چساں گفتہء من بفہمی تمام
چساں ریزم اندر دِلت ایں کلام

میری بات کو تو پوری طرح کیونکر سمجھے کس طرح میں اپنے کلام کو تیرے دل میں ڈال دوں

اگر جاہلے سر بتابد زِ پند
عجب نیست، گو خود بہ جہل است بند

اگر کوئی جاہل نصیحت ماننے سے انکار کرے تو تعجب نہیں کیونکہ وہ پہلے ہی جہالت میں پھنسا ہوا ہے

ولے از تو دارم عجب اے اخی
کہ فرزانہ باشی و نادان شوی

لیکن اے بھائی مجھے تو تیری طرف سے حیرانی ہے کہ تو دانا ہو کر نادان بنتا ہے

رَسُولے معظّم کہ دادارِ جاں
چراغِ جہانش بگوید عیاں

وہ رسول معظم جسے خدا نے صاف طور پر جہان کا چراغ فرمایا ہے

چہ چیز از تو او را حجاب است و بند
چہ دیوار داری کشیدہ بلند

تو پھر کونسی چیز ہے جو تیری راہ میں بطور حجاب حائل ہے اور وہ کونسی اونچی دیوار ہے جو تیرے سامنے کھنچی ہوئی ہے

مشو غرّہ بر گفتۂ یک کسے
کہ عقل و تدبّر نہ دارد بسے

تو اس شخص کے قول پر فریفتہ نہ ہو جو عقل و دانش نہیں رکھتا

زِ ہر فاضلے بہرہ گیر اے جوان!
بعقل و اَدَب باش پیر اے جوان!

اے جوانمرد۔ ہر عالم سے فائدہ اُٹھا اور عقل و ادب کی رو سے اے جوان تو بزرگ بن جا

قدم نہ، بہ تقلید اہل کمال
کہ خود اُوفتد ناگہاں در ضلال

اہل کمال کی تقلید کی راہ پر چل کہ آدمی خود رائی سے ناگہاں گمراہی میں جا پڑتا ہے

میانہ گزیں باش و با اعتدال
کہ یک سُو روئی باشد از اختلال

میانہ روی اور اعتدال کے طریقہ کو اختیار کر کہ یک طرفہ چلنا فساد کا موجب ہوتا ہے

دو چشم کسے، چوں سلامت بود
بیک چشم دیدن ندامت بود

جس کی دونوں آنکھیں سلامت ہوں تو صرف ایک آنکھ سے دیکھنا اس کے لیے باعث ندامت ہوتا ہے

بہ تحقیق باید نظر چُست داشت
دو دِیدہ معطّل نباید گذاشت

ہمیشہ تحقیق کی نظر چست رکھنی چاہیے اور آنکھوں کو بے کار نہیں چھوڑنا چاہیے

<table>
<tr><td>چو صوف و صفا در دل آمیختند</td><td></td><td>مداد ، از سوادِ عیون ریختند</td></tr>
<tr><td colspan="3">جب صفائی کا صوف دل میں ملاتے ہیں تو آنکھوں کی سیاہی سے روشنی ڈالتے ہیں</td></tr>
<tr><td>دو چیز است چوپانِ دنیا و دیں</td><td></td><td>دل روشن و دیدۂ دُورِ بین</td></tr>
<tr><td colspan="3">دو چیزیں دین و دنیا کی محافظ ہیں ایک تو روشن دل دوسرے دُور اندیش نظر</td></tr>
<tr><td>خدا راست آں بندگانِ کرام</td><td></td><td>کہ از بہرِ شان میکند صبح و شام</td></tr>
<tr><td colspan="3">خدا کے نیک بندے ایسے بھی ہیں جن کے لیے خدا صبح و شام کو پیدا کرتا ہے</td></tr>
<tr><td>بُدنبالِ چشمے، چو مے ہنگرند</td><td></td><td>جہانے بدُنبالِ خود مے کشند</td></tr>
<tr><td colspan="3">جب وہ کن انکھیوں سے دیکھتے ہیں تو ایک جہان کو اپنے پیچھے کھینچ لیتے ہیں</td></tr>
<tr><td>اثر ہاست در گفتگو ہائے شاں</td><td></td><td>چکد نورِ وحدت زِ رُوہائے شان</td></tr>
<tr><td colspan="3">ان کے کلام میں اثر ہوتا ہے اور ان کے چہروں سے توحید کا نور ٹپکتا ہے</td></tr>
<tr><td>در او شان بہ اظہار ہر خیر و شر</td><td></td><td>نہادست حق خاصیت مستتر</td></tr>
<tr><td colspan="3">ان میں نیکی اور بدی کے اظہار کے لیے خدا تعالیٰ نے مخفی خاصیت رکھ دی ہے</td></tr>
<tr><td>بگفتن اگرچہ خدا نیستند</td><td></td><td>ولے از خدا ہم جدا نیستند</td></tr>
<tr><td colspan="3">اگرچہ کہنے کو وہ خدا نہیں ہیں لیکن خدا سے جدا بھی نہیں ہیں</td></tr>
<tr><td>کسے را کہ اُو ظلِّ یزدان بود</td><td></td><td>قیاسش بخود جہل و طغیاں بود</td></tr>
<tr><td colspan="3">جو شخص خدا کا ظل ہو اس کو اپنے پر قیاس کرنا جہالت اور سرکشی ہے</td></tr>
<tr><td>بردّش ازاں سُو گر آید کتاب</td><td></td><td>ازیں سُو، بزودی بگویم جواب</td></tr>
<tr><td colspan="3">اس کے رد میں اگر کوئی کتاب شائع ہو تو میں اس طرف سے فوراً جواب دوں گا</td></tr>
<tr><td>ولیکن بباید کتابے تمام</td><td></td><td>کہ باشد محیط ہمہ ما یُرام</td></tr>
<tr><td colspan="3">مگر یہ چاہیے کہ وہ کتاب پوری ہو اور تمام مقاصد پر حاوی ہو</td></tr>
<tr><td>زِ عہدے کہ کردم نگردم گہے</td><td></td><td>نہ گردم رباید صبا زیں رہے</td></tr>
<tr><td colspan="3">میں کبھی اس عہد سے نہیں پھروں گا جو میں نے کیا ہے ہوا میری گرد کو بھی اس رستے سے نہیں ہٹا سکتی</td></tr>
</table>

مگر کآسمانے دگر گونہ کار		فراز آید از گردشِ روز گار
سوائے اس کے کہ آسمان سے کوئی اور امر گردش زمانہ کی وجہ سے نازل ہو		
چہ گویم ز تدریس اطفالِ حال		کہ دارم دل از حالِ شاں پُر ملال
اس زمانہ کے بچوں کی تعلیم کا کیا حال بیان کروں کہ میرا دل ان کی وجہ سے بہت رنجیدہ ہے		
معلّم مُیسّر شود بست کس		ولیکن بزر مشکل ایں است بس
بیسیوں استاد مل سکتے ہیں لیکن مشکل یہ ہے کہ صرف روپیہ سے ملتے ہیں		
کجا آں قناعت گزیں اوستاد		کہ بر اندکے آمد از اتحاد
وہ قانع استاد اب کہاں رہے جو اپنے اخلاص کے باعث تھوڑے گزارہ پر مل جاتے تھے		
بکوشیم و انجام کار آں بود		کہ آں خواہش و رائے یزداں بود
ہم کوشش کرتے ہیں مگر نتیجہ وہی ہوتا ہے جو خدا کی مرضی اور خواہش ہوتی ہے		
فتاد است در فاضلاں حرص و آز		ہمہ جائیگاہ شد درِ طمع باز
عالموں کے دلوں میں حرص اور لالچ پیدا ہو گیا ہے اور ہر جگہ طمع کے دروازے کھل گئے ہیں		
طمع عہدہائے گراں بگُسلد		زِ دلدار پیوند جاں بگُسلد
لالچ تو بڑے بڑے مضبوط اقراروں کو توڑ دیتا ہے بلکہ محبوب کے ساتھ گہرے ربط کو بھی توڑ دیتا ہے		
بجویند از حرص کثرت بمال		ازاں خود فتد اندراں اختلال
یہ لوگ حرص کی وجہ سے کثرت مال چاہتے ہیں حالانکہ مال کمانے میں بھی حرص کی وجہ سے فتور پڑتا ہے		
دریغا ندانند ایں مردِ مان		کہ آہستگی ہم رساند براں
افسوس کہ یہ لوگ نہیں جانتے کہ آہستگی سے بھی ان کی یہ مراد پوری ہو سکتی ہے		
زمانہ بسا بیذق، آہستہ راند		کہ ناگاہ بر جائے فرزیں نشاند
زمانہ نے بہت سے پیادے شطرنج کے آہستہ آہستہ بڑھائے جن کو آخر یکدم فرزین کی جگہ بٹھا دیا		
بنظم ایں قدر ماجرائے برفت		بپوشی گر از من خطائے برفت
یہ تھوڑا سا حال میں نے نظم میں لکھا ہے اگر مجھ سے کوئی غلطی ہوئی ہو تو پردہ پوشی کر		

کہ من بندۂ ناکس و کہترم		نہ گوہر شناسم نہ با گوہرم
کیونکہ میں ایک کمزور اور عاجز انسان ہوں نہ جوہر شناس ہوں نہ جوہری		
بود چشم احرار از عیب پاک		اگر جاہلے عیب بیند چہ باک
شریفوں کی آنکھ تو عیب گیری کے نقص سے پاک ہوتی ہے ہاں جاہل عیب بین ہوا کرے تو اس کا کوئی مضائقہ نہیں۔		

الراقم☆

۶؍ستمبر ۱۸۷۲ء
بندہ آثم
غلام احمد عفی اللہ عنہ

(نوٹ) اس نظم میں خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرۃ کے مختلف پہلوؤں پر جو روشنی پڑتی ہے وہ ایک مختصر نوٹ میں بیان نہیں ہوسکتی تاہم حضرت کی اس محبت واخلاص کا پتہ لگتا ہے جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ آپ کو تھا۔

(عرفانی کبیر)

* * *

☆ بدر جلد ۸ نمبر ۲۷ مورخہ ۲۹؍اپریل ۱۹۰۹ء صفحہ ۱، ۲۔

نوٹ: اس نظم کا ترجمہ ہم نے درثمین فارسی مترجم، ترجمہ فرمودہ حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحبؓ کے صفحہ ۳۱۳ تا ۳۲۴ سے لیا ہے۔ (ناشر)

حضرت صوفی

سیّد حافظ تصوّر حسین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت صوفی سیّد حافظ تصوّر حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام تعارفی نوٹ

حافظ سید تصور حسین صاحب رضی اللہ عنہ بریلی کے رہنے والے تھے۔ جب حضرت سیّد عزیز الرحمٰن صاحب رضی اللہ عنہ بیعت کر کے بریلی پہنچے تو انہوں نے علم تبلیغ کو بلند کیا۔ وہ نہایت جری اور نذیر عُریاں تھے۔ بریلی ایک خاص قسم کے علماء دین کا مرکز تھا اور اب بھی ہے۔ ان کے جانے سے وہاں احمدیت کا گھر گھر چرچا ہونے لگا۔ اسی سلسلہ میں حضرت صوفی سیّد تصوّر حسین صاحب رضی اللہ عنہ کو سلسلہ کی طرف اوّلاً مخالفانہ رنگ میں توجہ ہوئی جو آخر انہیں سلسلہ حقہ میں لے آئی۔ حضرت سید عزیز الرحمٰن صاحب نے ان کے تذکرہ میں فرمایا:

الغرض گھر گھر احمدیت کا چرچا تھا۔ اس چرچے کی وجہ سے صوفی تصوّر حسین صاحب مرحوم ومغفور کو بھی توجہ ہوئی۔ ان کو شاعری کا شوق تھا اور اس وجہ سے تمام بڑے بڑے امرائے شہر سے ان کا تعلق تھا۔ عالم بھی تھے۔ حافظ بھی تھے۔ قرآن خوب یاد تھا۔ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ایک خط دس بارہ صفحے کا لکھا اور تمام بڑے آدمیوں کو دکھایا کہ میں یہ خط مرزا صاحب کو بھیج رہا ہوں۔ سب نے اس خط کی بڑی تعریف کی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جب یہ ملا تو انہوں نے مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اس کا جواب لکھ دو۔ مولوی صاحب نے ایک خط پر لکھا کہ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں کہ یا تو ہماری کتابیں پڑھو یا ہمارے پاس آ جاؤ۔ جب وہ کارڈ بریلی میں پہنچا تو وہ اس کارڈ کو لے کر تمام بریلی میں پھرے۔ ہر شخص کو خط دکھاتے اور کہتے کہ دیکھو یہ مرزا صاحب کی علمی لیاقت ہے۔ میرے خط کے جواب میں یہ کارڈ آیا ہے۔ الغرض خوب مذاق اُڑایا۔ میں ان سے اسی سبب سے ناراض ہو گیا۔ سلام علیک تک جاتی رہی۔ ایک لمبے عرصے کے بعد ملاقات ہوئی۔ میں نے بغیر سلام علیکم کہنے خطبہ الہامیہ ان کے سامنے

رکھ دیا۔ انہوں نے اسے لے لیا اور دیر تک پڑھتے رہے۔ ایک بجے کے قریب جوش سے انہوں نے اللہ اکبر کہا اور حضرت کو بیعت کا خط لکھ دیا اور لکھا کہ میرا دل حضور کے ملنے کو بہت چاہتا ہے۔ مگر میرے پاس کرایہ نہیں۔ حضور نے جواب لکھا کہ توکّل پر چلے آؤ۔ خط ملنے پر انہوں نے لکڑی کندھے پر رکھی اور چند روٹیاں پکوا کر لے آئے اور مجھے کہا کہ میں قادیان جا رہا ہوں۔ میں حیران ہوا اور ان کو روکا کہ اس طرح نہیں جانا چاہئے۔ انہوں نے حضرت کا کارڈ دکھلایا کہ یہ حکم ہے۔ میں نے کہا کہ اچھی بات ہے اگر توکل پر جانا ہے تو آج رات کو آپ کو روانہ کر دیں گے۔ لہٰذا رات کی گاڑی سے قادیان روانہ کر دیا۔

صوفی تصوّر حسین صاحب کی بیعت کے بعد بریلی میں اور بھی شور پڑ گیا۔ لوگ ان کے دشمن ہو گئے۔ ایک دفعہ جب کہ وہ گلی سے گزر رہے تھے تو لوگوں نے ان کو پکڑ لیا اور قتل کرنے کی نیت سے ان کے سینے پر چاقو رکھ دیا۔ صوفی صاحب نے اپنے دشمن سے کہا کہ تم اپنا کام کرو۔ میں حضرت مرزا صاحب کو کبھی جھوٹا نہیں کہوں گا۔

راہگیروں نے جب یہ نظارہ دیکھا تو انہوں نے شور مچایا کہ ایک آدمی کو کیوں مارتے ہو۔ اس شور پر بدمعاش ان کو چھوڑ کر بھاگ گئے۔

اس طرح پر حافظ صاحب قادیان آ گئے اور پھر آ کر نہ گئے۔ اکلِ حلال سے ان کو محبت تھی باوجودیکہ ایک رنگ میں صوفیوں اور مشایخوں کی زندگی بسر کی تھی مگر قادیان میں انہوں نے ہمیشہ محنت اور مشقّت سے عار نہیں کیا۔ مختلف قسم کی تجارتیں کیں۔ میں ذاتی طور پر جانتا ہوں کہ وہ ایک قسم کی عسرت کی زندگی بسر کرتے تھے مگر کبھی حرف شکایت زبان پر نہ آتا تھا۔ آخر مقبرہ بہشتی میں آرام فرما ہوئے (رضی اللہ عنہ) یہ مختلف مکتوبات ان کے رقعہ جات کے جواب میں ہیں۔ مجھے افسوس ہے کہ میرے پاس ان کے اور بھی خطوط کی نقل تھی مگر وہ خدا تعالیٰ کی مصلحت سے ضائع ہو گئے۔

(عرفانی کبیر)

فہرست مکتوبات بنام

حضرت صوفی سیّد حافظ تصوّر حسین صاحب ؓ

مکتوب نمبر	تاریخ تحریر	صفحہ
۱	بلا تاریخ	۳۱۸
۲	۴؍مارچ ۱۹۰۵ء	۳۱۹
۳	بلا تاریخ	۳۱۹
۴	بلا تاریخ	۳۲۱
۵	بلا تاریخ	۳۲۲
۶	بلا تاریخ	۳۲۲

مکتوب نمبر۱

مجی اخویم حافظ صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط میں نے اوّل سے آخر تک پڑھ لیا۔ یہ بات بہت درست ہے کہ سعید انسان کی علامت یہی ہے کہ جب تک گوہر مقصود ہاتھ نہ آوے سست نہ ہو اور کسل کی طرف مائل نہ ہو۔ کسی نے سچ کہا ہے ؎

گر نباشد بدوست رہ بردن شرط عشق است در طلب مردن

خدا تعالیٰ کی طلب بڑا مشکل کام ہے۔ گویا ایک موت ہے بلکہ درحقیقت موت ہے۔ پھر دوسرے پہلو میں عالی ہمت اور عالی فطرت، وفادار دل کے لئے بہت سہل بھی ہے۔ وہ وہ ہے جو زمانہ دراز کے طلب کو ایک ساعت سے بھی کم سمجھتا ہے۔ بقول حافظ

گویند سنگ لعل شود در مقام صبر آرے شود و لیک بخون جگر شود

مگر افسوس دنیا میں شتاب کاروں، بدظنوں کا اور کم ہمتوں کا فرقہ بہت بہت ہے اور یہی لوگ محروم ازل سے ہیں۔ چاہتے ہیں کہ ایک پھونک مارنے سے عرش معلّٰی تک پہنچ جائیں اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَکُوْٓا اَنْ یَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَھُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ۔[1]

والسلام☆

خاکسار

مرزا غلام احمد

نوٹ۔ اس مکتوب کو مکرر سہ مکرر پڑھو کہ اس میں سعادت کی علامت اور اس سے اس مقام رفیع کا بھی پتہ لگتا ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تھا۔

* * *

---

[1] العنکبوت:۳

☆ الحکم نمبر ۹ جلد ۲۰ مورخہ ۷/اپریل ۱۹۱۸ء صفحہ ۳

مکتوب نمبر۲

مجبی اخویم مولوی تصوّر حسین صاحب سلّمہٗ

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

آپ کا خط پہنچا۔ میں اس وقت بیمار ہوں اور بہت ضعف ہے۔ خون بہت آیا ہے اس لئے میں زیادہ جواب نہیں لکھ سکتا۔ میرے نزدیک آپ کی خواب بہت عمدہ ہے کیونکہ اس میں شرح صدر کا لفظ ہے جو تسلی اور اطمینان پر دلالت کرتا ہے۔ زیادہ لکھنے سے معذور ہوں۔ خدا تعالیٰ فضل شامل حال رکھے۔ آمین۔

والسلام

۴؍ مارچ ۱۹۰۵ء

خاکسار

مرزا غلام احمد از قادیان

مکتوب نمبر۳

مجبی اخویم حافظ صاحب

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

میں بباعث دردِ فمِ معدہ و کمر و دیگر عوارض بیمار رہا اور اب بھی بیمار ہوں۔ اسی وجہ سے مسجد میں بھی جانے سے مجبور رہا۔ انسان کے لئے مداومت استغفار اور توبہ اور دعا جیسی کوئی بھی چیز نہیں۔ ہمیشہ تضرع اور درد و گداز کے ساتھ مرضات اللہ کی طلب میں مشغول رہنا چاہئے اور سستی و آرام نہ کرنا چاہئے۔ جب تک مطلب حاصل نہ ہو۔ یہی طریق مردانِ راہ ہے۔ ماسوا اس کے تدبّر سے درود شریف کو پڑھنا اور ہر ایک موقعہ مناسب پر دعا کرنا چاہئے اور سب سے زیادہ علامت شقاوت جلد بازی اور بدظنی ہے اس سے بچنا چاہئے۔ نماز میں بہت دعا کرنی چاہئے بجز قرآن شریف اور ادعیہ ماثورہ کے بے شک اپنی زبان میں دعا کرو۔

فقط

خاکسار☆

مرزا غلام احمد عفی عنہ

☆ الحکم نمبر ۹ جلد ۲۰ مورخہ ۷؍ اپریل ۱۹۱۸ء صفحہ ۳

(نوٹ) اس مکتوب شریف سے واضح ہوتا ہے کہ آپ اپنے خدام کی عملی تربیت کس طرح فرماتے تھے۔ زمانہ حال کے پیروں اور مشائخ کی طرح غیر مسنون اور بدعتی طریقوں پر چلّہ کشیاں نہیں کراتے تھے بلکہ جو صحیح اور مجرّب صراطِ مستقیم ہے اس پر لے جاتے تھے۔ دعاؤں پر آپ کا بہت زور تھا اور استغفار اور درود شریف کے پڑھنے کی طرف خصوصیت سے توجہ دلاتے تھے اور یہ آپ کا خود تجربہ کردہ نسخہ تھا۔

دعاؤں کے سلسلہ میں آپ نے بھی اس امر کی طرف بھی توجہ کیا کہ ادعیہ ماثورہ کے علاوہ اپنی زبان میں بھی دعائیں کرنی چاہئیں۔ یہ اس لئے کہ اپنی زبان میں انسان اپنے جذبات اور مطلوبات کو نہایت وضاحت سے بیان کر سکتا ہے اور وہ نفس مدّعا کو سمجھتے ہوئے اپنے قلب میں جوش اور خشوع پیدا کرنے میں آسانی پاتا ہے۔ جہاں تک میری تحقیقات ہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس تعلیم میں پہلے شخص ہیں۔ عربوں کی زبان تو عربی تھی اس لئے ماثورہ ادعیہ کے وقت ان کے مفہوم اور منشا سے واقف ہونے کی وجہ سے ان کے قلوب خشوع و خضوع سے بھر جاتے تھے مگر دوسری اقوام جب تک اپنی زبان میں بھی دعائیں نہ کریں وہ کیفیت پیدا نہیں ہو سکتی۔ اس مکتوب سے خود حضرت اقدس کے معمولات پر بھی روشنی پڑتی ہے۔

(عرفانی کبیر)

* * *

مکتوب نمبر۴

محبی اخویم سلّمہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سجدہ میں دعا یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ بہت پڑھو۔ اصل امر تزکیۂ نفس ہے جو نہایت مشکل امر ہے خدا تعالیٰ کا فضل اور اس کی مدد مانگتے رہو۔ میں بھی ان شاء اللہ دعا کروں گا مگر ایسی دعائیں بہت زمانہ چاہتی ہیں یہی سنّت اللہ ہے۔ موتی کتوں کے منہ میں ڈالنا مراد رکھتا ہے کہ نااہل کی تربیت کرنا نااہل سے نیک امید رکھنا اور یہ سچ ہے کہ خبیث آدمی کی بیعت سے پرہیز ضروری ہے۔

اے بسا ابلیس آدم روئے ہست
پس بہر دستے نہ باید داد دست

بہرحال ہمتِ مردانہ اور عزم درست اور استقامت اور خدا تعالیٰ کے سامنے صدق صفا آخر کامیاب کر دیتا ہے مگر صبر درکار ہے۔

والسلام☆

خاکسار

مرزا غلام احمد

(نوٹ)............اس مکتوب میں دعاؤں کی قبولیت کے لئے ایک اصل فرمایا ہے کہ عزم صحیح اور استقامت کو نہ چھوڑا جاوے اور یہ بھی فرمایا ہے کہ ہر آدمی اس کا اہل نہیں ہوتا کہ انسان اس کی بیعت کرے بلکہ اَحق اور اَوْلیٰ وہی لوگ ہیں جن کا وجود خدا نما ہو۔

(عرفانی کبیر)

* * *

☆ الحکم نمبر ۹ جلد ۲۰ مورخہ ۱۷؍اپریل ۱۹۱۸ء صفحہ ۳

مکتوب نمبر۵

محبی اخویم حافظ تصوّر حسین صاحب سلّمہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

یہ درست ہے کہ خدا تعالیٰ کی امانت جس سے مراد تمام انسانی قویٰ یعنی روحانی اور جسمانی قوتیں ہیں اسی کی راہ میں خرچ کرنی چاہیئے لیکن اسرار کا پوشیدہ کرنا صرف اس حد تک درست ہے کہ ایک نااہل کے آگے ایسے معارف بیان نہیں کرنے چاہئیں جن کا وہ متحمل نہ ہو سکے اور مذہب وحدت شہود کا صحیح ہے یہی وحدت اس مرتبہ تک پہنچتی ہے کہ گویا وحدت وجود کا اس میں جلوہ ہے اور صرف قیل وقال کچھ چیز نہیں ہے۔ عملی رنگ میں ترقی کرنا چاہیئے اور اس جگہ بعض آدمی ہمارے منشا کے مطابق اپنی حالت درست کرنے میں سرگرم ہیں اور بعض ابھی حقیقت سے دور ہیں۔ امید ہے کہ انشاء اللہ جو سعید ہیں وہ بہت کچھ ہدایت کریں گے۔ والسلام☆

خاکسار

مرزا غلام احمد عفی عنہ

* * *

مکتوب نمبر۶

شاہ صاحب

السلام علیکم

انشاء اللہ میں دُعا کروں گا۔ چاہیئے کہ ہر نماز کے بعد اور صبح استغفار کا التزام کریں کہ اکثر پریشانی اور ہجوم غموم گناہوں کی شامت سے ہوتے ہیں اور صبر سے منتظر رہیں۔☆☆

مرزا غلام احمد

* * *

☆ الحکم نمبر ۱۸ جلد ۲۰ مورخہ ۱۴؍ جون ۱۹۱۸ء صفحہ ۱۰ ☆☆ الحکم نمبر ۱۸ جلد ۲۰ مورخہ ۱۴؍ جون ۱۹۱۸ء صفحہ ۱۰

حضرت سیّد

ناصر شاہ صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سیّد ناصر شاہ صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام تعارفی نوٹ

حضرت سیّد ناصر شاہ صاحب رضی اللہ عنہ اصل میں کشمیر کے باشندے تھے مگر ان کے بزرگ لاہور میں آ کر آباد ہو گئے تھے۔ اس خاندان میں احمدیت شاہ صاحب کے ماموں مولوی کرم الٰہی صاحب رضی اللہ عنہ کے ذریعہ آئی اور شاہ صاحب کے برادر بزرگ حضرت سیّد فضل شاہ صاحب رضی اللہ عنہ پہلے داخل سلسلہ ہوئے۔ شاہ صاحب موصوف کو حضرت اقدس کے ساتھ محبت و اخلاص کا وہی تعلق ہے جو حضرت منشی عبد اللہ صاحب سنوری کو تھا۔ سیّد فضل شاہ رضی اللہ عنہ کو حضرت اقدس کی خدمت کا بڑا موقعہ ملا اور انہوں نے حضرت پر وحی آتے ہوئے بھی دیکھی۔ سیّد ناصر شاہ صاحب ایک نہایت مخلص، کم سخن اور گداز طبیعت کے بزرگ تھے۔ خاکسار عرفانی کے ساتھ ان تمام بزرگوں کو قلبی محبت تھی اور وہ اس سے اپنے اَسرار اور راز کی باتیں بھی کر لیا کرتے تھے۔ حضرت سیّد ناصر شاہ صاحب ریاست جموں کشمیر میں ملازم تھے اور حضرت اقدس کی خدمت میں ہمیشہ اپنے مالی نذرانے پیش کرتے رہتے۔ آپ بہت ہی کم اپنی ذات پر خرچ کرتے۔ ان کا مفصل تذکرہ کتاب تعارف میں آتا ہے۔ ان کی سب سے بڑی خدمت یہ تھی کہ نزول المسیح کے طبع کے تمام اخراجات انہوں نے ادا کئے۔ **جَزَاهُ اللّٰهُ اَحْسَنَ الْجَزَاءِ فِي الدُّنْيَا وَالْعُقْبٰى**۔ اب دونوں بھائی مقبرہ بہشتی میں آرام فرماتے ہیں۔ ذیل کے مکتوبات ان کے ہی نام کے ہیں۔

(عرفانی کبیر)

فہرست مکتوب بنام

حضرت سیّد ناصر شاہ صاحبؓ

مکتوب نمبر	تاریخ تحریر	صفحہ
۱	۱۷؍جون ۱۸۹۳ء	۳۲۷
۲	۱۴؍اگست ۱۸۹۶ء	۳۲۷
۳	۱۴؍اکتوبر ۱۹۰۱ء	۳۲۸
۴	۲۰؍جنوری ۱۹۰۲ء	۳۲۹
۵	۲۱؍جنوری ۱۹۰۶ء	۳۲۹
۶	۱۹؍مارچ ۱۹۰۶ء	۳۳۰
۷	۳۱؍جون ۱۹۰۶ء	۳۳۰
۸	۱۰؍جولائی ۱۹۰۶ء	۳۳۱
۹	۲۹؍جولائی ۱۹۰۶ء	۳۳۱
۱۰	۲۶؍اگست ۱۹۰۶ء	۳۳۲
۱۱	۹؍نومبر ۱۹۰۶ء	۳۳۲
۱۲	بلا تاریخ	۳۳۳
۱۳	۴؍جنوری ۱۹۰۷ء	۳۳۳
۱۴	۷؍دسمبر ۱۹۰۷ء	۳۳۴

مکتوب نمبر۱

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بہت بہت استغفار پڑھ کر آپ دعا کریں اور دعا کے وقت کامل یقین قبولیت کا ہو۔ دعا میں ماندگی ظاہر نہ ہو۔ میں بھی دعا کروں گا۔ نماز میں خاص کر دعا کریں جس زبان میں ممکن ہو، مضائقہ نہیں۔

از راقم نوردین السلام علیکم والسلام
۱۷؍جون ۱۸۹۳ء مرزا غلام احمد
از قادیان

* * *

مکتوب نمبر۲

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

محبی اخویم سیّد ناصر شاہ صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عنایت نامہ پہنچا اُمید ہے کہ انشاء اللہ آپ کے لئے دعا کرتا رہوں گا۔ آپ بھی یاد دلاتے رہیں اور دوا جو تجویز کی گئی ہے۔ اس سے بھی اطلاع دیں کیسی ہے۔ خداتعالیٰ آپ کو صاحب اولاد کرے۔ آمین ثم آمین اور میں بہت خواہش رکھتا ہوں کہ کچھ مدت محبی اخویم سیّد فضل شاہ صاحب میرے پاس رہیں اور شاید آگے میں نے ذکر کیا تھا۔ ان کی خدمت میں میری طرف سے السلام علیکم۔ اگر قادیان آجائیں تو نہایت بہتر ہے اس تقریب سے چندروز پھر ملاقات ہوتی رہے گی۔

۱۴؍اگست ۱۸۹۶ء والسلام☆
خاکسار
غلام احمد عفی عنہ

☆ سیرت احمد صفحہ ۲۳۰ از حضرت قدرت اللہ صاحب سنوریؓ

مکتوب نمبر۳

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ

مجی عزیزی اخویم سیّد ناصر شاہ صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کتاب نزول المسیح چونکہ بڑھ گئی ہے اس لئے میں اندازہ کرتا ہوں کہ دو۲ سو روپیہ تک اس کا اتمام ہوگا یعنی علاوہ اس روپیہ کے جو خرچ ہو چکا ہے اور دوسو روپیہ لگے گا تب کتاب پوری ہوگی۔ آپ نے اس مدد کو اپنے ذمہ اٹھا لیا اور یہ خرچ اور آپ کو ادا کرنا پڑا ہے۔ ایک دفعہ اگر غیر ممکن ہو تو دو تین دفعہ کر کے بھیج دیں۔ کتاب کشتی نوح جو نزول المسیح کا ایک جزو ہے۔ آپ کی خدمت میں بھیجی جاتی ہے۔ دو نسخے بھیجے جاتے ہیں۔ ایک آپ کے لئے اور ایک مجی اخویم سیّد فضل شاہ صاحب کے لئے۔ باقی سب طرح سے خیریت ہے۔

اب روپیہ کی عنقریب ضرورت ہے۔

والسلام

خاکسار

مرزا غلام احمد عفی عنہ

۱۴؍اکتوبر ۱۹۰۱ء

* * *

مکتوب نمبر۴

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ نَحۡمَدُهٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِهِ الۡکَرِيۡمِ

مجی عزیزی اخویم سیّد ناصر شاہ صاحب سلّمہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مبلغ ایک سو روپیہ مرسلہ آپ کا پہنچ گیا۔ خدا تعالیٰ آپ کو بہت بہت جزائے خیر پہنچائے اور آپ کے ساتھ ہو۔

بخدمت اخویم مجی سیّد فضل شاہ صاحب

السلام علیکم

خط پہنچ گیا۔ اگر جموں میں طاعون کی ترقی کا خطرہ نہیں تو خیر ورنہ ضرور عیال کو اس جگہ سے نکالنا چاہئے۔

والسلام

۲۰ / جنوری ۱۹۰۲ء

خاکسار

مرزا غلام احمد عفی عنہ

مکتوب نمبر۵

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ نَحۡمَدُهٗ وَ نُصَلِّیۡ

مجی عزیزی اخویم سیّد ناصر شاہ صاحب سلّمہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط آج کی ڈاک میں مجھ کو ملا۔ میں انشاء اللہ آپ کے لئے دعا کروں گا۔ مطمئن رہیں اور ہمیشہ خیر و عافیت سے اطلاع دیتے رہیں۔ باقی بفضلہٖ تعالیٰ سب طرح سے خیریت ہے۔

۲۱ / جنوری ۱۹۰۶ء

والسلام

راقم

مرزا غلام احمد عفی عنہ

مکتوب نمبر ۶

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ

مجبی عزیزی اخویم سیّد ناصر شاہ صاحب سلّمہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا عنایت نامہ پہنچا۔ بدریافت خیر و عافیت خوشی ہوئی اور اس سے پہلے مبلغ ایک سو روپیہ ایک دفعہ اور مبلغ ۵۰ پچاس روپیہ (پھر) آپ کے مرسلہ پہنچے اور مبلغ ۸ آٹھ روپے کی نسبت مجھ کو یاد نہیں۔ شاید پہنچے ہیں۔ ان کا حال دریافت کر کے لکھوں گا۔ باقی ہر طرح سے خیریت ہے۔ میں آپ کے لئے انشاء اللہ دعا کروں گا۔ خدا تعالیٰ روکوں کو درمیان سے اٹھا دے۔ سنا گیا ہے کہ کشمیر میں طاعون ہے۔ معلوم نہیں یہ خبر کہاں تک صحیح ہے۔ مکرر یہ کہ آج ۱۹/ مارچ ۱۹۰۶ء کو مبلغ آٹھ روپے کا منی آرڈر پہنچ گیا۔ اسی وقت پہنچا ہے۔ انشاء اللہ آپ کے لئے دعا کرتا رہوں گا۔ خدا تعالیٰ حاسدوں سے محفوظ رکھے۔

والسلام

۱۹/ مارچ ۱۹۰۶ء

مرزا غلام احمد عفی عنہ

مکتوب نمبر ۷

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

مجبی اخویم سیّد ناصر شاہ صاحب سلّمہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کے دو عنایت نامہ پہنچے۔ میں بباعث بیماری نقرس اور تکلیف درد جواب نہیں لکھ سکا۔ گلاس پہنچ گئے ہیں مگر سخت تُرش تھے اس لئے ان کا اچار ڈال دیا۔ کسی دوسرے پھل کی تلاش رکھیں جو اس ملک میں نہ ہوتا ہو اور میں انشاء اللہ تعالیٰ آپ کے لئے ہمیشہ دعا کرتا رہوں گا۔ اب میری طبیعت بہ نسبت سابق رو بہ صحت ہے مگر چل نہیں سکتا۔ چلنے سے سخت درد ہوتی ہے۔

والسلام

۳۱/ جون ۱۹۰۶ء

مرزا غلام احمد عفی عنہ

مکتوب نمبر ۸

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

مجبی عزیزی اخویم سیّد ناصر شاہ صاحب سلّمہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کئی روز کا آپ کا خط آیا ہوا تھا۔ میں بیمار رہا۔ جواب نہیں لکھ سکا۔ جہاں تک ممکن ہے دعا توجہ سے کی گئی ہے۔ امید ہے کہ آپ اپنے حالات خیریت آیات سے مطلع فرمائیں گے۔ باقی سب طرح سے خیریت ہے۔   والسلام

۱۰؍ جولائی ۱۹۰۶ء   مرزا غلام احمد عفی عنہ

* * *

مکتوب نمبر ۹

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ

مجبی عزیزی اخویم سیّد ناصر شاہ صاحب سلّمہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں آپ کے خط کا باعث علالت طبع جلد جواب نہیں دے سکا۔ دعا بہت کی گئی۔ امید ہے اپنے حالات خیریت آیات سے مطلع فرمائیں گے۔ خدا تعالیٰ آپ کو ہر ایک دقّت میں محفوظ رکھے۔ باقی اس جگہ بفضلہٖ تعالیٰ ہر طرح سے خیریت ہے۔   والسلام

۲۹؍ جولائی ۱۹۰۶ء   مرزا غلام احمد عفی عنہ

* * *

مکتوب نمبر ۱۰

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّی

مجبی عزیزی اخویم سیّد ناصر شاہ صاحب سلّمہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا عنایت نامہ اور نیز مبلغ ۵۰ پچاس روپیہ معہ اس کے جو منظوری آئی، پہنچ کر بہت خوشی ہوئی۔ خدا تعالیٰ آپ کو یہ ترقی مبارک کرے اور آپ کی آسائش اور عمر میں برکت دے اور آفات سے بچاوے۔ آمین۔ باقی بفضلہٖ تعالیٰ سب طرح سے خیریت ہے۔

۲۶؍اگست ۱۹۰۶ء   والسلام

مرزا غلام احمد عفی عنہ

از قادیان

* * *

مکتوب نمبر ۱۱

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّی

مجبی عزیزی اخویم سیّد ناصر شاہ صاحب سلّمہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا محبت نامہ مجھ کو ملا۔ میں انشاء اللہ تعالیٰ کارِ معلوم میں دعا کروں گا۔ خدا تعالیٰ آپ کی دعا منظور فرمائے۔ آمین۔ ۱۵ (پندرہ) روپے پہنچ گئے۔ باقی خیریت۔

۹؍نومبر ۱۹۰۶ء   والسلام

مرزا غلام احمد عفی عنہ

* * *

مکتوب نمبر ۱۲

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

مجی عزیزی اخویم سیّد ناصر شاہ صاحب سلّمہٗ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مبلغ ۵۰ پچاس روپیہ مرسلہ آپ کے آج کی ڈاک میں مجھ کو ملے۔ جَزَاکُمُ اللّٰہُ خَیۡرًا۔ خدا تعالیٰ آپ کو ہر ایک بلا سے محفوظ رکھے اور مشکلات حل فرمائے۔ میں غائبانہ آپ کے لئے دعائیں کیا کرتا ہوں۔ خدا تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین۔ اس نواح میں ہیضہ کا بہت ہی زور سنا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ امن میں رکھے۔ آمین۔ انشاء اللہ دعا کرتا رہوں گا۔ باقی سب طرح سے خیریت ہے۔

والسلام

مرزا غلام احمد عفی عنہ

❀ ❀ ❀

مکتوب نمبر ۱۳

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ

مخدومی مکرمی اخویم سلّمہٗ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خط آپ کا معرفت حکیم حضرت مولوی نورالدین صاحب حضرت اقدس کی خدمت میں پہنچا۔ حضرت صاحب نے آپ کے حق میں بہت دعا فرمائی ہے اور بہت فکر ہے۔ اپنی طبیعت کی خیریت سے جلد جلد اطلاع دیں۔ حضرت صاحب کا خیال آپ کی طرف لگا ہوا ہے۔ والسلام

۴؍جنوری ۱۹۰۷ء بدست (مفتی) محمد صادق عفی اللہ عنہ

از قادیان

مکتوب نمبر۱۴

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

مجی عزیزی اخویم سیّد ناصر شاہ صاحب سلّمہٗ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھ کو افسوس ہے کہ میں بباعث بیماری جلد جواب نہیں دے سکا اور اس وجہ سے مجھے یاد نہیں کہ میں نے پہلے خط کا جواب بھی دیا یا نہیں۔ میں نے اس وقت آپ کے لئے دعا کی ہے مگر میں اس وقت بھی بیمار رہوں۔ انشاء اللہ بہت دعا کروں گا۔ بہت ضروری ہے کہ آپ ان اضطرار کے دنوں میں جلد جلد بلکہ روز اطلاع دیں۔ مجھ کو بہت فکر ہے۔ آپ کے الفاظ نہایت (تشویش) میں رکھتے ہیں۔

۷؍دسمبر ۱۹۰۷ء

والسلام

مرزا غلام احمد عفی عنہ

* * *

حضرت سیّد

فضل شاہ صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

فہرست مکتوبات بنام

حضرت سیّد فضل شاہ صاحب ؓ

مکتوب نمبر	تاریخ تحریر	صفحہ
۱	۱۶؍فروری ۱۸۹۱ء	۳۳۸
۲	۱۸؍اپریل ۱۸۹۱ء	۳۳۹
۳	۱۹؍اپریل ۱۸۹۱ء	۳۴۰
۴	بلا تاریخ	۳۴۱
۵	بلا تاریخ	۳۴۱
۶	بلا تاریخ	۳۴۲
۷	۶؍جولائی ۱۹۰۰ء	۳۴۳
۸	۳۰؍ستمبر ۱۹۰۰ء	۳۴۴
۹	بلا تاریخ	۳۴۵
۱۰	۸؍نومبر ۱۹۰۰ء	۳۴۶
۱۱	۴؍اکتوبر ۱۹۰۴ء	۳۴۶
۱۲	۱۸؍مئی ۱۹۰۵ء	۳۴۷
۱۳	بلا تاریخ ❁	۳۴۸

نوٹ:۔ مکتوب نمبر ۱ تا نمبر ۱۲ کتاب سیرت احمد از حضرت قدرت اللہ صاحب سنوری ؓ سے لئے گئے ہیں۔ (ناشر)

مکتوب نمبر۱

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ

مجبی سیّد فضل شاہ صاحب سلّمہٗ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عنایت نامہ پہنچا۔ میں اس وقت سیالکوٹ میں ہوں اور آپ کے لئے دعا کرتا ہوں کہ اللہ جلّ شانہٗ آپ کے تمام مقاصد پورے کرے۔ آمین۔ اس وقت بباعث شدت کم فرصتی میں زیادہ نہیں لکھ سکا انشاء اللہ کسی دوسرے وقت میں مفصل خط لکھوں گا۔

۱۶رفروری ۱۸۹۱ء   والسلام

خاکسار

غلام احمد

از سیالکوٹ

از طرف احقر العباد حامد علی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
اس عاجز نے کئی دفعہ دعا کے لئے یاد کرایا ہے۔

* * *

مکتوب نمبر۲

عزیزی محبی سیّد فضل شاہ صاحب سلّمہٗ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط اور آپ کی وہ تمام چیزیں جو آپ نے مہربانی فرما کر ارسال کی ہیں پہنچ گئی ہیں۔ **جَزَاکُمُ اللّٰہُ خَیْرَ الْجَزَاءِ** ۔ خداوند کریم آپ کی ان سب خدمات کا جو آپ کرتے رہے ہیں۔ اجر بخشے اور آپ پر راضی ہو۔ مجھے اپنی خیر و عافیت سے مطلع فرماتے رہیں۔ اور اخویم منشی کرم الٰہی صاحب کے لئے دعا خیر کی گئی ہے۔ میں خوب جانتا ہوں منشی صاحب اس عاجز سے اخلاص رکھتے ہیں۔ ایک نئے مسئلے میں منشی صاحب کو اصل حقیقت معلوم نہیں تھی۔ ورنہ وہ خود بہتوں سے جھگڑتے پھرتے اور جس وقت ’’ازالہ اوہام‘‘ شائع ہوا اُس وقت اُمید رکھتا ہوں کہ سب سے پہلے منشی صاحب لاہور میں اس کی اشاعت کے لئے قدم اُٹھائیں گے۔ غرض میں منشی صاحب سے بدل راضی ہوں۔ ناواقفیت کی حالت میں جو کچھ منہ سے نکل گیا وہ عند اللہ قابل معافی ہے۔ خدا تعالیٰ دلوں کو دیکھتا ہے۔

۱۸؍اپریل ۱۸۹۱ء

والسلام
غلام احمد
از لدھیانہ محلّہ اقبال گنج

* * *

مکتوب نمبر ۳

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ

محبی مشفقی اخویم منشی کرم الٰہی صاحب وسیّد فضل شاہ صاحب سلّمہٗ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

پارسل مرسلہ آپ کا جو پارچات پاجامہ وکرتہ وکیلا وسنگترے تھے پہنچ گئے۔ جَزَاکُمُ اللّٰہُ خَیۡرَ الۡجَزَاءِ۔ مجھ کو بہت ندامت اور شرمندگی ہے کہ بیکاری اور تنگی کے ایّام میں اس تکلیف کے اُٹھانے کا وقت نہیں ہے۔ خدا تعالیٰ میرے عزیز دوست سیّد فضل شاہ صاحب کو برسرکار کرے اور نیز اپنی مرادات تک پہنچاوے۔ پھر مانگ کر بھی تکلیف دیا کریں گے۔ مجھے خوب معلوم ہے کہ میرے عزیز سیّد فضل شاہ صاحب کو مجھ سے بہت محبت اور اخلاص ہے اور وہ مخالف بدگو کے مقابل پر بوجہ جذبہ اخلاص صبر نہیں کر سکتے۔ ہمارے لئے دن صبر اور حلم کے ہیں۔ ہمیں بھی چاہئے کہ لوگ گالیاں دیں اور ہم اس کو برداشت کریں۔ آخر حق غالب آجایا کرتا ہے اور کوئی اس کو روک نہیں سکتا۔ ہمارے بولنے کی حاجت نہیں کام کرنے والا آسمان پر کر رہا ہے۔ بس عاجز کو خود دن رات سیّد فضل شاہ صاحب کے لئے خیال ہے اور بغیر یاددہانی کے دعا کر رہا ہوں۔ آج خط کے پڑھنے کے بعد بھی دعا کی اور آپ کے لئے بھی ...... کے آج رسالہ فتح اسلام اور توضیح مرام روانہ خدمت کرتا ہوں۔ ازالہٗ اوہام جس وقت آیا روانہ خدمت کروں گا۔ ہمیشہ اپنے حالات سے مطلع فرمایا کریں۔

۱۹؍اپریل ۱۸۹۱ء   والسلام

خاکسار

مرزا غلام احمد

از لدھیانہ محلّہ اقبال گنج

* * *

مکتوب نمبر۴

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ

مجی عزیزی اخویم سیّد فضل شاہ صاحب سلّمہٗ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مبلغ بیس ۲۰ عہ روپیہ جو عزیزی سیّد ناصر شاہ صاحب نے اس عاجز کے لئے اور نیز مبلغ پنج روپیہ جو عرب صاحب کے لئے بھیجے ہیں کل پچیس ۲۵ عہ روپے پہنچ گئے۔ جَزَاکُمُ اللّٰہُ خَیۡرًا ۔ یہ عاجز بباعث علالت لڑکی اب تک لدھیانہ میں رہا۔ اب ۱۰ / مئی ۱۸۹۴ء کو لڑکی بقضائے الٰہی فوت ہوگئی۔ سو اب انشاء اللہ ۱۴ / مئی ۱۸۹۴ء کو قادیان کی طرف جاؤں گا۔ عزیزی سیّد ناصر شاہ صاحب کو بعد السلام علیکم مضمون واحد ہے۔

والسلام
خاکسار
غلام احمد
از لدھیانہ محلّہ اقبال گنج

مکتوب نمبر۵

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

مجی عزیزی سیّد فضل شاہ صاحب سلّمہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا عنایت نامہ پہنچا اگرچہ عزیز مرحوم حیدر[۱] شاہ صاحب کی وفات آپ کے لئے بڑے صدمے کا باعث ہوئی لیکن اس صبر جمیل کا ثواب خدا تعالیٰ آپ کو بہت دے گا۔ صبر کرنا بھی ہر یک کا کام نہیں۔ انہیں ایمانداروں کا کام ہے کہ جو خدا تعالیٰ کو ہر ایک چیز پر مقدم رکھتے ہیں آپ کے الفاظ سے مجھے بہت خوشی حاصل ہوئی اور حقیقت میں اس سے بڑھ کر کامل ایماندار اور کیا لکھ سکتا ہے۔ خدا تعالیٰ آپ کو اس کا بہت اجر دے اور نعم البدل عطا کرے اور آپ کی عمر دراز کرے۔ آمین۔ آپ کو معلوم

---

[۱] مرحوم، شاہ صاحب کی پہلی بیوی کے بطن سے تھا۔ (ناشر)

ہے کہ پہلے زمانہ میں سادات پر کیا کیا تکالیف اور مصائب آئے ہیں اور کس قوتِ ایمانی سے وہ صبر کرتے رہے ہیں پس اسی صبر کی آپ کے خط میں خوشبو آتی ہے۔ اللہ تعالیٰ بے رحم نہیں وہ اپنے بندوں کو آزماتا ہے یعنی دوسرے لوگوں میں ان کا اندازہ ایمان ظاہر کرتا ہے۔ سو آپ کی قوتِ ایمانی ایسے خط سے ظاہر ہے۔ ایمان جیسی کوئی چیز نہیں ایمان گم شدہ چیز کو بہتر صورت میں واپس لاتا ہے امید کہ یہ مصیبت دوسری تکالیف سے رہائی پانے کا بھی موجب ہوگی کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا[1]۔ خدا تعالیٰ آپ پر فضل کرے اور تمام مشکلات سے رہائی بخشے۔ آمین۔ باقی خیریت ہے۔

والسلام
خاکسار
مرزا غلام احمد عفی عنہ

* * *

مکتوب نمبر ۶

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ

محبی اخویم سیّد فضل شاہ صاحب سلّمہٗ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کے تفرقہ خاطر سے طبیعت نہایت مغموم متفکر ہوئی لیکن بقول شخصے ؎

مشکلے نیست کہ آساں نشود مرد باید کہ ہراساں نشود

خدا تعالیٰ کے عجائب قدرت اور کاموں کی طرف نظر کر کے کچھ غم باقی نہیں رہتا۔ دیر آید درست آید۔ انشاء اللہ القدیر آپ کے لئے اور آپ کے برادر ناصر شاہ صاحب کے لئے توجہ سے دعا کروں گا۔ آپ تسلی رکھیں اور رسالہ ازالہ اوہام شاید بیس روز تک چھپ کر آئے۔ اُسی وقت بھیج دوں گا۔ زیادہ خیریت ہے۔

والسلام☆
غلام احمد لدھیانہ اقبال گنج

---

[1] الم نشرح: ۶، ۷

☆ سیرتِ احمد صفحہ ۲۳۶، ۲۳۷ مرتبہ قدرت اللہ سنوری

مکتوب نمبر۷

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

مجی عزیزی اخویم سیّد فضل شاہ صاحب سلّمہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

افسوس! کہ اس وقت میں بباعث دردسر جو بوجہ گرمی ہوگئی ہے حاضر نہیں ہو سکا۔ آپ نے جو چند کلمات نصیحت کے لئے لکھے ہیں اسی قدر کافی ہے کہ آپ ہمیشہ اپنے رب کریم قادر قیوم کے احکام کو یاد رکھیں اور وہ یہ کہ نماز پنجگانہ دلی خلوص سے ادا کریں۔ ہمیشہ نماز میں بعض دعائیں اپنی پنجابی زبان میں کر لیا کریں اور نماز میں اپنی زبان میں بہت دعا کیا کریں۔

جہاں تک ممکن ہو نماز تہجّد کا بھی التزام رکھیں اور اس میں بھی اپنی زبان پنجابی میں دعا کیا کریں موت کو یاد رکھیں کہ یہ موت جب آتی ہے تو باز کی طرح ایک پوشیدہ جست سے اپنا شکار بنا لیتی ہے جہاں تک ممکن ہو ہمیشہ کوشش کریں کہ جلد جلد اس جگہ آیا کریں کہ جس طرح ہر ایک چیز فانی ہے اسی طرح ہمارے وجود کی بھی حالت ہے۔ ایک وقت آنے والا ہے کہ ہمارا وجود اور یہ ہماری مجلسیں خواب وخیال کی طرح ہو جائیں گی۔ اور لازم ہے کہ بدصحبت سے پرہیز کریں۔ دل کو گناہ کے منصوبوں سے پاک رکھیں کہ بدقسمت ہے وہ انسان اور بدبخت ہے وہ آدمی جس کا دل ہمیشہ گناہ کے منصوبے سوچتا ہے۔ آپ کو دُنیا کے شغل میں کئی ابتلا پیش آئیں گے ہر ایک ابتلا میں خدا پر بھروسہ کریں۔ نہ عمدہ حالت کسی تکبر کا موجب ہو اور نہ کسی تنگی کی حالت بے صبر کر سکے۔ باتیں بہت ہیں مگر بالفعل اس پر کفایت کرتا ہوں کہ خدا کا خوف اور اس کی مخلوق سے ہمدردی اور اپنی بیوی اور اہل سے طریق رحمت اور درگزر اور اولاد کو دین کی رغبت دینا اور بھائی کے ساتھ حلم اور خلق کے ساتھ معاشرت کرنا اور عام لوگوں کے ساتھ حتی المقدور بھلائی اور ترکِ شر سے پیش آنا اور اپنے خدا اور اس کے رسول کو سب پر مقدم رکھنا اور چالیس دن میں سے ایک مرتبہ خدا تعالیٰ کے خوف سے رونا یہی طریق سعادت ہے

خدا تعالیٰ توفیق بخشے۔ مجھے اس وقت سر درد ہے طاقت حاضری مسجد نہیں اسی جگہ دونوں نمازیں پڑھوں گا اس لئے دوا مطلوبہ اور ایک کرتہ اور یہ نصیحت نامہ ارسال ہے۔ والسلام

۶؍جولائی ۱۹۰۰ء خاکسار

مرزا غلام احمد

* * *

مکتوب نمبر ۸

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ

مجی عزیزی اخویم سیّد فضل شاہ صاحب و سیّد ناصر شاہ صاحب سلّمکم اللّٰہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللّٰہ وبرکاتہ

عنایت نامہ پہنچا۔ انشاء اللہ جہاں تک میرے لئے ممکن ہوگا۔ آپ کے امر مرقومہ کے لئے دعا کروں گا۔ خدا تعالیٰ کامیاب فرمائے۔ آمین ثم آمین۔ اگر اس کی مصلحت ہو تو کیا بعید ہے۔ امید ہے حالات خیریت آیات سے ہمیشہ مطلع فرماتے رہیں گے۔ آپ کے چند خطوط پہلے بھی پہنچے تھے۔ بعض کا جواب لکھنے سے میں قاصر رہا۔ اہم مقصود دعا ہوتی ہے۔ سو میں اپنے مخلص دوستوں کے لئے کسی حالت میں دعا سے غافل نہیں، نماز میں بھی دعا کرتا ہوں۔ آپ کے لئے اور عزیزی سیّد ناصر شاہ صاحب کے لئے کئی دفعہ خاص طور پر دعا کی گئی ہے اور پوشیدہ طور پر بہت سی تاثیرات دعاؤں کی ہیں کہ ہمیشہ بلائیں ردّ ہوتی رہتی ہیں۔ زیادہ خیریت۔ والسلام

۳۰؍ستمبر ۱۹۰۰ء خاکسار

مرزا غلام احمد

از قادیان

* * *

مکتوب نمبر۹

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ

مشفقی محبی اخویم سیّد فضل شاہ صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کے کئی عنایت نامے پہنچے ہیں۔ بوجہ سرگردانی سفر کے جلد جواب نہیں لکھ سکا مگر مجھ کو آپ کی پریشانی سے سخت تردّد اور غم ہے۔ اور میں دل سے دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ آپ کے فکر کو جلد دور کرے اور اپنی طرف سے آپ کے لئے وجہ معاش عطا فرماوے۔ مجھے آپ کا بہت خیال اور از حد خیال رہتا ہے اور دعا کی جاتی ہے مگر ہر ایک امر وقت پر موقوف ہے۔ وہ لوگ بیوقوف ہیں جو آپ کو ڈراتے ہیں کہ آپ بہت سادہ ہیں کہ آپ سے نوکری نہیں ہوگی۔ وہ نہیں جانتے کہ خدا تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے مگر میرے نزدیک بجائے نوکری کے اگر آپ کسی ٹھیکہ کی طرف توجہ فرماویں تو یہ بہتر ہے اور میں اس وقت بمقام جالندھر ہوں اور غلہ منڈی میں برمکان ...... زین العابدین اترا ہوا ہوں۔ آپ کی ملاقات کا از حد شوق ہے لیکن وقت پر موقوف ہے۔ زیادہ خیریت۔

والسلام

خاکسار

غلام احمد

از جالندھر

ازطرف حامد علی السلام علیکم

ازطرف مولوی عبدالکریم سہارنپوری السلام علیکم

* * *

مکتوب نمبر ۱۰

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ

محبی اخویم سیّد فضل شاہ صاحب سلّمہٗ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا عنایت نامہ پہنچا۔ میری دانست میں نوکری چھوڑنے کے لئے جلدی نہیں کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ مقلّب القلوب ہے۔ اور دلوں پر تصرّف رکھتا ہے۔ ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ اس انگریز کے دل کو آپ کی طرف پھیر دے۔ یا کسی اور مہربان حاکم کے ماتحت کر دے۔ میں بھی انشاء اللہ دعا کرتا رہوں گا۔ جلد جلد مجھ کو خبر دیتے رہیں۔ زیادہ خیریت۔

والسلام
خاکسار
مرزا غلام احمد

۸؍نومبر ۱۹۰۰ء

مکتوب نمبر ۱۱

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ

محبی اخویم سیّد فضل شاہ صاحب سلّمہٗ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عنایت نامہ پہنچا۔ عزیزی سیّد ناصر شاہ کی علالت طبیعت سے سخت قلق و اضطراب ہے۔ خط کو پڑھتے ہی بدرگاہِ حضرت ارحم الراحمین دعائے صحت کی گئی۔ اللہ جلّ شانہٗ صحت کامل عطا فرمائے۔ اُمید ہے کہ صحت اور خیر و عافیت سے جلد مطمئن فرماویں گے کہ صحت کامل کا بہت خیال رہے گا اور آپ کی نسبت مجھے ہر وقت خیال رہتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی طرف نظر ہے۔ والسلام☆

خاکسار
غلام احمد
از قادیان

۴؍اکتوبر ۱۹۰۴ء

☆ سیرتِ احمد صفحہ ۲۳۱ مرتبہ قدرت اللہ سنوری

مکتوب نمبر۱۲

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ

مجبی اخویم سیّد فضل شاہ صاحب سلّمہٗ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا عنایت نامہ پہنچا۔ چونکہ خدا تعالیٰ نے مجھے آفت زلزلہ کے وقت اور روز سے مجھ کو اطلاع نہیں دی بلکہ یہ بھی اطلاع نہیں دی کہ وہ آفت جس کا نام زلزلہ رکھا گیا ہے۔ کیا وہ حقیقت میں زلزلہ ہے یا کوئی اور آفت شدیدہ ہے جو زلزلہ کے رنگ میں ہے۔ اس لئے میں مناسب نہیں سمجھتا کہ بہت مدت تک ہماری جماعت باہر جنگل میں تکلیف اٹھاوے۔ ہاں اگر شہر میں کچھ زور طاعون کا ہے تو اس صورت میں شہر میں آنا مناسب نہ ہوگا۔ اور میں بھی چاہتا ہوں کہ ایک دو ہفتہ کے بعد یا جب خدا تعالیٰ چاہے باغ سے قادیان کے اندر چلا جاؤں۔ میری یہی تمنا ہے کہ اس آنے والی آفت کا خدا تعالیٰ کی طرف سے کچھ مفصّل حال معلوم ہو جائے۔ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے مگر بہت خوشی ہوگی اگر خدا تعالیٰ کی وحی سے تاریخ اور وقت کا پتہ لگ جائے۔ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔ بیشک سب احباب جماعت جو باہر ہیں شہر میں آ جائیں۔ اگر لوگ ٹھٹھا کریں تو کہہ دیں آج تم ٹھٹھا کرتے ہو اور وہ وقت آنے والا ہے جو ہم ٹھٹھا کریں گے۔ ہر ایک کے لئے خدا تعالیٰ نے وقت مقرر کیا ہے۔

۱۸؍ مئی ۱۹۰۵ء

والسلام

خاکسار

مرزا غلام احمد

* * *

مکتوب نمبر ۱۳ ۞

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ

عزیزی محبی اخویم سیّد فضل شاہ صاحب و منشی کرم الٰہی صاحب سلّمہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مولوی محمد حسین صاحب نے پھر رجسٹر کرا کر خط بھیجا تھا اور ۲۱؍اپریل تک جواب مانگا تھا اس لئے آپ کی طرف وہ خط روانہ کرتا ہوں۔ آپ براہ مہربانی دو آدمی ساتھ لے کر اگر خلیفہ رجب الدین یہیں ہوں تو مناسب ہے ورنہ آپ دونوں میرا خط انہیں پہونچا دیں اور رسید لے لیں اور مجھے بھیج دیں۔

والسلام

خاکسار

غلام احمد

از لودھیانہ اقبال گنج

۞ ۞ ۞

حضرت چوہدری

الہ داد خاں صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت چوہدری الٰہ داد خاں صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام تعارفی نوٹ

چوہدری الٰہ داد خاں صاحب ضلع شاہ پور کے باشندے تھے۔ وہ پچپن ۵۵ روپیہ ماہوار کی سرکاری ملازمت ترک کر کے قادیان ہجرت کر کے آ گئے تھے اور ریویو میں کام کرنے لگے جہاں ان کو پچیس ۲۵ روپیہ ماہانہ ملتے تھے۔ یہ بہت بڑی قربانی تھی اور اللہ تعالیٰ نے اسے قبول فرمایا اور آخر وہ یہاں ہی فوت ہو گئے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کے ایثار و قربانی اور دینی خدمات کے زیر نظر مقبرہ بہشتی میں دفن کرنے کی اجازت دی اور جنازہ پڑھا۔

چوہدری صاحب کے نام جو مکتوب ہے اس کی حقیقت سمجھنے کے لئے خود چوہدری صاحب مرحوم کا خط بھی میں نے درج کر دینا مناسب سمجھا۔ چوہدری صاحب بہت ہردلعزیز، خوش اخلاق اور جماعت کے نوجوانوں کی تربیت و تبلیغ کا خاص جوش رکھتے تھے۔ لوگ ان کو امین سمجھ کر اپنی امانتیں بھی ان کے پاس رکھتے تھے اور بعض احباب ان کو امین الملّۃ بھی کہا کرتے تھے۔ بڑی خوبیوں کے بزرگ تھے۔ جوان سال فوت ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جوارِ رحمت میں جگہ دے۔ آمین

(عرفانی کبیر)

فہرست مکتوبات بنام

حضرت چوہدری اللّٰہ داد خاں صاحبؓ

مکتوب نمبر	تاریخ تحریر	صفحہ
۱	۱۷؍اکتوبر۹۷ء	۳۵۳
۲	بلا تاریخ	۳۵۴
۳	۲۰؍جنوری۱۹۰۲ء	۳۵۵
۴	۴؍دسمبر۱۹۰۳ء	۳۶۳

مکتوب نمبر۱

حسب ایما حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

برادرم منشی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کے خط کا مضمون حضرت اقدس کو سنایا تھا۔ آج دوسرا خط بھی آپ کا حضرت اقدس کے نام آیا۔ حضرت اقدس فرماتے ہیں کہ اس امر میں استخارہ کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ کو فوراً قادیان آکر قرآن شریف پڑھنا چاہیئے۔ ترقی دلانے والا بھی خدا ہے وہ خود ہی کوئی صورت نکال دے گا اگر آپ نوکری پر چلے بھی گئے اور ترقی نہ ہوئی تو آپ کو سخت حسرت اور افسوس رہے گا کہ قرآن شریف بھی نہ پڑھا اور ترقی بھی نہ ہوئی۔ بہتر ہے کہ آپ اپنے افسر کو ترقی کی درخواست دے کر چلے آویں۔ والسلام

حضرت اقدس فرماتے ہیں کہ یہاں آپ کا آنا مفید ہوگا۔ اپنے بھائی کو میری طرف سے مبارکباد دیویں۔

۱۷؍اکتوبر ۹۷ء   بقلم مرزا خدا بخش☆

* * *

☆ البدر نمبر۳۴ جلد۲ مورخہ ۱۱؍ستمبر ۱۹۰۳ء صفحہ ۲۷۰

مکتوب نمبر۲

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

السلام علیکم

صادق آن باشد کہ ایّام بلا مے گذارد با محبت با وفا

ہر ایک مرضی الٰہی پر صبر کرنا اور اپنے مولیٰ سے کامل تعلق اور گاڑھا پیوند کرنا چاہیئے۔ اور مخالفین کی کوئی پرواہ نہ کرنی چاہیئے۔ متوکل علی اللہ رہنا چاہیئے۔ درود، استغفار، تلاوت کلام مجید میں لگے رہنا بہتر ہے۔ خدا تعالیٰ وہ دن لاتا ہے کہ مخالف روسیاہ اور موافق مسرور و سرخرو ہوں گے۔ آپ کے واسطے دعا کی گئی ہے۔ خدا تعالیٰ ہر بلا سے نجات دیوے۔

از کاتب سراج الحق نعمانی السلام علیکم

بحکم حضور امام الزمان☆

از قادیان

* * *

☆ الحکم نمبر ۵، ۶ جلد ۲ مورخہ ۲۷؍ مارچ تا ۶؍ اپریل ۱۸۹۸ء صفحہ ۶

یہ خط حضرت اقدس نے ان ایام میں چوہدری صاحب کو لکھا جب کہ وہ شاہ پور میں تھے۔ انہوں نے اپنے بعض ابتلاؤں کا ذکر کر کے ایک عریضہ حضرت کے حضور لکھا تھا اس کا جواب حضرت نے حسب ذیل فرمایا۔ (عرفانی کبیر)

مکتوب نمبر ۳

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

محبی اخویم منشی الہ داد صاحب کلرک سلّمہٗ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا عنایت نامہ پہنچا۔ یاد رہے کہ ہر ایک مومن کے لئے کسی حد تک تکالیف اور ابتلا کا ہونا ضروری ہے اس کو صدق دل سے برداشت کرنا چاہئے اور خدا تعالیٰ کی رحمت کا انتظار کرنا چاہیئے۔ جو شخص اس بات پر یقینی ایمان لاتا ہے کہ میرا خدا ہے جو قادر اور کریم اور رحیم اور علیم ہے اس کو اپنے ایمان کے موافق استقامت اور استقلال دکھانا چاہئے۔ وہ خدا تو قادر ہے ایک دم میں مشکلات پیش آمدہ کو حل کر دے مگر بندہ کی تربیت کے لئے جو اس کے مصالح کسی بنا پر کسی حد تک اس کا ابتلا چاہتے ہیں۔ ان مصالح کو ترک کرنا حقیقی رحمت کے برخلاف ہے۔ سو یقین رکھو کہ وہ خدا موجود ہے جو ہر ایک مصیبت کو ہر ایک دم میں دور کر سکتا ہے اور وہ اس سے بے خبر نہیں ہے مگر اس کی مصلحت اور حقیقی رحمت یہ کام کر رہی ہے۔ اپنی نمازوں میں اپنی ہی زبان میں اپنی مشکلات کے لئے دعا کرتے رہو۔ قیام میں، رکوع میں، سجود میں، التحیات میں، ہر ایک وضع میں دعا کرو۔ کوئی نیا امر نہیں ہے جس مومن سے خدا پیار کرتا ہے اس کو کسی قدر ابتلا کا مزہ چکھاتا ہے تا اس کی آنکھ کھلے اور وہ سمجھے کہ دنیا کیا چیز ہے؟ اور کس قدر تلخیوں کی جگہ ہے۔ سو ضرور ہے کہ کسی قدر یہ دکھ پہنچیں اور درحقیقت کوئی دکھ دکھ نہیں **صرف ایمان کا قصور دکھ ہے**۔ صدق دل سے اپنے تئیں خدا کے حوالہ کرو اور یقین سے سمجھو کہ وہ ان لوگوں کو ضائع نہیں کرتا جو اس کے ہو جاتے ہیں۔ سچی توبہ کرو اور گناہوں سے اپنی ہی زبان میں خدا سے معافی چاہو تا وہ رحم کرے۔ یہ کوئی نئی بات

نہیں کوئی اس دروازے کے راہ سے نہیں آتا جس کو یہ سب کچھ دیکھنا نہیں پڑتا بلکہ اس سے زیادہ خدا طاقت بخشے۔ چند روز دنیا ہے، مخلوق طاعون سے مر رہی ہے، ہمت میں اپنا صدق دکھلاؤ۔ امتحان کے وقت اس بات میں خوبی نہیں کہ بہت جزع فزع کر کے مخلصی چاہیں بلکہ اس میں خوبی ہے کہ ایسے موقع پر استقلال دکھانا چاہئے۔

۲۰ /جنوری ۱۹۰۲ء

والسلام
خاکسار
مرزا غلام احمد
از قادیان

* * *

یہ خط جس عریضہ کے جواب میں ہے میں پہلے اسے درج کرتا ہوں تا کہ حضرت اقدس کے مکتوب کی پوری وضاحت ہو جاوے۔ اس کے بعد وہ قادیان ہجرت کر گئے۔

(عرفانی کبیر)

چوہدری صاحب کا عریضہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

بحضور منبع علوم ربانی ومخزن انوار و فیوض رحمانی، واقف رموز حقانی وکان گوہر معانی حضرت اقدس مرسل یزدانی جناب مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

چونکہ حضور کے حکم سے اپنے درددل کی داستان گزارش بندگان عالی کرنے کی اجازت ہوئی ہے۔ اس واسطے کسی قدر تفصیل کے ساتھ عرض کروں گا۔

۲۔ اس امر کی وضاحت کی چنداں ضرورت نہیں سمجھتا کہ خاکسار کے دل میں عرصہ دراز سے شعلہ

محبت بھڑکا ہوا تھا۔ سال ۱۸۹۰ء یعنی ایام طالب علمی سے جب کہ خاکسار ابھی انٹرنس میں تعلیم پاتا تھا۔ محض اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے حضور کے ساتھ تعلق اخلاص مندی نصیب ہوا جس کو اب چودھواں سال جارہا ہے۔ بفضلہٖ تعالیٰ اس تعلق میں روز افزوں ترقی ہی ہوتی چلی آئی اور یہ رشتہ دن بدن مستحکم ہی ہوتا گیا اور بتدریج محسوس ہوتا گیا کہ اس پیوند کی مضبوط رسی کے ذریعے عالَمِ تاریکی سے ایک بیّن روشنی کی طرف کھینچا جارہا ہوں اور الفت ومحبت قلبی نے تو ایسی ترقی کی کہ چھ سات سال سے بڑے جوش کے ساتھ یہی دلی خواہش رہی کہ کوئی صورت ایسی پیدا ہو کہ بقیہ ایّام زندگی حضور کے بابرکت اور سراپا نور خیز قدموں میں گزاروں۔ جس سے دین ودنیا کی اصلاح ہو کر حسنات دارین سے مستفیض وبہرہ مند ہوں۔ کیونکہ جب ایسا مبارک زمانہ پایا ہے اور ایسی نعمت غیر مترقّبہ نصیب ہوئی ہے تو اس کی قدر نہ کرنا اور ایسی نعمتِ الٰہی سے وقت پر متمتع نہ ہونا محض شومئی قسمت کا باعث ہے۔

۳۔ چونکہ دل میں بڑے ذوق کے ساتھ اس امر کی گدگدی وچاہت لگی ہوئی تھی۔ اس کے ہر پہلو پر غور کرنے کے بعد دل ودماغ نے یہی مشورہ وفتویٰ دیا کہ مرسل صادق کے مبارک قدموں میں زندگی گزارنا تمہارا مقصود بالذّات ہونا چاہئے اس لئے اس غرض کے حصول کے لئے کئی بار یہاں دارالامان کے مقیم احباب وبرادران کو تصدیعہ دیتا رہا۔ چنانچہ ایک دفعہ نومبر ۱۹۰۰ء میں مکرمی اخویم جناب مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے نے ایک ایسی صورت پیدا بھی کردی تھی کہ خاکسار اسی وقت مستقل طور پر یہاں آجاتا مگر کچھ ناسازی قسمت ومخالفوں کی سعی سے اس وقت کامیابی کا منہ دیکھنا نصیب نہ ہوا کیونکہ اس وقت مخالف آریہ افسروں نے عمداً وقت پر رخصت سے استفادہ نہ کرنے دیا حالانکہ اس وقت حضور کی جانب سے بھی آنے کے لئے اجازت ہو چکی تھی۔

اس وقت عاجز کے نہایت ہی مکرم ومحسن وفخر قوم جناب مخدومی مکرمی مولوی عبدالکریم صاحب نے جن الفاظ سے خاکسار کو خطاب کیا تھا وہ الفاظ اب تک عاجز کے لوح قلب پر نقش بر سنگ کی طرح منقّش ہیں جو یہ ہیں۔ ''حج ووَنج دونوں ہاتھ آویں پھر آنے میں کیا تأمّل ہے۔ اس نعمت کے لینے میں ہرگز توقف نہ چاہئے۔''

سو واقعی سچ ہے اور بالکل سچ ہے کہ جب ہر دو چیزیں حاصل ہو جاویں پھر اس سے بڑھ کر اور کیا چاہئے۔ اوّل الذکر کے لئے تو مامور ومرسل الٰہی کی صحبت وخاکپائی کا شرف کافی۔ امر دوم کے

لئے وجہ معاش کا ذریعہ۔ جب دونوں مل جاویں پھر اور کسی چیز کی کیا ضرورت؟

۴۔ وہ پہلا موقع تو جاتا رہا تھا کیوں کہ میرے توقف کرنے سے مکرمی مفتی صاحب کی تجویز ہوگئی۔ مگر اس کے بعد بھی دل میں یہی تڑپ لگی رہی کہ کسی طرح آں ہادی و مہدی زمان کے مبارک قدموں میں رہنے کا موقع ملے۔ دل خاکسار تو پہلے ہی سے آتش محبت سے شعلہ زن ہوا تھا مگر اب یہاں آ کر اور کچھ عرصہ یہاں رہ کر سچے دل کے ساتھ محسوس کیا ہے کہ خصوصاً میرے جیسے مذاق کے انسان کے لئے دارالامان سے باہر رہنا تو زندگی کا عبث گزارنا ہے۔

خاکسار پہلے دو ماہ کی رخصت لے کر آیا تھا مگر دو ماہ کے گزرنے پر ہرگز دل نہ چاہا کہ وطن کا رُخ کروں کیونکہ وطن میں بے وطنی اور قادیان میں وطن نظر آتا ہے۔ مجبوراً تین ماہ کی اور رخصت لی۔ اس صورت میں اب چوتھا ماہ جا رہا ہے۔ اب تو دن بدن دل کی یہ حالت ہے کہ یہاں سے نکلنا ایک موت نظر آتا ہے۔ رات دن اسی دعا میں تھا کہ کوئی ایسی صورت نکلے کہ معمولی گزارہ چل سکے تو حضور کے مبارک قدموں میں رہنے کی سبیل بن جائے، جو اصلی مدعا ہے۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ کہ ایک ایسا امر پیدا ہو گیا ہے کہ جس سے خاکسار کے گزارہ کی بھی پوری صورت پیدا ہوگئی ہے اور انتظام بھی مستقل ہے۔ وہ یہ ہے کہ دفتر میگزین میں کلرک کی جگہ خالی تھی۔ وہاں میرے قدیمی مکرم و محسن جناب مخدومی مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے نے عاجز کے لئے پچیس ۲۵ روپیہ ماہوار کی مستقل تجویز فرمائی ہے اور کل بالمواجہ پختہ وعدہ فرمایا ہے اور خود آپ ذمہ اُٹھایا ہے کہ جب تک میگزین کا وجود ہے بشرطِ زندگی اقل درجے پچیس ۲۵ روپیہ ماہوار تک میں تنخواہ دینے کا ذمہ دار ہوں اور اگر اس میگزین کے کام میں ترقی ہوتی گئی جو ضرور بفضلہٖ تعالیٰ ہوگی تو اس میگزین کی ترقی کے ساتھ تمہاری بہبودی و ترقی کا خیال بھی رہے گا۔ اوّل تو وہی رازق حقیقی ہی ہر کسی کا کفیل ہے اور اپنے سچے دل و ایمان کے ساتھ اسی کی کفالت پر نظر ہے اور نابکار جیسے متوکلوں کا تو خاص اُسی پر ہی بھروسہ ہے مگر مولوی صاحب موصوف نے بھی جو وعدہ فرمایا ہے اور ذمہ داری اُٹھائی ہے۔ اس پر بھی خاکسار کو پوری تسلی ہو چکی ہے۔ اوّل تو جس قادر مطلق کے ارادے و منشا سے اس میگزین کا پودہ لگایا گیا ہے وہ خود ہی اس کی ترقی، استحکام و پابجائی کی صورت و ذرائع پیدا کرتا رہے گا اور بفضلہٖ تعالیٰ اس پودہ کی جڑیں

پورا استحکام پکڑیں گی۔ اس میں انشاء اللہ تعالیٰ ترقی ہوگی اور یہ بڑی عمر پائے گا۔ بفرضِ محال اگر کوئی صورت دگرگوں بھی ہو تو میگزین کی عمر بالمقابل ہماری اپنی عمر کے کیا ہستی ہے۔ خاکسار خود اپنی عمر پر کیا اعتبار کر سکتا ہے۔ یہی غنیمت ہے کہ یہ چندروزہ ایام زندگی صادق مامور کی پاک صحبت و معیت میں گزر جاویں اس سے بڑھ کر اور کیا نعمت غیر متناہی حاصل ہو سکتی ہے۔

۵۔ یہ پچیس ۲۵ صہ روپیہ ماہوار کی جو تجویز ہوئی ہے اس میں عاجز کا بخوبی گزارہ چل سکتا ہے۔ خاکسار بچپن سے بالکل سادگی سے زندگی بسر کرنے کا عادی ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے کوئی صورت فراخی نکل آوے تو وہ تو اس جواد کریم کا خاص رحم ہے۔ اس کی نعمت کے لینے سے کون انکار کر سکتا ہے ورنہ ایسے تو میں معمولی قلیل سے قلیل چیز پر بھی اکتفا کر سکتا ہوں۔

خاکسار تو اس کو خاص ترحّم و فضل الٰہی سمجھتا ہے کہ ایک تو گزارہ کے لئے صورت نکل آئی۔ دوم پیارے امام الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فیوض صحبت سے بہرہ اندوز ہونے کا ایک عمدہ موقعہ حاصل ہوا جو عین دلی منشا تھا اور جس کے لئے عرصہ سے درپے تھا۔

۶۔ یہ مسئلہ کہ جس نیک کام کرنے کے لئے صافی نیت و سچے دل کے ساتھ انسان کوشش کرتا ہے خواہ بظاہر وہ کیسا ہی مشکل کام ہو۔ اللہ تعالیٰ ’’ اَلْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ ‘‘ کی بنا پر اس کو اس کام میں ضرور ہی کامیابی بخشتا ہے۔ آج عاجز کو روز روشن کی طرح کھل گیا ہے۔ خاکسار کئی سال سے اس مدعا کے درپے تھا۔ مگر اب چار پانچ ماہ سے تو برابر اس مدعا کے حصول کے لئے خلوصِ نیت سے دعاؤں میں لگا رہا۔ کئی دفعہ استخارہ کئے اور دعاؤں میں تو بہت ہی کثرت کی۔ ان دعاؤں و استخاروں کے بعد خوابیں بھی دیکھیں۔ جن سب کا ماحصل یہی تھا کہ اس جگہ دارالامان میں رہنا مفاد دارین کے لئے ضروری ہے اور اسی میں کامیابی ہوگی بلکہ بعض اوقات دعا کی حالت میں غنودگی سی آئی اور اس غنودگی میں اس فائز المرامی کا تمام نقشہ دکھلایا گیا مگر باوجودیکہ دو ماہ سے اس قسم کی خوابیں آ رہی تھیں مگر پھر بھی خاکسار دعاؤں میں لگا رہا۔ ان تمام کیفیات کا تذکرہ مجملاً اپنے قدیمی عزیز بھائیوں برادرم مکرم مولوی شیر علی صاحب بی۔ اے۔ و برادرم مخدوم مفتی محمد صادق صاحب سے کیا جو میرے ہم وطن و ابتدائے بچپن کے عزیز اور ابتدائی واقف ہیں۔ ان کا بھی خاکسار کے ساتھ اتفاق رائے ہوا۔

کیونکہ وہ ابتداء سے جانتے تھے کہ خاکسار کس مذاق ومشرب کا آدمی ہے اور یہ بھی ان کو بخوبی معلوم تھا کہ عاجز کی فطرت بھی اس امر کی مقتضی ہے اور مناسبت رکھتی ہے کہ دارالامان میں رہے۔

یہ افتادہ خاکسار حضور کی خاص دعاؤں سے بھی استفادہ واستفاضہ کر ہی رہا تھا۔ انہی دعاؤں کا نتیجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس نعمت کے حصول کے لئے ذرائع خود بخود پیدا کر دیئے اور ایک صورت گزارہ بھی نکل آئی۔ یہ سب بطفیل دعائے آں قبلہ دارین کے اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے ورنہ یہ نابکار عاجز کس رعایت کا مستحق تھا کہ اس قدر ذمہ داری کے وعدہ بھی دیئے جا رہے ہیں۔

اس قادر مطلق سچے مربی وحقیقی محسن کے ہزار ہزار سجدات شکر بجالاتا ہوں۔ جس نے اس خوشی کے دن دیکھنے کی امیدیں دلائی ہیں اور اسی ذات ستودہ صفات جامع کمالات پر بھروسہ ہے کہ وہ بےنیل المرام عاجز کو نہ چھوڑے گا۔

اب کل سے پختہ امید لگنے لگی ہے کہ رحمتِ الٰہی سے کچھ بعید نہیں ہے کہ عاجز جیسے ناکارہ کو جلدی ہی مستقل طور پر اس نعمت سے متمتع ہونے کا موقعہ نصیب کرے۔

۷۔ جس قدر حال عرض ہوا ہے وہ صرف خاکسار کے اپنے ذاتی مفاد تک محدود تھا۔ اب دیکھتا ہوں کہ اگر خاکسار کو اس جگہ دارالامان میں رہنا نصیب ہو جاوے تو صرف یہی نہیں ہے کہ اس کا فائدہ خاکسار کے وجود تک ہی محدود رہے گا۔ بلکہ اس کا فائدہ خاکسار کی بڑی برادری ورشتہ داری تک بھی اگر فضل ایزدی شاملِ حال ہو تو پہنچ سکے گا بلکہ رفقا واَحِبّا بھی اس کے اثر سے خالی نہ رہیں گے۔

سردست میرے بھائیوں کے لڑکے جو ۹، ۱۰ کے قریب ہیں۔ میری اس جگہ رہائش کے توسل سے اس جگہ دارالامان کے سکول میں آکر داخل ہو جاویں گے اور اس جگہ تعلیم پاویں گے۔ ان کا یہاں آنا صرف میری یہاں کی رہائش سے وابستہ ہے اور میرے اور ان کے تعلق سے دیگر متعلّقین کی آمدورفت شروع ہو جائے گی جو بفضلہٖ تعالیٰ ان کی ہدایت وفیض یابی کا باعث ہوتی جائے گی۔ اور اس تعلق سے کیا عجب ہے کہ اس نواح کے اور بھی بہت سے لڑکے اس جگہ آکر تعلیم پاویں کیونکہ ابتداء میں صرف تحریک چاہئے پھر پیچھے خود بخود کام چل پڑتا ہے۔ اس وقت تک کوئی ذریعہ تحریک کا اس طرف پیدا نہیں ہوا۔ اپنی جانب سے تو کوشش ہے۔ آگے اس کوشش میں خود اللہ تعالیٰ برکت ڈالے گا۔ اس طرف کی مہر شاہی دام تزویر کا اثر اسی طرح سے انشاء اللہ تعالیٰ مٹے گا جب تک

طلباء و دیگر لوگ اس جگہ کی آمد و رفت کے ذریعہ سے تبدیلی خیالات نہ کریں اور یہاں کے روحانی خیالات سے مؤثر و منور نہ ہوں تب تک مہر شاہی مزوّرانہ طلسمات کا زنگ ان کے زنگ آلودہ دلوں سے محو و زائل نہیں ہوسکتا۔ اللہ کرے کوئی ایسی ہی سبیل پیدا ہو کہ مہر شاہی بُت ان کے دلوں کے مندروں سے ٹوٹ جاوے۔ آمین ثم آمین۔

۸۔ باقی رہا معاملہ ابتلا۔ ابتلاؤں سے بچانا بھی اسی ذات مقدس کا کام ہے اور اسی سے ہر وقت دعا ہے کہ محض اپنے فضل و کرم سے ہر مصیبت و ابتلا سے محفوظ و مامون رکھے۔

ایسے تو ابتلا کا میدان ہر جگہ وسیع ہے کسی خاص جگہ کی خصوصیت نہیں ہے۔ ہر جگہ اسی ذات جامع کمالات ہی کا تصرّف ہے۔ اس کے تصرّف سے کوئی جگہ خالی نہیں بلکہ مقابلۃً یہ دارالامان کی سرزمین اور جگہوں کی نسبت ابتلاؤں کی سپر ہے۔ کیا بلحاظ روحانیت ہو کیا بلحاظ جسمانیت ہو۔ روحانیت کی پیاس بجھانے کے لئے تو آبِ زلال حیاتِ ابدی کا حوضِ کوثر موجود ہے جس کے پینے سے ابدالآباد تک پیاس نہیں لگتی۔ جسمانیت کے لحاظ سے یہاں کے تیار شدہ دل تو کچھ ایسے ابتلاؤں کی برداشت بھی کر سکتے ہیں اور یہاں کے سکول معرفت کی تعلیم یافتہ روحیں ایسے ابتلاؤں سے چنداں گھبراتی نہیں ہیں ورنہ کسی دیگر جگہ کے جِیۡفَۃُ الدُّنۡیَا کے طالب کو تو اگر ذرا سا بھی ابتلا آ جائے تو اس کو اپنے وجود تک ہوش نہیں رہتی۔ دور کیوں جائیں خود ہمارا اپنا واقعہ سال ۱۸۹۷ء کا حضور کو بخوبی یاد ہوگا کہ میرے چھوٹے بھائی پر ایک مقدمہ...... بن گیا تھا جس کے واسطے حضور کی خدمت میں بھی دعا کے لئے بہت کچھ عرض کیا تھا اور بطفیل دعائے آں حضرت بفضلہٖ تعالیٰ انجام کار بریت و مخلصی تو ہوگئی تھی مگر سال بھر کی مقدمہ بازی سے جس قدر تکلیف اٹھائی تھی اور جس قدر خرچ کی زیرباری ہوئی تھی وہ حاجت بیان نہیں۔ اڑھائی ہزار روپیہ سے بڑھ کر خرچ مقدمہ ہوگیا تھا۔

وہاں شاہ پور میں خاکسار کی موجودہ حالت بھی کچھ ابتلا سے کم نہیں ہے جو...... افسر ہے بوجہ عناد مذہبی کے سخت مخالف ہے۔ خود...... بھی اس کے ورغلانے سے ایسی کوشش میں ہیں کہ اگر موقعہ لگے نہ تو صرف موقوفی تک اکتفا کرے بلکہ اس سے بڑھ کر نقصان پہنچا دے۔ معمولی بجا آوری فرائض الٰہی تک میں سخت تنگی کرتے ہیں۔ چنانچہ مکرمی اخویم مرزا خدا بخش صاحب و جناب حافظ محمد اسحاق صاحب سب اور سیر خود یہ تمام حال مشاہدہ کر آئے ہیں۔

علیٰ ھٰذا القیاس ایسے سینکڑوں دنیوی ابتلا ہیں جو دنیوی اشغال کی حالت میں انسان کو ان میں مبتلا ہونا پڑتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی محفوظ رکھے۔ یہاں دارالامان میں تو اللہ تعالیٰ کا ہر طرح سے فضل ہے۔ کہاں دارالامان کی رحمت خیز سرزمین اور کہاں جِیْفَۃُ الدُّنْیَا کا دیگر زاد بوم عالم۔

چہ نسبت خاک را با عالم پاک

۹۔ جملہ حالات کو بہ ہیئت مجموعی زیر نظر لانے کے بعد خاکسار کے دل میں تو ایک ایسا جوش پیدا ہوا ہے کہ

مرنا قبول مگر دارالامان کی سرزمین سے قدم باہر رکھنا محال بلکہ معرکہ قیامت سے کم نہیں

اگرچہ پہلے حضور کی ایک دفعہ اجازت ہو چکی ہوئی ہے کہ خاکسار اس جگہ آجاوے اور اسی سابقہ سلسلہ میں یہ اب یہ دوسرا موقعہ پیش آیا ہے۔ مگر موجودہ موقعہ کے لئے بھی حضور کی منظوری ضروری خیال کر کے نہایت مؤدبانہ خواستگار اجازت ہوں اور ساتھ ہی مستدعی دعا بھی کہ اللہ تعالیٰ اس رہائش میں برکت ڈالے اور جن اغراض کی بنا پر یہ سعی کار خیر کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے ثمراتِ حسنہ سے اس احقر کمترین خادم حضور کو بہرہ مند فرماویں۔ کیا ہی خوش قسمتی کی وہ گھڑی ہوگی جس لمحہ میں اس دہن مبارک سے حکم اجازت نفاذ پاکر اس خادم کی روحِ رواں کی تروتازگی و شادابی کا باعث ہوگا اور اس نیم مردہ جسم و جان میں از سرنو روح حیات پھونکی جاوے گی کیونکہ اس حکم اجازت پر ہی نابکار کی آئندہ قسمت کا فیصلہ ہے اور یہ حکم اب ایسے اجلاس سے صادر ہونا ہے جس کے آگے کوئی اپیل ہی نہیں۔

حسن اتفاق سے آج روز جمعہ آگیا ہے اس واسطے یہ بھی ایک فال سعید خیال کر کے اس عریضہ نیاز کے ذریعہ عَلَی الصَّبَاحِ ہی شرف باریابی حاصل کرنے کی جرأت کرتا ہوں۔ چونکہ تقسیم برکات کا دن اور اعلیٰ انعم الٰہی کے عطا ہونے کی گھڑی ہے۔ اس واسطے امید ہے کہ اس سخاوت مجسم در سے خاکسار کی یہ مؤدبانہ گزارش خالی از قبولیت نہ جاوے گی۔ والسلام

معروضہ ۴؍دسمبر ۱۹۰۳ء جواب باصواب کا منتظر حضور کا کمترین خادم احقر العباد
الٰہ داد عفی اللہ عنہ احمدی
کلرک شاہ پور حال قادیان

مکتوب نمبر ۴

حضرت اقدس کا جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں نے آپ کا خط اوّل سے آخر تک تمام پڑھ لیا ہے۔ اگرچہ سرکاری نوکری جو پچاس روپیہ آپ کو ملتے ہیں ایک ظاہر بین شخص کی نظر میں اس کو چھوڑنا اور پچیس ۲۵ روپیہ پر جو وہ بھی ابھی ایک ظنی بات ہے قناعت کرنا دنیوی مصلحت کے برخلاف ہے لیکن آپ جیسا آدمی جو استقامت اور اخلاص اور توکّل علی اللہ کا ہنر اپنے اندر رکھتا ہو۔ اس کے لئے درحقیقت ان خیالات سفلیہ کی پیروی کرنا ضروری نہیں۔ یہ سچ ہے کہ عمر ناپائدار اور اس جگہ کی صحبت از بس غنیمت ہے اور بہرحال خدا تعالیٰ رزّاق ہے۔ زیادہ سے زیادہ اگر یہ فرض کرلیں کہ کسی دن میگزین کا سلسلہ بند ہو جائے گا مگر خدا تعالیٰ کے فضل کا سلسلہ بند نہیں ہوسکتا۔

چو از راہِ حکمت بہ بندد درے
کشاید بفضل و کرم دیگرے

آپ کے صدق وثبات پر نظر کرکے میری رائے یہی ہے کہ آپ توکّلاً علی اللہ اس نوکری کو لعنت بھیجیں اور اس صحبت کو غنیمت سمجھیں اور بالفعل پچیس ۲۵ روپیہ پر قناعت کریں۔

۴؍ دسمبر ۱۹۰۳ء

والسلام
خاکسار
مرزا غلام احمد

* * *

حضرت مرزا

ایوب بیگ صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت مرزا ایوب بیگ صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام تعارفی نوٹ

حضرت مرزا ایوب بیگ صاحب رضی اللہ عنہ سلسلہ کے نوجوانوں کے لئے ایک مؤثر نمونہ کے نوجوان تھے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت میں وہ گداز تھے اور ان کی عملی زندگی قابلِ رشک تھی۔ ''در جوانی توبہ کردن شیوۂ پیغمبری'' کا مفہوم ان کے حسبِ حال تھا۔ ان کی سیرۃ بہت کچھ لکھوانا چاہتی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے چاہا تو میں کتاب تعارف میں تفصیل سے لکھنے کا عزم رکھتا ہوں۔ میری تحقیقات میں وہ اپنے خاندان میں پہلے احمدی تھے۔ گو ان کے برادر بزرگ مخدومی ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب مرحوم ومغفور کہتے تھے کہ میں نے پہلے بیعت کی ہے لیکن چونکہ ایک دوسرے کو پتہ نہ تھا اس لئے تقدیم تاخیر کی بحث ہوسکتی ہے۔ بہرحال مرحوم ایوب صادق ایک فرشتہ خصلت پاک باز نوجوان تھا۔ وہ عین جوانی میں فاضلکا میں فوت ہو گئے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب مقبرہ بہشتی اللہ تعالیٰ کی وحی کے ماتحت قائم فرمایا تو حضرت ایوب صادق کی ہڈیوں کو وہاں سے منگوا کر مقبرہ میں دفن فرمایا۔ اَللّٰھُمَّ ارْحَمْہُ وَنَوِّرْ مَرْقَدَہٗ۔ مرحوم مرزا یعقوب بیگ صاحب ان کی سیرۃ لکھنا چاہتے تھے اور کچھ حصہ میرے اہتمام میں طبع ہوا تھا پھر وہ رہ گیا اور اختلاف کے بعد بھی ڈاکٹر صاحب نے الحکم میں ان کے متعلق لکھا اور اس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مکتوبات گرامی پھر شائع کئے۔ میرا خیال ہے کہ ان کے نام کے اور بھی خطوط ہونے چاہئیں۔ میں نے عزیز مکرم مرزا مسعود بیگ صاحب کو لاہور لکھا تھا اور انہوں نے وعدہ بھی کیا تھا مگر اس اشاعت تک وہ مکتوبات نہ آ سکے۔ اس لئے جو میرے پاس ہے شائع کر دیا جاتا ہے۔ میں اسے ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب کے نوٹ کے ساتھ درج کر رہا ہوں اور مزید خطوط مل جانے پر انشاء اللہ آئندہ شائع ہو جائیں گے۔ وَبِاللّٰہِ التَّوْفِیْقُ۔

(عرفانی کبیر)

سیرت ایوب کا مختصر خاکہ

اس وقت جو میں عزیز مرحوم ایوب بیگ کی سیرت لکھ رہا ہوں میرا وہ خط جو کہ عین عزیز مرحوم کی وفات کے بعد میں نے آخر اپریل ۱۹۰۰ء میں الحکم میں چھپوایا تھا۔ میرے سامنے ہے۔ اس خط میں محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس ولی اللہ کے حالات کو گویا کہ ایک کوزہ میں بند کیا گیا ہے۔ اس کے پڑھنے سے جو میرے دل کی حالت ہوئی ہے اور جو رقت اس وقت مجھ پر طاری ہے میں بیان نہیں کرسکتا۔ خط کو پڑھتے پڑھتے میں کئی دفعہ سجدہ میں گرا اور مرحوم اور اُس کے والدین بلکہ کل مسلمانوں کے لئے بہت دعا کی اور اپنے خاتمہ بالخیر کے لئے بھی دعا کی۔ پیشتر اس کے کہ احباب تک مکمل سیرت پہنچے۔ یہ خط بغرض اشاعت ارسال ہے۔ ممکن ہے کہ اہل دل کو اس سے فائدہ ہو اور حضرت مسیح موعود کی صداقت اور آپ کی برکات صحبت اس کے لئے سرمہ چشم بن سکیں۔ آمین۔

گوش کن گر اہل دل بشنو گر عاقلی   شاید کہ نتواں یافتن دیگر چنیں ایام را

دارالسلام ڈلہوزی   خاکسار
۲۴؍جولائی ۱۹۳۵ء   مرزا یعقوب بیگ

مرحوم کی وفات پر خاکسار کا خط

در حقیقت بس است یار یکے   ہر کہ او عاشق یکے باشد
دل یکے جاں یکے نگار یکے   ترک و دنیا پیشش اندکے باشد

برادران!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آج میرے لئے نہایت افسوس کا دن ہے کہ میں اپنے اس عزیز اور نہایت ہی پیارے بھائی کی وفات کا تذکرہ آپ کے سامنے کرتا ہوں جو کہ اپنی جوانی اور عین شباب کے ایام میں جب کہ وہ نونہال ابھی برگ و بر لانے کے قابل ہوا تھا یک لخت کاٹا گیا اور ہم سے اس دنیا میں ہمیشہ کے لئے دور ہو گیا اور پس ماندگان کے لئے داغ مفارقت چھوڑ گیا اور اپنی صرف پچیس سالہ عمر میں سب سے

پہلے دوسرے جہاں میں بُلایا گیا۔ بھائی بھائی تو دنیا میں بہت ہوتے ہیں اور ایک بھائی کی وفات دوسرے بھائی کے لئے ایک بڑا بھاری صدمہ ہوتی ہے مگر اس بھائی مرحوم میں اور مجھ میں جو تعلق محبت اور یگانگت کا تھا میں دنیا کے برادرانہ رشتوں میں اس کی نظیر نہیں دیکھتا۔ یہ کہنا کچھ مبالغہ نہ ہوگا کہ ہم میں سے ہر ایک دوسرے کا عاشق وشیدا تھا اور اس قدر دلی لگاؤ کی صرف ایک ہی وجہ تھی یعنی آج سے آٹھ نو سال پیشتر جب کہ مجھے ابھی داڑھی کا آغاز شروع ہی ہوا تھا اور مرحوم ایوب بیگ مجھ سے بھی خوردسال تھا۔ خدا تعالیٰ کے خاص فضل اور مہربانی سے اور ہمارے والدین کے خوش طالع سے آخری وقت کے امام کے قدموں تک ہماری پہنچ ہوئی۔ اس پیر بزرگ نے غایت کرم اور کمال مہربانی سے ہم دونوں کو اپنے بچوں کی طرح کنارِ عاطفت میں لیا اور ہم کو بھی نہایت تکلف کے ساتھ اس نور سے بہرہ ورکیا جو اس کے اپنے سینہ میں روشن تھا اور ہم کو بھی اپنے زمرۂ خدام میں شمولیت کا شرف بخشا (ان دونوں پودوں پر خدا تعالیٰ کی رحمت کی بارش ہوتی رہی۔ اور اس مرسل باغبان کے باغ میں پرورش پاتے رہے۔ جس کے باغ کو کسی بیرونی آبپاشی کی ضرورت نہیں بلکہ اس کے اندر ہی اندر ہر ایک درخت کی جڑ کے نیچے نہر چلتی ہے اور اس کو سیراب کرتی ہے اور اس الٰہی پیوند سے اور اس باغبان کی کوشش سے دونوں پودے بڑھے، پھولے اور سرسبز ہوئے۔ ان کا رنگ و بو نہایت خوشگوار اور دل ودماغ کو راحت بخشنے والا ہوا۔ دردمند باغبان ان کو جب کبھی دیکھتا نہایت ہی خوش ہوتا۔ یہاں تک کہ قضائے الٰہی سے ایک دن آندھی چلی اور ان دونوں درختوں میں سے چھوٹا پودا اکھاڑا گیا اور اس آندھی کے اندھیرے میں کوئی اس کو اٹھا کر لے گیا۔ جب باغبان نے ادھر نظر کی تو اس کو نہ پایا۔ نہایت متردد ہوا اور قریب تھا کہ درد سے آہ نکالے کہ خداوند ذوالجلال نے آواز دی کہ یہ پودا سب پودوں سے مجھے پسند آیا۔ میں نے اس کو سِفلی باغ سے اُٹھا کر علوی باغ میں لگا لیا ہے۔ یہ قبولیت کی خبر سن کر باغبان کا دل نہایت خوش ہوا اور اس ذرّہ نوازی کا شکر بجا لایا۔ وہ تو نہایت خوش قسمت تھا کہ جس کی جڑھ بہشت میں جا لگی جس کو کبھی بھی انقطاع نہ ہوگا اور ابدالآباد تک بڑھے گا اور پھولے گا مگر ابھی دوسرے پودے اور دیگر درختوں کی ہستی معرضِ خطر میں ہے کہ ان کا کیا انجام ہو گا کہ وہ کھڑے کھڑے ہی سوکھ جاتے ہیں یا ان کو بھی اعلیٰ طبقات میں ہی جگہ ملتی ہے)۔

اس مبارک پیوند کا نتیجہ یہ ہوا کہ صدق اور راستی سے محبت ہوگئی اور ہر ایک قسم کے جہل اور

تاریکی سے نفرت۔ اور دل جو ابھی کسی قسم کے اثرات سے متاثر نہ ہوئے تھے اس نیک صحبت سے فیض یاب ہو گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو کہ افضل البشر اور خیر الرسل ہے اور ہر ایک خیر و خوبی کی جڑھ ہے غایت درجہ کا اُنس ہو گیا اور خدا اور کتاب اللہ سے خاص لگاؤ اور محبت ہو گئی اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا سے خدا تعالیٰ کے خوف و خشیت نے دل میں جگہ لی۔ ہمارا جسمانی باپ تو ایک تھا ہی۔ روحانی طور پر بھی ہم ایک باپ کے فرزند ہو گئے اور مامور کے اس یگانگت کے تعلق سے قلوب کو ایک دوسرے سے کچھ ایسا لگاؤ تھا کہ میں سمجھتا تھا کہ ہم دونوں بھائی ایک دوسرے کے لئے ایک جان اور دو قالب تھے۔

مرحوم کی وفات

جب کہ میرے اور اس عزیز کے ایسے تعلقات تھے تو ایسے آرام قلب اور راحت جان شفیق کے گزر جانے سے ممکن تھا کہ عام دنیا داروں کی طرح میں بھی اندوہ غم و کرب میں مبتلا ہو کر فراق میں ہلاک ہو جاتا مگر تسلی دینے والی ایک ہی بات تھی کہ اس عزیز کا خاتمہ بخیر ہوا۔ جو کہ اس امام زماں کے ایک خواب سے قریب چھ ماہ پیشتر معلوم ہو چکا تھا۔

اسم بامسمّٰی ایوب۔ یہ سعید نوجوان اپنے رشد اور نیک بختی اور طہارت میں اسلام کے اس برگزیدہ سلسلہ میں ایک نمونہ تھا اور جو صبر اور استقلال اس نے اپنی ڈیڑھ سال سے زیادہ عرصہ کی بیماری میں دکھایا۔ اس کی اس زمانہ میں بہت کم نظیر ملتی ہے۔ یعنی اس تمام عرصہ میں ایک لحظہ بھر کے لئے بھی اس کے ایمان اور استقلال کو جنبش نہیں آئی اور وہ اخیر وقت تک اس بیماری میں بھی اللہ تعالیٰ کی رضا مندی پر شاکر تھا جیسے کہ کوئی دنیا دار کسی دنیاوی نعمت پانے پر خوشی اور انبساط سے شکر کا لفظ منہ پر لاتا ہے۔ تمام بیماری میں اس اسم بامسمّٰی ایوب نے اُف تک نہ کی۔ اور آخری سانس تک بیماری کے دکھ سے اس کی آنکھ میں آنسو نہ آیا۔ اور ایسی سخت بیماری کے اس ڈیڑھ سال کے عرصہ میں اس کی نیند کا بہت سا حصہ جاگنے میں گزر رہا تھا اور کئی کئی راتیں اس نے اپنی آنکھوں میں گزاری تھیں۔ اس نے کبھی ناشکری نہیں کی اور نہ کبھی کوئی لفظ مایوسی کا منہ سے نکالا۔ میں نے بارہا اس کو ساری ساری رات کھانستے سنا اور بے آرامی میں دیکھتا تھا مگر جب کبھی میں پوچھتا کہ بھائی کیا حالت ہے تو جواب دیتا

کہ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ میں بہت اچھا ہوں۔ اس بیماری کی حالت میں بھی اس نے کوئی نماز قضا نہ کی۔

کامل الایمان

میں طبیب ہوں۔ میں نے ہزار ہا بیمار دیکھے ہیں۔ بیماری سے اکثر انسان ہراساں ہو جاتا ہے اور متعلقین و تیمار داروں کو بیمار کو تسلی و تشفی دینی پڑتی ہے مگر میں نے اسے ایسا تسلی یافتہ بیمار پایا کہ ہمیشہ اپنے لواحقین و متعلقین کو تسلّی دیتا اور اس کی نازک حالت کو دیکھ کر اگر کوئی رشتہ دار اپنی آنکھوں سے آنسو بہاتا تو وہ بڑے مضبوط دل اور واثق یقین سے اُس کو تسلی دیتا اور کہتا کہ خدا کے فضل سے مایوس نہ ہو۔ میں تو اس کی رحمت سے نو مید نہیں ہوں۔ تم کیوں پریشان ہوتے ہو۔

حضرت مسیح موعودؑ سے عشق و محبت۔ وہ اعلیٰ درجہ کے اخلاص اور ایمان کا نمونہ تھا۔ حضرت مسیح موعود کو جس سے اُس کو یہ دولت ملی تھی، آخر وقت تک ہمیشہ یاد کرتا رہا۔ اور اس کی اخیر ایام میں بڑی بھاری یہی آرزو تھی کہ حضرت مسیح موعود کی آخری قدم بوسی سے مشرف ہو اور مرنے کے وقت کلمۂ شہادت کل لوازمات ایمان کا اپنی زبان سے اقرار کرنے کے بعد اس نے کہا کہ میرا حضرت مسیح موعود امام آخر الزّماں پر ایمان ہے۔ بس یہی اس کے آخری کلمات تھے۔ اس کے بعد زبان بند ہوگئی۔ اور حضرت مسیح موعود کا خط جن کا کہ وہ کامل درجہ عشق رکھتا تھا، اس کی عین نزع کی حالت میں پہنچا۔ وہ خط اس وقت اس عزیز کو جو خدا تعالیٰ کی خدمت میں حاضر ہونے کے لئے بالکل تیار بیٹھا تھا سنایا گیا اور وہ اس پیارے امام کے مبارک ہاتھوں کی تحریر جس کو وہ چومنے اور آنکھوں سے لگانے کی نہایت آرزو رکھتا تھا۔ اس کے منہ اور آنکھوں سے لگا کر اس کے سینے پر رکھ دی گئی۔ اس کے بعد معاً وہ پاک روح ہمارے پاس سے پرواز ہوگئی۔ گویا کہ اس کو صرف اس خط کی انتظار تھی۔

یہ ایک شخص تھا جو اولیاء اللہ کی صفات اپنے اندر رکھتا تھا اور اس کی زندگی انبیاء کے طریق پر تھی۔ مروّجہ علوم میں اس نے بی اے تک تعلیم پائی تھی مگر دین اور خدا شناسی میں وہ اس پچیس سالہ عمر میں اس مرتبہ کو پہنچ گیا تھا کروڑ ہا مخلوقات کو وہ معرفت پیری میں بھی نصیب نہیں ہوتی اور اِس جہان میں ہی اس کا تعلق اُس جہان سے نزدیک تر ہو گیا تھا اور اس کا دل اللہ تعالیٰ کی محبت سے ایسا پُر تھا کہ

وہ سارا ہی اس کا ہو گیا تھا اس لئے اس رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ نے اس کو اپنے ہی پاس بلا لیا اور یہ سب فضل اور برکت اور حسن خاتمت اس امام مسیح موعود کے انفاس طیبات اور محبت اور دعا کا نتیجہ تھا۔ میں دعا کرتا ہوں کہ ہم میں سے ہر ایک فرد اس مسیح موعود کا ایسا ہی سچا خادم اور جاں نثار ثابت ہو جیسا کہ ہمارا بھائی مغفور و مرحوم ایوب تھا۔ خدا کرے کہ ہم میں سے ہر ایک کا ایسا ہی اچھا خاتمہ ہو جیسا کہ اس عزیز کا ہوا۔ (آمین)

اس عزیز نوجوان کی صلاحیت اور تقویٰ کی وجہ سے حضرت اقدس کو بھی اس سے غایت درجہ کی محبت اور پیار تھا جو کہ حضرت مسیح موعودؑ کے اپنے ہاتھ کے لکھے ہوئے دو گرامی ناموں سے ظاہر ہو گا جو ذیل میں درج ہیں۔ اوّل وہ خط ہے جس کا میں پہلے ذکر کر آیا ہوں۔ وہ آں عزیز کے دام واپسیں پر ملا اور دوسرا اس مخبر صادق کی طرف سے تعزیت نامہ ہے۔

مجھے اپنے منصبی فرائض اتنے ہیں کہ فرصت نہیں رکھتا کہ میں سب احباب کی طرف اس عزیز کی وفات کے متعلق حالات لکھ سکوں۔ اس لئے میں نے مختصر طور پر عریضہ آپ صاحبان کی طرف لکھا ہے تاکہ جہاں جہاں کہ آپ ہوں اس واقعہ ناگزیری کی خبر ہو اور آپ سب صاحبان اس مرحوم و مغفور کے لئے اگلے جہاں میں ترقی مدارج و مغفرت کی دعا کریں۔

وہ عزیز اس تمام جماعت کا پیارا تھا اور ہر ایک کی محبت اس کے دل میں تھی۔ اس مرحوم متقی نوجوان کا آپ سب صاحبان کو آخری سلام پہنچے۔

اس عزیز نے عمر تو تھوڑی پائی مگر اس کی صلاحیت اور تقویٰ کا قصہ لمبا ہے اور میں چاہتا ہوں کہ اس کو ایک کتاب کی صورت میں پیش کروں۔ شاید ہے کہ اس نوجوان کی پاک مثال سے کوئی دل مؤثر ہو جاوے اور اس نور کے چشمہ کی طرف ہمہ تن رجوع کرے۔ جو اس آخری زمانہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوضِ کوثر سے نکلا ہے۔ تاکہ اس کا ایک گھونٹ اندر کے خفیہ در خفیہ معاصی کی آگ بجھانے کا کام دے اور ایمان کا پودا اس سے نشوونما پا جائے اور یہ اس کی نجات کا موجب ہو جائے۔

اس کی زندگی اور موت تو نمونہ تھی ہی۔ اس کی وفات کے بعد کے حالات بھی عجیب ہیں جو کہ کئی متقی اور صالح لوگوں نے کثرت سے اس کو اولیاء اللہ اور انبیاء کی مجلس میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مصاحبت میں جنت کے نعماء کھاتے اور خوش و خرم پھرتے عالم رؤیا میں دیکھا ہے۔

میں سچ کہتا ہوں اور خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر سچ کہتا ہوں۔ کیونکہ مجھے کوئی بات جھوٹ کہنے پر مجبور نہیں کرتی۔ اگر دین کی ترقی چاہتے ہو اور اس خاتم الانبیاء کے پیارے بننا چاہتے ہو اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک کوئی عزت حاصل کرنی چاہتے ہو تو اس مسیح موعود کا دامن پکڑو جو کہ اس آخری زمانہ کا امام ہے اور اگر دنیا میں عزت اور آسودگی اور کشائش رزق چاہتے ہو تو بھی اس مسیح موعود کے آگے بسر تسلیم خم کرو کیونکہ یہ سچی اطاعت کی راہ بتلاتا ہے اور یہ سکھاتا ہے کہ اپنے فرض منصبی کو پورا کرنا کس قدر ضروری ہے۔

والسلام
مرقومہ آخری اپریل ۱۹۰۵ء
مرزا یعقوب بیگ
ایل۔ ایم۔ ایس اسسٹنٹ سرجن
از فاضلکا

مکتوب

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

محبی عزیزی مرزا ایوب بیگ صاحب و محبی عزیزی مرزا یعقوب بیگ صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اس وقت جو میں دردسر اور موسمی تپ سے یک دفعہ سخت بیمار ہو گیا ہوں۔ مجھ کو تار ملی۔ جس قدر میں عزیزی مرزا ایوب بیگ کے لئے دعا میں مشغول ہوں اس کا علم تو خدا تعالیٰ کو ہے۔ خدا تعالیٰ کی رحمت سے ہرگز نا امید نہ ہونا چاہئے۔ میں تو سخت بیماری میں بھی آنے سے فرق نہ کرتا لیکن میں تکلیف کی حالت میں ایسے عزیز کو دیکھ نہیں سکتا۔ میرا دل جلد صدمہ قبول کرتا ہے۔ یہی چاہتا ہوں کہ تندرستی اور صحت میں دیکھوں۔ جہاں تک انسانی طاقت ہے اب میں اس سے زیادہ کوشش کروں گا۔ مجھے پاس اور نزدیک سمجھیں نہ دُور۔ میرے پاس وہ الفاظ نہیں جن سے میں اس درددل کو بیان کروں۔ خدا تعالیٰ کی رحمت سے ہرگز نا اُمید مت ہو۔ خدا بڑے کرم اور فضل کا مالک ہے اس کی قدرت اور فضل اور رحمت سے کیا دور ہے کہ عزیزی ایوب بیگ کو تندرستی میں جلد تر دیکھوں۔ اس علالت کے وقت جو تار مجھ کو ملی، میں ایسا سراسیمہ ہوں کہ قلم ہاتھ سے چلی جاتی ہے۔ میرے گھر میں بھی

ایوب بیگ کے لئے سخت بے قرار ہیں۔ اس وقت میں ان کو بھی اس تار کی خبر نہیں دے سکتا کیونکہ کل سے وہ بھی تپ میں مبتلا ہیں اور ایک عارضہ حلق میں ہو گیا ہے۔ مشکل سے اندر کچھ جاتا ہے۔ اس کے جوش سے تپ بھی ہو گیا ہے۔ وہ نیچے پڑے ہوئے ہیں اور میں اوپر کے دالان میں ہوں۔ میری حالت تحریر کے لائق نہ تھی لیکن تار کے درد انگیز اثر نے مجھے اس وقت اُٹھا کر بٹھا دیا۔ آپ کا اس میں کیا حرج ہے کہ اس کی ہر روز مجھ کو اطلاع دیں۔ معلوم نہیں کہ جو میں نے ابھی ایک بوتل میں دوا روانہ کی تھی وہ پہنچی ہے یا نہیں۔ ریل کی معرفت روانہ کی گئی تھی اور معلوم نہیں کہ مالش ہر روز ہوتی ہے یا نہیں۔ آپ ذرّہ ذرّہ حال سے مجھے اطلاع دیں اور خدا بہت قادر ہے۔ تسلی دیتے رہیں۔ چوزہ کا شوربہ یعنی بچے خورد کا ہر روز دیا کریں۔ معلوم ہوتا ہے کہ دستوں کی وجہ یہ ہے کہ کمزوری نہایت درجہ تک پہنچ گئی ہے۔

والسلام
۲۵/ اپریل ۱۹۰۰ء
الراقم
خاکسار
مرزا غلام احمد قادیانی

نوٹ:۔ یہ وہی خط ہے جس کا ذکر خاکسار نے اپنے خط مورخہ آخر اپریل ۱۹۰۰ء میں کیا ہے جو کہ مرحوم کے عین نزع کے وقت پہنچا اور عین اس آخری وقت یعنی حالتِ نزع میں موصول ہوا۔ یہ خط مرحوم کو اس وقت پڑھ کے سنایا گیا اور اس کی آنکھوں اور ہونٹوں سے لگایا گیا اس کے معاً بعد اس کی رُوح جاں بحق تسلیم ہوئی۔ گویا کہ اسی خط کی اُسے انتظار تھی اور پھر رفیقِ اعلیٰ سے جا ملی اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ۔

۲۸/ جولائی ۱۹۳۵ء
مرزا یعقوب بیگ
ڈلہوزی

* * *

حضرت ڈاکٹر

مرزا یعقوب بیگ صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

فہرست مکتوبات بنام

حضرت ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحبؓ

مکتوب نمبر	تاریخ تحریر	صفحہ
۱	بلا تاریخ	۳۷۸
۲	۲؍دسمبر ۱۹۰۵ء۞	۳۷۹

مکتوب نمبر۱

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

محبی عزیزی مرزا یعقوب بیگ صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا وہ تار جس کا چند روز سے ہر وقت اندیشہ تھا آخر کل عصر کے بعد پہنچا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ ۔ عزیزی مرزا ایوب بیگ جیسا سعید لڑکا جو سراسر نیک بختی اور محبت و اخلاص سے پُر تھا۔ اس کی جدائی سے بھی بہت صدمہ اور دکھ پہنچا۔ اللہ تعالیٰ تمہیں اور اس کے سب عزیزوں کو صبر عطا کرے اور اس مصیبت کا اجر بخشے۔ (آمین ثم آمین)

اس مرحوم کے والد ضعیف کمزور کا کیا حال ہوگا اور اس کی بیوہ عاجزہ پر کیا گزرا ہوگا۔ ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ سب کو اس صدمہ کے بعد صبر عطا فرمائے۔ ایک جوان صالح نیک بخت جو اولیاء اللہ کی صفات اپنے اندر رکھتا تھا اور ایک پودہ نشو ونما یافتہ جواب امید کے وقت پر پہنچ گیا تھا یک دفعہ اس کا کاٹا جانا اور دنیا سے ناپدید ہو جانا سخت صدمہ ہے۔ اللہ جلّ شانہٗ سوختہ دلوں پر رحم کی بارش کرے۔ اسی خط کے وقت جو ایوب بیگ مرحوم کی طرف میری توجہ تھی کہ وہ کیونکر جلد ہماری آنکھوں سے ناپدید ہو گیا اور تمام تعلقات کو خواب و خیال کر گیا کہ یکدفعہ الہام ہوا۔

’’مبارک وہ آدمی جو اس دروازہ کے راہ سے داخل ہو‘‘[1]

یہ اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ عزیزی ایوب بیگ کی موت نہایت نیک طور پر ہوئی ہے اور خوش نصیب وہ ہے جس کی ایسی موت ہو۔ ایک دفعہ عزیز مرحوم کی زندگی میں بکثرت اس کی شفا کے لئے دعا کی۔ تب خواب میں دیکھا کہ ایک سڑک ہے گویا وہ چاند کے ٹکڑے اکٹھے کر کے بنائی گئی ہے اور ایک شخص ایوب بیگ کو اس سڑک پر لے جا رہا ہے اور وہ سڑک آسمان کی طرف جاتی ہے اور نہایت خوش اور چمکیلی سڑک ہے۔ گویا زمین پر چاند بچھایا گیا ہے۔

میں نے یہ خواب اپنی جماعت میں بیان کی اور تکلف کے طور پر یہ سمجھا کہ یہ صحت کی طرف

---

[1] تذکرہ صفحہ ۲۹۲ مطبوعہ ۲۰۰۴ء

اشارہ ہے لیکن دل نہیں مانتا تھا کہ اس خواب کی تعبیر صحت ہو۔ سو اب اس خواب کی تعبیر ظہور میں آئی اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ۔ میری طرف سے اپنے والد صاحب کو بھی عزّا پُرسی کا پیغام پہنچا دیں۔ خدا تعالیٰ نے جو چاہا ہو گیا۔ اب صبر و رضا درکار ہے رَبِّ اغْفِرْ وَ ارْحَمْ وَ اَنْتَ خَیْرُ الرّٰحِمِیْنَ۔[1] والسلام۔

نوٹ۔ یہ حضرت مسیح موعودؑ کا تعزیت نامہ ہے جو کہ مرحوم کی وفات کے بعد موصول ہوا۔ اللہ تعالیٰ اسے غریقِ رحمت کرے۔ (آمین)

مرزا یعقوب بیگ
ڈلہوزی
۳۵/۷/۲۸

❀ ❀ ❀

مکتوب نمبر۲

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی

مجبی عزیزی ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب سلّمہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کے دو خط اور مبلغ بیس روپے پہونچے۔ جَزَاکُمُ اللّٰہُ خَیْرًا۔ ابھی مفتی صاحب کے پاس شاید آپ کا کوئی خط نہیں آیا جب آوے گا دیکھ لوں گا اور انشاء اللہ چھپ جائے گا۔ باقی سب طرح سے خیریت ہے بہت خوشی ہوگی کہ پھر آپ کو رخصت کا موقعہ ملے گا اور خدا تعالیٰ ایسا کرے کہ آپ لاہور آ جائیں۔ آمین۔

۲؍دسمبر ۱۹۰۵ء

والسلام
مرزا غلام احمد عفی عنہ

❀ ❀ ❀

---

[1] المؤمنون: ۱۱۹

عکس مکتوب

بنام

حضرت ڈاکٹر

مرزا یعقوب بیگ صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

عکس مکتوب نمبر۲

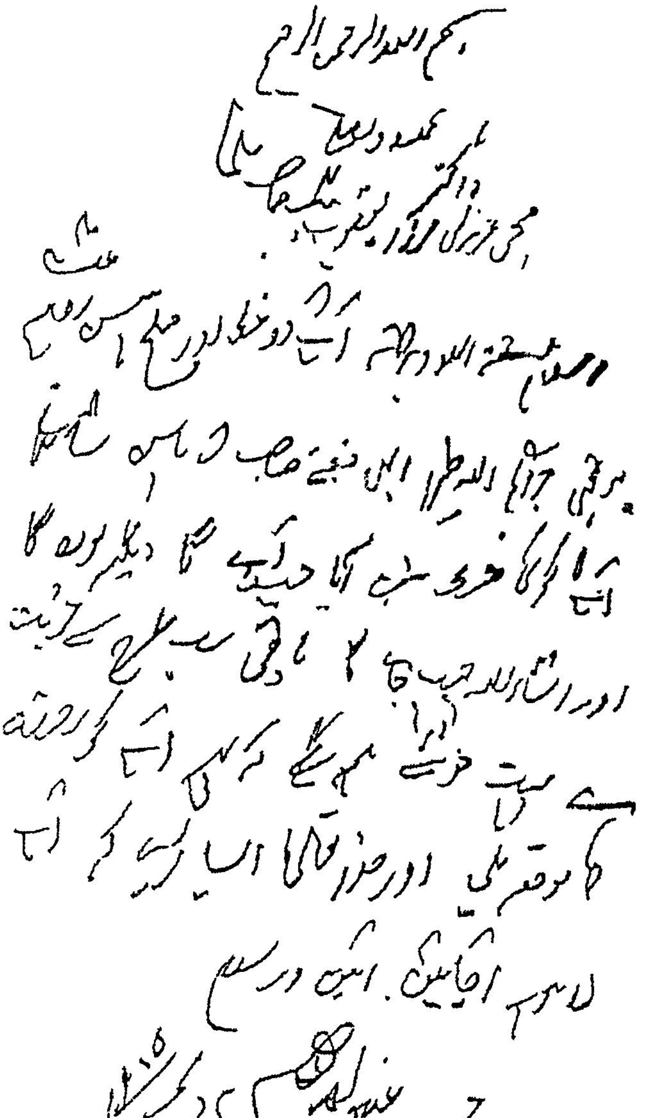

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی

محبی عزیزی مکرم ڈاکٹر [illegible] صاحب سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ آپ کے دو خط اور مبلغ ۱ سو روپیہ ملے

[illegible] جزاکم اللہ خیرا [illegible]

[illegible]

اور ان شاء اللہ [illegible]

[illegible]

[illegible] اور [illegible]

[illegible] آمین والسلام

حضرت

صدیقہ بیگم صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

اہلیہ

حضرت قریشی محمد عثمان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت صدیقہ بیگم صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

اہلیہ

حضرت قریشی محمد عثمان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کے نام تعارفی نوٹ

قریشی محمد عثمان صاحب ایس۔ ڈی۔ او۔ سلسلہ کے پرانے مخلصین میں سے ہیں۔ ان کی اہلیہ محترمہ مرحومہ کے خطوط کے جواب میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تین مکتوب لکھے تھے جن کو رسالہ مصباح نے الفضل ۳؍نومبر ۱۹۴۳ء سے لے کر شائع کیا تھا۔ مصباح نومبر ۱۹۴۳ء سے لے کر یہاں درج کئے جاتے ہیں۔

(عرفانی کبیر)

فہرست مکتوبات بنام

حضرت صدیقہ بیگم صاحبہؓ

اہلیہ

حضرت قریشی محمد عثمان صاحبؓ

مکتوب نمبر	تاریخ تحریر	صفحہ
۱	۱۳؍جون ۹۷ء	۳۸۵
۲	بلا تاریخ	۳۸۵
۳	۲۰؍فروری ۰۸ء	۳۸۶

مکتوب نمبر۱

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

عزیزہ صدیقہ بیگم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

تمہارا خط پہنچا۔ خدا تعالیٰ تم کو معہ تمام عزیزان کے خوش رکھے اور تمہیں عمر والا لڑکا عطا فرمائے۔ آمین۔ بہتر ہوگا کہ جب خدا تعالیٰ موقع دے تو دو تین مہینے اس جگہ رہ جائیں۔ یہ تمہاری محبت اور اخلاص کی نشانی ہے کہ تم نے میری طرف خط لکھا۔ ہمیشہ اپنے حالات خیریت آیات سے مطلع کرتی رہو۔ میں تم پر بہت خوش ہوں۔ ہمیشہ نماز کی پابندی رکھیں۔

والسلام

۱۳؍جون ۹۷ء

خاکسار

مرزا غلام احمد

* * *

مکتوب نمبر۲

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

تمہارا خط پہنچا۔ تمہارے اخلاص اور محبت سے بہت خوشی ہوئی۔ خدا تمہیں بہت خوش رکھے اور دنیا کی بلاؤں اور آفتوں سے بچائے۔ آمین۔ ہمیشہ اپنی خیریت سے اطلاع دیتی رہو۔ تم اپنے میاں سے بڑھ کر اخلاص مند ثابت ہوئی ہو اور تمہارے خط میں بہت محبت اور اخلاص کی بو آتی ہے۔ میں تمہارے لئے دعا کرتا ہوں کہ تم ہمیشہ خوش رہو اور تمہارے بہت لڑکے ہوں اور خاتمہ بالخیر ہو۔ آمین۔

والسلام

مرزا غلام احمد

* * *

مکتوب نمبر۳

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

تمہارا خط پہنچا۔ تمہارے اخلاص اور محبت سے مجھے تعجب آتا ہے کہ خدا نے اس قدر تمہیں سچی ارادت اور محبت سے حصہ دیا ہے اور تمہارے دل میں یقین بھر دیا ہے۔ خدا تمہیں بہت خوش رکھے اور اولاد صالح عنایت کرے اور تمہیں موقع دے کہ دو تین مہینے تک اس جگہ رہ جاؤ۔ میں تم سے بہت خوش ہوں اور ایسی عورتیں میں نے بہت کم دیکھی ہیں جو اس قدر یقین اور اعتقاد رکھتی ہوں۔ تمہارے دل میں محبت اور اعتقاد رچا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ خدا تمہیں ہر ایک مصیبت سے بچائے اور تمہیں خوش رکھے۔ زیادہ خیریت۔

والسلام

۲۰؍فروری ۰۸ء

خاکسار

مرزا غلام احمد

از قادیان

* * *

حضرت مولانا حکیم
نورالدین صاحب بھیروی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

فہرست مکتوبات بنام

حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحب بھیرویؓ

مکتوب نمبر	تاریخ تحریر	صفحہ
۱	بلا تاریخ	۳۹۰
۲	۱۳؍ستمبر۱۸۹۲ء	۳۹۲

مکتوب نمبر۱

مخدومی و مکرمی حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

یقین کہ آں مکرم بخیر وعافیت بھیرہ میں پہنچ گئے ہوں گے میں امید رکھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ بہرحال آپ سے بہتر معاملہ کرے گا۔ میں نے کتنی دفعہ جو توجہ کی تو کوئی مکروہ امر میرے پر ظاہر نہیں ہوا۔ بشارت کے امور ظاہر ہوتے رہے اور دو دفعہ خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ الہام ہوا۔ اِنِّیْ مَعَکُمَا اَسْمَعُ وَ اَرٰی[1]۔ ایک دفعہ دیکھا گیا کہ گویا ایک فرشتہ ہے اس نے ایک کاغذ پر مہر لگا دی اور وہ مہر دائرہ کی شکل پر تھی۔ اس کے کنارہ پر محیط کی طرف اعلیٰ کے قریب لکھا تھا۔ نوردین اور درمیان یہ عبارت تھی۔ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ میری دانست میں ازواج دوستوں اور رفیقوں کو بھی کہتے ہیں اس کے یہ معنی ہوں گے کہ نورالدین خالص دوستوں میں سے ہیں کیونکہ اسی رات اس سے پہلے میں نے ایک خواب دیکھا کہ فرشتہ نظر آیا۔ وہ کہتا ہے کہ تمہاری جماعت کے لوگ پھرتے جاتے ہیں فلاں فلاں اپنے اخلاص پر قائم نہیں رہا۔ تب میں اس فرشتہ کو ایک طرف لے گیا اور اس کو کہا کہ لوگ پھرتے جاتے ہیں تم اپنی کہو کہ تم کس طرف ہو تو اس نے جواب دیا کہ ہم تو تمہاری طرف ہیں تب میں نے کہا کہ جس حالت میں خدا تعالیٰ میری طرف ہے تو مجھے اس کی ذات کی قسم ہے کہ اگر سارا جہان پھر جائے تو مجھے کچھ پرواہ نہیں پھر بعد اس کے میں نے کہا کہ تم کہاں سے آتے ہو اور آنکھ کھل گئی اور ساتھ الہام کے ذریعہ سے یہ جواب ملا کہ اَجِیْئُ مِنْ حَضْرَةِ الْوِتْرِ۔[2] میں نے سمجھا کہ چونکہ اس بیان سے جو فرشتہ نے کیا وتر کا لفظ مناسب تھا کہ وتر تنہا اور طاق کو کہتے ہیں اس لئے خدا تعالیٰ کا نام الوتر بیان کیا۔ اس خواب اور اس الہام سے کچھ مجھے بشریت سے تشویش ہوئی اور پھر سو گیا۔ تب پھر ایک فرشتہ آیا اور اس نے ایک کاغذ پر مہر لگا دی اور نقش مہر جو چھپ گیا دائرہ کی طرح تھا اور وہ اس قدر دائرہ تھا جو ذیل میں لکھتا ہوں اور تمام شکل یہی تھی۔

---

[1] تذکرہ صفحہ ۲۶۸ مطبوعہ ۲۰۰۴ء [2] تذکرہ صفحہ ۱۶۴ مطبوعہ ۲۰۰۴ء

نور دین
ازواج
مطھرة

مجھے دل میں گزرا کہ یہ میری دل شکنی کا جواب ہے اور اس میں یہ اشارہ ہے کہ ایسے خالص دوست بھی ہیں جو ہر ایک لغزش سے پاک کئے گئے ہیں جن کا اعلیٰ نمونہ آپ ہیں۔

بخدمت اخویم حکیم فضل دین صاحب السلام علیکم والسلام☆

خاکسار

غلام احمد

از قادیان

* * *

☆ تاریخ احمدیت جلد۳ صفحہ ۱۳۵، ۱۳۶ (جدید ایڈیشن) بحوالہ منقول از اخبار زمیندار ۱۹؍نومبر ۱۹۳۲ء بحوالہ ’’برق آسمانی‘‘ از مولوی ظہور احمد صاحب بگوی صفحہ ۶۶ تا ۶۸

مکتوب نمبر۲

مخدومی ومکرمی اخویم حضرت مولوی صاحب سلّمہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عنایت نامہ پہنچ کر باعث مشکوری ہوا۔ عام طور پر لوگ آں مکرم کے استقلال کو بڑی تعجب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ درحقیقت اللہ جلّ شانہٗ کے بندے جو اس کی ذات پر توکل رکھتے ہیں ان کے لئے خداتعالیٰ کافی ہے کسی راجہ رئیس کا کیا پرواہ ہے۔ جب کہ اس بات کو مان لیا خدا ہے اوران صفتوں والا کہ ایک طُرفۃ العین میں جو چاہے کردیوے تو پھر ہم کیوں غم کریں اور زید وعمر کی بے التفاتی سے ہمارا کیا نقصان۔ آپ کو اپنے بہت سے برکات کا مورد بنادے کہ آپ نے اس عاجز کی للہ وہ خدمت کی ہے کہ جس کی نظیر اس زمانہ میں ملنا مشکل ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ چونکہ انسان کے بعض اخلاق مخفیہ کا خلقت پر ظاہر ہونا کسی قسم کی تکلیف پر موقوف ہے اس لئے وہ رحیم وکریم اپنے مستقیم الحال بندوں پر حوادث بھی نازل کرتا ہے۔ تا ان کے دونوں قسم کے اخلاق جو ایام راحت اور ایام رنج سے متعلق ہیں ظاہر ہوجاویں اسی وجہ سے ہم خداتعالیٰ کے مشیت میں کھینچے چلے جاتے ہیں تا جو کچھ ہمارے اندر ہے ظاہر ہوجاوے۔ اس عاجز کا پہلا خط جس میں ایک دو الہام درج ہیں شاید پہنچ گیا ہوگا۔

۱۳؍ستمبر۱۸۹۲ء

والسلام ☆
خاکسار
غلام احمد
ازقادیان

❋ ❋ ❋

☆ تاریخ احمدیت جلد۳ صفحہ ۱۳۶، ۱۳۷ (جدید ایڈیشن) بحوالہ منقول از اخبار زمیندار ۱۹؍نومبر ۱۹۳۲ء بحوالہ ’’برق آسمانی‘‘ از مولوی ظہور احمد صاحب بگوی صفحہ ۶۸

حضرت خان صاحب

نواب محمد علی خان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مکتوب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

محبی عزیزی اخویم نواب صاحب سلّمہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عنایت نامہ پہنچا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو صبر اور استقامت بخشے اور اس مصیبت کا اجر عطا فرماوے۔ دنیا کی بلائیں ہمیشہ ناگہانی ہوتی ہیں۔ یہ نہایت ضروری ہے کہ جہاں تک جلد ممکن ہو آپ دوسری شادی کی تجویز کریں۔ میں ڈرتا ہوں کہ آپ کو اس صدمہ سے دل پر کوئی حادثہ نہ پہنچے۔ جہاں تک ممکن ہو کثرت غم سے پرہیز کریں۔ دنیا کی بھی رسم ہے نبیوں اور رسولوں کے ساتھ بھی ہوتی آئی ہے۔ اللہ تعالیٰ جس سے پیار کرتا ہے اس کو کسی امتحان میں ڈالتا ہے اور جب وہ اپنے امتحان میں پورا نکلتا ہے تو اس کو دنیا اور آخرت میں اجر دیا جاتا ہے۔

ایک آپ کو اطلاع دینے کے لائق ہے کہ آج جو پیر کا دن ہے یہ رات جو پیر کی گزری ہے اس میں غالباً تین بجے کے قریب آپ کی نسبت مجھے الہام ہوا تھا اور وہ یہ ہے۔

فَبِاَیِّ عَزِیْزٍ بَعْدَہٗ تَعْلَمُوْنَ[۱]

یہ اللہ جلّ شانہٗ کا کلام ہے۔ وہ آپ کو مخاطب کر کے کہتا ہے کہ اس حادثہ کے بعد اور کون سا بڑا حادثہ ہے جس سے تم عبرت پکڑو گے اور دنیا کی بے ثباتی کا تمہیں علم حاصل ہوگا۔ درحقیقت اگرچہ بیٹے بھی پیارے ہوتے ہیں اور بھائی بہن بھی عزیز ہوتی ہیں لیکن میاں بیوی کا علاقہ ایک الگ علاقہ ہے جس کے درمیان اسرار ہوتے ہیں۔ بیوی میاں ایک ہی بدن اور ایک ہی وجود ہو جاتی ہیں۔ ان کو صدہا مرتبہ اتفاق ہوتا ہے کہ وہ ایک ہی جگہ سوتے ہیں۔ وہ ایک دوسرے کا عضو ہو جاتے ہیں۔ بسا اوقات ان میں ایک عشق کی سی محبت پیدا ہو جاتی ہے۔ اس محبت اور باہم انس پکڑنے کے زمانہ کو یاد کر کے کون سا دل ہے جو پُرآب نہیں ہو سکتا۔ یہی وہ تعلق ہے جو چند ہفتہ باہر رہ کر آخر فی الفور یاد آتا ہے۔ ایسے تعلق کا خدا تعالیٰ نے بار بار ذکر کیا کہ باہم محبت اور انس کرنے کا یہی تعلق ہے۔

---

[۱] تذکرہ صفحہ ۲۶۹ مطبوعہ ۲۰۰۴ء

بسا اوقات اسی تعلق کی برکت سے دنیوی تلخیاں فراموش ہو جاتی ہیں۔ یہاں تک کہ انبیاء علیہم السلام بھی اس تعلق کے محتاج تھے۔ جب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم بہت ہی غمگین ہوتے تھے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی ران پر ہاتھ مارتے تھے اور فرماتے تھے کہ اَرِحْنَا یَا عَائِشَۃُ یعنی یا عائشہ ہمیں خوش کر کہ ہم اس وقت غمگین ہیں۔ اس سے ثابت ہے کہ اپنی پیاری بیوی یار موافق، رئیس عزیز ہے جو اولاد کی ہمدردی میں شریک غالب اور غم کو دور کرنے والی اور خانہ داری کے معاملات کی متولی ہوتی ہے جب وہ یکدفعہ دنیا سے گزر جاوے تو کیسا صدمہ ہے اور کیسی تنہائی کی تاریکی چاروں طرف نظر آتی اور گھر ڈراؤنا معلوم ہوتا ہے اور دل ٹکڑے ٹکڑے ہوتا ہے۔ سو اس الہام میں خدا تعالیٰ نے یہی یاد دلایا ہے کہ اس صدمہ سے دنیا میں قدم آگے رکھو۔ نماز کے پابند اور سچے مسلمان بنو۔ اگر ایسا کرو گے تو خدا جلد اس کا عوض دے گا اور غم کو بھلا دے گا۔ وہ ہر یک بات پر قادر ہے۔ یہ الہام تھا اور پیغام تھا اس کے بعد آپ ایک تازہ نمونہ دین داری کا دکھلائیں۔ خدا برحق ہے اور اس کے حکم برحق ہیں۔ تقویٰ سے غموں کو دور کر دیتا ہے۔

والسلام☆
خاکسار
مرزا غلام احمد
از قادیان

۲۲ر نومبر ۹۸ء

* * *

☆ الحکم نمبر ۳۶ جلد ۷ مورخہ ۳۰ر ستمبر ۱۹۰۳ء صفحہ ۵

حضرت حاجی سیٹھ

اللہ رکھا عبد الرحمٰن صاحب مدراسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مکتوب

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

مخدومی مکرمی اخویم سیٹھ صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آنمکرم کا عنایت نامہ پہنچا۔ الآخر میں ان دنوں میں ضعیف اور علیل ہوں اور موت اپنا چہرہ دکھا رہی ہے پھر ایک قوم پیچھے بنانی ہے مگر عجیب حالت ہے کہ اس حالت میں بھی میں دعا سے غافل نہیں۔ صبح دعا کرتا ہوں، شام دعا کرتا ہوں، رات دعا کرتا ہوں اور ہمیشہ منظوری کی ...... دیکھنا چاہتا ہوں۔ امید رکھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کسی روز یہ دن دکھائے گا۔ چونکہ اس وقت طبیعت میں بہت ہی ضعف ہے اس لئے زیادہ نہیں لکھ سکتا۔

والسلام☆

خاکسار

غلام احمد

* * *

☆ بدر جلد ۱۱ نمبر ۲۲ مورخہ ۲۲ ؍ فروری ۱۹۱۲ء صفحہ ۲

حضرت منشی

رستم علی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مکتوب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

مکرمی محبی منشی رستم علی صاحب سلّمہٗ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عنایت نامہ آپ کا پہنچا۔ وہ جو آپ نے میر صاحب کی طرف لکھا ہے اُس کا حرف حرف آپ کے پُر جوش اخلاص اور محبت اور ارادت اور عقیدت پر شاہد ناطق ہے بلکہ اُن الفاظ پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک چشمہ صافیہ یقین اور معرفت سے وہ باتیں نکلی ہیں۔ مجھ کو اس کے پڑھنے سے جس قدر خوشی اور انشراح صدر ہوا وہ اندازہ سے باہر ہے۔ اس میں سارے فقرات ایسے ہیں کہ گویا میرے ہی قلم اور زبان اور دل سے نکلے ہیں۔ میں جانتا ہوں کہ جب تک انسان کو پورے درجہ کا خلوص اور پورے درجہ کی محبت اور پورے درجہ کی روحانی مناسبت حاصل نہ ہو تب تک واقعات حقہ کے بیان کرنے میں ایسا توارد ہونا اُس سے مشکل ہے۔ مجھے یقین ہے کہ آپ کو اس تحریر سے بڑا اجر ملا ہوگا کہ آپ کی تحریر میں قَلَّ وَ دَلَّ عبارت میں پوری پوری مدافعت ہے جَزَاکُمُ اللّٰہُ اَحْسَنَ الْجَزَاءِ وَ اَحْسَنَ اِلَیْکُمْ فِی الدُّنْیَا وَالْعُقْبٰی ۔ میں چاہتا ہوں کہ اگر وہ خط روانہ نہیں کیا گیا تو بلاتوقف روانہ کر دیا جاوے اور جو یہ اعتراض کیا گیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت خطافی الاجتہاد کا اعتقاد رکھتے ہیں یعنی یہ اعتراض کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت ایسا گمان کرنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کبھی کبھی بعض پیشگوئیوں کے سمجھنے میں بمقتضائے بشریت سہو کر گئے ہیں۔ ایسا اعتراض اُن لوگوں کا کام ہے جن کو قرآن اور حدیث سے کچھ تعلق نہیں اور اپنی ساری عمر غفلت اور نادانی میں گزاری ہے ورنہ یہ مسئلہ تو سوادِ اعظم اسلام کے مسلّمات میں سے ہے۔ اور خود قرآن کریم اس کی شہادت دیتا ہے کہ نبی کے لئے جو ضروریات سے ہے کہ اسرار خفیہ کی پیشگوئیوں کے راز اس کو سمجھائے جاویں۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض پیشگوئیوں کی نسبت آپ فرمایا ہے کہ پہلے میں نے کسی پیشگوئی کے کچھ معنے سمجھے تھے لیکن آخر کو معنے صحیح نہ نکلے اور ظہور کے وقت اُس کا مخالف ظاہر ہوا جیسا کہ صحیح بخاری اور مسلم میں ایسی حدیثیں بہت سی بھری پڑی ہیں۔ جس شخص کو نہ قرآن کی خبر ہو نہ حدیث کی اُس کو کیا سمجھاویں۔ اور دوسرا دعویٰ رسول نمائی کا بالکل دروغ

بے فروغ اور بے بنیاد لاف وگزاف ہے۔ ایک مرد ضعیف اور پیر فرتوت کی عقل جاتی رہی ہے کہ خلاف قال اللہ قال الرّسول ایسی بے اصل باتیں منہ پر لاتا ہے اگر آزمائش کے لئے پکڑا جائے تو خدا جانے کس قدر ذلّت اُٹھاوے لیکن ہماری طرف سے بہر حال رفق اور نرمی اور درگزر چاہیئے۔ اگر اُن کا اشتعال حد سے بڑھ گیا تو پھر اُن کے لئے وہ وقت آجاوے گا۔ جس میں وہ خود اپنا چہرہ دیکھ لیں گے اُن کو یہ معلوم نہیں کہ انبیاء علیم السلام میں خدائی نہیں ہوتی اور آثار وخواص بشریت کے ان سے دور نہیں کئے جاتے۔ تبلیغ احکام میں بیشک انبیاء معصوم ومحفوظ ہوتے ہیں لیکن علاوہ تعلیمات اسلام کے امور زائدہ میں جیسے پیشگوئیاں ہیں جب وہ اجتہاد کرتے ہیں تو کبھی وہ مصیّب اور کبھی مخطی بھی ہوتے ہیں۔ جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے ایک خوشہ انگور دیا گیا اور کہا گیا کہ یہ بہشتی انگور ہے اور ابوجہل کے لئے دیا گیا ہے اور خیال کیا کہ ابوجہل مسلمان ہو جاوے گا مگر آپ فرماتے ہیں کہ وہ میرا خیال صحیح نہ نکلا۔ بجائے ابوجہل کے عکرمہ مسلمان ہوا اور پھر ایک جگہ صحیح بخاری میں لکھا ہے کہ ایک زمین مجھ کو دکھلائی گئی اور کہا گیا کہ یہ تیری ہجرت کی جگہ ہے اور میں نے خیال کیا کہ وہ زمین ہجر یا یمامہ ہے جو یمن کے دیہات میں سے دو قصبے ہیں لیکن آخر کار یہ میرا خیال صحیح نہ نکلا اور ہجرت کی جگہ مدینہ نکلی۔ ایسی اور کئی حدیثیں ہیں۔ اب جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کہنا بھی نہیں مانتا یعنی رسول اللہ تو یہ فرماتے ہیں کہ کبھی کسی پیشگوئی کے سمجھنے میں مجھ سے خطا ہو جاتا ہے اور وہ کہتا ہے کہ کبھی خطا نہیں ہوتا۔ تو گویا رسول سے زیادہ دعویٰ رکھتا ہے۔ شیخ سعدی ٹھیک فرماتے ہیں۔

بزہد و ورع کوش صدق وصفا   ولیکن میفزائے بر مصطفٰے

اور میری طبیعت ہنوز بہت علیل ہے۔ خارش کا بہت غلبہ ہو رہا ہے۔ اپنے حالات خیریت آیات سے مطلع فرماتے رہیں۔

والسلام☆
راقم خاکسار
غلام احمد
از قادیان ضلع گورداسپورہ

۲۱؍نومبر ۱۸۹۱ء

* * *

☆ الحکم نمبر ۲۳؍۲۲ جلد ۱۵ مورخہ ۱۴، ۲۱؍ستمبر ۱۹۱۱ء صفحہ ۴، ۵

مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی

فہرست مکتوبات بنام

مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی

مکتوب نمبر	تاریخ تحریر	صفحہ
۱	۹ر فروری ۱۸۸۵ء ۞	۴۰۸
۲	بلا تاریخ ۞	۴۰۹

(دستی خط بنام مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی جو اس وقت لاہور میں رہتے تھے)

مکتوب نمبر ۱

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

بخدمت اخویم مکرم مولوی[1] صاحب

بعد السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

مسودہ خط شکستہ آں مخدوم جو محمد شاہ نام ایک شخص نے مجھ کو دیا ہے مجھ سے اچھی طرح پڑھا نہیں گیا ہے۔ دوسرا مسودہ جو شمس الدین کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے، پڑھ لیا ہے۔ اس عاجز نے محض اِتمامِ حجّت کی غرض سے یہ قصد کیا ہے۔ بعد اجرائے نوٹس اگر کوئی مقابلہ کے لئے آیا، یا نہ آیا۔ بہرحال اتمامِ حجّت ہے اور اِحۡدَی الۡحُسۡنَیَیۡنِ سے خالی نہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ عمر کا اعتبار نہیں۔ جس قدر جلدی ہو بہتر ہے۔ اخیر خط میں یہ عبارت ضرور چاہئے کہ اگر کوئی شخص آنے کا ارادہ کرے تو اوّل بذریعہ درخواست اپنے ارادہ سے مطلع کرے۔ میاں عبداللہ پٹواری جو اس کام کے لئے گئے ہوئے ہیں ان کو آپ فہمائش کر دیں کہ دو ہزار اشتہار انگریزی لے کر قادیان میں آ جائیں اور خطوط بعد میں پہنچ جائیں گے ان کا زیادہ توقف کرنا کچھ ضروری نہیں۔ والسلام

۹؍فروری ۱۸۸۵ء خاکسار

غلام احمد عفی عنہ

---

[1] جس اشتہار کا اس خط میں ذکر ہے یہ وہ اشتہار ہے جو سرمہ چشم آریہ و شحنہ حق و آئینہ کمالات اسلام و برکات الدعا کے اخیر میں بھی لگا کر شائع کیا گیا تھا اور جس کے ایک صفحہ پر اردو مضمون متعلق براہین احمدیہ و دعویٰ ماموریت و مجددیت ہے اور دوسرے صفحہ پر اسی اردو مضمون کا انگریزی میں ترجمہ ہے اور جس خط کا اس میں ذکر ہے یہ وہ خط ہے جو اشتہار مذکور کے ساتھ حضور نے مختلف مذاہب کے لیڈروں اور پیشواؤں کے نام رجسٹرڈ کرا کر بھیجا تھا اور جس میں دو ہزار چار سو روپیہ ایک سال کے لئے بغرض نشان دیکھنے کے یہاں آ کر رہنے والے غیر مذہب کے ممتاز لوگوں کو دینے کا ذکر ہے۔

مکتوب نمبر۲

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

بنام مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی

از عاجز عائذ باللہ الصمد غلام احمد بخدمت اخویم مخدوم ومکرم مولوی صاحب

بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عنایت نامہ آں مخدوم پہنچا۔ اگرچہ ڈمی کاغذ کی کتابیں اب شاید تین چار باقی ہیں اور اندریں بہت ضائع ہوگئیں لیکن آپ کی تاکید کے لحاظ سے بھیجی جاتی ہیں۔ طبیعت اس عاجز کی بدستور ہے۔ چونکہ اس جگہ مہمانوں کی اس قدر کثرت ہے کہ اکثر وقت ان کی ملاقاتوں میں خرچ ہوتا ہے۔ اس لئے یہ عاجز تردّد میں ہے کہ ترتیب وتالیف حصہ پنجم کے لئے کس طرح فرصت نکالی جائے۔ بارہا دل میں یہ گزرتا ہے کہ کسی ایسی طرف چلا جائے کہ جس میں کوئی پرسان نہ ہو تا خاطرخواہ فراغت سے محنت اور کوشش کی جائے مگر ابھی تک کوئی جگہ قائم نہیں ہوئی۔ آپ نے جس قدر سعی اور توجہ کی ہے اس کے صلہ میں رسمی شکرگزاریوں سے درگزر کر کے یہ چاہتا ہوں کہ حضرت مولا کریم عزّ اسمہٗ وجلّ شانہٗ آپ کی اس خدمت کو اپنی رضامندی اور خوشنودی کا موجب کردے کہ انسان کے لئے یہ بڑی مہم عظیم ہے کہ اس کا مالک اس پر راضی ہوجائے۔ یہی فوز عظیم ہے جس کو بذریعہ مخلصانہ عملوں کے طلب کرنا چاہئے۔ خدا ہم کو اور آپ کو اس سے متمتع فرماوے۔ آمین۔

والسلام

خاکسار

غلام احمد

عکس مکتوبات

بنام

مولوی محمد حسین صاحب

عکس مکتوب نمبرا

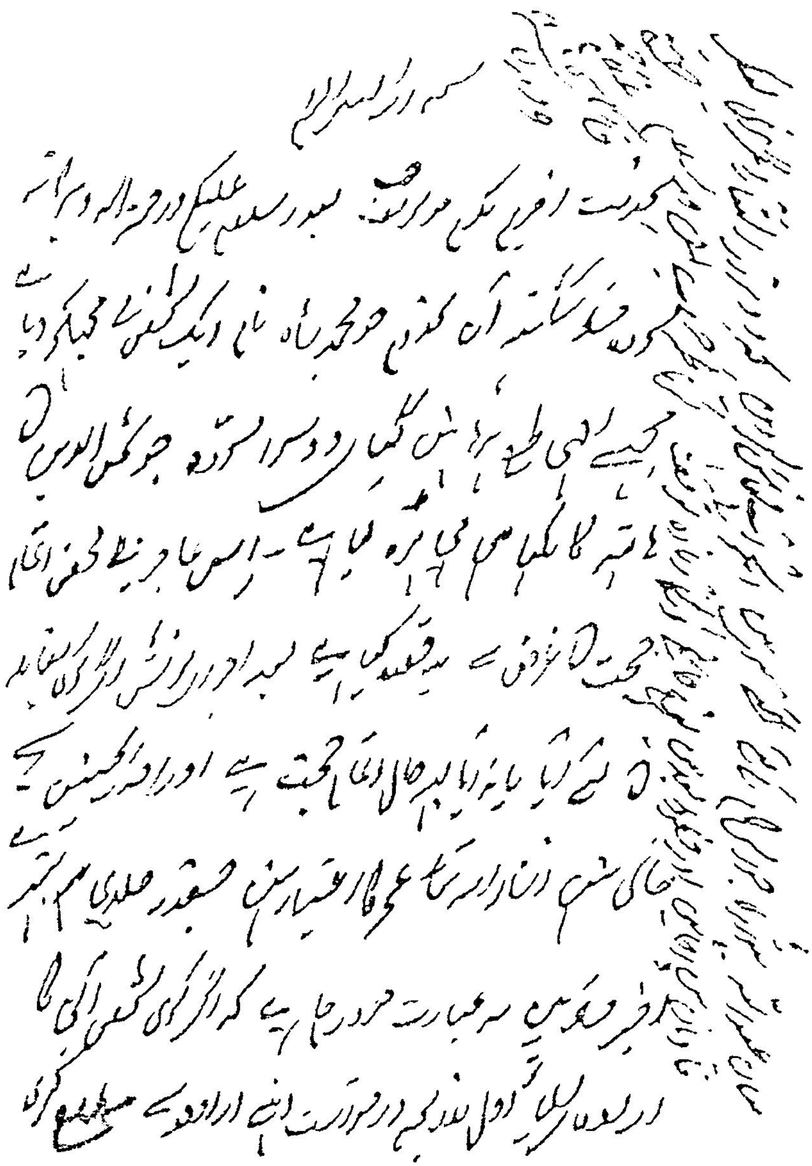

بسم اللہ الرحمن الرحیم

[illegible] بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

[illegible] محمد شاہ نام ایک شخص نے مجھکو دیا

[illegible] دوسرا مسودہ جو کمال الدین

[illegible] پڑھا گیا ہے۔ [illegible]

[illegible]

[illegible] محبت ہے اور [illegible]

[illegible] جس قدر جلدی [illegible]

[illegible] عبارت [illegible] ہے کہ اگر [illegible]

[illegible] اپنے ارادہ سے مطلع کرو

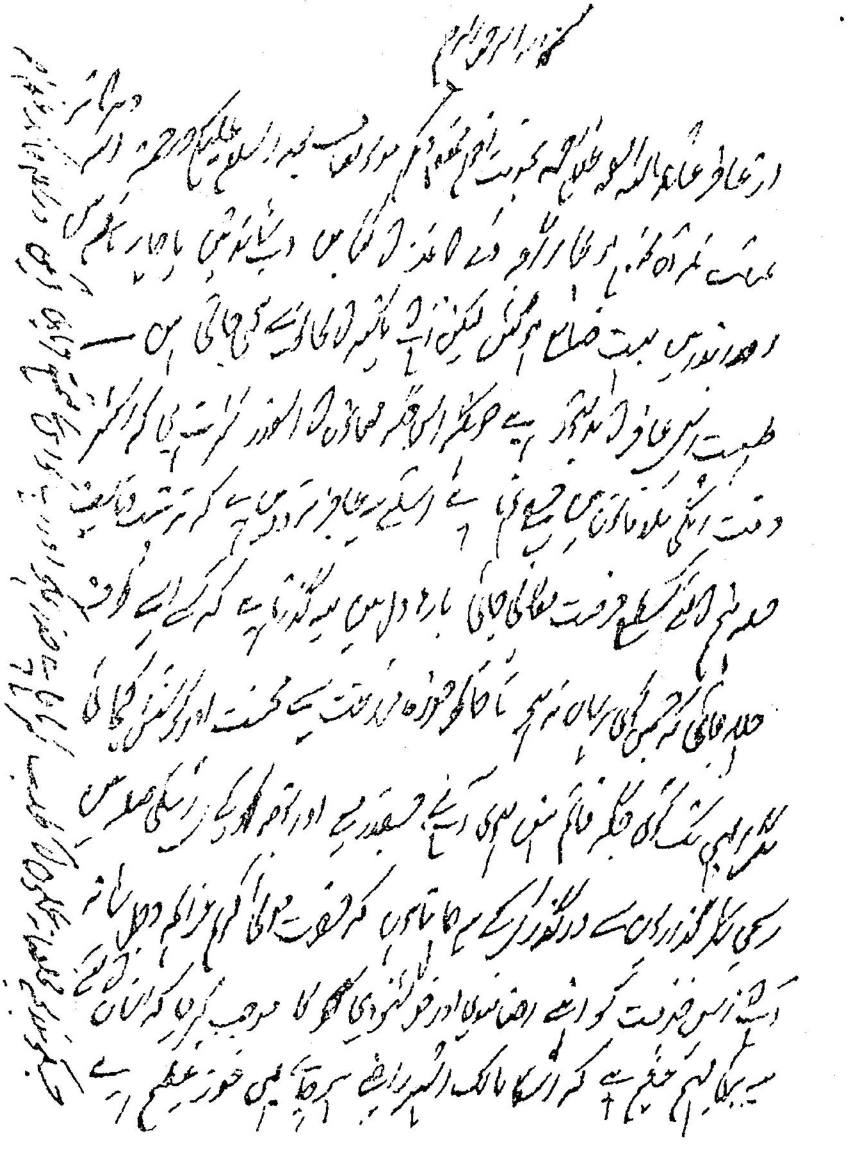عکس مکتوب نمبر۲